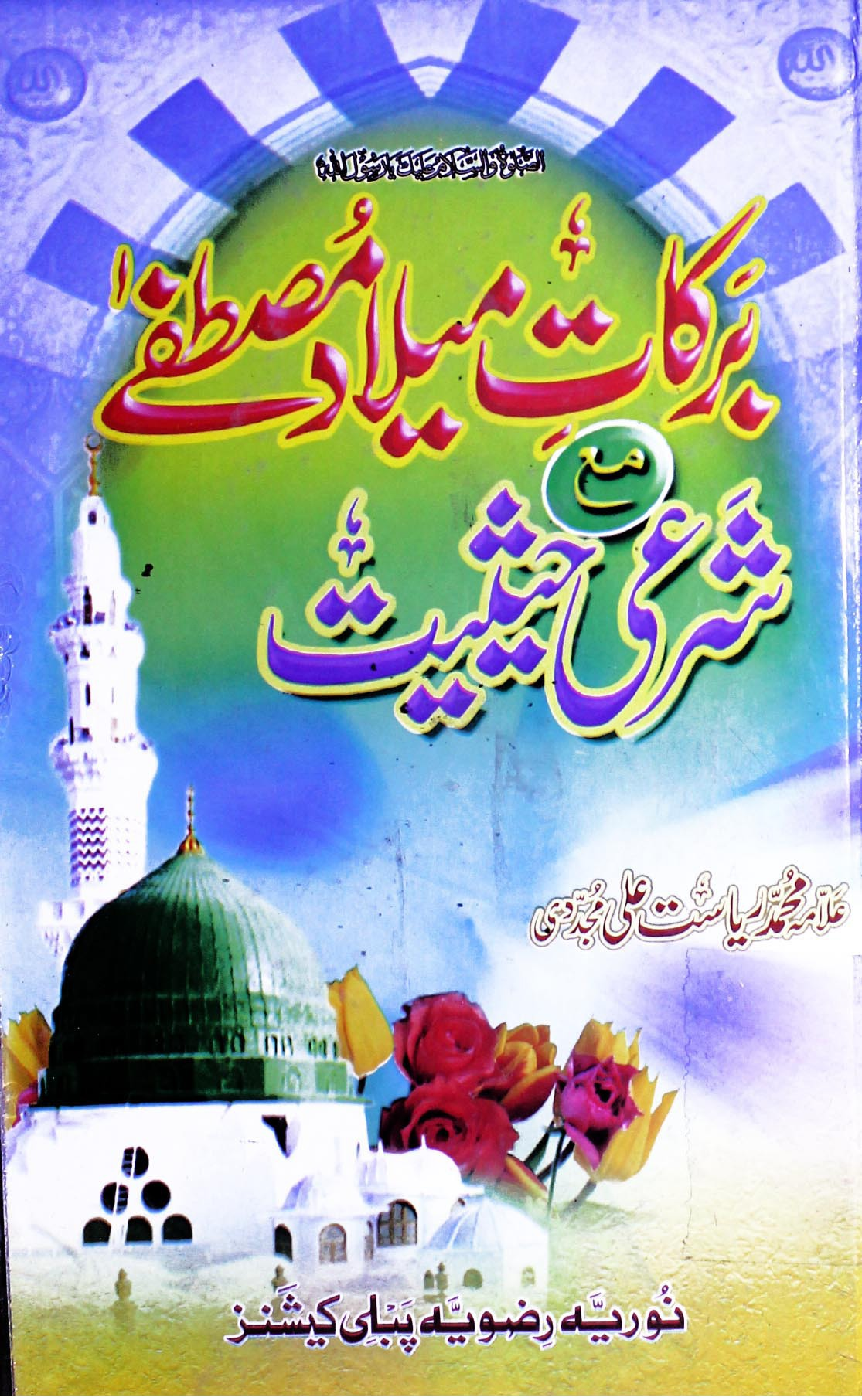
الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
برکاتِ میلادِ مصطفیٰ
مع
شرعی حیثیت
علامہ محمد ریاست علی مجددی
نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

Marfat.com

Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

برکاتِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ

مع

شرعی حیثیت

تصنیف:

علامہ محمد ریاست علی مجددی

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

۱۱۔گنج بخش روڈ لاہور 042-7313885

Marfat.com

111034

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں﴾

نام کتاب	—	برکاتِ میلاد مصطفیٰ ﷺ مع شرعی حیثیت
مصنف	—	علامہ محمد ریاست علی مجددی
		خطیب جامع مسجد خوشبوئے مصطفیٰ ﷺ
		کوٹ قاضی حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ
کمپوزنگ	—	طاہر کمپوزنگ سنٹر' قاضی کوٹ' حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ
اشاعت اوّل	—	ربیع الاوّل' ۱۴۲۳ھ/ مئی ۲۰۰۲ء
اشاعت ششم	—	محرم الحرام ۱۴۳۴ھ/ دسمبر ۲۰۱۲ء
پروف ریڈنگ	—	حافظ لیاقت علی مجددی
صفحات	—	400
ناشر	—	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز' لاہور
کمپیوٹر کوڈ	—	1N0022
قیمت	—	300 روپے

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

11- گنج بخش روڈ' لاہور

فون 042-37313885-042-37070663

Email:nooriarizvia@hotmail.com

مکتبہ نوریہ رضویہ بغدادی جامع مسجد گلبرگ اے فیصل آباد

فون: 041-2626046

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ

صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ
وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

Marfat.com

Marfat.com

حسن اِنتساب

مبداءِ کائنات... باعث تخلیق کائنات... شہنشاہِ ہفت اَفلاک... صاحب لولاک
شفیع المذنبین... اَنیس الغریبین... حضور رحمۃ اللعالمین... آئینہ جمالِ کبریا
ھادیٔ کل... دانائے سبل... ختم الرسل... سرورِ کائنات... فخر موجودات
آقائے نامدار... تاجدارِ عرب وعجم... فخر آدم وبنی آدم... نورِ مجسم... شفیع معظم

صلی اللہ علیہ وسلم احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کی اولوالعزم عظمتوں کے نام

بتوسط

امام سلسلہ نقشبندیہ قطب الاقطاب بادشاہِ اہل محبت چراغ دین وملت
شناسائے بحر حقیقت سلطانُ الاولیاء قدوۃُ العارفین

حضرت خواجہ سید **محمد بہاؤالدین نقشبند** بخاری اویسی رحمۃ اللہ علیہ

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

دیکھ لو تم اے فرشتو! میری جبیں پہ رقم ہے
میں ہوں کس کا نام لیوا کس سے میرا انتساب

طالب شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ریاست علی مجددی

Marfat.com

یہ فیضانِ نظر

چراغ راہِ جہاد...داعیٔ صراط حق...بدرِ منیر...ماہِ تاباں...وقارِ عالماں

صاحب عرفان...تاجِ زمانہ...اِک ملک صفت اِنساں...سعیدِ زماں

قاسم عشق ومحبت رسول...مصباح بردارِ عشق رسول...تمکنت مجلس فقر...عالم عصر

سراج العارفین...شہبازِ طریقت...شارحِ مکتوباتِ امام رَبانی...سعیدالاولیاء

حضرت علامہ ابوالبیان **پیر محمد سعید احمد مجددی** قدس سرہُ العزیز

رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی...قادری...چشتی...شاذلی...اَویسی رحمۃ اللہ علیہ

آستانہ ءعالیہ درگاہ حضرتِ ابوالبیان علیہ الرحمتہ والرضوان گوجرانوالہ

جن کی نگاہِ فیض سے بندۂ ناچیز یہ خدمت سرانجام دے سکا

یہ فیضانِ کرم

پیکر صدق واخلاص...عالمی مبلغِ اسلام...پروردۂ آغوش ولایت

شیخ کامل...بحرِ علم وعرفان...جانشین ابوالبیان...صاحبزادہ والاشان

حضرت علامہ صاحبزادہ **پیر محمد رفیق احمد مجددی** دامت برکاتہم العالیہ

زیب سجادہ درگاہ حضرت ابوالبیان رحمۃ اللہ علیہ گوجرانوالہ شریف

مدیر اعلیٰ عالمی ادارہ تنظیم الاسلام

گدائے درگاہِ مرشد

ریاست علی مجددی

Marfat.com

حُسنِ ترتیب

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
5			اِنتساب...اپنے پیارے نبی احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولوالعزم عظمتوں کے نام
6			بفیضانِ نظر......سعید الاولیاء حضرت علامہ ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ
6			بفیضانِ کرم......جانشین ابوالبیان صاحبزادہ پیر محمد رفیق احمد مجددی مدظلہ....
12			حرفِ تحسین......از غلام مصطفیٰ البسمل صاحب..............
14			حرفِ تقدیم......از پروفیسر ڈاکٹر انوار احمد اعجاز..............
21	عرضِ مصنف..............	19	تقریظ...از قاری امجد محمود نورانی
32	تعارف بارۂ ربیع الاوّل شریف..	25	حمدِ باری تعالیٰ..............
38	تعارف محفل میلاد شریف.........	27	نعت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم.........
....	....	29	فیضان نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم.........

باب نمبر 1

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرعی حیثیت

40

ذکر میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی سنت ہے

46

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
50	قمقموں کا اہتمام کیا..............	48	اللہ تعالیٰ نے سارا سال خوشی منائی
50	پرچم لہرانے کا اہتمام..............	48	اللہ تعالیٰ نے بیٹے تقسیم کئے..........
51	مشروب کا اہتمام..............	49	چراغاں کا اہتمام کیا..............

Marfat.com

میلاد منانا انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے

55

ذکر میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور حضرت آدم علیہ السلام 58

ذکر میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام 59

ذکر میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام 60

ذکر میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور حضرت داؤد علیہ السلام 61

ذکر میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور حضرت سلیمان علیہ السلام 62

ذکر میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور حضرت یحییٰ علیہ السلام 63

ذکر میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام 64

......

میلاد منانا خود رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے 66

حضور نبی کریم ﷺ کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنا میلاد سنانا 67

ذکر میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم 73

ذکر میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور آئمہ دین رحمہم اللہ علیہم 77

حالت نماز میں میلادِ مصطفیٰ ﷺ 89

قدیم وجدید معمولات میں ربط 90

محفل میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور بدعت 97

خوشی منانے کے مروجہ طریقے.. 103

عید میلاد النبی ﷺ عیدوں کی عید 104

مفہوم ومقصود محفل میلاد النبی ﷺ 105

میلادِ مصطفیٰ ﷺ کا انداز........ 112

محفل میلاد کے تقاضے........ 114

میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے معترضین کو دعوتِ فکر 118

میلادِ مصطفیٰ ﷺ پر چراغاں... 130

میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے آداب... 133

محفل میلاد میں قیام 136

محفل میلاد میں شرینی بانٹنا.... 141

جلوس میلادِ مصطفیٰ ﷺ........ 147

جلوس کا رواج........ 155

عظیم الشان مشعل بردار جلوس 155

میلاد شریف کا جلوس دیکھنے پر مسرت کا اظہار 158

میلاد النبی ﷺ کے جلوس سے .....

حزن وغم میں تخفیف........ 159

Marfat.com

باب نمبر 2

برکات میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالم دُنیا میں برکتیں

165

سارا سال برکت اور اَمن واَمان	165	وباؤں سے نجات	174
روح کی پاکیزگی اور قلبی سکون ..	166	غلامی سے آزادی، دولت کی	.....
حصولِ مراد ... و ... رحمت الٰہی ...	167	فراوانی اور وسیلۂ نجات	177
باعث حصولِ رحمت ونعمت	167	میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مخزنِ برکات	179
حصولِ دولت ایمان	169	سال بھر فرشتوں کا پہرہ	181
اللہ تعالیٰ کا اَپنے فرشتوں پر فخر فرمانا	181	ذِکر میلاد، قبولیت دُعا کا وقت ...	195
میلاد شریف کی برکت	182	ذِکر میلاد سے عقائد کی پختگی	196
اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے	184	محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ	195
میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت، پانی مل گیا	184	ڈاکوؤں سے زیورات واپس ...	198
میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت، بارش تھم گئی	185	ذِکر میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیماری سے شفاء	198
محفل میلاد شریف کے لئے غیبی امداد	186	حصولِ رضائے الٰہی	199
محفل میلاد دعوتِ الی اللہ کا ذریعہ	187	حصولِ ثمرات اخلاص	200
سعادتِ کامل	189	محفل میلاد رُشد وہدایت کا ذریعہ	200
محفل میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اعظم عبادت	192	میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم محبت الٰہی کا ذریعہ	200
محفل میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دفع مصائب کا نسخہ	193	کاروبار میں برکت	201

Marfat.com

غریبوں کا حج ذکرِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ہے..	194	اِسلام کو زندہ کرنے کا ثواب.....	201
میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت' اتحادِ اُمت	194	جنت کے باغوں میں قیام......	202
محافل میلاد' حصولِ خوشنودی کا ذریعہ	195	فرشتے رحمت کی دُعا کرتے ہیں	202

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالم برزخ میں برکات

204

عذابِ قبر میں رعایت.........	204	حسابِ قبر آسان..............	211
ہندو جلنے سے بچ گیا...........	208	میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم باعث حصولِ جنت	212
منکر نکیر کے جواب میں آسانی..	210	خواہش نصرت' مغفرت کا سبب	218

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالم آخرت میں برکات

219

باعث حصولِ رحمت و ذریعہ نجات	219	دوزخ کی آگ سے پردہ.......	221
شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نصیب ہونا	220	عذابِ جہنم سے دفاع...........	221
ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم' بخشش کا سبب	220	جنت میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا ساتھ.....	222
بغیر حساب جنت میں داخلہ....	222	فرشتوں کی سنگت.............	224
اَنبیاء علیہم السلام کا ساتھ..........	223	صدیقین' شہداء اور صالحین کی سنگت	224

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نصیب ہونا.................. 226

محفل میلاد پر انوارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارش............................. 234

محفل میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں جانوروں کی حاضری

247

سانپ محفل میلاد سننے کے لئے حاضر ہوا	247	بندر نے قرآنِ عظیم کو سجدہ کیا...	249

Marfat.com

چڑیا واعظ سُنتی رہی	248	بندر نے کھڑے ہو کر سلام سُنا ...	249
آسمان پر چاند کے قریب اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور			245
ذِکرِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں حکمتیں اور برکتیں			250
نبیوں کا ذکر عبادت ہے	255	محفل میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا شوق	287
ذِکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے زندگی	257	میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اہل برزخ کے لئے عید	298
کتب میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات	263	نعت خوانی کا انعام	300
جنات کے ہاں محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم	265	میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں شرکت کی ترغیب	310
محفل میلاد سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی	271	مخالفت میلاد کی سزا	317
محفل میلاد سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری	274	ذریعہ حفاظت محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم	320

باب نمبر 3

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ...... باعث تخلیق کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

❖ 323 ❖

❖ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم باعث تخلیق کائنات' قرآنِ کریم کی روشنی میں 324

❖ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم باعث تخلیق کائنات' حدیث پاک کی روشنی میں 328

❖ انگوٹھے چومنا حضرت آدم علیہ السلام کی سنت 336

❖ تمام عیسائیوں کو کلمۂ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے کا حکم 345

❖ فہرس المراجع والمصادر 397

Marfat.com

حرفِ تحسین

عید میلادُ النبی ﷺ اُمت مسلمہ کا عظیم الشان اور رفیع الدرجات تہوار ہے جس کی عظمت و رفعت پہ کروڑوں خوشیاں قربان کی جاسکتی ہیں۔ اس کی عظمت اور شان پہ خود ذاتِ خداوندی شاداں و فرحاں ہے اور ولادتِ رسالت مآب ﷺ کی دلنشیں گھڑیوں پہ اِس کائناتِ اَرضی و سماوی کو مزین کرنے میں خوشنودیٔ باری تعالیٰ کے ساتھ ساتھ شفقت رِسالت مآب ﷺ کے رُوح اَفزاء زَمزموں کی نوید بھی موجود ہے۔

بدقسمتی سے پچھلے چند سالوں سے عید میلادُ النبی ﷺ کو اِسلام میں ''تیسری عید'' گردانے کے بعد اِس دِن کی عظمت و رفعت کو گھٹانے کی سازشوں نے اہل دِل کو فکرمندی میں مبتلا کردیا ہے۔ خدانخواستہ اِس قسم کی قلمی و زبانی شرانگیزی سے اِس دِن کی عظمت ''عالم تاب سورج'' کو کیسے گہنایا جاسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ لیکن تحقیق کے نام پہ کی جانے والی ایسی مذموم تحقیقات سے آنے والی نسل کو گمراہ کرنے اور عشق و محبت کے زمزمے سے دور رکھنے کی سعی ناتمام ضرور کی جارہی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہ اہلسنت کے اَکابرین نے ایسی سازشوں کو بے نقاب کرنے اور اُن کے پس پردہ عزائم سے عوام الناس کو باخبر رکھنے کے لئے ہر دور میں قلم سے سیف کا کام لیا ہے اور بالخصوص بیسویں صدی کے عظیم المرتبت محقق اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تو اِس حوالے سے عشق رسالت مآب ﷺ میں ڈوب کر ایسی ایسی نادر و نایاب معلومات کے دریا بہائے ہیں کہ قیامت تک ہم اُن کے احسانات کے زیر سایہ رہیں گے۔ برادرم ریاست علی مجددی کا شمار بھی مشرب اہلسنّت کے اَیسے ذہین و فطین اَحباب میں ہوتا ہے۔ جو سرکار بریلی کے چشمہء فیضان سے جی بھر کے پینے والے ہیں۔ تصنیف زیر

Marfat.com

مطالعہ ''برکاتِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ مع شرعی حیثیت'' سے قبل بھی آپ کی دو تصانیف ''نماز کی حکمتیں'' اور ''فضائل تراویح'' علماء اور اکابرین مسلک اہلسنّت سے خراجِ تحسین پا چکی ہیں اور اِن کتابوں میں جس اِلتزام سے آپ نے اپنے مطالعہ کے روشن سویروں سے ہمارے اذہان کو منور کیا ہے' اِس پہ ماشاء اللہ اور الحمدللہ ہی کہا جا سکتا ہے۔

آپ کی یہ تیسری تصنیف ''برکات میلاد النبی ﷺ مع شرعی حیثیت'' گراں بار معلومات کا خزانہ ہے۔ جس میں کئی آب دار موتی اپنی شان سے جگمگا رہے ہیں اور چار سو محبتوں کے مہکتے جہانوں کی خبر دے رہے ہیں۔ برادرم ڈاکٹر انوار احمد اعجاز نے جس خلوص اور محبت سے اِس کتاب کا حرفِ تقدیم لکھا ہے اور نئے امکانات کی خبر دی ہے یہ اُن کی حسِ محبت کا زندہ اعجاز ہے۔ میرے نزدیک یہ کتاب بڑی بروقت اور اہم ہے اور اس کو مسلک اہلسنّت سے وابستہ ہر گھر میں موجود ہونا چاہئے' تا کہ بڑے چھوٹوں کو اس دن کی عظمت و رفعت سمجھا سکیں اور عشقِ رسالت مآب ﷺ کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اس دِن کو شایانِ شان منانے کا اہتمام کر سکیں۔ ہم ایسے دِن کی عظمت و شان کے مطابق اس دِن کو منا کر خوشنودیٔ باری تعالیٰ اور شفقت رسالت مآب ﷺ کے حقدار ٹھہریں اور روزِ محشر شافعِ محشر کے ہاتھوں جامِ کوثر پی کر رب تعالیٰ کی اَبدی جنت کے حقدار ٹھہریں...... آمین۔

غلام مصطفیٰ بسمل

پنجابی اَدبی مرکز ۵-شہزادہ شہید کالونی

گوجرانوالہ

Marfat.com

حرفِ تقدیم

اِس کارگہِ ہستی میں جس ذات والا صفات کی یہ ساری صناعی اور کرم گستری ہے کہ جس کے باعث یہ جہانِ رنگ بو دمک اور مہک رہا ہے' اُس ذاتِ باری تعالیٰ نے اپنی مایہء ناز تخلیق' مسجودِ ملائک' حضرتِ انسان' (نائب اللہ فی الارض' جسے حق تعالیٰ نے اشرف المخلوقات کا نام دِیا ہے) سے کلام کر کے اِس کو عظمت کے اُس عظیم مقام پر فائز کر دیا ہے جس پہ کائناتِ اَرضی و سماوی کی تمام تر رفعتیں سدا ناز کرتی رہیں گی' اُس ذاتِ برحق کی حضرتِ انسان پہ سب سے بڑی کرم نوازی اَپنے مطلوب اور محبوب رسول' خاتم الانبیاء' امام الانبیاء' شافع روزِ جزا' حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس کائناتِ آب و گل میں بھیج کر اُن کے وسیلے سے پوری کائناتِ اِنسانی سے اَپنے آخری خطاب بصورتِ قرآنِ مجید' فرقانِ حمید فرما کر ہمیں ایک اَیسا اَبدی و سرمدی تحفہ دیا جس کے حرف حرف پہ پوری طرح عمل پیرا ہو کر خود محبوبِ خدا' مطلوبِ ہر دو سرا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے بہ زبانِ خداوندی ''اُسوہَ حسنہ'' کا نمونہ دے دیا ہے۔ اَب یہی راستہ کائنات بھر کی تمام مخلوقات کی نجات کا راستہ صراطِ مستقیم ہے اور اِس راستے سے ہٹ کر کوئی اور راستہ بارگاہِ صمدیت میں نہ قابل قبول تھا نہ ہے نہ کبھی ہو گا۔

اَپنے عظیم جلیل اور عظیم المرتبت رسول و محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اطہر کو اِس کائنات کی پہنائیوں کی طرف جلوہ آراء کرتے ہوئے خود خالق کائنات نے ۱۲ ربیع الاول شریف کی مبارک ساعتوں میں کائنات کو نورٌ علیٰ نور کیا اور جبریل امین کے معنبر ہاتھوں سے تین جھنڈے ایک مشرق میں' ایک مغرب میں اور ایک خانہ کعبہ کی چھت پر لگوا کر کائناتِ اَرضی و سماوی کے تمام تر مکینوں کو یہ درس دیا ہے کہ میں خود اَپنے محبوب کی جلوہ گری

Marfat.com

کی خوشی منا رہا ہوں...... یہی مبارک گھڑیاں اُمت میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت سے جاری وساری ہیں۔ یہی مبارک اور سعید سنتِ الٰہی، اَنبیاء کرام، صحابہ کرام، صلحائے اُمت اور اَکابر بزرگانِ دِین سے ایک تواتر سے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت سے روزِ اَوّل سے جاری ہے اور اَبد کی شام تک سعید اور نیک بخت روحیں اِس سرمدی شوق کے چشمے سے اَپنے مشامِ جاں کو لبریز کرتی رہیں گی۔

برادرِ عزیز جناب ریاست علی مجددی، اللہ تعالیٰ ان کو سلامت رکھے اور ان کے فیضانِ علمی سے ہمارے قلب ونظر کو ہمیشہ مہکاتا رہے، ان کا شمار قبلہ، عالم، معروف عالمِ دین، عاشق مدینہ، حضرت علامہ مولانا محمد سعید احمد مجددی کے صاحب بصیرت غلاموں میں ہوتا ہے۔ آپ اہل سنت کے لیے منارۂ نور اور علمی جواہر پاروں کے اعتبار سے گراں مایہ نعمت ہیں۔ حضرت مولانا محمد سعید احمد مجددی صاحب کے مریدین باصفا میں سے جن ساتھیوں کو حصولِ علم کا عشق، مکتب عشق سے عطا ہوا ہے، آپ اُن میں سے ہیں۔ آپ کی یہ مایہ ناز تصنیف لطیف ''برکات میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم'' آپ کے برس ہا برس کے مطالعہ اور تحقیقی ذوق وجستجو کی کامل آئینہ داری کرتے ہوئے نظر نواز ہے۔ یوں تو اس رفیع الشان تصنیف لطیف سے قبل بھی مصنف کی ایک مایہ ناز تصنیف ''نماز کی حکمتیں'' منصۂ شہود پر آ چکی ہے اور اس کو پیش کر کے آپ ایک عالم دین کی حیثیت سے منفرد مقام پا چکے ہیں۔ اور بقول معروف دانشور شاعر جناب غلام مصطفیٰ بسمل ''نماز کی حکمتیں'' اَپنے موضوع و مواد کے لحاظ سے ایک اَیسی تصنیف ہے جس پہ جتنا بھی ناز کیا جائے اُتنا ہی کم ہے، کیونکہ اس میں نماز کی حکمتوں کے حوالے سے قرآن شریف، اَحادیث مبارکہ اور اَکابر بزرگانِ اُمت کے فرمودات کی روشنی میں اس انداز سے مطالعہ فراہم کیا گیا ہے کہ بے اِختیار نماز پنجگانہ کی آغوش میں پناہ لینے کے لیے دِلِ ناصبور مچل مچل جاتا ہے اور رحمت خداوندی کے خزانے لوٹنے کے لیے دِل وجان کھنچے چلے جاتے ہیں...... اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

اِس مرتبہ اُسی ذوق وجستجو کی آئینہ داری کی مظہر ''برکات میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم'' ہے کتاب کیا ہے، علم وآگہی کا خزینہ اور عشق ومعرفت کا اَتھاہ سمندر ہے جو قلب ونظر پہ میلادِ مصطفیٰ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتیں اور رفعتیں ثبت کرتا ہوا ہمارے ذوق و شوق کی کائنات کو نئی جلا بخشا ہوا چہار سو رواں دواں ہے۔ اُمت مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم میں میلاد شریف کی شرعی حیثیت کے حوالے سے کوئی اُبہام نہیں پایا جاتا' لیکن کیا کیجئے کہ تلاش و جستجو میں کچھ اَحباب کی نظر تاریخی حوالوں کی خوشہ چینی پہ ہی پڑتی ہے' جس کے باعث اُن کے فکر و نظر میں میلاد شریف کی شرعی حیثیت کے حوالے سے کچھ کھٹک کا سا عالم ہے۔ بے شک جناب مصنف کی اِس تصنیف سے قبل بھی اِسی موضوع پر علامہ احمد سعید کاظمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ جناب پیر کرم شاہ صاحب' جناب ڈاکٹر طاہر القادری صاحب اور قبلہ محمد سعید احمد مجددی صاحب کی والہانہ شوق و جستجو سے لکھی ہوئی تصانیف لطیف بھی موجود ہیں اور بلاشبہ یہ تصانیف تحقیق و تحریر کا حق ادا کر چکی ہیں' لیکن اِس موضوع کی عظمت و رفعت اور برکت کے حوالے سے کئی اَیسے گراں مایہ حوالے مصنف نے ہی تصنیف میں پیش کیے ہیں' جو عشق و خرد کی راہوں کے لیے مینارۂ نور کی حیثیت سے خضر راہ کے منصب پر فائز ہیں۔ بنیادی طور پر یہ تصنیف دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے کا تعلق میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرعی حیثیت سے ہے اِس موضوع پر مصنف کتاب نے جس دِل سوزی اور محققانہ بصیرت سے کام لیتے ہوئے اُمت میں اِجماع کے مقام کے حامل حوالوں کو صفحہء قرطاس پر یکجائی بخشی ہے یہ اِنہی کا حصہ ہے اور بالخصوص اِس حوالے سے کہ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم منانا اللہ کی سنت ہے' اللہ ربّ العزت نے سارا سال خوشی منائی۔ میلاد منانا اَنبیائے کرام علیہم السلام کی سنت جلیلہ بالخصوص حضرت آدم علیہ السلام' حضرت اِبراہیم علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام' حضرت داؤد علیہ السلام' حضرت سلیمان علیہ السلام' حضرت یحیٰ علیہ السلام' حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے میلاد شریف منانے کے تاریخی ثبوت کے ساتھ ساتھ خود حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے محفل میلاد کا اِنعقاد اور صحابہ کرام رِضوانُ اللہ علیہم اَجمعین سے اَثبات میلاد کے ساتھ ساتھ آئمہء محدثین اِمام جلالُ الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ' اِمام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ' حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت حاجی اِمدادُ اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے محافل میلاد شریف کے اِنعقاد اور اَثبات کے تاریخی ثبوت پیش کر کے آپ نے دعوتِ فکر بھی دی ہے۔ موضوع کے اعتبار سے دیکھا جائے تو تحقیقی جستجو

Marfat.com

کے رہوار پہ سوار جناب مصنف نے صفحہ بہ صفحہ تاریخی حوالوں کے روشن چراغ جلا دیئے ہیں۔اَب جس کا دِل چاہے آئے اور اَپنے دامن دِل کو نورِ علی نور کرے۔

اِس تصنیف کا دوسرا حصہ میلا د شریف کی برکتوں سے لبریز ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اِس حصے میں عشق وسرمستی کا ایک اَیسا جہان لہریں لیتا ہوا موجود ہے۔جس سے ہماری روح آشنا ہو جائے تو ہم سے خوش بخت اِس کائنات میں اور کون ہوں گے کہ جن کے لیے شفاعت رسالت مآب ﷺ کی خوشخبری وخوشنودی' رحمتوں کے دروازوں کا جن پہ کھلنا اور ستر ہزار نعمتوں کا نزول جن کے لیے مژدہ باری تعالیٰ ہے اور جن کے ایمان کی سلامتی' رزق میں برکت اور وباؤں سے نجات کے لیے جنابِ رسالت مآب ﷺ نے بشارت دی ہو۔

کتاب کیا ہے صفحہ اَوّل سے تمت بالخیر تک علم وعرفان کا دھارا بہے جارہا ہے۔ مصنف نے جس کاوش اور جگر سوزی سے صفحہ بہ صفحہ فکر ونظر کے چراغ جلائے ہیں اس پہ مجھے سلسلہ اویسیہ کمالیہ کے بانی مولانا اللہ یار خاں اور پروفیسر باغ حسین کمالؔ کی تصنیف لطیف ''دلائل السلوک'' اور''حالِ سفر اَز فرش تا عرش'' یاد آرہی ہیں جن میں ان عظیم المرتبت بزرگانِ دِین اور صوفیائے عظام نے صفحہ بہ صفحہ علم وعرفان کے وہ موتی بکھیرے ہیں کہ جس سے اُمت خیر الانام ﷺ ہمیشہ ہمیشہ مستفید ہوتی رہے گی...... اسی اَندازِ تحریر کی تقلید کرتے ہوئے جناب مصنف نے بھی صفحہ بہ صفحہ مطالعے اور خزینے دمکتے ہوئے آبدار نگینوں کی طرح حرف حرف جڑ دیئے ہیں......

ع......اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

برادرِ بزرگ جناب صاحبزادہ تابش کمال صاحب فرماتے ہیں''جو تصانیف عشق ومستی کی لے سے لبریز ہوتی ہیں' دھڑکنیں اُن سے ضرور ہم آہنگ ہوتی ہیں اور جن سے دھڑکنیں ہم آہنگ ہو جائیں اُن کے لفظ لفظ تاثیر کے خزانے' باری تعالیٰ بوساطت جناب رسالت مآب ﷺ خود جاری وساری فرمادیتے ہیں اور جن لفظوں کو دِلوں میں اُتر کر تاثیر بخشنے کی اِجازت مل جائے وہ پھر نیکی کے گلابوں کا گلستان چار سو ضرور مہکاتے ہیں' جن سے سعید روحیں ہمیشہ فیض یاب ہوتی رہتی ہیں''۔

Marfat.com

میرے نزدیک ''برکاتِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ مع شرعی حیثیت'' ایسی ہی تصنیف ہے۔

خدا کرے یہ کتاب حرف حرف روشنی ہو اور زمانے بھر میں اُجالے بکھیرے اور اُمتِ مسلمہ اِس کتاب سے ہر زمانے میں فیض یاب ہو کہ چار سو میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی بہاریں رنگ پہ ہوں اور ہم سب زبانوں پہ درود شریف کے نذرانے لیے بارگاہِ مصطفوی ﷺ میں ہمہ حاضری کی سعادت سے بہرہ ور ہوتے رہیں...... آمین!

ڈاکٹر انوار احمد اعجاز
کمال منزل' عبداللہ کالونی'
ریس کورس روڈ' گوجرانوالہ

Marfat.com

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی · لاہور پاکستان · ذخیرہ

تقریظ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ : اَمَّا بعدہ!

فَاَعُوْذُبِا اللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ رَّجِیْمِ ...... بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

میری اِنتہائے نگارش یہی ہے کہ...... تیرے نام سے ابتدا کر رہا ہوں

تحریر ہو یا تقریر! قارئین وسامعین کے اَذہان وقلوب کو اسی قدر متاثر کر سکے گی جس قدر اُس میں محرر اور مقرر کے اَپنے قلبی جذبات کی آمیزش ہو گی۔ کسی بھی مضمون کا براہِ راست قاری اور سامع کے دِل پر اَثر انداز ہونا' تحریر وتقریر کے والہانہ اَنداز اور جذباتیت سے وابستہ ہے اور اِس والہانہ اَنداز اور شدتِ جذبات کا حصول اُس وقت تک قطعی طور پر غیر ممکن ہے جب تک مضمون میں پیش کئے جانے والے کرداروں کی عظمت اور سر بلندی کے نقوش پوری تابانی سے دِل ودماغ پر منقش نہ ہو جائیں۔ یہ مثبت پہلو میں پیش کئے جانے والے کرداروں کی بات ہے' اُس کا منفی پہلو بھی ہوتا ہے' اُس کے اظہار کے لئے بھی شدتِ جذبات کی ضرورت ہے مگر پہلی صورت کے برعکس اُس کے لئے شدتِ محبت کی بجائے شدتِ عداوت کی ضرورت ہے۔ بہر کیف مضمون کی قوت اور دلکشی مثبت اور منفی دونوں صورتوں میں شدتِ جذبات سے ہی وابستہ ہے۔ جب حضور پُر نور' شافع یوم النشور ﷺ کی والہانہ محبت محرر اور مقرر کے رگ وریشہ میں رچ بس جاتی ہے' اُس کے اَلفاظ خواہ کتنے ہی سادہ کیوں نہ ہوں' قاری اور سامع کی روح کی گہرائیوں تک اُترتے چلے جاتے ہیں۔ زیرِ نظر کتاب ''برکات میلادِ مصطفےٰ ﷺ مع شرعی حیثیت'' جو کہ فاضل نوجوان' عالمِ نکتہ دان حضرت علامہ ریاست علی مجددی مدظلہ کا ایک قلمی شاہکار ہے۔ ویسے تو مصنف نے اور بھی کتابیں لکھی ہیں جو کہ میرے زیرِ مطالعہ نہیں آئیں۔ اَلبتہ یہ جو کتاب میلادِ مصطفےٰ ﷺ کے عظیم الشان

Marfat.com

موضوع پر لکھی گئی' اس میں الحمدللہ علامہ موصوف کی پیارے آقا ﷺ کے ساتھ محبت کا بھی علم ہو رہا ہے اور علمی مقام کا اندازہ بھی ہو رہا ہے کہ اللہ کریم نے اپنے حبیب ﷺ کے صدقہ مولانا کو فنِ تحریر و تقریر میں یگانہ روزگار بنایا ہے۔ ویسے میرا علامہ موصوف سے کوئی تعارف نہیں ہے' لیکن آپ کی یہ تصنیف لطیف میرے برادرِ عزیز جناب محمد افتخار بھٹی نے عنایت کی' جس کو پڑھ کر میرے دِل میں خیال پیدا ہوا کہ آپ کی اِس دِن رات کی اَنتھک کوشش کو خراجِ تحسین پیش کرنا چاہئے' کیوں نہ ہو یہ ہے بھی اِنتہائی خراجِ تحسین کے قابل۔ آخر میں میری دِلی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بوسیلہ مصطفےٰ ﷺ آپ کی اِس سعی کو اَپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرماتے ہوئے اِس تصنیف کو آپ کے لئے اور آپ کے اعزہ' اقرباء اور معاونین کے لئے آخرت میں ذریعہ نجات بنائے:...... اٰمین ثم اٰمین 'بجاہِ سیدُ المُرسَلِین ﷺ

خطیب جامع مسجد نورانی' مومن آباد' نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

جنرل سیکرٹری جمعیت القرآت پاکستان

230797

خادمِ القرآن والحدیث الفقیر

ابوالعُمر قاری اَمجد محمود نورانی

05-08-2002

Marfat.com

عرضِ مصنف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِالْمُرْسَلِيْنَ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

سَيِّدِنَاوَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْن

اَمَّا بَعْد!

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جو تمام جہانوں کو مرتبۂ کمال تک پہنچانے والا ہے۔ اُس کے بعد بے حد وحساب دُرود وسلام خلاصۂ موجودات...شاہِ لولاک...رسولِ پاک...سید الابرار... محبوبِ پروردگار...شاہسوارِ براق...مقصودِ کائنات...سرورِ کائنات...احمد مجتبیٰ...حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہِ قدسیہ میں عرض کرنے کے بعد بندۂ کمترین راقم الحروف عرض گزار ہے:

''حدیث قدسی'' اللہ ربُ العزت کا فرمانِ عالی شان ہے ''لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ'' (محبوب ﷺ! اگر آپ نہ ہوتے تو میں افلاک کو پیدا نہ کرتا) مزید فرمایا: ''لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْکَوْنَیْن'' (اے پیارے نبی! اگر آپ کی شانِ رفیع کا اظہار مقصود نہ ہوتا تو میں اِس کائنات کو پیدا ہی نہ کرتا)۔ اللہ جل شانہٗ کے اِس فرمان سے معلوم ہوا کہ ساری کائنات حضور ﷺ کی خاطر بنائی گئی۔ کائنات بنتی جارہی تھی' گویا اس کائناتِ ارضی میں حضور ﷺ کی آمد واستقبال کی تیاریاں ہو رہی تھیں' اللہ تعالیٰ نے زمین کا فرش بچھادیا' سبزے کا قالین بنادیا' پھولوں کے گلدستے سجادیئے' نہروں کی سبیلیں لگادیں' آسمان کو سائبان بنادیا' چاند سورج کے گلوب جلادیئے' ستاروں کے قمقمے سجادیئے' پتوں کی جھنڈیاں لگادیں' گویا جب ساری کائنات مزین ہوگئی تو پھر اس کائناتِ ارضی میں نسلِ انسانی کا سلسلہ شروع ہوا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک اللہ تعالیٰ کے اُولوالعزم نبی ورسول وعدۂ میثاق کے تحت اپنی اپنی قوم کو حضور نبی کریم ﷺ کی آمد کی خبر دیتے رہے کہ حضور ﷺ آرہے ہیں' اللہ کے پیارے محبوب ﷺ تشریف لا رہے ہیں' میلادِ مصطفیٰ ﷺ یہی ہے کہ

Marfat.com

آپ ﷺ کی آمد کا ذکر کیا جائے۔ جب تک آپ ﷺ نے اپنے مبارک قدم اِس جہانِ اَرضی میں نہیں رکھے' آپ ﷺ کی آمد کے چرچے اِس انداز سے ہوتے رہے کہ نبی و رسول علیہم السلام اپنی اپنی قوموں میں آپ ﷺ کی آمد اور شان وعظمت کے نذرانے اِس انداز سے پیش کرتے رہے کہ حضور ﷺ آ رہے ہیں' حضور ﷺ آ رہے ہیں اور پھر وہ دِن آ پہنچا جب آپ ﷺ نے اِس کائناتِ اَرضی کو رونق بخشی' ہر طرف خوشی کی لہر دوڑ گئی' زمانے پہ ایک عجیب نکھار آ گیا' مخلوقِ خدا' اللہ کریم کا شکر بجالائی' سبھی ایک دوسرے کو مبارک باد دینے لگے۔ غلامانِ مصطفیٰ ﷺ آپ کے ذِکرِ خیر سے اَپنی محفلوں کو معطر کرنے لگے' ذِکرِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی محفلیں سجنے لگیں' سوائے ابلیس کے ہر کوئی خوش خوش نظر آ رہا تھا اور زبانِ حال سے یوں گویا تھا کہ حضور ﷺ آ گئے ہیں' سرور آ گئے ہیں۔ آمد مصطفیٰ ﷺ...... مرحبا مرحبا اور کچھ اَیسا ہی سماں تھا۔

ے نثار تیری چہل پہل پہ ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے اِبلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

تاریخ اِسلام سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کرام' ائمہ مجتہدین' اولیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اَجمعین شروع سے ہی محفلِ ذِکرِ میلاد مصطفیٰ ﷺ کا اِہتمام کرتے چلے آ رہے ہیں اور اَب تک یہ سلسلہ بڑی آب و تاب سے جاری و ساری ہے اور رہے گا..... اِن شاءاللہ تعالیٰ۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ' تابعین' تبع تابعین' آئمہ مجتہدین' علمائے کرام' اولیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم کا یہ طریقہ چلا آ رہا ہے کہ کسی نے ذِکرِ میلاد شریف تحریر میں اور کسی نے تقریر میں جاری رکھا' اُن ہی پاک باز ہستیوں کی اِقتداء میں اِس خاکسار کو بھی شوق پیدا ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہِ اَقدس میں عاجزانہ ہدیہ عقیدت پیش کیا جائے' جو کسی ماہ و سال سے مختص نہ ہو' بلکہ حقیقی ومعنوی نوری ضیافت ہو جائے' جو ہمیشہ صفحاتِ دہر پر رہے' اِس کتاب کا نام ''برکات میلادِ مصطفیٰ ﷺ مع شرعی حیثیت'' رکھا گیا ہے۔ اللہ کریم کا لاکھ شکر ہے کہ اُس نے بندہَ ناچیز کو اپنے پیارے محبوب رسول' محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ میں ہدیۂ عقیدت پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اِس میں جو خوبی نظر آئے وہ میرے والدین کی دُعاؤں اور مرشد گرامی

111034

Marfat.com

قدر، سراج العارفین، شہبازِ طریقت، شارحِ مکتوباتِ امامِ رَبّانی، شیخ طریقت، حضرت علامہ مولانا ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر ولایت کا کرشمہ ہے کہ ناچیز یہ چند اوراق لکھنے کے لائق ہوا۔ اور حیثیت بقولِ شاعر یہی ہے کہ

مَا اِنْ مَّدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِیْ

لٰکِنْ مَّدَحْتُ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدٍ

اَپنے کلام سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثناء نہیں کرتا بلکہ اَپنے کلام کو

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پاک سے آراستہ کرتا ہوں

ہے میریاں حمداں نعتاں توں بہت اُتانہہ مقام محمد صلی اللہ علیہ وسلم دا

میں اَپنے شعر سجاناں واں وچ لکھ لکھ نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم دا

اعظم میری زباں کہاں اور کہاں وہ ذات

نام اَپنا اُن کے ذِکر سے چمکا رہا ہوں میں

اپنے انتہائی محسن مولانا محمد نعیم اللہ خاں قادری، بی ایس سی، بی ایڈ، ایم اے، اُردو، پنجابی، تاریخ (آف کامونکی) اور محمد علیم خاں آف مغل چک جو اپنا قیمتی وقت نکال کر اہم مشوروں سے نوازتے رہے، حوالہ جات کے لئے کتابیں فراہم کرتے رہے، چھوٹے بھائی حافظ لیاقت مجددی نے پروف ریڈنگ فرمائی، عزیز محترم جناب غلام مصطفیٰ بسمل صاحب نے حرفِ تحسین لکھ کر حوصلہ اَفزائی فرمائی، ڈاکٹر اَنوار اَحمد اِعجاز صاحب نے حرفِ تقدیم لکھ کر اَپنے جذبات کا اِظہار فرمایا، ڈاکٹر صاحب موصوف نے جو کچھ اس عاجز کے متعلق لکھا ہے، وہ اُن کا حسنِ ظن ہے ورنہ "من آنم کہ من دانم" قاری امجد محمود نورانی صاحب جنہوں نے تقریظ لکھ کر حوصلہ افزائی فرمائی، حافظ محمد عثمان اویسی صاحب نے عربی عبارتوں پر اعراب کی دُرستگی میں معاونت فرمائی، دیگر جن دوستوں نے کتاب کی اشاعت میں معاونت کی اور قیمتی مشوروں سے نوازا اللہ تعالیٰ سب کو دارین کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ خصوصی طور پر اپنے بھائی قاضی غلام مصطفیٰ آف قاضی کوٹ جو ہر معاملے میں معاونت فرماتے رہتے ہیں، خصوصاً اس سلسلے میں جب کہیں جانے کی ضرورت پڑی تو فوراً اپنی گاڑی لے کر جانے کے لئے تیار ہو گئے، حوالے کے

Marfat.com

لئے کسی کتاب کی ضرورت پڑھی تو اُسی وقت نئی کتاب خرید نے کا انتظام کر دیا' بارگاہِ خداوندی میں دُعا ہے کہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے اُنہیں حاسدین کے حسد' شریروں کے شر' دُشمنوں کی دُشمنی سے اپنی پناہ میں رکھے...... آمین۔

یہ کتاب پہلے ۲۰۰۲ء میں پھر ۲۰۰۴ء میں پھر ۲۰۰۵ء میں پھر ۲۰۰۷ء میں پھر ۲۰۱۱ء میں ہر مرتبہ اضافے کے ساتھ اسی ادارے سے چھپی' اس مرتبہ مزید اضافے اور نئی ترتیب کے ساتھ چھپ رہی ہے' یہ اب تین حصوں پر مشتمل ہے (۱) میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی شرعی حیثیت (۲) میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی برکات (۳) محمد مصطفیٰ ﷺ باعث تخلیق کائنات۔ اُمید ہے قارئین کرام پسند فرمائیں گے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے جہاں کہیں بھی کوئی کمی یا غلطی محسوس کریں' نہایت شفقت سے بطورِ اصلاح آگاہ کر دیں' اِن شاء اللہ تعالیٰ آئندہ اشاعت میں اُسے دُرست کرلیا جائے گا۔

سید شجاعت رسول شاہ قادری صاحب ناظم نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور کا دِل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہوں کہ اُنہوں نے اِس کی طباعت کا اہتمام فرمایا' اللہ تعالیٰ آپ کے اِس ادارے میں برکت اور ترقی عطا فرمائے' آمین۔ یا ربُّ العالمین' بجاہِ سیدُ المرسلین ﷺ

آخر میں حضور نبی کریم ﷺ کے وسیلہ سے بارگاہِ ربُّ العزت میں دست بدعا ہوں کہ اِس کتاب کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرماتے ہوئے' ہم سب کے لئے ذریعہ نجات بنا دے...... آمین۔

مری جب ہر سفارش حشر میں بیکار ہو جائے
یہی خدمت وہاں بخشش کی ذُمہ دار ہو جائے

ریاست علی مجددی

خطیب جامع مسجد خوشبوئے مصطفیٰ ﷺ
کوٹ قاضی حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ
۲۹ ذوالحجہ ۱۴۳۳ھ بمطابق ۱۵ نومبر ۲۰۱۲ء

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

جب ایک مفکر انسان اپنے گرد و پیش پر نظر ڈال کر چمکتے ہوئے سورج' درخشاں ستاروں اور نیلگوں آسمان پر غور کرتا ہے...... دامنِ کوہسار میں جھومتی ہوئی مست گھٹاؤں کو دیکھتا ہے...... سبزہ وگل کی رعنائیوں سے متاثر ہوتا ہے۔ کائنات کے مظاہر...... ثریا کی بلندی اور کہکشاں کی خوبصورتی کا مشاہدہ کرتا ہے تو بے اختیار پکار اُٹھتا ہے۔''جو اِن کو یہ حُسن وخوبصورتی عطا کرنے والا ہے' وہی خدا ہے''۔

ردائے فلک پر اَبر کا نیل بے زنجیر کی صورت بھاگنا...... طفلِ شیر خوار کا پہروں تلک سوئے قمر تکتے رہنا...... تخیل کا فکرِ کامل سے ہم نشیں ہونا...... اَبر کوہسار کا دُر اَفشاں ہونا...... پرندوں کا محوِ ترنم ہونا...... گھٹا کا گیو بن کر رخِ ہستی پہ بکھر جانا...... غنچہء گل کو ذوقِ تبسم بخشنا...... شہر خموشاں سے حرماں نصیبی کا منظر پیدا ہونا...... دلِ انسان میں موت کے کانٹے کا چبھنا...... پروانے کا شمع کے گرد طواف کرنا اور جان بے قرار سے نثار ہونا چڑیوں کے چہچہوں میں لذتِ سرود اُجاگر ہونا...... موجِ دریا کا مضطرب رہنا...... کس کی عظمتوں کو نمایاں کرتا ہے' وہی خدا ہے۔

فرطِ طرب میں ابر کا جھومنا...... کالی گھٹاؤں کا فضا میں وارد ہونا...... گُل کی کلی کا نشہء ہستی میں مست رہنا...... زبانِ برگ سے اُس کی خاموشی کا ظاہر ہونا...... فرازِ کوہ سے ندی کا ترنم خیز آنا، شاہدِ قدرت کو اُس کا آئینہ سا دکھانا...... لیلیٰ شب کا آکر اپنی زلف رسا کھولنا آبشاروں کی صدا کا دامنِ دِل کھینچنا...... شام کی خموشی پر تکلم کا فدا ہونا...... درختوں پر تفکر کا سماں چھانا...... کوہسار پر رنگِ شفق کا کانپتے پھرنا...... گل رنگین کا تبسم خیز ہونا...... کس کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے' وہی خدا ہے۔

شبنم کا پھولوں کو وضو کرانا...... صدائے بلبل کا بانگ آذاں ہونا...... درختوں کی شاخوں کا سرنگوں رہنا...... پچھلے پہر کی کوئل کا مصروفِ آذاں ہونا...... فرشِ زمیں پر سبزے کا

Marfat.com

خوابیدہ رہنا...... چمن ہست و بود کا کرشمہ ساز ہونا...... پھولوں کی انجمن میں شمع جگنو کا فروزاں ہونا...... پروانے کو تپش اور جگنو کو روشنی عطا کرنا...... مرغانِ بے زباں کو رنگین نوا بنانا ...... گل کو زبان دے کر تعلیم خاموشی مرحمت کرنا...... شجر کو سایہ اور ہوا کو قوتِ پرواز بخشنا...... پانی کو روانی اور موجوں کو بے کلی عطا کرنا...... کس کی عظمت کے نشاں ہیں، وہی خدا ہے۔

عارف کا یہ سوزِ دروں طوفان خیز موجوں کی طرح اُمڈتا چلا آتا ہے، قدرتِ کاملہ کی تخلیقات...... آفتاب کی غازت...... صحرا کی وسعت...... ثریا کی بلندی...... کہکشاں کی خوبصورتی...... ماہتاب کی چاندنی...... لہروں کے تلاطم...... باغ کی رنگینیوں...... گلہائے گونا گوں...... پھولوں کی نازک پنکھڑیوں...... مرغانِ چمن کی ہنگامہ خیزیوں اور فصل بہار کے شباب میں وہ اپنے خالق کی عظمت کو محسوس کرتا ہے۔

آفتاب کی تجلی اور ماہتاب کی دلکشی میں... ستاروں کے طلوع اور شبنم کی اُفتاد میں...... بیابانوں کی وُسعتوں اور سمندروں کے طوفانوں میں...... آگ کی حرارت اور شعلہ کی لپک میں...... پہاڑوں کے شکوہ اور پرندوں کی چہک میں...... پھولوں کی رنگینیوں اور گلاب کی خوشبو میں...... بلبل کے نغموں اور اِنسان کے تکلم میں...... خالقِ کائنات کی عظمت اور شانِ کبریائی کی کرشمہ سازیاں نظر پڑتی ہیں۔

کوئل کی کوک میں...... پپیہے کی ہوک میں...... بلبل کی آواز میں...... ہر اک سوز و ساز میں...... چڑیوں کی چہک میں...... پھولوں کی مہک میں...... سبزے کی لہک میں...... جواہرات کی دمک میں...... سورج کی چمک میں...... سماو سمک میں...... درختوں کے رنگ میں...... شیشہ و سنگ میں...... آہنگِ رباب و چنگ میں...... زمزم و گنگ میں...... پتھر کی سختی میں...... خوشحالی و بدبختی میں...... زمین کی نرمی میں...... آتش کی گرمی میں...... دریا کی روانی میں...... کواکبِ آسمانی میں...... پہاڑ کے اُبھار میں...... بیابان و مرغزار میں...... خزاں و بہار میں...... صحرا و کوہسار میں...... پروردگارِ عالم کی عظمتیں کارفرما دکھائی دیتی ہیں۔

Marfat.com

نعت رسولِ کریم ﷺ

وجہِ ظہورِ عالم... مقصودِ انبیاء... زینتِ کائنات... فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفی ﷺ کی عظمت، انتہائی تابنا کیوں... لامتناہی ضوفشانیوں... بے پناہ نور سامانیوں... اور بے انداز ضیاء پاشیوں کی مظہر ہے۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کی ذاتِ مقدسہ سینکڑوں جمال آفرینیوں ... صدہا جلال انگیزیوں... ہزاروں سیرابیوں... لاکھوں شادابیوں... ناپیدا کنار رحمتوں اور بے پایاں کرم فرمائیوں کا سرچشمہ ہے... حیات وزیست کی حریت و آزادی...... انسانیت واخلاقیات کی عظیم قدریں...... حکمت و دانش کے خزائین...... عرفان و آگہی کا بحرِ بیکراں...... عشق و وجدان کے سرچشمے...... معرفت وروحانیت کے منبع ہائے گرانقدر حکیمِ کائنات ﷺ ہی کی جلوہ نمائی اور نگاہِ کرم کے رہینِ منت ہیں۔

اگر حضور خیر الانام ﷺ نہ ہوتے تو مشاہیرِ اسلام...... اولیائے کرام...... ملتِ اسلامیہ کے فاتحینِ عظام...... غوث، قطب اور ابدال کے مقام...... عظیم المرتبت علماء، کے نام کیوں کر اُجاگر ہوتے۔ ملتِ اسلامیہ کا وجود کہاں ہوتا...... نہ دین ہوتا...... نہ آئین ہوتا...... نہ ہی قرآنِ حکیم میسر آتا...... بلکہ تمام تر عالمِ گیتی اور دُنیا و جہاں سراپا تاریک اور ظلمت کدہ ہوتے...... جہانِ رنگ و بو کا کہیں بھی نام ونشان نہ ہوتا۔ گویا سردارِ دو جہاں کی ذاتِ مقدسہ رحمت کی ایک گھٹا تھی جو خشک آسمانوں پر پھیل گئی اور تپتی ہوئی انسانیت پر برس کر سبزہ وگل کی اُفزائش کا سبب بنی یا نور کی ایک کرن تھی جو اندھیروں کو چیرتی ہوئی دُنیا کے پردہ پر آپڑی اور ایک عالم کو بقعہءِ نور کرگئی یا وہ روشنی کا ایک بلند مینار تھی جو طوفان خیز سمندروں سے اُبھری اور تاریک فضاؤں میں بلند ہو کر انسانیت کے ظلمتوں میں گرفتار سفینے کو نشانِ راہ دکھانے لگی۔ پندرھویں صدی کا تہائی حصہ گزرنے کو ہے لیکن روشنی کا یہ مینار اپنی جگہ موجود ہے یہ سراجِ منیر

Marfat.com

پوری تابناکی اور ضوفشانی کے ساتھ دُنیاو جہاں بلکہ ساری کائنات کو منور وضیا بار کررہا ہے۔

آج محفلِ کائنات میں کوئی شمع جلوہ فگن نہیں جو اس سراجِ منیر سے کسب ضیاء نہ کررہی ہو۔ دُنیائے انسانیت میں آج جو کچھ قابلِ حمد وستائش اور درخورِ تحسین وتبریک نظر آتا ہے وہ اسی وجہ سے ہے کہ وہ بالواسطہ یا بلاواسطہ حکیم کائنات ﷺ سے ایک نسبت رکھتا ہے اور جو انسان چاہتا ہے کہ وہ لائقِ توصیف وستائش ہو جائے وہ شعوری یا غیر شعوری طور پر کوشش کر کے اِس راستہ پر چل نکلے، جو سردارِ دو جہاں ﷺ نے دُنیا میں متعین کر کے دکھایا۔ اِنسانیت کی معراجِ کبریٰ اور شرفِ اعلیٰ کا یہی وہ مقام ہے جس کی عظمت کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ، اُس کے فرشتے اور اِنسان اس ذاتِ گرامی واقدس حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ہزار تحسین و تبریک کے گلہائے گرانقدر نچھاور کرتے ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ کی ولادتِ مبارکہ اہلِ اسلام کے لئے ایک عظیم نعمت ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

اِک گدا میں نہیں اُس گلی دا، ہے گدا سب خدائی نبی دی
کوئی ہے جس دے لب تے نہ ہووے، اوکھے ویلے دوہائی نبی دی
اوہدے گھر وچ نہیں رہندے ہنیرے، اوتھے رہندے ہمیشہ سویرے
رب نے اوہدے مقدر سجائے، جہنے محفل سجائی نبی ﷺ دی

(حسن کامل ﷺ:۲۰)

پلے بنھ لو کم دی گل میری، مصطفیٰ ﷺ دی یاد نہ چھڈیا جے
اک تے پیر اجمیر دے گیت گائیو، دوجا شہر بغداد نہ چھڈیا جے
کملی والے دی یادنوں چھڈ کے تے، دِل نوں کر برباد نہ چھڈیا جے
ناصر ہووے ناراض جے کوئی ہندا، اے خبردار میلاد نہ چھڈیا جے

(سرورجاوداں:۹۹)

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

Marfat.com

فیضانِ نورِ محمدی ﷺ

آثار میں منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چار ٹہنیوں والا ایک خوبصورت درخت پیدا فرمایا، جس کا نام شجر الیقین ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُس درخت پر نورِ محمد ﷺ کو ایک طاؤس کی صورت میں بٹھا دیا، تو نورِ محمد ﷺ نے وہاں ستر ہزار برس اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کی۔ اُس کے بعد اللہ نے آئینۂ حیا بنا کر نورِ محمد ﷺ کے مقابل رکھا۔ اپنے حسن و جمال کو دیکھ کر نورِ محمد ﷺ نے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں پانچ سجدے کیے جو فرض قرار پائے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کی اُمت پر دِن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ٹھہرائیں۔ پھر نورِ محمد ﷺ پر جب اللہ تعالیٰ نے رحمت کی نگاہ ڈالی تو وہ شرم و حیا کے پسینہ سے شرابور ہو گیا۔

- ❖......اُس نور کے سر مبارک کا پسینہ لے کر اللہ تعالیٰ نے تمام ملائکہ پیدا فرمائے۔
- ❖......چہرۂ انور کے پسینہ سے عرش، کرسی، لوح، قلم، سورج، چاند، حجاباتِ نور، کواکب اور عجائباتِ عالم بنائے۔
- ❖......سینۂ بے کینہ کے پسینہ سے انبیآء و مرسلین، علماء و کاملین، اور شہداء و صالحین کی پاکیزہ روحوں کو پیدا کیا۔
- ❖......پشت مبارک کے پسینہ سے بیت المعمور، بیت اللہ، بیت المقدس اور کائنات بھر کی سجدہ گاہیں تخلیق کی گئیں۔
- ❖......اَبروئے پاک کے پسینہ سے مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات پیدا کئے۔
- ❖......قدمانِ مبارک کے پسینہ سے مشرق و مغرب، شمال و جنوب اور معدنیات و عجائبات پیدا فرما کر اللہ ﷻ نے فرمایا:

''میرے محبوب محمد ﷺ کے نور! چاروں طرف دیکھو!''

Marfat.com

نورِ محمد ﷺ نے چاروں طرف دیکھا تو نور ہی نور نظر آیا۔ یہ جلوے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ، عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ اور حیدرِ کرار رضی اللہ عنہ کے نور کے تھے۔ آپ کا نور اس کیفیت میں ستر ہزار برس تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا رہا۔

اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کی ارواح کو جب نورِ محمد ﷺ سے پیدا فرمایا تو تمام انبیاء کی ارواح نے یک زبان کہا:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه

پھر اللہ نے عقیق احمر سے ایک قندیل بنائی اور نورِ محمد ﷺ کو صورتِ دینوی میں ڈھال کر قندیل میں رکھا۔ قندیل میں آپ ﷺ اس طرح کھڑے رہے جس طرح نماز میں قیام ہوتا ہے۔ تمام ارواح قندیل کا طواف کرنے لگیں۔ روحوں کا یہ طواف ایک ہزار برس تک جاری رہا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ارواح کو حکم دیا کہ میرے محبوب کو دیکھو۔ روحوں نے تعمیل کی۔ ارواح میں سے جس جس نے۔۔۔۔

❖ -سرِ اقدس کو دیکھا تو وہ دُنیا میں سُلطان اور فرماں روا بن گیا- ❖
❖ - ابروئے مبارک کو دیکھا تو وہ امیر عادل بن گیا----- ❖
❖ - آنکھ مبارک کو دیکھا تو وہ وسیع النظر اور کشادہ ظرف بن گیا- ❖
❖ - پیشانی مبارک کو دیکھا تو وہ نقاش بن گیا--------- ❖
❖ - گوش مبارک کو دیکھا تو وہ مقبول فی الانام بن گیا----- ❖
❖ -سینہء بے کینہ کو دیکھا تو وہ دانا اور احسان کرنے والا بن گیا- ❖
❖ -نام مبارک کو دیکھا تو وہ طبیب اور عطار بن گیا------ ❖
❖ -ہونٹ مبارک کو دیکھا تو وہ وزیر بن گیا---------- ❖
❖ -دہن شریف کو دیکھا تو وہ روزہ دار بن گیا-------- ❖
❖ -مبارک دانتوں کو دیکھا تو وہ حسین وجمیل بن گیا----- ❖
❖ -زبان مبارک کو دیکھا تو وہ باشاہوں کا سفیر بن گیا---- ❖

Marfat.com

❖ -حلقِ انور کو دیکھا تو وہ واعظ' ناصح اور مؤذن بن گیا---- ❖

❖ -ریش مبارک کو دیکھا تو وہ مجاہد فی سبیل اللہ بن گیا----- ❖

❖ -گردن مبارک کو دیکھا تو وہ تاجر بن گیا------------ ❖

❖ -دست مبارک کو دیکھا تو وہ سخی بن گیا------------ ❖

❖ -مبارک انگلیاں دیکھیں تو وہ خطاط اور خوشنویس بن گیا-- ❖

❖ -شکمِ اطہر کو دیکھا تو وہ صابر اور قناعت پیشہ بن گیا----- ❖

❖ -کندھوں کو دیکھا تو وہ عابد و زاہد بن گیا------------ ❖

❖ -پاؤں مبارک کو دیکھا تو وہ مجاہد فی سبیل اللہ بن گیا----- ❖

❖ -ناخن مبارک کو دیکھا تو وہ قاضی' مفتی یا جج بن گیا----- ❖

لیکن جن روحوں نے آپ کو بالکل نہ دیکھا وہ یہودی' نصرانی' مجوسی اور فراعنہ ہوئے حقیقت حال کو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ جامع الدرر میں اسی طرح منقول ہے

-❖❖ جامع المعجزات: ۱۰ ❖❖-

-❖❖ صلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ وسلم ❖❖-

سب تھیں اوّل حضور ﷺ دا نور بنیاں لفظِ کن سی جدوں فرمایا گیا
اوہوای نور آدم علیہ السلام دے وچ رکھ متھے ہر اک ملک اوہدے اگے جھکایا گیا
رکھ کے عالم الغیب دے کول برساں اوہو نور لکھایا پڑھایا گیا
ایتھے آکھدے نے اوہنوں غیب نائیں جیہدے سامنے سب کچھ بنایا گیا

Marfat.com

تعارف

بارہ ربیع الاول شریف

اَندر خاکیاں نور ظہور ہویا ' ساری بزم نورانی نغمات بن گئی
رساں پائیاں خورشید تاں نور وچوں' رنگت زُلف وَاللیل دی رات بن گئی
منتظر دیدے ویکھاں سبز گنبد' چھم چھم اَتھروں اَشک برسات بن گئی
ہویا ذر دی گدائی دا شرف حاصل' مدتاں بعد اَج ہاشمی بات بن گئی

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

بارہ ربیع الاوّل شریف۔ بے حساب برکتوں'رحمتوں اوراَن گنت عنایات کا خزینہ ہے' یہ وہ روزِ سعید ہے جسے باعث تخلیق کائنات' حضورؐ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے نوازا گیا۔ یہ مقدس دِن پوری دُنیا کے مسلمانوں کے لئے باعث برکت و مسرت ہے۔

بارہ ربیع الاوّل شریف خوشی و شادمانی اور رحمتِ الٰہی کے حصول کا دِن ہے...مومنوں کی عید کا دِن ہے...خوشیوں اور مسرتوں کا دِن ہے...خوشیوں کے عروج کا دِن ہے...خلق عظیم کی خوشبوؤں کو پھیلانے کا دِن ہے...اللہ ربُ العزت کی بے حد و بے شمار نعمتوں کے شکرانے کا دِن ہے...اَپنے گناہ بخشوانے کا دِن ہے...یتیموں کو گلے لگانے کا دِن ہے... بے کسوں پر رحم کھانے کا دِن ہے...بے سہاروں پر ترس کھانے کا دِن ہے...ربِّ ذُوالمنن کا قرب پانے کا دِن ہے...محبوبِ حقیقی کی آمد کے گیت گانے کا دِن ہے...سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر خوشیاں منانے کا دِن ہے...آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پر دولت لٹانے کا دِن ہے...نعتیں سننے سنانے کا دِن ہے...ہزار سالہ آتش کدہ اِیران بجھ جانے کا دِن ہے...خانہ کعبہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کی طرف جھک جانے کا دِن ہے...عظیم' اَرفع' اَعلیٰ' مقدس اور بابرکت دِن ہے۔

بارہ ربیع الاوّل شریف کا دِن رُوحانی خوشیوں سے مسرور ہے...کیف و مستی میں مخمور

Marfat.com

ہے... رحمتوں اور برکتوں سے بھر پور ہے۔

بارہ ربیع الاوّل شریف اہل اِسلام کی مذہبی روحانی عید ہے... مسرت وخوشی کا تہوار ہے۔

بارہ ربیع الاوّل شریف کا دِن فیوض و برکات کا منبع ... انوار وتجلیات کا پیکر ...محبت و چاشنی کا مخزن ... اِحساس و اِیثار اور شفقت و پیار کا دلدادہ ...لطف وعطا اور جودوسخا کا سرچشمہ ہے۔

بارہ ربیع الاوّل شریف وہ دِن ہے جس کی نورانی اور ایمان اَفروز صبح کو مولائے کل... ختم الرسل ...دانائے سُبل ...مرکز کائنات ...فخر موجودات ...سرورِ کائنات ... باعثِ تخلیق کائنات ...فخر آدم و بنی آدم ...حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔

بارہ ربیع الاوّل شریف کی نورانی صبح کو غریبوں کے حامی ...یتیموں کے والی ... بے سہاروں کے سہارا... بے چاروں کے چارہ ... عاصیوں کے ملجا و مأویٰ ...قدرتِ کاملہ کے حسین وجمیل شہکار جلوہ گر ہوئے ...تو ہر نگاہ نے دیکھا کہ......

ظلمتوں کے اندھیرے سبھی چھٹ گئے
جور و اِستبداد کے دِن تھے جو کٹ گئے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو اَبر کرم چھا گیا
بے کسوں ' بے بسوں کو قرار آ گیا

بارہ ربیع الاوّل شریف کے صدقے ظلم وتشدد کی چکی میں پسی ہوئی مظلوم ومعصوم روحوں کو اطمینان وسکون آ گیا... پریشان و بےقرار انسانیت کو قرار آ گیا...چاروں طرف خوشیوں کے شادیانے بجنے لگے ...لبوں پر دُرودوسلام کے سویٹ گیت آنے لگے ... ہر فرد مسرور اور شادماں نظر آنے لگا... ہر سمت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی روشنی پھیل گئی۔

بارہ ربیع الاوّل شریف وہ جشن ملّی ہے جس نے کائناتِ ہستی کو سرسبزی وشادابی کی بشارت سنائی۔ اِس دِن کی یادگار ہمارے صحیفہء حیات کا پہلا ورق ہے ... ہمارے عروج و اِقبال کا سُہانا نغمہ ہے... بزمِ کائنات میں حسن و شباب کا پہلا طوفان ہے جس نے کفر وضلالت کی مضبوط چٹانوں کو پاش پاش کر دیا۔ یہ تقریب سعید ہمارے لئے رحمت و

Marfat.com

ہدایت کی وہ تجلّیِ اوّل ہے جس کی روشنی اُفقِ عالم پر نیر درخشاں بن کر نمودار ہوئی۔ دُعائے خلیل، نویدِ مسیح، نورِ مجسم بن کر لباسِ بشریت میں جلوہ گر ہوئی... اِس مقدس یومِ ولادت پر رحمت کی بدلیاں چھا گئیں، اَبرِ کرم کے چھینٹے پڑے، وہ کسی خاص قبہ تک محدود نہ رہے بلکہ اُس کے فیضِ عام سے دُنیائے اِنسانیت نفع یاب ہوئی، عرب وعجم سیراب ہوا... اُس نے ہر نسل، ہر قوم اور ہر ملک، ہر ملّت کو حیاتِ نو بخشی۔ چمنستانِ عالم میں وجد آفریں بہار آئی اور ہر ہر قدم پر کیف ومستی کا سیلاب اُمڈ آیا۔

حضور نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری سے قبل ہر طرف کفر وشرک، ظلم وستم کی گھٹائیں چھا چکی تھیں، جوا بازی، شراب خوری، زناکاری، بدکاری، عیاری، مکاری، چوری اور ڈکیتی لوگوں کا معمول بن گیا تھا۔ آپس میں اُلفت ومحبت، اُنس وپیار کی بو تک نہ تھی۔ جانور بھی اپنے بچوں سے محبت رکھتے ہیں مگر وہ لوگ اپنی بچیوں کو اپنے ہاتھوں سے زندہ درگور کر دیتے تھے، یہاں تک کہ امن وسلامتی کی بہار آئی اور اِسلام کا بادل رحمت خداوندی بن کر برسا، حضور سراپا نور ﷺ کی تشریف آوری ہوئی تو عرب کے اُجڑے ہوئے دیار میں بہار آ گئی، عداوت کی جگہ محبت نے لے لی، وحشت کی جگہ اُنس نے لے لی، خودغرضی کی جگہ اخلاص وایثار نے لے لی، غرور وتکبر کی جگہ تواضع وانکساری نے لے لی، بت پرستی کی جگہ خدا پرستی نے لے لی۔

حضور ﷺ آئے بہاروں پر بہار آئی
خوشبو جنت کی زمیں کو چومنے بار بار آئی

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

مولانا کوثر نیازی اپنی تصنیف ''ذِکرِ رسول ﷺ'' میں فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ کی ذاتِ والا صفات وجہ تکوین کائنات اور سرچشمہءِ برکات ہے۔ اِس دُنیائے آب وگِل میں آنحضور ﷺ کی آمد کا دِن سعادتوں اور رحمتوں کے نزول کا اور خصوصاً آپ ﷺ کی اُمت کے لیے خوشیوں اور مسرتوں کے آغاز کا دِن ہے۔ اِس یوم مبارک پر ہم جتنی بھی خوشیاں منائیں بجا اور جتنی بھی مسرتوں کا اِظہار کریں زیبا ہے۔ چنانچہ دُنیا بھر کے مسلمان اِس یومِ سعید پر مسرت وابتہاج کا اِظہار کرتے ہیں۔ ربیع الاوّل کا مہینہ پوری دُنیا کی تاریخ

Marfat.com

میں ایک غیر فانی اہمیت کا حامل مہینہ ہے۔

-•❖✼﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴾✼❖•-

عارف باللہ علامہ السید امین کبتی المکی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''سبحان اللہ آپ کے میلاد مبارک سے پوری روئے زمین میں اپنوں اور غیروں نے بھی سعادت وشرافت حاصل کی۔ آپ ﷺ کی ولادت کا وہ مبارک دن کہ جس میں دُنیا نے پاکیزگی حاصل کی۔ نیز آپ کی مثل زمانے نے کبھی نہیں دیکھی''۔

ایک اور مقام پر فرمایا:

''نبی مختار ﷺ کی ولادت کا ظہور مبارک ہوا۔ آپ کے چمکنے والے انوار وتجلیات سے عقلیں روشن ہوگئیں۔ دُنیا میں آپ ﷺ کی تشریف آوری خوشیوں' برکتوں اور سعادتوں کو لے کر آنے والی ہے۔

ایک مقام پر آپ نے ارشاد فرمایا:

''اے پیر کی رات آپ نے کس قدر ہمہ گیر شرافت اور دولت حاصل کی۔ دُنیا میں تمام روشن راتیں آپ ﷺ کی نسبت سے نیز آپ ﷺ چاندنی کی چابی ہیں۔ لیلۃ القدر' عیدین اور معراج آپ کے کمالات سے ہیں۔ جس نے آنکھوں کو روشن کر دیا۔ آپ ﷺ نے تاریخ میں اعلیٰ ترین مقام پایا۔ جس کی بلندی کا اعلان زمانے نے کیا۔ آپ ﷺ کے محاسن نے زمانے کی آنکھ اور کانوں کو بھر دیا۔ اے ہمارے لئے باعث خوشی۔ اے وہ رات کی جس کی فضیلت والی گھڑیاں ہمارے ذہنوں میں گردش کرنے والی ہیں اور جس نے تدریجاً دُنیا کو روشن کر دیا۔ دُنیا پر گذرنے والی فضیلتوں کا اگر تیرے ساتھ موازنہ کیا جائے تو تو سب پر بھاری ہے''۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

داخل جو ہوں گے بزم میں جنت کو پائیں گے
بیشک مکان خلد میں اپنا بنائیں گے

-•❖✼﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴾✼❖•-

میلاد کے لغوی معنی ہیں پیدائش' پیدائش کا وقت' پیدا ہونے کا زمانہ۔ عید میلاد کے معنی

Marfat.com

ہیں پیدائش کی خوشی منانا' ایسا اجتماع جس میں پیدائش کے حالات و واقعات اور آثار کا ذکر کیا جائے جلسہ میلاد کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں کئی انبیائے کرام اور اپنے محبوب بندوں کا میلاد بیان فرمایا ہے۔ اصطلاحاً یہ لفظ مسلمانانِ عالم اپنے آقا و مولیٰ' حبیب خدا' حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کے لئے بولتے ہیں۔ اور فی زمانہ یہ لفظ صرف اور صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کے لئے مخصوص ہو کر رہ گیا ہے۔ میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محافل کا انعقاد سارا سالِ عالم اسلام میں جاری رہتا ہے۔ اور ماہِ ربیع الاوّل کی آمد کے ساتھ ہی محافل کا عروج اپنی انتہائی بلندیوں کو چھونے لگتا ہے۔ بارہ ربیع الاول کو تو پوری اسلامی دُنیا کا ہر فرد اپنی پوری سج دھج کے ساتھ اپنی اپنی جگہ پر پوری کائنات کے ساتھ ہم قدم' ہم زبان اور ہم آواز ہو کر درود اور سلام کے نذرانے اور عقیدت کا خراج محبوبِ ربِ غفور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کرتا ہے اور ولادت باسعادت کے تذکرے سنے سنائے جاتے ہیں۔ مسلمان عید میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محافل کا انعقاد کر کے شرک کی جڑ کاٹ کر رکھ دیتے ہیں۔ کیونکہ میلاد تو مخلوق کا منایا جاتا ہے اور میں تو یہ کہوں گا کہ کائنات کی تخلیق کا مقصد یہی میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور محشر کے انعقاد کا سبب بھی یہی ہے۔ جو شخص حضور سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک کی خوشی نہیں کرتا یا اسے خوشی محسوس نہیں ہوتی وہ مومن مسلمان تو درکنار وہ انسان کہلانے کا حقدار بھی نہیں ہے۔

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمد وّ اٰلہٖ وسلّم

یوم عید میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایمان اور محبت والوں کے لئے ہر عید اور خوشی سے بڑھ کر مسرت و شادمانی کا دن ہے۔ یوم میلاد رحمت عالم محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی عقیدت و محبت کو زیادہ کرنے کا بہترین دن ہے۔ اس مبارک موقع پر بارگاہِ عشق میں نہایت ادب' اخلاق' محبت اور اُلفت کے ساتھ مظاہرہ کرنا ایمان و ایقان کی علامت ہے۔

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمد وّ اٰلہٖ وسلّم

ماہِ ربیع الاول شریف کو رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ سے ایسی نسبت ہے کہ جب یہ ماہ طلوع ہوتا ہے تو مسلمانانِ عالم کی والہانہ عقیدت میں بہار و تازگی پیدا ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

اس ایمانی، روحانی سچی خوشی سے ہر مسلمان ایسا مسرور ہو جاتا ہے جس کا بیان الفاظ میں نہیں ہو سکتا ہے۔ میرا خیال ہے بلکہ غالب گمان ہے کہ ہر مسلمان اُمتی کو یہی محسوس ہوتا ہے کہ اس نعمت عظمیٰ کی خوشی سب سے بڑھ کر اُسی کی حاصل ہے اس لئے کہ رشتہء ایمان ایسا قوی رابطہ ہے کہ جس کا تعلق بلا واسطہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ سے وابستہ ہے اور ہر مسلمان نعمت ایمان و عرفان کو کلمہ پڑھتے ہی سمیٹ لیتا ہے۔ اور اُسے ایمان و عرفان کے لحاظ سے تہی دامنی کا احساس بالکل نہیں رہتا۔

صلی اللہ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وسلم

ربیع الاوّل دے ماہ دا چن چڑھیا آوٗ مومنو جشن میلاد کریئے
اسے ماہ وچ نور ظہور ہویا نبی پاک لولاک ﷺ نوں یاد کریئے
شکر رب دے لکھ ہزار واری خوشی عید میلاد آباد کریئے
سدا عاشقو عید میلاد والے چرچے نبی ﷺ دے خوب دلشاد کریئے

صلی اللہ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وسلم

یادِ نبی وچہ ہر دم رہنا چنگا لگ دا اے
اِیس بہانے رل مل بہنا چنگا لگ دا اے
کیڈا سوہنا نام محمد ﷺ دا اُچیاں شاناں والا اے
ایسے ناں نوں چمدیاں رہنا چنگا لگ دا اے

صلی اللہ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وسلم

Marfat.com

تعارف

محفل میلاد شریف

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل اہل محبت وعشق اور صاحبانِ معرفت و بصیرت کے لئے انمول تحفہ ہے... بلندیٔ درجات کا ذریعہ ہے... روحانی اور کمال محبت کا سرچشمہ ہے... یہ وہ سعادت ہے جو اَزل سے اہل محبت کو نصیب ہوتی چلی آئی ہے اور ہوتی رہے گی... میلا دُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہر گنہگار و طالب رحمت خداوندی کے لئے ایک انمول خزینہ ہے... محفل میلا دُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اِنعقاد اہل اِسلام کا طریقہ ہے... میلاد شریف مسلمانوں کا محبوب عمل ہے ... محافل میلاد کا اِنعقاد مطلب پانے کے لئے خوشخبری ہے ... میلاد پاک کی خوشی کرنے والے مسلمان اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے اہل ہیں۔

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسا تذکرہ ہے جو مردہ دِلوں کے لئے قطرۂ رحمتِ حیات اور بے دینوں کیلئے تلوارِ الٰہی ہے جس کی ایک ہی ضرب سے ان بے دینوں کی تمام تر جرأتِ رِندانہ یکسر زمین بوس ہو کر خاک میں مل جاتی ہے اور ایمان والوں کے اِیمان کی شکستہ دیواروں کو مضبوط حصارِ الٰہی میں گھیر کر اعلیٰ وارفع نوازشاتِ الٰہی سے انہیں نوازتی ہے۔

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسا تذکرہ ہے جو الفاظ کا محتاج نہیں بلکہ دِل کی اَن دیکھی محسوسات کا مرہونِ منت ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کی خوشی صرف مومنِ مسلمانوں ہی کو ہوسکتی ہے، دشمنوں اور مخالفوں کو نہیں ہوسکتی بلکہ سخت صدمہ ہوگا جیسا کہ خاص میلاد کے دِن شیطان کو ہوا تھا۔

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل کیا ہے؟ حضور پُر نور، شافع یوم النشور، سید الموجود المفقود، فخر آدم و بنی آدم، آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کا تذکرہ کرنا... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین و اَجداد اَطہار کی شان بیان کرنا... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن مبارک کا تذکرہ کرنا... رضاعت مبارکہ کے واقعات بیان کرنا... بوقت ولادت باسعادت ظاہر ہونے والے عجائبات کا تذکرہ کرنا... کائناتِ اَرضی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدوم میمنت لزوم سے جو بہاریں

Marfat.com

آئیں اُن کی داستان چھیڑنا... آپ ﷺ کی آمد پاک پر خوشی مناتے ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکریہ ادا کرنا... ولادتِ مصطفیٰ ﷺ کی خوشی میں لوگوں کو کھانا کھلانا... نعت مصطفیٰ ﷺ سُننا اور سنانا... اور میلاد شریف کا بیان سُننا اور سُنانا میلادُ النبی ﷺ کہلاتا ہے۔

میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی محفل منعقد کرنا اس طرح ہے جیسے آپ ﷺ کے ذکر پاک کو زندہ کرنا ہے اور ہمارے نزدیک اسلام میں محبوب ومشروع ہے۔

سچا عاشق میلاد منانے کے لیے کسی دلیل کا محتاج نہیں ہوتا "مَنْ اَحَبَّ شیأً اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ" یعنی جو کسی چیز سے محبت کرتا ہے اُسی کی یاد میں رہتا ہے۔

عارفِ کھڑی میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

جو کسے دا عاشق ہندا اُوسے دی گل کردا
سو سو مکر بہانے پا کے اُوہدے مرنے مردا

سرکارِ مدینہ ﷺ کی تشریف آوری یعنی میلادُ النبی ﷺ ہر دو عالم کے لیے رحمت، ایمان وایقان کی علامت ہے۔ یوم میلادُ النبی ﷺ پوری کائنات کے لیے نہایت ہی بابرکت ہے۔ محفل میلاد کی مجلسوں میں ذوق وشوق سے شمولیت کرنے سے دِلوں میں جذبۂ عشق رسول ﷺ بیدار ہوتا ہے۔ محفل میلاد کا منعقد کرنا اہل عشق ومحبت، مومنین ومخلصین، علماء ومحدثین کی تقلید ہے۔ فرش تا عرش تمام جہان میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی خوشیوں میں مگن ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّم

جے توں چاہناں ایں مشکلاں حل ہوون، میلادُ النبی ﷺ دی خوشی منا کے ویکھ
سُن کے نام نبی پاک دا، وِرد لباں تے یار سجا کے ویکھ
پھر اُوہدی رحمت دا انت ویکھیں، میریاں گلاں تے عمل کما کے ویکھ
رب رسول دی مستانیاں خوشی چاہنا ایں، کسے یتیم دا بھار اُٹھا کے ویکھ

فیضان انیس: ۱۳۴

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّم

Marfat.com

باب نمبرا.

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرعی حیثیت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اہل سنت و جماعت کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کی خوشی منانا اور سال کے تمام ایّام میں عموماً اور ماہِ ربیع الاوّل میں خصوصاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا ذکر کرنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل ومناقب اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل وخصائل کو مجالس اور محافل میں بیان کرنا اور ایصالِ ثواب کے تحائف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں پیش کرنا جائز اور مستحب ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی پاک کلام میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ط هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○ ﴿پ ۱۱، سورہ یونس: ۵۸﴾

ترجمہ:- اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں سے فرما دیجئے کہ اللہ کے فضل اور اُس کی رحمت کے ملنے پر چاہئے کہ وہ خوشی کریں، یہ بہتر ہے اُس سے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

اِس آیت میں فضل اور رحمت کے ملنے پر خوشی منانے اور مال خرچ کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب ہم بارگاہِ ربُ العزت میں عرض کرتے ہیں، یا اللہ! فضل اور رحمت کے متعلق مزید وضاحت فرمادے، تو بارگاہِ الٰہی سے جواب آتا ہے میری پاک کلام پڑھو......

وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ○

﴿پ ۴، سورۃ النساء/آیت ۸۳﴾

ترجمہ:- اور اے (مسلمانو!) اگر اللہ کا فضل اور اُس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں

Marfat.com

سے سوائے چند کے سب شیطان کی پیروی کر لیتے۔

اِس آیت کی تشریح میں اکثر آئمہ تفسیر نے بیان فرمایا ہے کہ یہاں اللہ کے فضل اور رحمت سے مراد حقیقت میں فقط حضور نبی کریم ﷺ کی ذات پاک ہے۔ اِس آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے مخاطب ہو کر ارشاد فرما رہے ہیں کہ اگر حضور ﷺ کی ذاتِ گرامی مبعوث نہ ہوتی تو تم میں سے اکثر گمراہ ہو جاتے اور شیطان کے پیروکار بن کر تباہ و برباد ہو جاتے' یہ محض اللہ کا کرم ہے کہ اُس نے ہدایت کی راہوں سے بھٹکی ہوئی انسانیت میں اپنا محبوب مبعوث فرمایا اور لوگ شیطان کے ہتھکنڈوں سے بچ گئے۔

اُس رسولِ پاک ﷺ نے آ کر کیا کیا...... اس کی تصریح بھی خود قرآن فرما رہا ہے......

هُوَالَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝

﴿ پ ۲۸' سُورَۃُ الجُمعہ: ۲ ﴾

ترجمہ:- وہی (اللہ) ہے جس نے (عرب کے) اَن پڑھ لوگوں میں اُن ہی (کی قوم) میں سے ایک رسول بھیجا جو اُن (لوگوں) کو اللہ کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور اُن کو پاک کرتا (اور اُن کے ظاہر و باطن کو سنوارتا) ہے اور کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے' اگرچہ یہ لوگ اس سے قبل صریح گمراہی میں (مبتلا) تھے۔

اِس سے اگلی آیت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے قیامت تک آنے والی نسلِ انسانی کو آپ ﷺ کے اس فیضِ رسالت میں شامل کیا اور پھر حضور ﷺ کے اس طرح مبعوث فرمائے جانے کو اپنا فضل قرار دیتے ہوئے فرمایا......

وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝

﴿ پ ۲۸' سورۃ الجمعہ: ۳ ﴾

Marfat.com

ترجمہ: اور (اِن موجود لوگوں کے علاوہ) اُن میں سے دوسرے لوگوں کے لیے بھی جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے اور وہی زبردست حکمت والا ہے' یہ محض اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہا اور بعد ازاں اس نعمت رسالت کو فضل سے تعبیر فرمایا جب کہ پچھلی متذکرہ آیت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو "رحمت اور فضل" قرار دیا ہے۔

یہ بات مسلّم ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا فضل ہے۔قرآنِ حکیم میں اِرشادِ ربانی ہے......

بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ط

﴿❖ پ' الاحزاب ۲۳/ ۴۷ ❖﴾

ترجمہ: مومنوں کو بشارت ہو کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تم پر) اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا فضل ہے۔

اور یہ بات بھی مسلّم ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی ساری کائنات کے لئے رحمت ہے' چنانچہ قرآنِ حکیم میں ارشادِ ربانی ہے......

"وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ط" ﴿❖ الانبیاء: ۲۱/ ۱۰۷ ❖﴾

ترجمہ: اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اور اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں' چنانچہ قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا ط ﴿❖ پ ۱۳' سورہ ع ۱۸ ❖﴾

ترجمہ: کیا آپ نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے بدلا اللہ کی نعمت کو کفر کرتے ہوئے

اِس آیت کی تفسیر میں ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "نِعْمَةَ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم" (اللہ کی نعمت سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں)۔

"مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم نِعْمَةَ اللّٰهِ" ۝ ❖ بخاری شریف: ۲/ ۵۶۶ ❖﴾

Marfat.com

ترجمہ:۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی نعمت ہیں۔

مندرجہ دلائل و براہین یعنی بالا آیاتِ مقدسہ اور حدیث پاک کی روشنی اور سے یہ بات اظہر من الشمس کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا فضل ... رحمت ... اور نعمت ہیں۔ اور قرآنِ پاک میں ہی یہ حکم ہے "قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا" (اللہ کے فضل اور اُس کی رحمت کے ملنے پر چاہئے کہ خوشی کریں) لہٰذا قرآنِ پاک سے ثابت ہو گیا کہ جب اللہ تعالیٰ کا فضل ملے، اللہ تعالیٰ کی رحمت ملے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت ملے تو اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا کرتے ہوئے خوشی کا اِظہار کرنا چاہئے۔

قرآنِ پاک کی روشنی میں یہ بات کھل کر سامنے آ گئی کہ اللہ تعالیٰ کا فضل بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ... اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ... اور اللہ تعالیٰ کی نعمت بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ لہٰذا جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مل گئے تو گویا ہمیں اللہ کا فضل، رحمت اور نعمت مل گئی، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر خوشی کا اِظہار کرنا عین منشائے خداوندی اور حکمِ قرآنی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری اور خداداد "سعادتِ عظمیٰ و نعمتِ کبریٰ" کے حصول پر خوشی و مسرت کا اِظہار کرنا مومن کے لئے ہزار ہا دُنیوی مسرتوں اور خوشیوں سے افضل و اعلیٰ ہے اور دُنیا کے عارضی، مادی، مالی اسباب سے بدرجہا بہتر اور موجب خیر و برکت ہے۔ الحمد اللہ ہم اہل سنت و جماعت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک کی محفل منعقد کر کے جو خوشی کا اِظہار کرتے ہیں وہ قرآن پاک پر ہی عمل کرتے ہیں۔

نیز ان آیاتِ مقدسہ میں اس طرف بھی اشارہ ہو رہا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا فضل اور اُس کی رحمت نصیب ہو تو منہ بسور کر نہ بیٹھ جایا کرو، اپنی باندیوں کو اوندھا نہ کر دیا کرو، جو چراغ جل رہا ہے اُس کو بھی نہ بجھا دیا کرو کیونکہ یہ اظہارِ تشکر نہیں بلکہ کفرانِ نعمت ہے، ایسا نہ کرو، بلکہ "فَلْيَفْرَحُوْا" خوشی اور مسرت کا مظاہرہ کیا کرو اور یہ بتانے کی قطعاً ضرورت نہیں کہ اِظہارِ مسرت کا طریقہ کیا ہوتا ہے، جب دِل میں سچی خوشی کے جذبات اُمڈ کر آتے ہیں تو اپنے ظہور کے لئے وہ خود راستہ پیدا کر لیا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے "فَلْيَفْرَحُوْا" فرما کر مطلق حکم دیا کہ تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت و

Marfat.com

فضل ملنے پر خوشیاں مناؤ' کسی مخصوص طریقے کو ساتھ مقید نہ فرمایا کہ فلاں طریقے سے خوشی مناؤ' فلاں طریقے سے خوشی نہ مناؤ' بلکہ مطلق فرما کر اجازت دے دی کہ رب تعالیٰ کی طرف سے رحمت و فضل ملنے پر ہر جائز طریقے سے خوشی منا سکتے ہو' بلکہ حکم فرمایا کہ خوشیاں مناؤ۔

ایک اور بات بھی یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کے حصول پر شکر بجالانا نعمت میں اضافے کا باعث ہے' لیکن اُس کی ناشکری اور عدمِ اظہارِ مسرت دعوتِ عذاب ہے۔

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

"لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِىْ لَشَدِيْدٌ" ﴿پ ابراہیم:۷﴾

ترجمہ:- اگر تم (نعمتوں پر) شکر کرو گے تو تم کو اور بھی دوں گا' (اِس کے برعکس) اگر تم (میری نعمت) کی ناشکری کرو گے تو بے شک میرا عذاب سخت ہے۔

جب عام نعمتوں کے حصول پر شکر کرنا واجب ہے تو اِس نعمت (محمد مصطفیٰ ﷺ) کا شکر ادا کرنا بدرجہء اولیٰ واجب ٹھہرا' کیونکہ کائنات میں حضور ﷺ کی ذاتِ مبارکہ سے بڑھ کر اور کوئی نعمت نہیں' بلکہ کائنات کو وجود ہی اِسی نعمت کے توسط سے ملا۔ دُنیا و مافیہا اور آخرت کی جملہ نعمتیں حضور ﷺ کے درِ اقدس کی خیرات ہیں۔ اِس لئے اگر ہم روزانہ حضور نبی کریم ﷺ کی عید میلاد منائیں تو یہ ہمارے لئے واجب ہے' کیونکہ حضور ﷺ ہمارے لئے نعمت عظمیٰ ہیں اور تحدیثِ نعمت واجب ہے۔

قرآن پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ" ﴿پارہ ۳۰ سورہ الضحیٰ ع ۱۸﴾

ترجمہ: (اے محبوب ﷺ) اَپنے رب کی نعمت خوب بیان کرو

اس آیتِ مقدسہ میں اللہ تعالیٰ کی نعمت کا ذکر عام کرنے اور خوب چرچا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

"وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ" ﴿پارہ ۴' سورہ ع ۲﴾

Marfat.com

ترجمہ: اور ذکر کرو اللہ کی نعمت کا جو تم پر ہوئی۔

جب حضور نبی کریم ﷺ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں تو آپ ﷺ کی تشریف آوری کا اِجتماعی یا اِنفرادی طور پر ذِکر کرنا قرآنِ حکیم سے ثابت ہوا' اور اِسی عمل کا نام محفل میلاد ہے۔

بحمدہٖ تعالیٰ مندرجہ بالا آیاتِ مقدسہ کی روشنی میں یہ اَمر بخوبی واضح ہو گیا کہ رحمتوں اور نعمتوں کے ملنے پر اُن کا خوب چرچا کرنا چاہیئے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ رحمت ملنے پر خوشی منانا اور مال خرچ کرنا چاہیے' نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی تمام رحمتوں میں سے بڑی رحمت اور تمام نعمتوں میں سے اَعلیٰ ترین نعمت ہیں اور اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا فضل ہیں۔

لٰہذا آپ ﷺ کی تشریف آوری کا دِن منانا اور اس دِن ہر جائز خوشی کا اظہار کرنا یہ قرآنی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔ آمد محبوبِ خدا اور ظہور ذاتِ مصطفیٰ ﷺ پر جتنی بھی خوشی منائی جائے کم ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ قرآنِ مجید کے اَحکام پر عمل کرنا بدعت نہیں' برکت ہے۔

-•❖❋﴿صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴾❋❖•-

اس نور دے ظہور اُتے سارے مل کے خوشی اظہار کریئے
احمد مصطفیٰ ﷺ نبی ذیشان والے جشن عید میلاد اصرار کریئے
آقا آئے تے ظلمتاں دُور ہویاں ہر تھاں چرچے وچ سنسار کریئے
لکھوار صلوٰۃ سلام تحفے ادب نال دلشاد تکرار کریئے

-•❖❋﴿صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴾❋❖•-

باراں ربیع الاوّل ظہور ہویا بحر و بر وچ پہ گئی دوہائی تیری
توہی اوّل تے آخر انجام توں ہی ہے عرش فرش تک ساری خدائی تیری
توں سردار کائنات دے سلسلے دا ہر اک چیز تھیں افضل وڈیائی تیری
منیا نور نہ ہاشمی جس تینوں منکر سمجھیا نہیں مصطفائی تیری

-•❖❋﴿صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴾❋❖•-

Marfat.com

ذکر میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی سنت ہے

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں ایک سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نعمت قرار دیا، نعمت کے حصول پر خوشی اور جشن منانے کا حکم دیا، لیکن کیا اِس نعمت کی آمد پر خود بھی جشن منایا، خوشی کا کوئی اظہار فرمایا؟ اگر واقعی اتنی بڑی بات ہے تو خود بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر جشن منایا ہوتا۔

اس سلسلے میں عرض ہے کہ اللہ ربُّ العزت نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ مقدسہ اور اِس نعمتِ عظمیٰ کے حصول پر نہ صرف ہمیں خوشی منانے کا حکم دیا بلکہ سب سے پہلے اَنبیاء کرام علیہم السلام کی محفل میں (روزِ میثاق) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا ذِکر خود فرمایا۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ؕ ❖ پارہ نمبر ۳، سورۂ اٰلِ عمران، آیت نمبر ۸۱ ❖

ترجمہ:- اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم! وہ وقت یاد کرو) جب اللہ تعالیٰ نے تمام پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب وحکمت سے سرفراز کروں، پھر تمہارے پاس وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جو تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے، تو تم ضرور بالضرور اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اور لازمًا اس کی مدد کرنا۔ (مزید تاکید کے طور پر فرمایا) کیا تم سب (اَنبیاء علیہم السلام) نے اقرار کیا اور کیا میرا (یہ عہد قبول کر کے) یہ بھاری ذمہ تم نے اُٹھالیا؟ سب اَنبیاء علیہم السلام نے عرض کی کہ ہم نے اِس عہد پر ثابت قدم رہنے کا اقرار کیا۔ (اللہ تعالیٰ نے)

Marfat.com

فرمایا تو پھر ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں خود تمہارے ساتھ گواہوں میں شامل ہوں۔

ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ کے الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری کا ذکر فرمایا۔ معلوم ہوا کہ ذِکر مصطفیٰ ﷺ کی پہلی محفل "محفل اَنبیاء علیہم السلام" ہے، جس میں ذِکر میلاد کرنے والا اللہ تعالیٰ اور سننے والے اَنبیاء کرام علیہم السلام تھے۔

اسلام میں عید میلادُ النبی ﷺ کی حیثیت: ۸

سر عرشِ اعظم یہ کیا ہو رہا ہے = بیان حبیب خدا ہو رہا ہے
نبی و رسل سب بلائے گئے ہیں = کہ ذِکر شہ اَنبیاء ہو رہا ہے
خدا ذاکر ذکرِ میلاد ہے خود = مگر عہد بھی ایک نیا ہو رہا ہے
ہمیشہ رہے ذِکرِ میلاد قائم = یہ منشائے ربُّ العلیٰ ہو رہا ہے
شہنشاہِ عالم بھی ہیں جلوہ فرما = عمر اک سماں نور کا ہو رہا ہے

رب نے کیسے میلاد منایا

مکے پاک دی دھرتی نوں غسل دے کے = عطر جنتاں دا پھیر چھڑکایا رب نے
کملی والے محبوب نے جیویں چاہیا = قسم رب دی ہے اونویں بنایا رب نے
اُتے پیر نہ کسے دا آ جاوے = چین دِتا نئیں دھرتی تے سایہ رب نے
اکٹھا نبیاں دِیاں روحاں نوں کر کے تے = اُتے عرش میلاد منایا رب نے
کل نبیاں سوہنے دی تسبیح کیتی = کملی والے نوں شاہد بنایا رب نے
تنبو ستاں اَسماناں دے تان کے تے = بڑا سوہنا پنڈال بنایا رب نے
دیوے بال کے تاریاں ساریاں دے = سورج روشنی لئی چمکایا رب نے
پھیر سدرہ دے اُتے اسٹیج بنیا = جبرائیل نقیب بنایا رب نے
جبرائیلا تلاوت وی آپ کر لے = جلسہ یار دا شروع کرایا رب نے
روح آدم نے حمد بیان کیتی = روحِ عیسیٰ نوں فیر بلایا رب نے
اِبن مریم نوں نعت دا حکم دے کے = انج یار دا شان ودھایا رب نے
نبیو! پڑھو دُرود حضور ﷺ اُتے = فیر آپ خطاب فرمایا رب نے

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے سارا سال خوشی منائی

سیرت اور فضائل کی تمام کتابوں میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے تفصیلی حالات کے ساتھ ساتھ اس قسم کی روایات اکثر ملتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی ولادت پر خوشی منائی۔ سارا سال بطورِ جشن منایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر زمین کو سرسبز کر دیا اور روئے زمین کے خشک اور گلے سڑے درختوں کو پھلوں سے بھر دیا' ہر سمت رحمتوں اور برکتوں کی بھرمار کر دی' قحط زدہ علاقوں میں رزق کی اتنی کشادگی فرمادی کہ وہ سال خوشی اور فرحت والا سال کہلایا' ملاحظہ فرمائیں:

وَكَانَتْ تِلْكَ السنة الَّتِىْ حَمَلَ فِيهَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ يُقَالُ لَهَا سَنَةُ الْفَتْحِ وَالْاِ بْتِهَاجِ فَاِنَّ قُرَيْشٍ كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ فِىْ جَذْبٍ وَّ ضَيْقٍ عَظِيْمٍ فَاخفَرَتِ الْاَرْضُ وَ حَمَلَتِ الْاَشْجَارُ وَتَاهُمُ الرَّغْدَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ فِىْ تِلْكَ السُّنَّةِ ﴿❖ سیرۃ الحلبیہ جلد ۱ ❖ الخصائص الکبریٰ جلد ۱ ❖﴾

ترجمہ:۔ جس سال نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو ودیعت ہوا وہ فتح' نصرت' تروتازگی اور خوشحالی کا سال کہلایا۔ اہل قریش اس سے قبل معاشی بدحالی' عسرت اور قحط سالی میں مبتلا تھے' ولادت کی برکت سے اس سال اللہ تعالیٰ نے بے آب وگیاہ زمین کو شادابی اور ہریالی عطا فرمائی اور (سوکھے) درختوں کی پژمردہ شاخوں کو ہرا بھرا کر کے انہیں پھلوں سے لاد دیا۔ اہل قریش اس طرح ہر طرف سے کثیر خیر آنے سے خوشحال ہو گئے۔

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں اللہ تعالیٰ نے بیٹے تقسیم کیئے

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے سال اتنا لطف وکرم فرمایا کہ دنیا کی جس عورت کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی' اسے بیٹا ہی عطا فرمایا' ملاحظہ فرمائیں......

وَعَنْ عَمْرِوبْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ وَكَانَ من اوعية العلم قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ وِلَادَةُ آمِنَةَ قَالَ اللهُ تعالىٰ لِلْمَلَائِكَةِ اِفْتَحُوْ اَبْوَابَ السَّمَاءِ

Marfat.com

كُلَّهَا وَاَبْوَابَ الْجِنَانِ وَاُلْبِسَتِ الشَّمْسُ يَوْمَئِذٍ نُوْراً عَظِيْمًا وَكَانَ قَدْ أَذِنَ اللّٰهُ تَعَالٰى تِلْكَ السَّنَةَ لِنِسَاءِ الدُّنْيَا أَنْ يَّحْمِلْنَ ذُكُوْرًا كَرَامَةً لِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم ❖ سیرۃ الحلبیہ جلد ا ❖ انوار محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم: ۲۲ ❖ ۔

ترجمہ: عمرو قتیبہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا جو متبحر عالم تھے کہ جب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ولادت باسعادت کا وقت قریب آیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا: تمام آسمانوں اور جنتوں کے دروازے کھول دو۔ اس روز سورج کو عظیم نور پہنایا گیا اور اللہ تعالیٰ نے دُنیا بھر کی عورتوں کے لئے یہ مقدر کر دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے لڑکے جنیں۔ (یعنی اُنہیں بیٹوں کی دولت سے مالا مال کر دیا)

میرے آقا کی ولادت پر ہوئے سب کو عطا بیٹے
اسے میلاد کہتے ہیں' ولادت ہو تو ایسی ہو

چراغاں کا اہتمام

پورا سال ولادتِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتوں کے نزول کے ذریعے جشن منایا' لیکن جب ظہورِ قدسی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ سعید گھڑیاں قریب آئیں جن کا صدیوں سے انتظار کیا جا رہا تھا تو خود خالق موجودات جل جلالہ نے اس خلاصہ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر ایسی خوشی و مسرت اور محبت کا اظہار فرمایا کہ کوئی عالم امکان میں اس طرح کا جشن نہیں منا سکے گا اور واقعی محبِّ حقیقی نے اَپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال پر دُنیائے محبت میں اپنی محبت کے شایانِ شان وہ نمونہ دکھایا کہ کوئی محبّ اَپنے محبوب کو اس طرح خوش آمدید کہنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اَپنے محبوب کی دُنیا میں آمد پر کل کائنات پست و بالا کی ہر چیز کو مزین کر دیا۔ مشرق سے مغرب تک اللہ تعالیٰ نے اتنا چراغاں کیا کہ کائنات کی ہر چیز چمک اٹھی اور نورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے اَپنے جلو میں لے لیا۔ چنانچہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ جب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا تو ساتھ ہی ایسا نور نکلا جس سے مشرق تا مغرب سب آفاق روشن ہو گئے۔

Marfat.com

﴿ ❖ طبقات ابن سعد جلد اول ❖ سیرۃ الحلبیہ جلد ۱ ❖ ﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انتقالِ نور کی رات کو کوئی ایسی جگہ اور مکان نہ تھا جو نور سے منور نہ ہوا ہو... اور قریش کے تمام چوپائے گویا ہو گئے تھے... اور آپس میں اِس ظہورِ قدسی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق باتیں کرتے تھے اور بشارتیں دیتے تھے۔

﴿ زرقانی علی المواہب: ۱۰۵ ﴾

قمقموں کا اہتمام

جب ہم جشن مناتے ہیں تو اپنی بساط کے مطابق روشنیاں کرتے ہیں' قمقمے جلاتے ہیں' اپنے گھروں' محلوں اور بازاروں کو ان روشن قمقموں اور چراغوں سے مزین ومنور کرتے ہیں۔ لیکن وہ خالق کائنات جس کی بساط میں شرق وغرب ہے' اس نے جب چاہا کہ میں اپنے محبوب کے میلاد پر چراغاں کروں تو نہ صرف شرق سے غرب تک کی کائنات کو منور کر دیا' بلکہ آسمانی کائنات کو بھی اس خوشی میں شامل کرتے ہوئے ستاروں کو قمقمے بنا کر زمین کے قریب کر دیا۔ ملاحظہ فرمائیں......

حضرت عثمان بن ابی العاص کی والدہ فاطمہ بنت عبداللہ ثقیفہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں......

''جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو میں خانہ کعبہ کے پاس تھی۔ میں نے دیکھا کہ خانہ کعبہ نور سے منور ہو گیا ہے اور ستارے زمین کے اتنے قریب آ گئے کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ کہیں وہ مجھ پر گر نہ پڑیں۔ ﴿ ❖ سیرۃ الحلبیہ جلد ۱ ❖ خصائص الکبریٰ جلد ۱ ❖ ﴾

پرچم لہرانے کا اہتمام

روشنیوں' قمقموں اور چراغوں کے علاوہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جشن میں جھنڈیاں بھی لگائی جاتی ہیں۔ ولادتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موقعہ پر اللہ ربّ العزت نے جھنڈے لہرانے کا اہتمام فرمایا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں......

''اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں سے حجاب اٹھا دیئے تو مشرق تا مغرب تمام روئے زمین میرے سامنے کر دی گئی' جس کو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ نیز میں نے تین

Marfat.com

جھنڈے بھی دیکھے' ایک مشرق میں گاڑا گیا تھا' دوسرا مغرب میں اور تیسرا پرچم کعبۃُ اللہ کی چھت پر لہرا رہا تھا"۔ ﴿سیرۃ الحلبیہ جلد ا ❖ انوارِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم﴾

آئے نیں مہمان اَج بڑی دور دے
رب نے لگائے سوہنے جھنڈے نور دے

فرشتوں نے بھی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پاک کی خوشی میں جھنڈے نصب کیے تو گویا آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی خوشی میں جھنڈے نصب کرنا ملائکہ کی سنت ہے' کیونکہ ملائکہ کا کوئی کام مشیت الٰہی عزوجل کے بغیر نہیں ہوتا تو ثابت ہوا کہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر جھنڈے نصب کرنا عین مشیت الٰہی ہے۔

نعمتِ عظمیٰ ملی اے سُتیاں نوں سُتی تھاں تھا تے خوشیاں منا رہے نے
کتے جھنڈیاں بازاراں وچہ لگ رہیاں تے کتے مسجداں نوں خوب سجا رہے نے
کتے لائٹاں دا نظام سبحان اللہ' مرچاں لا کے مرچاں لا رہے نے
ساڈیاں جھنڈیاں تے کئی اعتراض کردے جبریل امین جھنڈے لا رہے نے
رب نے مستانیاں جہاں نوں نوازیا اے کملی والے دا میلاد منا رہے نے

﴿فیضان انیس صحفہ نمبر:۱۲۷﴾

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمدٍ وّ اٰلہٖ وسلّم

مشروب کا اِہتمام

اللہ تعالیٰ نے اَپنے محبوب کی ولادت کی خوشی میں یہاں تک اَپنے کرم و انعام فرمائے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا دیگر تفصیلات کے ساتھ یہ بھی صراحت سے بیان فرماتی ہیں کہ ولادت کے وقت مجھے ایک ایسا مشروب دیا گیا جسے پی کر میں نے بے انتہا فرحت محسوس کی' وہ شربت شہد سے بھی زیادہ میٹھا اور فرحت بخش تھا۔

﴿کحل البصر فی ولادتِ خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم: ۳۵ / از محمد عاشق علی لکھنوی﴾

﴿جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شرعی حیثیت: ۱۲۳﴾

Marfat.com

عالمین کو سجایا گیا

حضرت عمرو بن قتیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے اور وہ علوم کے مخزن تھے کہ جب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ولادت کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا آسمانوں اور جنتوں کے تمام دروازے کھول دو۔ فرشتوں کا ارتفاع بڑھ گیا' سمندر کی سطح گہری اور روانی تیز ہوگئی' شیطان ملعون کو بہتر طوقوں میں جکڑ کر بحر عمیق میں اُلٹا کر کے ڈال دیا گیا اور اس کی ذریات و نیز سرکش جنوں کو پابہ زنجیر کر کے بند کر دیا گیا' آفتابِ عالم تاب کو نورِ عظیم کا لباس پہنایا گیا اور ستر ہزار حوریں حلاء میں اس کے سر پر استادہ کیں گئیں جو کہ ولادت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہی تھیں اور اس سال سارے جہاں کی عورتوں کے لئے بہ حرمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اولادِ نرینہ سے حاملہ ہوں اور کوئی درخت ایسا نہ تھا جس میں پھل نہ آیا ہو۔ کسی قسم کا خوف نہ تھا دور دراز علاقوں میں عافیت تھی' جب سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو سعادت کی بارشیں ہونے لگیں' ظلمت اور تاریکیاں چھٹ گئیں اور سارا جہاں نزہت و نور سے معمور ہو گیا' ملائکہ آپس میں مبارکیں دینے لگے اور ہر آسمان میں ایک ستون زبرجد کا قائم کیا گیا اور ولادت با سعادت کی بدولت نور افشاں کر دیا گیا آسمانوں میں یہ ستون مشہور و معروف ہیں اور معراج کے سفر میں آسمانوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا اور فرمایا کہ یہ ستون میری ولادت کی خوشی میں قائم کئے گئے اور جس رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی اللہ نے حوضِ کوثر کے کناروں پر مشک اذفر سے معطر ستر ہزار درخت اُگائے اور ان کے پھلوں کی خوشبو کو اہل جنت کے لئے بخور بنا دیا' اس روز تمام آسمان والے اللہ تعالیٰ سے سلامتی کی دُعا مانگتے رہے اور تمام بت اوندھے گر پڑے' لیکن لات وعزیٰ کا یہ حال تھا کہ وہ دونوں اپنے اپنے مقامات سے بحکم الٰہی اُٹھ کر نکل آئے تھے اور کہتے تھے قریش کا بھلا ہو ان کے یہاں امین آ گئے' ان میں صدیق تشریف لے آئے اور قریش نہیں جانتے کہ انہیں کیا مصیبت پہنچی ہے۔

Marfat.com

خانہ کعبہ کا یہ حال تھا کہ بہت دنوں لوگوں نے اس سے یہ آواز سنی' اب اللہ تعالیٰ میرے نور کو لوٹا دے گا اور جوق در جوق توحید پرست میری زیارت کو آئیں گے' اللہ تعالیٰ مجھ کو جاہلیت سے پاک فرمادے گا' اے عزیٰ تو ہلاک ہو گیا اور تین شب و روز زلزلہ نہ رُکا۔

﴿خصائص الکبریٰ جلد اول﴾

وضاحت:- اس حدیث پاک کو پڑھ کے اگر کوئی کہے کہ میلاد منانا کس کی سنت ہے وہ پرلے درجے کا احمق انسان ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے میلاد کی خوشی میں جنتی دروازے کھول دیئے' فرشتوں کی بلندی میں اضافہ کر دیا' شیطان لعین کو بحرِ عمیق میں ڈال دیا گیا اور اس سال تمام عورتوں کو اولاد نرینہ عطا فرمائی' ظلمت اور تاریکیاں ختم کر دیں اور ہر آسمان پر ولادت کی خوشی میں ستون قائم کئے' کعبۃ اللہ کو قوتِ گویائی عطا فرمائی' یہ سب کا سب اللہ تعالیٰ نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خوشی میں کیا اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ میلاد شریف کی خوشی منانا اور ایک دوسرے کو ولادت کی مبارک باد دینا سنت ملائکہ ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

روایت ہے کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک اپنی والدہ محترمہ کی طرف منتقل ہوا تو اُس رات کو ملائکہ آسمان نے غلغلہ شادمانی زمین تک پہنچایا اور اہل زمین نے طنطنہ کامرانی ساکنین آسمان کو سنایا۔ جبرئیل علیہ السلام نے علم سبز خانہ کعبہ پر گاڑا۔ بیخ ضلالت کو تختہ ہستی سے اکھاڑا۔ دروازے بہشت کے کھل گئے۔ تمام عالم انوار قدس سے معمور ہوا۔ شیشہ دل ابلیس لعین سنگ الم سے چور ہوا۔ چالیس شبانہ روز گرفتار و نالان رہا۔ بعد رہائی کے چالیس دن کوہ صحرا میں پنہاں و سرگرداں رہا۔ بُت روئے زمین کے سرنگوں ہوئے۔ ساجد مسجود بیچون ہوئے جانور قریش کے صل علیٰ صل علیٰ بولنے لگے۔ زبان خوش الحان درود میں کھولنے لگے مغرب کے وحوش و طیور نے مشرف کے چرند و پرند کو مژدہ سنایا کہ آج ماہتاب رسالت آفتاب نبوت برج حمل آمنہ میں آیا۔ نزدیک ہے زمانہ خیر البشر ابوالقاسم کے ظہور کا۔ بخت ابلیس پھوٹ گیا دغدغہ مٹا شیاطین کے فتور کا اور حق تعالیٰ نے مخلوقات معظمہ کو بخلعت خطاب سرفراز فرمایا' یوں ممتاز فرمایا:

Marfat.com

اے عرش برقعہ نور کے پہن لے۔ اے کرسی چادریں فخر کو اوڑھ لے۔ اے ملائکہ آسمانوں کے تم کمر باندھ کے گرد عرش کے کھڑے ہو جاؤ۔ اے سدرۃ المنتہیٰ تو کھل جا اور نورانی ہو جا۔ اے حور و جنت کی تم کھل بیٹھو۔ فخر کرو تم آسمانوں بسبب صاحب بینات اور معجزات کے۔ فخر کرو تم اے زمینوں بسبب صاحب اول اور آخر کے۔ اے قبہ زم زم یہ ہے نبی اعظم۔ اے مروہ اور صفا یہ ہے۔ نبی مصطفیٰ اے پہاڑ حرا کے یہ جگہ ہے ولادت خیر الوریٰ کی۔ اے پہاڑ عرفات کے یہ نجات دینے والا ہے ہلاکتوں سے اے پہاڑ ابو قبیس کے یہ صاحب ہے مسرت اور خوشی کا۔ اے مسجد خیف کی تحقیق کہ تجھ میں آ پہنچا بزرگ مہمان۔ اے منیٰ کے لوگو تحقیق کہ حاصل ہو گئی تم کو خوشی اور مبارکباد۔

❖ کحل البصر فی ولادتِ خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم ۳۲ از محمد عاشق علی لکھنوی ❖

-•❖❄ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ❄❖•-

عید میلاد محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں بڑھ سکتیں
لاکھ دکھلایا کریں شان و تجمل عیدیں

-•❖❄ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ❄❖•-

آج میلادِ خیر الوریٰ ہے ہر گھڑی آج لطف و عطا ہے
آج ہر لب پہ ذکر نبی ہے ہر نظر میں خلوص و وفا ہے
سج گئی ہے دو عالم کی محفل ہو رہا ہے فدا اُن پہ ہر دل
ہر جبیں جھک گئی ہے اَدب سے ہر نظر کو قرار آ گیا ہے
منشا یہی ہے سلسلہ قیل و قال کی
ہوتی رہے ثنا تیرے حسن و جمال کی

-•❖❄ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ❄❖•-

Marfat.com

میلاد منانا انبیاء علیہم السلام کی سنت

پچھلے صفحات میں آپ نے عالم بالا میں اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شاندار محفلوں کا تذکرہ پڑھا' لیکن کیا یہ حقیقت نہیں کہ اگر وہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ذِکر میلاد شریف کے سلسلے کو صرف اُسی عالم میں ختم فرما دیتا' اگرچہ تمام انبیاء علیہم السلام آپ کی محفل میلاد مبارک میں شریک ہو کر کتاب و حکمت کا حصہ پا چکے تھے' مگر ہم دُنیا والے مسلمان اِس نعمت عظمیٰ سے قطعاً محروم رہ جاتے۔ لہٰذا قربان جائیے اُس پروردگارِ عالم کے' کہ اُس نے یہ چاہا کہ اپنے اُس نور کو جو سارے عالمِ بالا کو جگمگا رہا ہے۔ دُنیا میں بھی بے مثل انسانی لباس میں پیدا فرمائے تاکہ دُنیا میں بھی ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں میرے طریقے کی پیروی کریں یعنی میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ذِکرِ میلاد کی محفلیں خوب شان و شوکت سے منعقد کریں' ذِکرِ میلاد خود پڑھیں اور دوسروں سے پڑھوائیں' خود سنیں اور دوسروں کو سنوائیں اور اس طرح سنتِ الٰہیہ اور میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اور سارے انبیاء علیہم السلام کی پیروی کا شرف حاصل کریں۔

چنانچہ اِس مقصد اعلیٰ کی تکمیل کے لیے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے قدرت والے ہاتھوں سے خود بنایا اور اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے اُن کی پیشانی کو منور فرمایا پھر اُن کو مسجودِ ملائکہ بنایا یعنی سب فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں' سب نے بے تامل سجدے کو سر جھکایا' صرف شیطان نے اِنکار کیا' حکم الٰہی کو نہ مانا مردود کر کے نکالا گیا' ہزاروں برس کی عبادت برباد کر دی گئی' کوئی نماز اور نماز کا سجدہ کام نہ آیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو رہنے کے لئے باغِ جنت عطا فرمایا...... مگر شیطان نے آخر کار ورغلایا...... باغِ جنت سے نکلوایا۔ سیدنا آدم علیہ السلام نے تین سو برس تک گریہ زاری فرمائی اور دن رات توبہ واستغفار کرتے رہے مگر اللہ تعالیٰ نے معاف نہ کیا' آخر کار حضور صلی اللہ علیہ وسلم (کے ذکرِ میلاد) کو وسیلہ بنایا تو فوراً توبہ قبول ہوئی اور از سرِ نو عروج پایا۔

چنانچہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

Marfat.com

فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ۔ ﴿پ ۱ سورۃ البقرہ رکوع ۴﴾

ترجمہ:- پھر سیکھ لیں آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے چند باتیں، تو رب تعالیٰ نے اُن کی توبہ قبول فرمائی۔

وہ چند باتیں کیا تھیں؟ وہ یہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذِکرِ میلادِ مبارک تھا۔

چنانچہ اَمیر المؤمنین قدوۃ الاصحاب حضرت عمر بن خطاب، فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے دُعا کرتے وقت فرمایا تھا:

"بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ تَغْفِرَلِیْ"

ترجمہ: اے ربُ العالمین بطفیل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم میری لغزش سے درگزر فرما۔

اے رب بے شک ہم نے اَپنے نفسوں پر ظلم کیا کہ اَب تک اس پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرے دربار میں وسیلہ نہیں بنایا، اَب اگر اِتنا بڑا زبردست وسیلہ پیش کرنے کے بعد بھی تو ہماری بخشش نہ فرمائے اور ہم پر رحم نہ کرے تو واقعی ہم بہت گھاٹے میں رہیں گے۔ پس اِس وسیلے کو پیش کرنا تھا کہ دریائے رحمتِ اِلٰہی جوش میں آجاتا ہے اور فوراً حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول اور خطا معاف ہو جاتی ہے۔ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، خطابِ اِلٰہی ہوا اے آدم علیہ السلام تم نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ اور وسیلہ سے دُعا کی ہے، تم نے اُن کو کہاں سے جانا اور کس طرح پہچانا۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اِلٰہی جس دِن تو نے مجھے تخلیق فرمایا اور مجھ میں روح پھونکی تو جب میں نے آنکھ کھولی تو ساقِ عرش پر

"لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ"

لکھا ہوا تھا، اُس وقت مجھے اِحساس ہوا تھا کہ یہ تیری عظیم ترین مخلوق ہیں، کیونکہ تو نے اِن کے نام کو اَپنے نام کے متصل لکھا ہے۔

فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ اِنَّهٗ آخِرُ النَّبِيِّيْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ لَوْلَاهُ لَمَا خَلَقْتُكَ

Marfat.com

پس اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ میرے عزت وجلال کی قسم وہ ذاتِ اقدس تمہاری ذُرّیت میں آخر النبین ہیں' اگر وہ نہ ہوتے تو تمہیں بھی پیدا نہ کیا جاتا اور انہی کی وجہ سے تمہاری دُعا قبول اور تمہاری سعی مشکور ہوئی۔ ❖ معارج النبوت: ۴۶۳/۱ ❖

-•❖❁ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیۡبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ ❁❖•-

ح
حکم نہیں ایس شجر دا پھل کھانا کیتا نوش بس اِک خطا ہوئی اے
اِک نکل گیا جنت فردوس وچوں دُوجا میں تھیں حوا جُدا ہوئی اے
بڑیاں کٹیاں مُصیتاں جان اُتے تئیں راضی ذاتِ خُدا ہوئی اے
اشرف پکڑ وسیلہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کھڑیا ترے سو برس دے بعد شفا ہوئی اے

-•❖❁ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیۡبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ ❁❖•-

اب اگر محبت کی نگاہ سے دیکھو گے تو تمہارا دِل فوراً مان لے گا کہ یہ ساری باتیں اوّل سے آخر تک ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذِکر میلاد ہی تو ہیں اور یہ بھی صاف ظاہر ہو گیا کہ آقائے نامدار' سرکار اَبد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ کرم فرماتا ہے' اپنے قہر سے نجات عطا فرماتا ہے اور ہر دِلی مراد پوری کرتا ہے۔ جن لوگوں نے اس پاک وسیلے (ذِکر میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کو چھوڑ دیا وہ طرح طرح کے مصائب میں گرفتار ہو گئے۔ یاد رکھو یہ میلاد شریف وہ وسیلہ ہے جس سے ہمیں نماز ملی' روزہ ملا' حج ملا' قرآن ملا' ایمان ملا' بلکہ خود رحمان ملا۔ خدا کی قسم میں بالکل سچ کہتا ہوں۔ آپ یقین مانئے کہ اگر ہمارے آقائے نامدار' حبیب پرؤردگار' احمد مختار' شفیع روزِ شمار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لاتے یعنی آپ کا میلاد شریف نہ ہوتا تو نہ نماز ہوتی' نہ روزہ ہوتا' نہ حج ہوتا' نہ کعبہ ہوتا' بلکہ کائنات کی کوئی چیز ہی نہ ہوتی۔

-•❖❁ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیۡبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ ❁❖•-

جو منظور میلادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتا   تو اظہار شانِ الٰہی نہ ہوتا
ملک جن و انسان کوئی نہ ہوتا   کسی شے کا نام ونشاں ہی نہ ہوتا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا
نہ ہوتی نمازیں نہ قرآن اُترتا   نہ توحید کا کوئی اقرار کرتا

Marfat.com

نہ نورِ محبت سے ایمان سنورتا نہ ہوتی شریعت نہ عرفان نکھرتا
محمد ﷺ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

یہ قرآن ہے میلادِ احمد ﷺ کا صدقہ نمازیں ہیں معراجِ احمد ﷺ کا صدقہ
مزین ہے نام محمد ﷺ سے کلمہ منور ہے نورِ محمد ﷺ سے کعبہ
محمد ﷺ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

عمر کون کرتا عبادت خدا کی کہو! کس پہ ہوتی حکومت خدا کی
کیا گھر بناتی محبت خدا کی محمد ﷺ ہی زینت ہیں رحمت خدا کی
محمد ﷺ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

جب حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی اور حضرت حوا علیہا السلام جو آپ سے جدا کر دی گئی تھیں، پھر ملا دی گئیں اور سلسلہ نسلِ انسانی جاری ہوا' آپ کی اولاد کافی دُنیا میں پھیل گئی تو وہ نورِ محمدی ﷺ جو آپ کی پیشانی میں جلوہ گر تھا، منتقل ہو کر آپ علیہ السلام کے صاحبزادے حضرت شیث علیہ السلام کو تفویض ہوا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

انجیل، توریت، زبور اور قرآنِ مجید چاروں آسمانی کتابوں سے ثابت ہے کہ ہر زمانے میں اَنبیاء علیہم السلام ' حضور ﷺ کا ذِکر میلاد شریف اَپنے اَپنے طور پر اَپنی اَپنی اُمت کو برابر سناتے رہے، جن میں سے چند مشہور، مشہور پیغمبروں کا ذِکر کیا جاتا ہے۔

ذِکرِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور حضرت آدم علیہ السلام

سیدنا آدم علیہ السلام کی عادت شریفہ تھی کہ اکثر حضور نبی کریم ﷺ کا ذِکر مبارک اَپنے صاحبزادوں کو سنایا کرتے تھے۔ خاص کر جب وقت وفات قریب آیا تو خصوصیت سے اَپنے فرزندوں کو بلایا اور حضور ﷺ کے فضائل ومناقب بیان فرمائے۔ بعض فرزندوں نے دریافت کیا کہ وہ کون ہوں گے اور کب ہوں گے، بیان فرمائیے۔ سیدنا آدم علیہ السلام نے اُن کو

Marfat.com

بتایا کہ اُس اُولوالعزم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا شان بیان کروں کہ وہ...... وہ ہیں، جن کے طفیل سے میری توبہ قبول ہوئی، وہ...... وہ نور ہیں، جن کے نور سے میری پیشانی منور ہوئی تو فرشتے جیسے معصوم میرے سامنے بحکم خداوند سربسجود ہو گئے، وہ...... وہ ہیں کہ اگر خداوند تعالیٰ اُن کو نہ پیدا فرماتا تو مجھ کو بھی پیدا نہ کرتا اور بھی بہت سے فضائل بیان فرمائے اور اپنے فرزندوں کو خبر دی کہ وہ کب اور کہاں پیدا ہوں گے اور اپنے صاحبزادوں کو وصیت فرمائی کہ اُن کا ذِکر پاک اور اُن کی تشریف آوری کے متعلق نسلاً بعد نسل سب آگاہ کرتے رہیں اور ہر زمانے میں اُن کے نام پاک کا ڈنکا بجاتے رہیں۔ ﴿معارج النبوۃ: ۱/۴۹۲ ❖ احسن المواعظ: ۹﴾

-•❖❄﴿صلی اللہ علی حبیبہٖ محمد وآلہٖ وسلم﴾❄❖•-

ذِکرِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابراہیم علیہ السلام

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے خانہ کعبہ کی تعمیر کر چکے تو بڑے خشوع وخضوع سے دُعاؤں کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے، اپنی آخری تمنا اپنے رب کے دربار میں یوں پیش فرماتے ہیں۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○

﴿❖ پ ۱ سورۃ البقرۃ ع ۱۵ ❖﴾

ترجمہ:- اے ہمارے پروردگار! پیدا فرما ہماری اولاد میں ایک پیغمبر جو پڑھے ان پر تیری آیتیں اور سکھائے اِن کو کتاب وحکمت (کی باتیں) اور پاک کرے ان کو گناہوں سے بے شک تو ہی زبردست حکمت والا ہے۔

دیکھو! کیسے پیارے اور مبارک اَلفاظ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی آرزو کر رہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی دُعائیں مانگ رہے ہیں اور خداوند تعالیٰ اپنے خلیل (علیہ السلام) کی دُعا کو قبول فرماتا ہے۔

اللہ اللہ ایک حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کی دعائیں مانگ

Marfat.com

رہے ہیں اور ایک وہ لوگ ہیں جو حضور ﷺ کے ذِکر میلاد شریف کے نام سے بیزار ہیں۔مگر اَلحمدللہ! ہمارے سنی بھائی اور بہنیں آج بھی ملت اِبراہیمی علیہ السلام پر پوری طرح قائم ہیں، یعنی اگر خلیل علیہ السلام نے سرکارِ دو عالم ﷺ کی ولادت باسعادت سے پہلے اُن کے میلاد مبارک کی آرزو کی تو آج ہم اُن کے نام لیوا بھی اُن کی اِتباع میں حضور ﷺ کی ولادتِ شریفہ کے بعد حضور ﷺ کے میلاد مبارک کی تمنائیں اَپنے دِلوں میں رکھتے ہیں اور حضور ﷺ کے میلاد شریف کو اَپنے تمام کاموں سے مقدم اور ضروری سمجھتے ہیں۔

تمہارا ذِکر میرا دین و ایمان یارسول اللہ ﷺ
تمہارا مصحف رُخ میرا قرآں یارسول اللہ ﷺ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

ذِکرِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام

توراتِ شریف کے اَٹھارہویں باب آیت کتاب استثناء میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے حضور ﷺ کی پیدائش کی خوش خبری سنائی۔جس کے متعلق مشہور عیسائی مؤرخ سرجان ڈی ون نے لکھا ہے کہ مجھے اِس میں شک نہیں کہ وہ ہستی جس کے آنے کی خبر موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے دی ہے اُس سے مراد سوائے سید الانبیاء، نورِ مجسم، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے کوئی دوسرا ہو ہی نہیں سکتا۔ ﴿زینت المیلاد:۲۳﴾

حضرت ابوامامہ باھلی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ

ولد معد بن عدنان اربعين رجلاً و قعوا فی عسكر موسٰی فانتبهوه ' فدعا عليهم موسٰی فاوحی الله اليه لا تدع عليهم فان منهم النبی النذير البشر و منهم الامة المر حومة امة محمد الذين يرضون من الله باليسير من الرزق و يرضی الله منهم بالقليل من العمل فدخلهم الجنة بقول لا اله الا الله نبيهم محمد بن عبد الله بن عبد المطلب المتواضع فی هيئته المجتمع له اللب فی سكوته ينطق بالحكمة و يتعمل الحلم اخرجته من خير جيل من امة قريش ثم اخرجته

Marfat.com

صفوۃ من قریش فھو خیر الٰی خیر ھو و امتہ الی خیر یصیرون۔

﴿طبرانی خصائص الکبریٰ ج ۲﴾

جب معد بن عدنان کی تعداد ۴۰ مردوں تک پہنچی تو وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فوج پر حملہ آور ہوئے اور ان میں لوٹ مچادی اس موقع پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُن کے لئے بددُعا کی تو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی فرمایا کہ اے موسیٰ علیہ السلام ان کے خلاف بددُعا نہ کرو اس لئے کہ ان لوگوں کی نسل سے نبی اُمی بشیر و نذیر پیدا ہوں گے نیز ان میں اُمت محمدیہ پیدا ہوگی یہ لوگ خدا کے تھوڑے رزق پر راضی ہوں گے وہ اُمت لا الہ الا اللہ کہتی ہوئی جنت میں داخل ہوگی۔ ان کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہیں جو اپنی وضع قطع میں متواضع ہوں گے ان کا سکون حکمت و دانائی کی وجہ سے ہوگا' ان کی گفتگو حکمت و حقائق پر مبنی ہوگی حلم اور سنجیدگی ان کی خصلت ہوگی۔ ﴿خصائص الکبریٰ جلد دوم صفحہ ۱۷﴾

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ:- محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مُضر بن نزار بن معد بن عدنان بن اُدّ بن اُدد بن یسع بن ہمیسع بن سلامان بن نَبت بن قیذار بن حضرت اسماعیل علیہ السلام بن حضرت ابراہیم علیہ السلام بن تارخ بن ناحور بن ساروغ بن ارغو بن فالخ بن عَیبر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن حضرت نوح علیہ السلام بن لَمک بن متوشلخ اَخنوخ بن یرد بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث علیہ السلام بن حضرت آدم علیہ السلام۔

-•❖❋﴿صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم﴾❋❖•-

ذکرِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت داؤد علیہ السلام

''زبور شریف'' کے پینتالیسویں باب میں آیا ہے کہ حضرت داؤد خلیفۃ اللہ علیہ السلام نے ایک خاص محفل منعقد کی۔ سب کو جمع کر کے تمام حاضرین کو سرکارِ دو جہاں' خلیفۃ اللہ الاعظم' سیدنا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذِکر میلاد مبارک سنایا کہ اے حاضرین محفل میرے دِل میں ایک

Marfat.com

اَچھا مضمون جوش مار رہا ہے۔ لہٰذا اِن باتوں کو جو میں نے اَپنے بادشاہ کی شان میں کہی ہیں، سناتا ہوں۔ پھر حضور ﷺ کی طرف مخاطب ہو کر اِس طرح عرض پیرا ہوئے، یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ حسن و جمال میں تمام اولادِ آدم سے بہت زیادہ ہیں۔ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے مبارک بنایا ہے، آپ ﷺ سچائی کے دوست اور شرارت کے دُشمن ہیں۔ آپ ﷺ کے لباس اور پسینے سے خوشبو آتی ہے، میں ہمیشہ ساری پُشتوں کو آپ کا نام یاد دلاؤں گا، یعنی آپ ﷺ کا ذِکر میلاد مبارک آنے والی نسلوں کو سناؤں گا اور تمام ایمان والے قیامت تک آپ کا میلاد مبارک ایمان والوں کو سناتے رہیں گے۔

❖ زبور شریف مطبوعہ قدیم مرزاپور ب ۴۵ بحوالہ زینت المیلاد: ۲۳ ❖

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّم

ذِکرِ میلادِ مصطفٰی ﷺ اور حضرت سلیمان علیہ السلام

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک بار خاص طور سے ایک زنانہ محفل میلاد شریف منعقد فرمائی جس میں یروشلم کی بیٹیاں آکر جمع ہوئیں، اُن خواتین کے مجمع میں حضرت سلیمان علیہ السلام نے اِن الفاظ میں حضور ﷺ کا ذِکر میلاد شروع فرمایا: ''سنو! اے یروشلم کی بیٹیو سنو! میرا محبوب نورانی ہزاروں میں سردار ہے، اُس کا سر ہیرے جیسا چمکدار ہے، اُس کا چہرہ چاند کے مانند روشن و تابدار ہے، اُس کا قد مثل صنوبر ہے، اُس کا گلا شیریں ہے، غرضیکہ وہ بالکل محمد ﷺ ہے یعنی تعریف کیا ہوا میرا محبوب احمد مختار ہے''۔ (ﷺ)

❖ زبور غزل الغزلات ذکر حضرت سلیمان علیہ السلام: باب ۱۵، بحوالہ زینت المیلاد: ۲۳ ❖

ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام اَپنے تخت پر جلوہ گر ہیں اور تمام اَولیاء اور علماء وقت کو تخت پر بٹھایا ہوا ہے اور تخت فضاؤں میں پرواز کر رہا ہے اور روئے زمین کی سیر ہو رہی ہے اور اچانک حضرت سلیمان علیہ السلام نے تخت کو نیچے زمین پر اُتار دیا۔ تمام لوگ جو تخت پر بیٹھے ہوئے تھے اُنہیں حکم دیا کہ تخت سے اُتر جاؤ اور زمین کے اِس ٹکڑے کو پیدل چل کر گزارو۔ چنانچہ سب نے حکم کی تعمیل کی جب اُس زمین کے ٹکڑے کو گزار لیا تو آپ علیہ السلام نے

Marfat.com

حکم دیا کہ اَب تخت پر بیٹھ جاؤ۔ سب پھر تخت پر بیٹھ گئے اور تخت ہواؤں' فضاؤں میں اُڑنے لگا۔ لوگوں نے عرض کیا: یا حضرت! اس معاملے کی ہمیں سمجھ نہیں آئی کہ آپ نے اِس خطہ زمین کو پیدل چل کر گزارا' وہاں کیا تھا؟ جنگل تھا' وہاں ہمیں کوئی خاص بات تو نظر نہیں آئی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا بیشک وہ جنگل ہے' لیکن ایک وقت آئے گا' امام الانبیاء' سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ پر قدم رکھیں گے اور وہ اس کو آباد فرمائیں گے اور اس کا نام ''مدینہ'' رکھیں گے اور یہ جگہ تمام دُنیا کے مسلمانوں کی محبتوں کا مرکز ہوگی۔

اُن لوگوں میں ایک شخص تھا جس کا نام ''قبا'' تھا۔ اُس کے دِل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا ہوئی اُس نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے پوچھا یا نبی اللہ! یہ بتائیں وہ ہستی اس دُنیا میں کب تشریف لائے گی تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: تقریباً ایک ہزار سال بعد۔

وہ شخص اُٹھا اور گھر گیا' بوریا بستر باندھا اور اُس جنگل میں آکر بسیرا کرلیا' اس اُمید پر کہ میری عمر وفا کرے کیونکہ اُس زمانے میں لوگوں کی عمریں بہت لمبی ہوتی تھی۔ بارہ سو سال' پندرہ سو سال تک عمریں ہوتی تھیں۔ تو اس اُمید پر کہ شاید میری عمر ایک ہزار سال سے زیادہ ہو تو میں اُس ہستی کی زیارت کرلوں گا۔ جب وہ یہاں آیا تو اُس شخص نے اُس جنگل کو آباد کیا اور اُس کی اولاد اور نسل وہاں آباد ہوئی۔ اس سے پتہ چلا کہ ''مدینہ منورہ'' کی تو بنیاد ہی عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے۔ جو نبی بھی آیا' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی دھوم مچاتا ہوا آیا۔ (میلاد پر اعتراض آخر کیوں/ از سید مظہر سعید کاظمی/ رسائل میلاد حبیب صلی اللہ علیہ وسلم: ۲۷۔۸)

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَسَلَّمْ

ذِکرِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت یحییٰ علیہ السلام

حضرت یحییٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو مخاطب کر کے فرمایا: توبہ کرو' آسمان کی بادشاہت نزدیک ہے یعنی پاک و صاف ہو جاؤ کہ حضرت احمد مجتبیٰ' محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لانے والے ہیں۔ (انجیل متی باب ۳' آیت ۲/ بحوالہ زینت المیلاد: ۲۳)

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَسَلَّمْ

Marfat.com

ذِکرِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام

آپ نے دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کی زبان سے اَپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد مبارک سنا' آیئے! اَب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان معجز بیان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذِکر میلاد سنیں' جس کو خود اللہ تعالیٰ جلا جلالہٗ وعم نوالہٗ نے قرآنِ پاک میں اِس طرح بیان فرمایا ہے:

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۝ (پ ۲۸' سورۃ الصف: ۶ع ۹)

ترجمہ:- اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا تھا: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں' تصدیق کرنے والا ہوں اُس (کتابُ اللہ) تورات کی جو مجھ سے پہلے موجود ہے اور بشارت دینے والا ہوں (اللہ کے) ایک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی' جو میرے بعد آنے والے ہیں' جن کا نام احمد ہوگا۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

اِن آیاتِ مقدسہ میں اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم! اُس بزم اَقدس کے منظر خاص کو یاد کرو کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اَپنی قوم بنی اسرائیل کو جمع کر کے' اُن سے پہلے تو یہ فرمایا کہ دیکھو میں خدا کا بھیجا ہوا معجز نما رسول ہوں' میری بات کو سچ ماننا' میں تصدیق کرتا ہوں اُس تورات کی جو مجھ سے پہلے آ چکی ہے' اور پھر خوشخبری سنائی کہ ایک رسول میرے بعد تشریف لائیں گے' اُن کا نام مبارک احمد مجتبیٰ' محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا۔

تفسیر ''ضیاء القرآن'' میں ہے کہ ایک اور موقع پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اَپنی قوم کے سامنے فصیح و بلیغ وعظ فرمایا' جس کے اَثر سے لوگوں کی آنکھیں اَشکبار ہو گئیں' دِلوں میں اُمید وخوف کے دریا موجیں مارنے لگے' ایک عورت خوشی میں کھڑی ہو کر بولی: مبارک ہے وہ ماں جس کی گود میں اے مسیح! تم کھیلے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: بے شک میری ماں بڑی مبارک ہے' مگر میری ماں سے بڑھ کر ایک اور ماں دُنیا میں آنے والی ہے' جس کی گود میں نبیوں کے سردار' رسولوں کے تاجدار' نبی رحمت' خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کھیلیں گے۔ اُس عورت نے

Marfat.com

پوچھا: وہ کون ہونگے' اُن کے اَوصاف کیا ہوں گے؟۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اُس کے جواب میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اِسم گرامی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کے حالات بیان کیئے۔

ایک اور روایت میں' اس طرح ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عجیب و غریب اَنداز میں حکیمانہ وعظ کیا تو حاضرین میں سے کسی نے پوچھا: اے مسیح! کیا وہ نبی آپ ہی ہیں؟ جس کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خبر دی' جس کا غلغلہ دُنیا میں مچا ہوا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں وہ نہیں ہوں' بلکہ وہ تو میرے بعد آئے گا۔ تب کسی نے پوچھا کہ اُس کا نام کیا ہوگا' اُس کے اَوصاف کیا ہوں گے؟۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اُن کا نام محمد اور اَحمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوگا اور میں تو فقط اِسرائیل کے گھرانے کی نجات کے لئے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں' لیکن میرے بعد مسیحا تشریف لائے گا جسے اللہ تعالیٰ سارے جہان کے لئے مبعوث فرمائے گا۔ اُسی کے لئے اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات تخلیق کی ہے اور اُسی کی کوششوں کے باعث ساری دُنیا میں اللہ تعالیٰ کی پرستش کی جائے گی اور اس کی رحمت نصیب ہوگی۔

اللہ تعالیٰ نے جب اُن کی روحِ مبارک کو پیدا کیا اور آسمانی آب تاب میں رکھا تو خود اُن کا نام رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! انتظار کرو۔ مَیں نے تیری خاطر جنت کو پیدا کیا ہے' ساری دُنیا کو پیدا کیا ہے اور بے شمار مخلوقات کو پیدا کیا ہے۔ جب مَیں تجھے دُنیا میں بھیجوں گا تو تمہیں نجات دہندہ رسول بنا کر بھیجوں گا' تیری بات سچی ہوگی۔ آسمان اور زمین فنا ہو سکتے ہیں لیکن تیرا دین کبھی فنا نہیں ہوسکتا''۔ آپ علیہ السلام نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اُس کا بابرکت نام ہے۔

پھر تمام سامعین نے یہ سن کر' یہ کہتے ہوئے فریاد کرنی شروع کی ......

اے خدا! اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہماری طرف بھیج۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! دُنیا کی نجات کے لئے جلدی تشریف لے آئیں۔

❖ تفسیر ضیاء القرآن: ۲۲۰/۵/ بحوالہ انجیل برناباس: باب: ۸۲'۹۷ ❖

میلاد منانا خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا میلاد خود منایا' حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سوموار کے دِن روزہ رکھا کرتے تھے۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیر کے روزہ کے بارے میں جب عرض کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا......

''فِيْهِ وُلِدْتُّ وَفِيْهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ وَحْيٌ''

❖ مشکوٰۃ شریف کتاب الصوم ☆ مسلم شریف ❖

ترجمہ: اسی دِن میں پیدا ہوا اور اسی دِن مجھ پر وحی کی ابتداء ہوئی

الحمدللہ! اِس حدیث پاک سے چند باتیں معلوم ہوئیں......

پیر کا روزہ اِس لیے سنت ہے کہ یہ دِن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ کا دِن ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیر کے روزے کا اہتمام فرما کر خود اَپنی ولادت کی یاد منائی۔

پیر کے دِن روزہ رکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔

اُمت کے لیے یومِ ولادت کی اہمیت وفضیلت ظاہر فرمائی۔

دِن مقرر کر کے یادگار منانا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

ولادت کی خوشی میں عبادت کرنا سنت ہے' عبادت خواہ بدنی ہو (جیسے روزہ اور نوافل) خواہ مالی ہو (جیسے صدقہ' خیرات' تقسیم شرینی وغیرہ) (اسلام میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت: ۱۰)

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

علماء فرماتے ہیں کہ یہ حدیث میلاد منانے پر بہت زبردست دلیل ہے کہ سرکار کا میلاد خود سرکار سے ثابت ہے اب بھی کوئی منہ اُٹھا کر کہے کہ میلاد کس نے منایا تو اُس کا یہ کہنا مطالعہ کی کمی کی دلیل ہے۔

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنا میلاد سنانا

ہمارے پیارے آقا، میٹھے مدنی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنا میلاد شریف خود سنایا۔ چونکہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم جوامع الکلم ہیں یعنی مختصر الفاظ میں اس قدر وسیع باتیں بیان فرماتے کہ جن کی شرح بیان کرنے کے لیے دفتر بھی نہ کافی ہوں، اس لیے اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ولادت شریفہ کا بیان مختصر فرمایا، لیکن غور سے دیکھا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت جامع بیان فرمایا، چنانچہ حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں اپنی ذات اقدس کے بارے میں آگاہ فرمائیے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سَأُخْبِرُكُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِيْ دَعْوَةُ اِبْرَاهِيْمَ وَبَشَارَةُ عِيْسٰى وَرُؤْيَا اُمِّيَ الَّتِيْ رَاَتْ حِيْنَ وَضَعَتْنِيْ وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُوْرٌ اَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ۔

(مشکوٰۃ شریف باب فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم الفصل الثانی)

مفہوم:- میں تم کو اپنے ابتدائی معاملات کی خبر دیتا ہوں کہ (میرے میلاد شریف کی ابتداء کیا ہے) سنو! میں دعا ہوں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی (یعنی میرے جد امجد سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ بنا کر دعا مانگی تھی کہ یا اللہ! تو ہماری اولاد میں سے ایک رسول عطا فرما، وہ دعا میں ہوں، میری ہی پیدائش کی دعا تھی) اور خوشخبری ہوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی (یعنی وہ میری ہی میلاد کی محفل تھی جس میں حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام نے یہ تقریر فرمائی تھی کہ میں اپنے بعد ایک رسول کے آنے کی بشارت دیتا ہوں، جس کا نام احمد ہوگا، ہاں ہاں وہ احمد سب سے زیادہ اپنے رب کی حمد کرنے والا میں ہی ہوں) اور اپنی والدہ مکرمہ کا وہ چشم دید منظر میں ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا تھا کہ ان کے جسم پاک سے ایک ایسا نور نکلا جس کی روشنی میں انہیں شام کے محلات نظر آ گئے (یعنی وہ غیب کی چیزیں مشاہدہ کرنے لگی تھیں، وہ نور مجسم میں ہوں، وہ اللہ کا نور میں ہی ہوں) (خصائص الکبریٰ جلد ۱)

Marfat.com

ایک اور موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنا میلاد شریف سنانے کے لیے منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: بتاؤ میں کون ہوں؟ سب نے عرض کیا: آپ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ نے فرمایا میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں، عبداللہ کا بیٹا ہوں، عبدالمطلب کا پوتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے اچھے گروہ میں پیدا کیا (یعنی انسان بنایا)، انسانوں میں گروہ (عرب وعجم) پیدا کئے اور مجھے اچھے گروہ (عرب) سے بنایا، پھر عرب میں کئی قبیلے بنائے اور مجھ کو سب سے اچھے قبیلے (قریش) میں بنایا، پھر قریش میں کئی خاندان بنائے اور مجھ کو سب سے اچھے خاندان (بنو ہاشم) میں پیدا کیا، پس میں ذاتی طور پر بھی سب سے اچھا ہوں اور خاندانی لحاظ سے بھی سب سے اچھا ہوں۔

❖ مشکوٰۃ شریف، باب فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ❖

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے، گویا انہوں نے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب کے متعلق) کچھ سنا تھا، پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے۔ فرمایا: میں کون ہوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: آپ پر سلامتی ہو آپ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں، جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے سب سے پہلے بہتر مخلوق میں رکھا، جب اُن کو دو گروہوں میں تقسیم کیا تو مجھے سب سے بہتر گروہ میں رکھا، پھر جب قبائل پیدا کئے تو مجھے سب سے بہتر قبیلہ میں رکھا، جب جانیں پیدا کیں تو مجھے سب سے بہتر جان میں رکھا، پھر جب گھر پیدا کئے تو مجھے سب سے بہتر گھر میں رکھا۔ پس میرا گھر بھی سب سے بہتر ہے اور میری جان بھی سب سے بہتر ہے۔

❖ ترمذی: ۲/۲۰۱ ❖ مسند احمد: ۱/۲۱۰ ❖ دلائل النبوۃ للبیہقی: ۱/۱۶۷ ❖

❖ دلائل النبوۃ لابی نعیم: ۱/۱۶ ❖ مشکوٰۃ ۵۱۳ ❖ المستدرک: ۳/۱۶۷ ❖ مصنف ابن ابی شیبہ: ۷/۴۰۹ ❖

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے ماں باپ فدا ہوں، جب حضرت آدم علیہ السلام جنت میں تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کر فرمایا: میں حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں تھا اور جب

Marfat.com

مجھے کشتی میں سوار کرایا گیا تو میں اپنے باپ حضرت نوح علیہ السلام کی پشت میں تھا اور جب مجھے (آگ میں) ڈالا گیا تو میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں تھا' میرے والدین کبھی بدکاری پر جمع نہیں ہوئے اور اللہ تعالیٰ مجھے ہمیشہ معزز پشتوں سے پاکیزہ رحموں کی طرف منتقل کرتا رہا' میری صفت مہدی ہے اور جب بھی دو شاخیں ملیں' میں سب سے بہتر شاخوں میں تھا' اللہ تعالیٰ نے مجھ سے نبوت کا میثاق اور اسلام کا عہد لیا اور تورات وانجیل میں میرا ذِکر پھیلایا اور ہر نبی نے میری صفت بیان کی اور زمین میرے نور سے چمک اُٹھی اور بادل میرے چہرے سے برستا ہے اور مجھے اپنی کتاب کا علم دیا اور آسمانوں میں میرے شرف کو زیادہ کیا اور اپنے ناموں میں سے میرا نام بنایا' پس عرش والا محمود ہے اور میں محمد ہوں ...... (الحدیث)......

❖ البدایۃ والنہایہ: ۲/۲۱۱ ❖

سیدنا عبدالمطلب بن ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں: انصار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم سے یہ سنتے ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مثال ایسی ہے' جیسے کچرا کنڈی (گھوالے) میں کھجور کا درخت اُگ گیا ہو' تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! میں کون ہوں! لوگوں نے کہا: آپ رسول اللہ ہیں ۔آپ نے فرمایا: میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ راوی نے کہا ہے کہ ہم نے اس سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی طرف نسبت کرتے ہوئے ہرگز نہیں سنا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :سنو! بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا پھر اُس کے دو گروہ کئے اور مجھ کو اُن میں سے سب سے افضل اور سب سے بہتر گروہ میں رکھا' پھر اُن کے قبائل بنائے اور مجھ کو سب سے افضل سے اور سب سے بہتر قبیلہ میں رکھا' پھر اُن کے گھر بنائے اور مجھ کو سب سے افضل اور سب سے بہتر گھر میں رکھا' پس میرا گھرانا سب سے افضل اور سب سے بہتر ہے اور میں خود سب سے افضل اور سب سے بہتر ہوں۔

❖ مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ: ۴/۱۶۵ ❖ دلائل النبوۃ للبیہقی: ۱/۱۶۸ ❖

❖ سنن ابن ماجہ برقم: ۱۴۰ ❖ ترمذی: ۲/۲۰۱ برقم ۳۷۵۸ ❖

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم = سب سے بالا و والا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

سارے اچھوں میں اچھا سمجھئے جسے = ہے اُس اچھے سے اچھا ہمارا نبی ﷺ

-•❖✻ صلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ وسلم ✻❖•-

امام المفسرین سید موسیٰ المبرقعی رحمۃ اللہ علیہ نے ''خزینۃ القرآن'' کے نام سے قرآنِ پاک کی تفسیر فرمائی' اُس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے خود میلا د شریف منانے کے متعلق ایک بہت پیاری حدیث نقل فرمائی ہے' چنانچہ ملاحظہ فرمائیں......

قَالَ مُوسیٰ المبرقعی کَتَبَ جَدِّیْ عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ مَجْمُوعَۃَ الْاَحَادِیْثِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّمَا بُعِثْتُ فِیْ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ مِنْ یَّوْمِ اثْنَا عَشَرَ یَا عَلِیُّ قُلْ یَآ اَیُّھَا النَّاسُ اِذَا جَاءَ شَھْرُ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ اُذْکُرُوْا وَاَمْنَ یَوْمَ اَثْنَا عَشَرَ کَمَا یَحْییٰ وَعِیْسیٰ عَلَیْھِمَا السَّلَام لَھُمَا قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَسَلَمٌ عَلَیْہِ یَوْمَ وُلِدَ وَیَوْمَ یَمُوْتُ وَیَوْمَ بُعِثَ حَیًّا وَالسَّلَامُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ ابعث وَیَوْمَ البعث حَیًّا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَیُّھَا النَّاسُ اذْکُرُوْا اِذَا جَاءَ شَھْرُ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ مِنْ یَّوْمِ اثْنَا عَشَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَسَلَّمْ تفرحُوْ بِہٖ ۔

صَاحِبُ خَزِیْنَۃِ الْقُرْآنِ کَانَ مِنْ سَنَدِ الْاِمَامِ الزُّھْرِیْ وَجَدِّیْ اِمَامِ جَعْفَرَ صَادِقٍ رضی اللہ عنہما کَانَ مِنْ سَنَدِ وَاُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ سَیِّدَۃِ عَائِشَہ رضی اللہ عنہا وَیعد وَمِنْ سَنَد اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْق رضی اللہ عنہ ۔

﴿❖ خزینۃ القرآن جلد نمبر ۸' صفحہ نمبر ۲۰۵۲ زیر آیت لقد من اللہ علی المومنین ❖﴾

ترجمہ:۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ربیع الاوّل کی ۱۲/ تاریخ کو مبعوث ہوا ہوں۔ اے علی! لوگوں کو کہو کہ تم ۱۲/ ربیع الاول شریف کو جس دن میری ولادت ہوئی اور جس دن میری وفات ہو گی اور جس دن میں دوبارہ اٹھوں گا' یاد کرو جیسے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے' اُن کی پیدائش کے دِن کو سلام' اُن کی

Marfat.com

وفات کے دِن کو (سلام) اور دوبارہ زندہ ہونے کے دن کو (سلام)۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اِرشاد ہے کہ سلام مجھ پر میری پیدائش کے دن کو اور جس دن کو میری وفات ہوگی اور جس دن کو میں دوبارہ زندہ ہوں گا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ربیع الاوّل کی ۱۲ تاریخ آئے تو اُس دِن خوشی مناؤ۔

۱۲ ربیع الاوّل شریف کو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت' خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اِرشاد پاک سے ثابت ہوگئی اور اِس سے مزید دو فائدے نکلے۔ پہلا فائدہ:- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کا حکم خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔ دوسرا فائدہ:- سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسیٰ و یحییٰ علیہم السلام کی مثال دے کر ہمیں حکم فرمایا۔

صاحب خزینۃ القرآن صفحہ ۵۸ پر فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مستند ہے' امام زہری' امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اَسناد سے بیان کی گئی ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: مجھ پر سلام' میری پیدائش کے دن کو' میری وفات کے دن کو' دوبارہ زندہ ہونے کے دن کو۔ اگر اس پر کوئی یہ کہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قرآنِ کریم میں ایسا کیوں ارشاد نہیں ہوا' تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے سلام سے نوازا ہے اور ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک کو سارے عالم کے لیے رحمت فرمایا۔ ﴿ ذکر خیر الانام: ۲۲ ﴾

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ''الحاوی للفتاویٰ'' میں اس موضوع سے متعلق ایک مکمل باب ''حسن المقصد فی عمل المولد'' کے نام سے رقم کیا ہے جس میں انہوں نے اس بات پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی اپنا میلاد منایا' اس لحاظ سے یہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے۔

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے بھی میلاد شریف کی ایک اور اصل حدیث شریف میں ملی ہے' وہ یہ کہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اعلان فرمانے کے بعد اپنی طرف سے عقیقہ کیا' حالانکہ

Marfat.com

یہ وارد ہے کہ سرکار ﷺ کے دادا عبد المطلب نے سرکار ﷺ کی طرف سے ولادت کے ساتویں روز عقیقہ کر دیا تھا اور عقیقہ دُہرایا نہیں جاتا تو اِس کو اِس حقیقت پر محمول کیا جائے گا کہ نبی کریم ﷺ نے یہ اِس بات کے شکرانے کے طور پر کیا کہ باری تعالیٰ نے انہیں ''رحمتہ للعالمین'' بنایا اور اِس سے اُمت کے لیے شرعی مثال قائم فرمانا بھی مقصود تھی' جیسا کہ حضور سید عالم ﷺ خود بھی اَپنے اُوپر دُرُود شریف پڑھا کرتے تھے' تاکہ اِس کو اُمت کے لیے شرعی اَصول بنا دیں۔ لہٰذا ہمارے لیے مستحب ہے کہ ہم میلاد شریف منعقد کر کے حضور ﷺ کی ولادت پر اِظہارِ تشکر کریں' جس میں دعوتِ طعام ہو اور اِس طرح کے دیگر اُمورِ خیر سر اَنجام دیئے جائیں اور خوشیاں منائی جائیں۔ ﴿ حسن المقصد فی عمل المولد: ۲۳ ﴾

ثابت ہوا کہ حضورِ اَقدس ﷺ نے خود محفل میلاد منعقد فرمائی' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجتماع میں اَپنی ولادت' اَپنا حسب نسب' اَپنی خاندانی شرافت اور طہارت کا بیان فرما کر اَپنی اُمت کو بھی میلاد منانے کی ترغیب دلائی۔ لہٰذا آپ کے یوم ولادت پر اِظہارِ مسرت کرنا اور آپ ﷺ کی مدح و توصیف بیان کرنا یقیناً سنت نبوی ﷺ ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے یومِ میلاد پر دعوت کا اہتمام کرنا یہ آپ ﷺ کے عمل سے ثابت ہے، جب دعوت ہوئی تو اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجتماع، اکٹھے آنے جانے کی صورت میں جلوس کے ساتھ یوم میلاد النبی ﷺ پر اظہار خوشی و مسرت یہ تمام اُمور ثابت ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی اس دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح اکٹھے ہو کر رسول اللہ ﷺ کے یومِ میلاد پر خوشی و مسرت کا اظہار کرنا چاہیئے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

حلیمہ لے لے ایس نوں گود اندر دُکھی دلاں نوں ایہو اِی شاد کرسی
ہے یتیم پَر والی کونین دا ای اُجڑے ہویاں نوں اِیہو آباد کرسی
اوکھے ویلے دا ہے بے مثل ساتھی روز حشر نوں نالے امداد کرسی
اُوہدے نیڑے بیتاب نئیں غم آوَنیں اِیس سوہنے دا جیہڑا میلاد کرسی

Marfat.com

ذِکرِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

جنابِ فخرِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں فتحیاب ہوئے تو سب سے پہلے مسجد نبوی شریف میں تشریف لائے، تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جشنِ مسرت منایا اور فتح ونصرت کے نعرے بلند فرمائے، اس کیف وسرور کے موقع پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت حاصل کی اور منبر پر رونق افروز ہو کر سرکارِ ہر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ میلاد شریف اور فضائل ومناقب نظم میں پڑھ کر سنانا شروع کیے، یہ ایک ایسی عظیم الشان محفل تھی جس کی صدارت صدرِ بزمِ کائنات، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے، جس کے سامعین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نوری جماعت تھی اور اِس جلسہ کا انعقاد مسجد نبوی شریف کے پاکیزہ صحن میں ہوا۔ ایمان کی تازگی کے لئے وہ اشعار بھی ملاحظہ فرمائیں......

مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِي الظِّلَالِ وَفِيْ = مُسْتَوْدَعٍ حَيْثُ يُخْصَفُ الْوَرَقُ
ثُمَّ هَبَطْتَ الْبِلَادَ لَابَشَرٌ = أَنْتَ وَلَا مُضْغَةٌ وَّلَا عَلَقُ
بَلْ نُطْفَةٌ تَرْكَبُ السَّفِيْنَ وَقَدْ = أَلْجَمَ نَسْرًا وَّاَهْلَهُ الْغَرَقُ
تُنْقَلُ مِنْ صَالِبٍ اِلٰى رَحِمٍ = اِذَا مَضٰى عَالَمٌ بَدَا طَبَقُ
وَرَدْتَّ نَارَالْخَلِيْلِ مُسْتَتِرًا = فِيْ صُلْبِهٖ اَنْتَ كَيْفَ يَحْتَرِقُ
حَتّٰى احْتَوٰى بَيْتُكَ الْمُهَيْمِنُ مِنْ = خِنْدَفٍ عَلْيَاءَ تَحْتَهَا النُّطُقُ
وَاَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَّ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ = وَضَاءَتْ بِنُوْرِكَ الْاُفُقُ
فَنَحْنُ فِيْ ذٰلِكَ الضِّيَاءِ وَفِيْ = النُّوْرِ وَسُبُلِ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

مفہوم: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ولادت شریفہ سے قبل نہایت پاک حالت صلب آدم علیہ السلام میں جلوہ فرما تھے، پھر آپ زمین پر رونق افروز ہوئے، اُس وقت نہ آپ بشر تھے نہ خون کا ٹکڑا نہ جما ہوا خون، بلکہ نوری نور تھے، پھر صلب سام بن نوح علیہ السلام میں جلوہ گر کشتی میں سوار تھے تو ڈبو دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بت اور اُس کے پجاریوں کو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم برابر منتقل ہوتے رہے یکے بعد دیگرے پاک اصلاب و پاک ارحام میں، جب گذر گیا ایک زمانہ اور ظاہر ہوا

Marfat.com

دوسرا طبقہ، تو پھر آپ جلوہ افروز ہوئے خلیل اللہ علیہ السلام کی پشت میں چھپے ہوئے، اُس آگ میں داخل ہوئے جو خلیل اللہ علیہ السلام کے واسطے نمرود لعین نے جلائی تھی، پھر کس طرح جلتے وہ اُس آگ میں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے محافظ تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منتقل ہوتے رہے پاک صلبوں میں، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا محافظ وہ صاحب شوکت گھرانہ ہوا جو خندف (لیلیٰ خندف الیاس بن مضر کی بی بی کا نام ہے جو شرفِ نسب میں مشہور تھیں) جیسی رفیع المرتبت خاتون کا ہے، جس کا دامن زمین پر لوٹتا تھا، پھر جب آپ پیدا ہوئے اِس دُنیا میں تو زمین چمک گئی اور عالم منور ہو گیا اور ہم اَب اسی نور کی روشنی میں راہِ ہدایت پر چل رہے ہیں۔

جب آپ رضی اللہ عنہ یہ قصیدہ پڑھ چکے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر دُعا دی، اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو سلامت رکھے...... سبحان اللہ۔

❖ مواہب الدنیہ: ۱/۵۸۷ ❖ سیرۃ حلبیہ مترجم: ۱/۱۹۱ ❖ دلائل النبوۃ للبیہقی: ۵/۶۸ ❖

❖ البدایہ والنہایہ: ۳/۶۲۶ ❖ المستدرک: ۳/۳۲۷ ❖ تفسیر قرطبی: ۱۳/۱۳۵ ❖ الخصائص الکبریٰ: ۱/۱۷ ❖

جبینِ پاک ابراہیم علیہ السلام پر نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھا
عمر جلتے وہ کیونکر نار میں، کب نور جلتا ہے

ہم سب کے آقائے نامدار، سرکار ابد قرار، ہر عالم کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ایسی محفل میلاد ہے، جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی شریک ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی تشریف فرما ہیں، حضرت عباس سرکار کے عم نامدار رضی اللہ عنہ تقریر فرما رہے ہیں، یہی وہ باتیں جن کو آج بھی ذرا تفصیل سے میلاد شریف پڑھنے والے اہل سنت و جماعت بیان کر کے سنت اَصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہیں اور جیسے اُس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فتح کی خوشی میں محفل میلاد شریف منعقد کی اِس طرح آج بھی اہل سنت و جماعت ہر خوشی میں میلاد شریف پڑھتے اور پڑھواتے ہیں اور جیسے اُس وقت حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عالمِ ظاہر میں شریک محفل میلاد تھے، اَب عالمِ باطن میں اَپنی نورانی شان سے رونق افزائے محفل ہوتے ہیں، جن کو آنکھ والے دیکھتے ہیں، جیسا کہ اکثر بزرگانِ دین کا مشاہدہ ہے۔

وہ نورِ خدا ہے جلوہ نما کس شان سے اَپنے پیاروں میں
سورج ہے چمکتے ذرّوں میں یا چاند ہے روشن تاروں میں

Marfat.com

حیرت ہے جن کو مدح نبی آئی نہ کتابِ حق میں نظر
ہم کو تو ملی نعت احمد قرآن کے تیسوں پاروں میں

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریفیں سننے کے لیے بزرگ صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس جایا کرتے تھے۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور عرض کیا کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ نعت سناؤ جو توراۃ میں ہے، تو اُنہوں نے پڑھ کر سنائی۔ (مشکوۃ شریف)

حضرت عامر انصاری اور عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی محافل میلاد کا ذکر ''میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکتیں'' کے زیرِ عنوان تفصیل سے لکھا گیا ہے۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعتیہ قصیدے لکھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پڑھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن پر اظہارِ خوشنودی فرمایا اور اُن کے لیے یوں دعا مانگی۔

اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اے اللہ (حسان) کی مدد فرما روح القدس کے ساتھ

حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے ایک نعتیہ قصیدہ کے دو اشعار تو آج تک زبان زدِ خاص و عام ہیں۔

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِىْ
وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَآءُ

ترجمہ: یارسول اللہ میری ان آنکھوں نے آپ جیسا حسین نہیں دیکھا، آپ سے زیادہ حسین وجمیل کسی ماں نے جنا ہی نہیں، آپ ہر عیب سے پاک پیدا فرمائے گئے ہیں گویا جیسے آپ نے خود چاہا ویسے ہی اللہ نے آپ کو تخلیق کیا ہے۔

Marfat.com

رُخِ مصطفیٰ ﷺ ہے وہ آئینہ کہ اَب اَیسا کوئی اور آئینہ
نہ ہماری چشمِ خیال میں' نہ دُوکانِ آئینہ ساز میں

اِن نعتیہ اَشعار میں بھی حضور ﷺ کی ذات کی توصیف ہے اور ولادت وخلقت کا ذِکر کیا گیا ہے۔ گویا یہ اَشعار بھی میلا دُ النبی ﷺ ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ جب اَپنی ذات کی مدح وتوصیف کے سلسلے میں آپ کا اَپنا عمل اِتنا واضع ہے تو اُس کے لیے مزید سند کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ آج بھی اگر ہم میلا دُ النبی ﷺ کی تقاریب منعقد کر کے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی پیروی میں آپ کے شمائل وفضائل بیان کرتے ہیں تو ہمارے اِس عمل کے جائز' پسندیدہ اور بہتر ہونے میں کون شک کرسکتا ہے؟۔

حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت قباث بن اشیم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ عمر میں بڑے ہیں یا نبی اکرم ﷺ۔ تو اُنہوں نے جواب دیا:

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكْبَرُ مِنِّيْ وَاَنَا اَقْدَمُ مِنْهُ فِي الْمِيْلَادِ

ترجمہ: بڑے تو حضور ﷺ ہی ہیں اور میں میلا دُ النبی سے پہلے ہوں۔

﴿ترمذی شریف: ۲/۲۰۲﴾

اِسی طرح دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی وقتاً فوقتاً ذِکرِ مصطفیٰ ﷺ کرتے رہتے تھے' اِسی چیز کا نام محفل میلاد ہے۔

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی سے واضح ہوا کہ میلادِ مصطفیٰ ﷺ کا ذِکرِ خیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت ہے۔ اگر ولادتِ مصطفیٰ ﷺ کا ذِکر کرنا منع ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کبھی انہیں روایت نہ فرماتے اور نہ ہی اَحادیث کا وسیع ذخیرہ' مرویات سے پُر ہوتا اور نہ محدثین باب مولدالنبی ﷺ باندھتے' اَحادیث کی ترکیب وتبویب اِس اَمر کی دلیل کافی ہے کہ حضور ﷺ کا ذِکرِ خیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا محمود ومرغوب عمل رہا ہے۔

محفل نعت سجانے والے اچھے لگتے ہیں
اِس محفل میں آنے والے اچھے لگتے ہیں

Marfat.com

ذِکرِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آئمہ دین رحمۃ اللہ علیہم

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد منانا اُمورِ حسنہ میں سے ہے' کیونکہ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش پر خوشی و مسرت کا اِظہار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اس میں ذِکرِ الٰہی اور دُرود و سلام کے لئے لوگ جمع ہوتے ہیں' جو باعثِ اجر و ثواب ہے' اس محفل میں صدقات و خیرات وغیرہ بہت سے دوسرے نیک عمل بھی اَنجام پاتے ہیں۔

مشرق و مغرب کے تمام ملکوں کے علمائے کرام نے میلاد شریف کے عمل کو مستحسن قرار دیا ہے اور متعدد علماء نے اس موضوع پر کتابیں بھی تصنیف کی ہیں' جن میں کچھ منظوم اور کچھ نثری تصنیفات ہیں۔

اُمت اِسلامیہ صدیوں سے اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کے حصول پر اپنے جذبات تشکر و امتنان کا اظہار کرتی رہی ہے۔ ہر سال ہر اسلامی ملک کے ہر چھوٹے بڑے گاؤں اور شہر میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ان راتوں دِنوں میں ذِکر و فکر کی محفلیں منعقد کی جاتی ہیں' جن میں اللہ تعالیٰ کی شانِ کبریائی اور اُس کے محبوب مکرم شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان رفعت و دلربائی کے تذکرے کئے جاتے ہیں۔ سامعین کو اس دین قیم کے اَحکامات سے آگاہ کیا جاتا ہے' علماء تقریریں کرتے ہیں' اُدباء مقالے پڑھتے ہیں' شعراء اَپنے منظوم کلام سے اِظہارِ عقیدت و محبت کرتے ہیں' صلوٰۃ و سلام کی روح پرور صداؤں سے ساری فضا معطر اور منور ہو جاتی ہے' اہل خیر کھانے پکا کر غرباء و مساکین میں تقسیم کرتے ہیں۔ صدقات و خیرات سے ضرورت مندوں کی جھولیاں بھر دیتے ہیں' یوں محسوس ہوتا ہے کہ گلشن اِسلام میں اَز سرِنو بہار آ گئی ہے۔

نورِ مجسم' سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارک ایسی عظیم نعمت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا تذکرہ (یعنی میلاد شریف) ایسا عظیم عمل ہے کہ اِس کو اللہ تعالیٰ نے بھی منایا' اُس

Marfat.com

کے مقرب فرشتوں نے بھی منایا، گذشتہ انبیاء کرام علیہم السلام نے بھی منایا، خود تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنا میلاد منایا، تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے پیارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی میلاد منایا، اُمت مسلمہ کے بڑے بڑے مفسرین، محدثین، فقہاء عظام نے بھی محفل میلاد کا انعقاد کیا، اہل عرب نے بھی اس پاک محفل میلاد کو سجایا اور پوری دُنیا کے جمہور مسلمانوں نے بھی میلاد کا جشن منایا۔

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر ایسی سعادتِ عظمیٰ ہے۔ جسے ہر دور میں جمہور اہل اسلام سوادِ اعظم کرتے چلے آئے ہیں۔ اب ہم ذیل میں آئمہ اسلام کے چند اقتباسات درج کرتے ہیں، جن سے بخوبی معلوم ہوگا کہ میلاد شریف کارِ ثواب اور اَمر مندوب ہے جس کی جلیل القدر متکلمین، محدثین، مفسرین، مورخین، فقہاء، علماء، صوفیہ نے تائید کی ہے اور جس پر صدیوں سے جمہور اسلام کا عمل چلا آرہا ہے اور یہ کوئی ایسی بدعت نہیں جسے برصغیر پاک وہند کے کسی عالمِ دین نے ایجاد کیا ہو۔

امام المفسرین سید موسیٰ البرقعی رحمۃ اللہ علیہ صاحب خزینۃ القرآن ہر ماہ کی بارہویں کو بڑی دھوم دھام سے میلاد مناتے تھے۔ یہ شہرت ہر طرف پھیل گئی اور تمام محدثین آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی میں ایسا کیا کرتے تھے جن میں صحاح ستہ کے محدثین بھی شامل ہیں۔

ذکر خیر الانام: ۳۰

حدیث شریف میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان کہ جس دِن میری ولادت ہوئی سارے عالم نے خوشی منائی، اور شیطان رو دیا۔ تفسیر کبیر کے حاشیہ پر سید حامد ثانی نے یہ حدیث لکھی ہے، فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے دِن اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے خوشی منائی۔ ❖ ذکر خیر الانام: ۳۰ ❖

❖ صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمدٍ وآلہٖ وسلم ❖

تفسیر طبری اور تفسیر خزینۃ القرآن میں ہے کہ حضرت سیدنا امام باقر رضی اللہ عنہ، امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ ۱۲ ربیع الاوّل شریف کو نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت باسعادت مناتے تھے اور فرماتے کہ اِس مبارک تاریخ کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم خیر و برکت کے

Marfat.com

ساتھ تشریف لے آئے اور صاحب تفسیر خزینۃ القرآن سید موسیٰ المبرقعی رحمۃ اللہ علیہ اس دن کو ستو اور کھجوریں تقسیم کرتے تھے۔ امام مالک رضی اللہ عنہ بھی اِس دِن کو مناتے تھے۔

اِمام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف مناتے تھے۔

اِمام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے املا میں ہے کہ آپ سترہ ربیع الاوّل کو نوافل پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ سترہ ربیع الاوّل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا دِن ہے۔

خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ بھی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد مناتے تھے۔

(ذکر خیر الانام: ۲۲)

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

شارح بخاری حضرت شیخ شہاب الدین احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (م ۹۲۳ھ) فرماتے ہیں۔

اہل اسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے مہینہ میں ہمیشہ محفلیں کرتے ہیں اور اہتمام کرتے ہیں اور کھانے کھلاتے اور انواع صدقات ولادت کی راتوں میں صدقہ کرتے ہیں اور اظہارِ سرور کرتے ہیں اور مبرات کی زیادتی کرتے ہیں اور آپ کے مولد کریم کے قصہ کے پڑھنے میں توجہ کرتے ہیں اور ان مسلمانوں پر آپ کے اس مولد شریف کے برکات سے ہر ایک فضل عمیم ظاہر ہوتا ہے۔ آپ کے مولد شریف کے خواص سے جو چیزیں کہ آزمائی گئی ہیں اُن میں سے یہ ہے کہ جس سال مولد شریف پڑھا جاتا ہے تو وہ مولد مسلمانوں کے لئے آفاتِ زمانی سے امان ہوتا ہے اور مطلوب اور دِلی خواہشات کے پانے میں وہ مولد شریف عاجل بشارت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس مرد پر رحم کرے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے مبارک مہینہ کی راتوں کو عیدین اختیار کیا ہے تاکہ اُس کا یہ اختیار کرنا اُن لوگوں پر سخت تر بیماری ہو جن کے دِلوں میں سخت مرض ہے اور عاجز کرنے والی لا دوا بیماری آپ کے مولد شریف کے سبب ہے۔ مولد شریف کرنے کے وقت آدمیوں نے بدعتوں اور ہوائے نفسانی اور آلات محرمہ جیسے طنبور اور عود ہے۔ ان کے ساتھ گانے اور بجانے میں جو اُمور نئے پیدا کئے ہیں ابن الحاج نے اپنی کتاب (المدخل) میں کلام کو طول دیا ہے اللہ تعالیٰ ابن الحاج کو اُن کے قصد جمیل پر ثواب عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو راہِ سنت پر

Marfat.com

چلائے اللہ تعالیٰ ہم کو کافی ہے اور اچھا وکیل ہے۔ ❁ مواہب الدنیہ مترجم: ۱/۱۵۹ ❁

-•❁ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ❁•-

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (۹۱۱ھ) سے کسی نے سوال کیا کہ حضور نبی مکرم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف منانے کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے، کیا یہ شرعی نقطہ نظر سے محمود ہے یا مذموم ہے، اور کیا ان کا اہتمام کرنے والے کو ثواب ملے گا یا نہیں؟

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: میرے نزدیک اس کا جواب یہ ہے کہ میلاد شریف دراصل ایک ایسی تقریب مسرت ہوتی ہے جس میں لوگ جمع ہو کر بقدر سہولت قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سراپا نور کے سلسلے میں جو خوشخبریاں اَحادیث وآثار میں آئی ہیں اور خوارقِ عادات اور نشانیاں ظاہر ہوئی ہیں اُنہیں بیان کرتے ہیں، پھر شرکائے محفل کے آگے دستر خوان بچھایا جاتا ہے اور بقدر کفایت ماحضر تناول کرتے ہیں اور دُعائے خیر کر کے اَپنے اَپنے گھروں کو لوٹ جاتے ہیں۔ میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں منعقد کی جانے والی یہ تقریب عید، بدعت حسنہ ہے، جس کا اِہتمام کرنے والے کو ثواب ملے گا، اِس لیے کہ اِس میں حضور نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم شان اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت پر فرحت وانبساط کا اظہار پایا جاتا ہے۔ ❁ حسن المقصد فی عمل المولد: ۵ ❁

-•❁ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ❁•-

اِمامِ ربانی سیدنا مجدد الف ثانی شیخ اَحمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۳۴ھ) فرماتے ہیں کہ مجلس میلاد میں اگر اَچھی آواز سے تلاوتِ قرآنِ پاک کی جائے اور حضورِ اَقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت پاک اور صحابہ کرام، اَہل بیت عظّام اور اَولیائے اَعلام رضی اللہ عنہم کی عظمتوں کے قصیدے پڑھے جائیں تو اِس میں کیا حرج ہے؟ ناجائز تو یہ چیز ہے کہ قرآنِ مجید کے حروف میں تغیر وتحریف کر دی جائے، راگ اور موسیقی کے قواعد کی پابندی کی جائے اور تالیاں بجائی جائیں۔ ❁ مکتوبات شریفہ دفتر سوم مکتوب ۷۲ ❁

-•❁ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ❁•-

امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں کہ جس دِن اللہ تعالیٰ نعمت دے کر اِحسان کرے

Marfat.com

اُس دِن شکر کرنا چاہئے۔

حافظ سید غلام حسین مصطفیٰ رضا اپنی تصنیف لطیف ''ذِکر خیر الانام ﷺ'' میں رقمطراز ہیں کہ ''صاحب تفسیر طبری فرماتے ہیں کہ میں صاحب تفسیر خزینۃ القرآن، اِمامُ المفسرین، سند المحدثین، حضرت العلام سیّد موسیٰ المبرقعی ابن امام محمد تقی رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد ہوں اور امام محمد ابن اسماعیل بخاری بھی آپ کے شاگرد ہیں۔ ہم دونوں اَپنے اُستاد صاحب خزینۃ القرآن کے ہمراہ ہر سال ۱۲ ربیع الاوّل شریف کو مکہ مکرمہ میں سرکار دو عالم ﷺ کی جائے ولادت پر جایا کرتے تھے، وہاں جھوم جھوم کر وعظ فرمایا کرتے تھے اور سیّد الانبیاء ﷺ کو کبھی کبھی ہم اِس محفل پاک میں دیکھا کرتے تھے، اور ہم یہ کہتے کہ کیا خوب بات ہے کہ میلادِ نبی ﷺ کا ہے اور منانے والا آپ ﷺ کا نواسہ ہے۔

یہی قول امام بخاری نے ''اَسماء الرجال'' کے صفحہ ۵۲ جلد نمبر ۳ کے حاشیہ پر بیان فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں کہ جب سے مجھے روایت ابولہب والی ملی ہے۔ تو اُس وقت سے میں ہر سال صاحب تفسیر خزینۃ القرآن سیّد موسیٰ المبرقعی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ کی جائے ولادت پر جاتا ہوں۔ (ذِکر خیر الانام: ۲۴)

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

حضرت امام محدث اِبن جوزی رحمۃ اللہ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں کہ (م)

لَا زَالَ اَھْلُ الْعَرَبِ شَرْقًا وَ غَرْبًا وَاَھْلُ الْحَرَمَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ یَحْتَفِلُوْنَ بِمَجْلِسِ مَوْلِدِ النَّبِیِّ ﷺ وَ یَفْرَحُوْنَ بِقُدُوْمِ هِلَالِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ وَیَلْبَسُوْنَ الثِّیَابَ الْفَاخِرَۃَ وَیَتَزَیَّنُوْنَ بِاَنْوَاعِ الزِّیْنَۃِ وَیَتَطَیَّبُوْنَ وَ یَکْتَحِلُوْنَ وَیَاتُوْنَ بِالسُّرُوْرِ فِی ھٰذِہِ الْاَیَّامِ وَیَبْذِلُوْنَ مَا کَانَ عِنْدَھُمْ وَیَھْتَمُّوْنَ اِھْتِمَامًا بَلِیْغًا عَلٰی سِمَاعِ الْقِرَاءَۃِ لِمَوْلِدِ النَّبِیِّ ﷺ وَیَنَالُوْنَ بِذٰلِکَ فَوْزًا وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ۔ وَ مِمَّا جُرِّبَ اَنَّہٗ وُجِدَ فِیْ تِلْکَ الْاَیَّامِ کَثْرَۃُ الْخَیْرِ وَالْبَرَکَۃَ مَعَ السَّلَامَۃِ وَالْعَافِیَۃِ وَوُسْعَۃ

Marfat.com

الرِّزْقِ وَاِذْدِيَارِ الْمَالِ وَالْاَوْلَادِ وَلْاَمْنِ وَالْاَمَانِ فِي الْبِلَادِ وَالْاَمْصَارِ وَالسُّكُوْنِ وَالْقَرَارِ فِي الْبُيُوْتِ وَالدِّيَارِ بِبَرْكَةِ النَّبِيِّ ﷺ ۔

ترجمہ: عرب کے شرق وغرب (مصر، شام، یمن وغیرہ) اور تمام بلادِ عرب بالخصوص حرمین شریفین (مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ) کے باشندے میلادُ النبی ﷺ کی محفلیں منعقد کرتے آئے ہیں۔ جب ربیع الاوّل شریف کا چاند دیکھتے ہیں تو اُن کی خوشی کی اِنتہا نہیں رہتی۔ قیمتی لباس پہنتے ہیں...... قسم قسم کی زینت کا اظہار کرتے ہیں...... خوشبو لگاتے ہیں اور ان دنوں میں خوشیاں مناتے ہیں اور میلادُ النبی ﷺ سنتے ہی بڑی سعی بلیغ کو کام میں لاتے ہیں تو اس کے عوض میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑی کامیابی اور خیر و برکت حاصل کرتے ہیں اور یہ تجربہ شدہ اَمر ہے کہ اِن دِنوں میں کثرت سے خیر و برکت پائی جاتی ہے۔ اِس کے علاوہ سلامتی اور عافیت، رِزق میں وُسعت، مال واَولاد میں برکت، تمام ملک میں اَمن واَمان پایا جاتا ہے اور تمام گھروں میں سکون اور آرام حاصل ہوتا ہے، بلکہ رسول اللہ ﷺ کے صدقے سب کچھ حاصل ہوتا ہے۔ ﴿المولد النبوی ﷺ: ۵۸﴾

-•❖ ✻ ﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴾ ✻ ❖•-

حضرت علامہ مولانا ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ (م۱۰۱۴) اِرشاد فرماتے ہیں کہ

''تمام ممالک کے علماء اور مشائخ محفل میلاد اور اُس کے اجتماع کی اس قدر تعظیم کرتے ہیں کہ کوئی ایک بھی اِس کی شرکت سے اِنکار نہیں کرتا، ان کی شرکت سے مقصد اِس مبارک محفل کی برکات کا حصول ہوتا ہے''۔ ﴿المورد الروی فی المولد النبی ﷺ: ۹﴾

-•❖ ✻ ﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴾ ✻ ❖•-

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م۱۰۵۲ھ) فرماتے ہیں کہ

''آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے مہینہ میں محفل میلاد کا اِنعقاد تمام عالمِ اِسلام کا ہمیشہ سے معمول رہا ہے۔ اِس کی راتوں میں صدقہ، خوشی کا اظہار اور اِس موقعہ پر خصوصاً آپ ﷺ کی ولادت پر ظاہر ہونے والے واقعات کا تذکرہ مسلمانوں کا خصوصی معمول

Marfat.com

ہے۔ ﴿ ماثبت بالسنة: ۱۵۵ ﴾

ایک موقعہ پر شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں ''اے اللہ! میرا کوئی عمل ایسا نہیں جسے آپ کے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں' میرے تمام اعمال فسادِ نیت کا شکار ہیں' البتہ مجھ فقیر کا ایک عمل محض آپ ہی کی عنایت سے اس قابل (اور لائق التفات) ہے اور وہ یہ ہے کہ مجلس میلاد کے موقعہ پر کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت ہی عاجزی وانکساری' محبت وخلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجتا ہوں۔ اے اللہ! وہ کون سا مقام ہے جہاں میلاد پاک سے بڑھ کر تیری طرف سے خیر وبرکت کا نزول ہوتا ہے۔ اس لئے اے ارحم الراحمین! مجھے پکا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی بیکار نہ جائے گا بلکہ یقیناً تیری بارگاہ میں قبول ہوگا اور جو کوئی درود وسلام پڑھے اور اس کے ذریعہ دعا کرے وہ کبھی رد نہیں ہوسکتی۔ ﴿ اخبار الاخیار: ۶۲۴ ﴾

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م) فرماتے ہیں کہ

وَكُنْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ بِمَكَّةَ الْمُعَظَّمَةِ فِيْ مَوْلِدِالنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ يَوْمِ وِلَادَتِهٖ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَيَذْكُرُوْنَ اِرْهَاصَاتِهِ الَّتِيْ ظَهَرَتْ فِيْ وِلَادَتِهٖ وَمُشَاهَدِهٖ قَبْلَ بِعْثَتِهٖ فَرَاَيْتُ اَنْوَارًا سُطِعَتْ دَفْعَةً وَّاحِدَةً لَا اَقُوْلُ اِنِّيْ اَدْرَكْتُهَا بِبَصَرِ الْجَسَدِ وَلَا اَقُوْلُ اَدْرَكْتُهَا بِبَصَرِ الرُّوْحِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ كَيْفَ الْاَمْرُ بَيْنَ هٰذَا وَذٰلِكَ فَتَاَمَّلْتُ تِلْكَ الْاَنْوَارَ فَوَجَدْتُّهَا مِنْ قِبَلِ الْمَلَائِكَةِ الْمُوَكَّلِيْنَ بِاَمْثَالِ هٰذِهِ الْمُشَاهِدِ وَرَاَيْتُ يُخَالِطُ اَنْوَارُ الْمَلَائِكَةِ اَنْوَارَ الرَّحْمِ۔ ﴿ فیوض الحرمین ﴾

ایک مرتبہ ماہِ ربیع الاول شریف کی بارہویں تاریخ کو مکہ معظمہ میں اُس مکان میں جہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تھی' میلاد شریف کی محفل ہو رہی تھی' اُس محفل میں ہم بھی حاضر تھے' جس وقت میلاد شریف پڑھا جا رہا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن

Marfat.com

معجزات کا ذِکر ہو رہا تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت ظاہر ہوئے تھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ محفل پاک سے روشنی بلند ہوئی، جب غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ روشنی اُن فرشتوں کی تھی جو محفل میلاد شریف میں حاضر تھے۔ پھر جب مزید غور کیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ اَنوارِ ملائکہ اور اَنوارِ رحمت آپس میں ملے ہوئے تھے۔

❖ فیوض الحرمین: ۲۷ ❖ اسلام میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت: ۱۸ ❖

-••❄ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ❄••-

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۳۰ھ) فرماتے ہیں:

'فقیر کے مکان پر سال میں دو مجلسیں ہوتی ہیں۔ ایک محفل میلاد، دوسری ذِکر شہادت حسین رضی اللہ عنہ۔ سینکڑوں آدمی جمع ہوتے ہیں، دُرود شریف، قرآن شریف پڑھا جاتا ہے، وعظ ہوتا ہے، پھر سلام پڑھا جاتا ہے، بعد ازاں کھانے پر ختم شریف پڑھ کر حاضرین کو کھلایا جاتا ہے اور یہ سب باتیں فقیر کے نزدیک ناجائز ہوتیں تو فقیر کبھی نہ کرتا۔

❖ فتاویٰ عزیزی جلد اول ❖

-••❄ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ❄••-

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۳۷) فرماتے ہیں کہ

''ہمارے علماء مولد شریف میں بہت تنازعہ کرتے ہیں، تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں۔ جب صورت جواز کی موجود ہے، پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں اور ہمارے واسطے اِتباعِ حرمین کافی ہے، البتہ قیام کے وقت اِعتقاد تولد کا نہ کرنا چاہیے۔ اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جاوے مضائقہ نہیں، کیونکہ علام خلق مقید بزمان و مکان ہے۔ لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے، پس قدم رنجہ فرمانا ذات بابرکات کا بعید نہیں۔

❖ شمائم امدادیہ: ۹۳ ❖

ایک اور جگہ فرماتے ہیں ''مولد شریف تمام اہل حرمین کرتے ہیں اِسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذِکر کیسے مذموم ہوسکتا ہے، البتہ جو زیادتیاں لوگوں نے اختراع کی ہیں، نہ چاہئیں۔ ❖ شمائم امدادیہ: ۸۷ ❖

Marfat.com

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایک تصنیف میں اپنا معمول بیان فرمایا کہ "فقیر کا مشرب یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں بلکہ برکات کا ذریعہ سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں"۔ ﴿ فیصلہ ہفت مسئلہ: ۹ ﴾

-۰ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّم ۰-

امام کمال الدین الادفوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "الطالع السعید" میں "قوص" میں محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کئے جانے کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ

"ہمارے ایک مہربان دوست حضرت ناصر الدین محمود بن العماد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطیب محمد بن ابراہیم السبتی مالکی رحمۃ اللہ علیہ "قوص" کے رہنے والے تھے، عالم باعمل تھے۔ اپنے دار العلوم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ولادت کے دن محفل منعقد کرتے اور مدرسے میں چھٹی کرتے۔ استاذ سے کہتے: اے فقیہہ! آج خوشی ومسرت کا دن ہے۔ بچوں کو چھوڑ دو۔ پس ہمیں چھوڑ دیا جاتا' ان کا یہ عمل ان کے نزدیک میلاد کے اثبات اور اس کے جائز ہونے پر دلیل وتائید ہے۔ یہ شخص (محمد بن ابراہیم) مالکیوں کے بہت بڑے فقیہہ اور ماہر فن ہو گزرے ہیں۔ بڑے زہد وورع کے مالک تھے۔ علامہ ابوحیان اور دیگر علماء نے آپ سے ہی اکتساب فیض کیا۔ آپ نے ۶۹۵ھ میں وفات پائی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت (۱۲ ربیع الاوّل شریف) کو مدرسہ کے پاس سے گزرتے تو کہا کرتے' اے فقیہہ! یہ روزِ عید ہے' بچوں کو چھٹی کرادو اور اُنہیں گھر واپس بھیج دو تو وہ ہمیں چھٹی کر کے گھروں میں بھیج دیتے۔ ﴿ الحاوی للفتاوی: ۱/۱۹۷ ﴾

-۰ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّم ۰-

مولوی دلپذیر اپنی تصنیف "مولد دلپذیر" میں فرماتے ہیں کہ محفل میلاد شریف میں ملائکہ کا حاضر ہونا ثابت ہے' اس کے جواز پر شک لانا اور ایسی محفل پاک سے انکار کرنا نعوذ باللہ بہت بری بات ہے۔ حق سبحانہٗ وتعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے سب کو اس انکار سے بچائے۔......امین ﴿ مولد دلپذیر: ۷ ﴾

-۰ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّم ۰-

Marfat.com

مولوی صدیق حسن بھوپالی فرماتے ہیں کہ ''اِس میں کیا برائی ہے کہ اگر ہر روز ذکر حضرت ﷺ نہیں کر سکتے تو ہر اسبوع یا ہر ماہ میں التزام اس کا کہ کسی نہ کسی دِن بیٹھ کر ذکر یا وعظ سیرت وسمت ودِل وہدی وولادت وصفات آنحضرت ﷺ کا کریں۔ پھر ایام ماہِ ربیع الاوّل کو بھی خالی نہ چھوڑیں...... نیز لکھتے ہیں ''جس کو حضرت ﷺ کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں''۔

الشمامۃ لالعنبر یہ: ۱۸ اور ۱۲

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

حضرت علامہ محمد صدیق ہزاروی سعیدی ازہری ''رسائل میلادِ حبیب ﷺ'' میں ''تقدیم'' کے تحت رقمطراز ہیں کہ ''مکہ مکرمہ سے تعلق رکھنے والے دورِ حاضر کے عظیم محقق اور عالم دین' علامہ محمد علوی مالکی حسنی دامت برکاتہم العالیہ نے اہل سنت کے عقائد پر ''مفاھیم یجب ان تصحح'' کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے' جس کا ایک باب ''مفہوم المولد النبی ﷺ'' ہے' اُس میں آپ فرماتے ہیں ''بعض کے ذہنوں میں یہ فاسد تصورات پائے جاتے ہیں کہ اُن کے خیال کے مطابق ہم سال بھر میں صرف ایک مخصوص رات میں میلادُ النبی ﷺ کی محافل منعقد کرتے ہیں' اُس غافل شخص کو معلوم نہیں کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں میلادُ النبی ﷺ کے سلسلے میں سال بھر ایسے اِجتماعات منعقد ہوتے ہیں' جو بے مثال ہوتے ہیں۔

حرمین شریفین میں جب بھی کوئی خوشی کا موقعہ آتا ہے محفل میلاد منعقد کی جاتی ہے۔

جو شخص یہ کہتا ہے کہ ہم صرف ایک رات میں سرکارِ دوعالم ﷺ کا ذِکر کرتے ہیں اور تین سوانسٹھ راتوں سے غافل ہو جاتے ہیں' وہ ہم پر افترا پردازی کر رہا ہے اور واضح جھوٹ بولتا ہے' یہ ''مجالس میلاد'' اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دِن رات منعقد ہوتی ہیں اور یہ اجتماعات دعوتِ الی اللہ کا سب سے بڑا وسیلہ ہیں' مبلغین اور علماء کا فرض ہے کہ وہ اِن اِجتماعات کے ذریعے اُمت مسلمہ کو سرکارِ دوعالم ﷺ کے اخلاق وآداب' اَحوال وسیرت اور معاملات وعبادات سے آگاہ کرتے رہیں' انہیں نصیحت کریں اور خیر وفلاح کی طرف بلائیں۔ محمد علوی مالکی۔ مفاہیم یجب ان تصحح ص ۲۲۴، ۲۲۵

Marfat.com

علامہ علوی مالکی کے اِس بیان سے بخوبی واضح ہوا کہ حرمین شریفین میں نہ صرف ربیع الاوّل شریف، بلکہ سال بھر، بالخصوص ہر خوشی کے موقع پر محفل میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کی جاتی ہے۔

-•❖✻ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّم ✻❖•-

عرب امارات کے کثیر الاشاعتی اَخبار البیان میں ۱۲ ربیع الاوّل شریف ۱۴۲۰ھ/ ۲۵ جون ۱۹۹۹ء کو ابوظہبی حکومت کے مشیر سید علی ہاشمی کا بڑا محبت بھرا اور جامع مضمون شائع ہوا اُنہوں نے لکھا......

"كَانَ الْاِحْتِفَالُ بِذِكْرِى مَوْلِدِ الرَّسُوْلِ الْاَعْظَمِ والسنيد الْمُصْطَفٰى الْمُكَرَّمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ سَمَّاتِ اَهْلِ الْفَضْلِ وَالْخَيْرِ وَالْفَلَاحِ وَقَدْ حَرَصَ اَهْلُ الْعِلْمِ مَنْ اَصْلَحَ اللّٰهُ بِوَاطِنَهُمْ قَبْلَ ظَوَاهِرِ هِمْ اَشَدَّ الْحِرْصِ عَلٰى اِظْهَارِ مَشَاعِرِ الْوِدِ وَالتَّقْدِيْرِ وَالْاِحْتِرَامِ لِذِكْرِى مَوْلِدِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَدْ تَظَافَرَ السَّلَفُ الصَّالِحُ وَمَا زَالَ الْخَلَفُ الَّذِيْنَ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ يَتَسَابَقُوْنَ لِاِحْيَاءِ هٰذِهِ الذِّكْرٰى ذٰلِكَ لِاَنَّ مَوْلِدَهٗ صلی اللہ علیہ وسلم هُوَ اِيْذَانٌ بِالْقَضَاءِ عَلٰى لَيْلِ الشِّرْكِ وَالْجِهَالَةِ وَبِمَوْلِدِهٖ آنَ اَوَانٌ بِزُوْغِ فَجْرِ الْعِلْمِ وَالْخَيْرِ وَالْهِدَايَةِ۔

ترجمہ:۔ رسولِ اعظم، حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد منانا اَصحابِ فضیلت اور اہل خیر و فلاح لوگوں کی علامات میں سے ہے۔ وہ اہل علم' اللہ تعالیٰ نے جن کے ظاہر سے پہلے اُن کے باطن کی اصلاح فرمائی ہے' وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف منانے کے لئے اپنے جذبات محبت وعقیدت کا اظہار کرنے کے بڑے خواہاں ہوتے ہیں۔ سلف صالحین اور اُن کے نقش قدم پر چلنے والے لوگ ہمیشہ سے عید میلاد شریف میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے آئے ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف ہی نے شرک و جہالت کی رات کا خاتمہ کیا اور آپ کی ولادت ہی سے علم خیر اور ہدایت کی فجر طلوع ہونے کا وقت آن پہنچا۔

Marfat.com

محترم سید علی ہاشمی صاحب نے مزید لکھا......

وَاِذَا کَانَ الْمُسْلِمُوْنَ الْیَوْمَ فِیْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا یَحْتَفِلُوْنَ بِذِکْرِیْ مَوْلِدِهٖ ﷺ یَحْتَفِلُوْنَ بِذِکْرِیْ مَوْلِدِ کَرَائِمِ الْاَخْلَاقِ۔

ترجمہ:۔آج دُنیا کے مشرق و مغرب میں مسلمان جو سید عالم ﷺ کا یوم میلاد منا رہے ہیں تو وہ اِس سے صرف آپ ہی کا نہیں بلکہ اخلاقِ عظیمہ کا میلاد بھی منا رہے ہیں۔

سید ہاشمی صاحب نے اَپنے طویل آرٹیکل کے آخر میں لکھا......

اَحَقُّ النَّاسِ بِالْاِحْتِفَالِ بِهٰذِهِ الذِّکْرٰی الْعَظِیْمَةِ هٰذِهِ الْبِلَادُ الْاَمَارَاتِ الْعَرَبِیَّةِ الْمُتَّحِدَةِ

ترجمہ:۔عید میلادُ النبی ﷺ منانے کا سب سے زیادہ حق متحدہ عرب امارات کا ہے۔

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

عارف باللہ سید امین المکی الحنفی کے قصیدہ کے چند اشعار

یَا لَیْلَةَ الْاِثْنَیْنِ مَاذَا صَافَحَتْ ☆ یُمْنَاكَ مِنْ شَرَفٍ اشم وَ مِنْ غِنٰی

کُلُّ اللَّیَالِی اللبِیْضِ فِی الدُّنْیَا لَهَا ☆ نَسَبَ اِلَیْكَ فَاَنْتَ مِفْتَاحُ السَّنَا

فالقدر والاعباد والمعراج من ☆ حسناتك اللاتی بهرن الاعینا

ترجمہ:۔اے پیر کی رات تیرے دائیں ہاتھ میں کتنی گراں قدر شرافتیں اور کس قدر سرمایہ ہے۔دُنیا میں جتنی راتوں کے دامن میں بھی جو نور ہے وہ تمہاری نسبت سے ہے، چنانچہ تم ہر چاندنی کی کلید ہو۔لیلۃ القدر، عید الفطر، عید الاضحیٰ اور شبِ معراج کی آنکھوں میں آپ ہی کا نور ہے۔

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

Marfat.com

حالت نماز میں میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بہت سی آیات ایسی ہیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پاک کا ذِکر فرمایا گیا' اِس سے معلوم ہوا کہ میلاد کا ذکر سنتِ الہیہ ہے۔ اَب اگر جماعت کی نماز میں امام وہی آیاتِ تلاوت کرے جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا ذِکر ہے تو عین حالت نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد ہوتا ہے۔ غور کرو! امام کے پیچھے مجمع بھی ہے اور قیام بھی ہو رہا ہے' پھر آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذِکر بھی ہے۔

-•❖❄﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ﴾❄❖•-

﴿مزید محدثین کے فرمودات ''برکات میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم'' کے زیرِ عنوان درج ہیں﴾

یادِ محبوب میں آج دیکھو ہم نے محفل سجائی ہوئی ہے
ضبطِ غم ہے مگر آنسوؤں نے' آگ دل میں لگائی ہوئی ہے

﴿❖ راحتِ العاشقین: ۱۱۴ ❖﴾

-•❖❄﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ﴾❄❖•-

وہ عیسیٰ علیہ السلام کا یومِ ولادت دھوم دھام سے منائیں
بچوں کے ذہنوں میں بھی اس کا نقشہ بٹھائیں
کیوں نہ مسلمان عظمتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک تصور جگائیں
سب ملکر بااحسن طور عید میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منائیں

-•❖❄﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ﴾❄❖•-

Marfat.com

قدیم وجدید معمولات کا ربط

محافل میلاد اور جشن میلاد کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے مخالفین صرف اس لیے ناجائز اور (نعوذ باللہ) حرام قرار دیتے ہیں کہ اس قسم کی محفلیں اور جشن کی تقریبات ابتدائے اسلام میں منعقد نہیں ہوئیں۔ یاد رہے میلادِ رسول ﷺ کی خوشی اور محافل میلاد کی موجودہ صورتوں کی اصل خود عہد رسالت مآب ﷺ سے ملتی ہے کہ ان محفلوں کا منعقد کرنا اُصلاً جائز ہے۔

بات صرف اتنی ہے کہ ہر دور میں ہر چیز کی ہیئت اور صورت حالات کے مطابق مختلف ہو جاتی ہے۔ فریضہ حج کو ہی لیجئے اس کی ادائیگی کے انداز ذرائع آمد و رفت بتدریج بدلتے رہتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ آج بھی لوگ پیدل چل کر یا اونٹوں، گھوڑوں وغیرہ پر سوار ہو کر وہ فاصلے طے کرنے کے لئے جو اَب گھنٹوں میں طے ہو جاتے ہیں کئی کئی مہینے اور سال لگا دیں۔ جیسے جیسے زمانہ ترقی کرتا جاتا ہے، ویسے ویسے سہولیات سے استفادہ ہوتا رہتا ہے۔

اسلامی حکومت کے قیام کا مسئلہ لے لیجئے اس کے لیے شریعت نے یہ تو ضروری قرار دیا کہ مسلمانوں کی نمائندہ حکومت ہونی چاہئے لیکن اس کا انتخاب کس طرح ہو، حکومت کی تشکیل کس ڈھب پر کی جائے اور اس کے ادارے کس طرح وجود میں آئیں، پھر ان میں اختیارات کی تقسیم کس اُسلوب پر ہو۔ ان تفصیلات کے متعلق بالعموم خاموشی اختیار کی گئی ہے۔

خطبہ جمعہ سے قبل تقاریر کا رواج نہیں تھا، قرآن بھی تیس پاروں میں تقسیم نہیں تھا، کسی پارہ پر ربع، نصف، ثلث، کا نشان نہیں تھا، ابتدائے اسلام میں ان کا نام ونشان تک نہیں تھا، دینی مدارس کی ہیئت کذائی، تعلیمی نصاب کی تدوین، دینی علوم کی سندات کا اجراء نہیں تھا، حفاظِ کرام کی دستار بندی اور سالانہ اجتماعات کا اہتمام نہیں تھا، کسی اصحابی رضی اللہ عنہ یا تابعی رحمۃ اللہ علیہ نے کوئی رسالہ یا اخبار نکالا نہیں تھا۔

Marfat.com

اِسی طرح قرآن ہی کو لیجئے ہر زبان میں اِس کی تعلیمات کو لوگوں تک پہنچانے کے لیے ضروری تھا کہ اِس کے تراجم اور تفاسیر بھی مختلف ممالک کے لوگوں کے زبان اور فہم کے مطابق ہوں۔ لیکن دین کے بارے میں ظاہری الفاظ پر نظر رکھنے والا پختہ اور سخت ذہن ہر دور میں ہونے والے نئے کام کے مقابلے میں صف آراء رہا ہے۔

چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان میں جب پہلی مرتبہ ضرورت کے پیشِ نظر قرآنِ حکیم کا ترجمہ فارسی میں کیا تو یہاں کے ظاہر بین علماء نے اُن کے خلاف شور مچادیا' کفر و بدعت کے فتوے صادر کئے کہ قرآن کو عربی زبان سے فارسی میں منتقل کیا جارہا ہے' لیکن آنے والے وقت نے ثابت کردیا کہ یہ نئی بدعت مصلحت وقت اور عین تقاضائے تبلیغ دِین تھی۔ جب کہ فتویٰ لگانے والے اُس وقت اِس مصلحت سے ناآشنا تھے۔

اوائل اِسلام میں پختہ مکانات بنانا ناپسند کیا جاتا تھا۔ لہٰذا مسجد کو بھی ازروئے شرع پختہ بنانا ناجائز تصور کیا جاتا رہا۔ پھر ایک وقت آیا جب اِسلامی سلطنت کی حدیں شرق و غرب تک پھیل گئیں' تہذیب و ثقافت اور رہن سہن کے طریقوں میں تبدیلیاں آئیں۔ لوگوں نے اَپنی رہائش کے لیے بڑے بڑے کشادہ مکانات بنانا شروع کردیئے تو علماء نے وقت کے تقاضوں کے مطابق اَللہ کے گھروں کی تعمیر کو بھی اِسی طرح نہ صرف جائز کہا بلکہ عظمت اِسلام کے پیشِ نظر ضروری قرار دیا۔

اِسی طرح نمازِ جمعہ سے پہلے مساجد میں دوسری اَذان جو خطبہ سے پہلے پڑھی جاتی ہے' یہ عہدِ عثمان رضی اللہ عنہ میں شروع کی گئی۔

اِسی طرح جہاد کو لیجئے پہلے تیر تلوار سے گھوڑے پر بیٹھ کر جہاد کیا جاتا تھا' اب بندوق ہوائی جہاز، ٹینک بلکہ ایٹم بم تک استعمال ہوتے ہیں۔ اَب اگر کوئی کہے کہ اِن چیزوں سے جہاد بدعت ہے تو یہ اُس کی کم عقلی اور دِین سے دوری کا نتیجہ ہے' وہ دِین کی روح کو سمجھ ہی نہیں سکا۔ یہی بات میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے' اسی پس منظر میں اگر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودہ صورتِ حال دیکھیں تو یہ اَپنی اصل کے اِعتبار سے بالکل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اَپنی سنت

Marfat.com

ہے، جس طرح ہم محفل میلاد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت سنتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل وکمالات اور مختلف انداز میں سیرت طیبہ کے تذکرے ہوتے ہیں اور یہی ہمارے جشن میلاد کا مقصد ہے، اسی طرح کی محفلیں جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل وکمالات کا ذکر ہوتا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی منعقد ہوتی تھیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ جدید سہولتوں کو بروئے کار لایا جاتا ہے۔

❖ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محافل میلاد کا تذکرہ تفصیل کے ساتھ ❖

❖ ''برکات میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم'' کے زیرِعنوان ملاحظ فرمائیں ❖

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

تاریخ وسیرت کی کتابوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ مقدسہ کا ذِکر بڑی تفصیل سے آیا ہے، تمام محدثین اور آئمہ مجتہدین اپنی مبارک زندگیوں میں زبانی اور قلمی طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ذکر کو ولادت سے وصال تک نظماً ونثراً بیان فرماتے رہے

جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کیئے جانے والے سب جائز اُمور عہد رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں الگ الگ کیئے جاتے تھے، لہٰذا اَب بھی یہ جلوس، محافل نعت خوانی اور تقاریت از رُوئے شرع جائز اور دُرست ہیں۔

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم منانے کی اصل زمانہ پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے ذِکرِ میلاد خود منایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے منایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود سنا اور یہ نہیں کہا کہ تم یہ بدعت کر رہے ہو اور بدعت بھی ایسی جو ضلالت ہو اور ضلالت کی وجہ سے فی النار ہو جاؤ گے، نہیں نہیں!

بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں پر فرمایا: اے نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے والے ''اللہ تمہارے منہ کو سلامت رکھے''

کہیں فرمایا: اے میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم منانے والے ''اللہ کی رحمت کے دروازے تم پر کھل گئے اور سب فرشتے تمہارے لیے رحمت وبخشش کی دعا مانگتے ہیں'' کہیں فرمایا: اے نعت رسولِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے والے ''اللہ تیری جبرائیل امین علیہ السلام سے مدد فرمائے''

Marfat.com

اور کہیں میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کرنے پر فرمایا: ''تمہارے لئے میری شفاعت حلال ہوگئی''

اور یہ تمام اِنعامات و اِکرامات صرف اُن لوگوں کے لیے، ہی مخصوص نہیں فرمادیئے' جو عہدِ نبوی میں میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے وجلوس منعقد کرتے تھے' بلکہ ہر اُس شخص کو اس کا حقدار قرار دے دیا جو رہتی دُنیا تک یہ عمل کرتا رہے۔

ہم میلاد شریف اِس لیے کرتے ہیں کہ بار بار ذِکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارے دِلوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لگن پیدا ہو جائے۔

محفل میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم' محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوٹی ہوئی ڈور کو جوڑنے کے لئے بہت اکسیر نسخہ ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ جس اَنداز سے ہم آج میلاد منا رہے ہیں اس کی کوئی دلیل قرآن وحدیث میں بھی ہے؟

اس سلسلے میں عرض ہے کہ سرکارِ دوعالم' نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات طیبہ میں مسجد نبوی شریف کچی مٹی کی بنی ہوئی تھی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں بھی بظاہر کچی ہی رہی۔ لیکن جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے مسجد کو شہید کروا کر پختہ بنوانے کا اِرادہ کیا تو اِعتراض اُٹھا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں تو کچی ہی تھی آپ رضی اللہ عنہ اِس کو پختہ بنوا رہے ہیں؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں بظاہر تمہارے گھر بھی تو کچے تھے۔ اَب تمہارے گھر تو پختہ بنے اور اللہ تعالیٰ کا گھر کچا رہے' یہ مناسب نہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مسجد کو شہید کیا اور پختہ بنیادوں پر بنوائی اور آج کل جو مساجد میں سہولتیں حاصل ہیں اس کی مثال پچھلے زمانے میں نہیں ملتی۔ مثلاً اے سی، ہیٹر، کارپٹ اور سپیکر وغیرہ تو اس کا جواب ظاہر ہے کہ یہی ہوگا کہ حالات کے بدلنے کے ساتھ ساتھ مساجد کا اِہتمام بھی جدید طریقے سے کرنا پڑتا ہے' تاکہ لوگوں کا رجحان مساجد کی طرف رہے' کہیں کچی مسجد سمجھ کر دِل سے اہمیت نہ جاتی رہے۔ باقی نماز میں تو تبدیلی نہیں ہوئی' وہ تو ویسی ہی ہے' اَلبتہ اس کو ادا کرنے کے لئے

Marfat.com

جدید سہولتوں سے فائدہ اُٹھایا گیا ہے‘ تا کہ بندہ سکون سے نماز اُدا کر سکے۔ تو بھائی اِس کا بھی یہی جواب ہے کہ نبی پاک ﷺ کا میلاد بیان کرنا تو قرآن وحدیث سے ثابت ہو گیا اور بزرگانِ دین کے عمل سے بھی ثابت ہو گیا۔ رہا طریقے کا معاملہ تو اِس میں جیسے جدید سہولتیں میسر آتی جاتی ہیں اِس سے استفادہ حاصل کیا جاتا ہے‘ تا کہ لوگوں کے دِلوں میں اِس محفل کی عظمت پیدا ہو۔ لوگ اِس محفل میں شریک ہوں گے تو محبت رسول ﷺ بڑھے گی ‘جب محبت رسول ﷺ میں اضافہ ہو گا تو آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلنا آسان ہو جائے گا۔ اگر پھر دِل مطمئن نہیں ہوتا تو آئیں قرآن مجید کے حوالے سے عرض کرتا ہوں‘ یہ تو مانتے ہیں کہ پہلے اتنا اہتمام نہیں ہوا تھا جتنا اَب ہونے لگا ہے تو یہ بھی قرآن مجید سے ہی ثابت ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ......

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۔(پ۳۰‘ الضحیٰ:۴)

ترجمہ: اور بے شک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے۔

اے میرے پیارے محبوب ﷺ وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ اِنسانوں کا فکر بھی کم ہوتا چلا جاتا ہے۔ لیکن تو میرا محبوب ہے‘ تیری شان یہ ہے کہ ہر آنے والی گھڑی میں تیرا ذکر پہلے سے بلند ہوتا جائے گا۔ اِس لئے کہ......

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ط ﴿پ۳۰‘ الانشراح:۴﴾

ترجمہ: اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذِکر بلند کر دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے محبوب ﷺ تیرا ذِکر بلند کرنے والا میں ہوں‘ اِس میں کبھی کمی نہیں آسکتی

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اُسے منظور بڑھانا تیرا
رہے گا یوں ہی اُن کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

Marfat.com

اِس سے محفل میلاد کے اِنعقاد کا معنی ظاہر ہوتا ہے ہاں اَلبتہ اِس کی شکلیں اور صورتیں مختلف ہو سکتی ہیں مگر پھر بھی اسکی حقیقت اور معنی ہر شکل وصورت میں ضرور موجود ہے' خواہ وہ روزہ کی شکل میں ہو یا کھانا اور شرینی کھلانے کی شکل میں ۔ ذکرِ رسول ﷺ پر مشتمل اجتماع اور جلسے کی شکل میں ہو' خواہ نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اَقدس پر درود شریف پڑھنے کی شکل میں یا پھر آپ کی عادات وخصائل اور سیرت کے مختلف پہلوؤں پر مشتمل تقاریر اور بیانات سننے کی شکل میں ۔

-•❖❄ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ ❄❖•-

عاشق سن سن جھوم رہے ہیں آقا ﷺ کا میلاد
گیت نبی ﷺ کے گانے والے اچھے لگتے ہیں
سفری پہ بھی خاص کرم ہے کملی والے کا
سب میلاد منانے والے اچھے لگتے ہیں

❖ راحت العاشقین :۱۱۱ ❖

اللہ تعالیٰ ہمیں سرکارِ دوعالم نورِ مجسم ﷺ کی پکی سچی محبت عطا فرمائے ۔ اور جس طرح عقیدت واِحترام سے ہم میلاد پاک کا اِنعقاد کرتے ہیں اس عقیدت واحترام سے اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ النبی الامین ﷺ۔

-•❖❄ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ ❄❖•-

بلا شبہ آنحضرت ﷺ اَپنے یومِ ولادت کو عظمت بخشتے تھے اور اس دِن اللہ تعالیٰ کی اُن نعمتوں کا شکر ادا فرماتے تھے جو آپ ﷺ پر کی گئیں' خاص طور پر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس دِن کو اُن کے وجودِ مسعود کے ظہور کی فضیلت عطا فرمائی اور پھر اس ذاتِ بابرکات کے صدقے تمام موجودات کو شرف اور سعادت بخشی اور اس دن کو روزہ رکھ کر بھی آنحضرت ﷺ اِس دن کی فضیلت کا اظہار فرمایا کرتے تھے جیسا کہ حضرت اَبی قتادہ کی روایت سے ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے پیر کے دن روزہ رکھنے کی بابت سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: اِس میں میری ولادت ہوئی تھی اور اِسی روز

Marfat.com

میں مجھ پر وحی نازل ہوئی تھی۔ ﴿صحیح مسلم کتاب الصیام﴾

-صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ-

میلاد پاک کے جلسوں میں آپ کی فضیلتوں اور سعادتوں کو اور لازوال معجزات وکمالات کو بیان کیا جاتا ہے۔ نیز آپ ﷺ کی محبت وعظمت کو دلائل کی روشنی میں واضح کرنا' آپ ﷺ کی سیرت مقدسہ واخلاق حسنہ کو بیان کرنا مراد ہوتا ہے۔اسی طرح آپ ﷺ کی رحمت کاملہ' رسالتِ عامہ کو ظاہر کرنا اور آپ ﷺ کی شانِ ختمِ نبوت اور آپ ﷺ کا نعمت عظمیٰ ہونا اور آپ ﷺ کی شان باعث ایجاد دو عالم کو بیان کرنا مقصود ہوتا ہے۔جشن میلاد پاک میں یہ اہم مقاصد شامل ہوتے ہیں۔اور یہ وہ مقاصد حسنہ ہیں جن کی اصل قرآن وسنت سے ثابت ہے۔

-صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ-

دِن میثاق دے رب سچے نے آپ میلاد منایا
سب نبیاں دیاں روحاں دا سی مجمع خوب سجایا
سوہنے دے میلاد دا مڑ کے سب نوں ذکر سنایا
صائم پھر میلاد منان دا سب نوں حکم لگایا

﴿رحمت دا خزانہ: ۹۵﴾

-صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ-

Marfat.com

محفل میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور بدعت

محفل میلاد کے جواز پر ہر عہد کے اکابر علماء اُمت کا اِتفاق واجماع چلا آرہا ہے۔ محفل میلاد کیا ہے؟ ذِکر میلادِ رسول ﷺ کا اِہتمام اور یہ اِہتمام ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے۔ علماء اور اُولیاء ہر زمانے میں ذِکرِ میلاد کو جائز ٹھہراتے' اِسے پسند فرماتے اور خود اِہتمام کرتے رہے ہیں۔ محفل میلاد کی موجودہ ہیئت کذائی' جن عناصر واجزاء پر محیط ہے' وہ سب شریعت کی رُو سے جائز ومباح ہیں اور ولادتِ رسول ﷺ کی خوشی منانا قرآن کا مطلق حکم ہے' جو اِس ہیئت کذائی کو شامل ہے اور جب سے یہ موجودہ ہیئت کذائی رائج ہوئی' ہر زمانے کے اکابر علماء اُمت اور اَولیائے عظام برابر اِس کی تحسین کررہے ہیں۔ پس محفل میلاد کے جواز پر علماء کا اِتفاق واِجماع ہے اور اِس کا منکر بدعتی اور قابلِ مذمت ہے جیسا کہ بیسیوں علماء کے متفقہ فتویٰ میں کہا گیا۔

فَالْمُنْكِرُ لِهٰذَا مُبْتَدِعٌ بِدْعَةٍ سَيِّئَةٍ مَذْمُوْمَةٍ لِإِنْكَارِهٖ عَلٰى شَيْءٍ حَسَنٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَالْمُسْلِمِيْنَ كَمَا جَاءَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَا رَآهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ وَالْمُرَادُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ هٰهُنَا الَّذِيْنَ كَمَلُوا الْإِسْلَامَ كَالْعُلَمَاءِ الْعَامِلِيْنَ وَعُلَمَاءِ الْعَرَبِ وَالْمِصْرِ وَالشَّامِ وَالرُّوْمِ وَالْأَنْدَلُسِ كُلُّهُمْ رَأَوْهُ حَسَنًا مِّنْ زَمَانِ السَّلَفِ إِلَى الْآنِ فَصَارَ الْإِجْمَاعُ ۔ وَالْأَمْرُ الَّذِيْ ثَبَتَ بِإِجْمَاعِ الْأُمَّةِ فَهُوَ حَقٌّ لَيْسَ بِضَلَالٍ ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَجْتَمِعُ أُمَّتِيْ عَلَى الضَّلَالَةِ ۔ فَعَلٰى حَاكِمِ الشَّرِيْعَةِ تَعْزِيْرُ الْمُنْكِرِ

ترجمہ:- پس محفل میلاد اور قیام کا انکار کرنے والا بدعتی ہے' یہ انکار ایک بدعت سیئہ

Marfat.com

و مذموم ہے کہ اُس نے ایسی چیز سے اِنکار کیا جو اللہ تعالیٰ اور اَہل اِسلام کے نزدیک نیک تھی جیسا کہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ میں آیا ہے کہ جس چیز کو مسلمان نیک اِعتقاد کریں وہ خدا کے نزدیک نیک ہے۔ یہاں مسلمانوں سے کامل مسلمان مراد ہیں' جیسے علمائے باعمل' چنانچہ مجلس میلاد و قیام کو علمائے عرب' مصر' شام' روم اور اُندلس نے سلف سے آج تک مستحسن جانا تو اجماع ہو گیا اور جو اَمر اجماعِ اُمت سے ثابت ہو وہ حق ہے' گمراہی نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری اُمت گمراہی پر اِتفاق نہیں کرتی پس حاکمِ شرع پر لازم ہے کہ منکر کو سزا دے۔ (جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۲۰۵/از سید عبد الرحمٰن بخاری)

-صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ-

خود اَہل حدیث عالم میاں نذیر حسین دہلوی کے ایک مصدقہ فتویٰ میں اِس کی وضاحت اِن اَلفاظ میں کی گئی ہے۔

خدا اور رسول کا کسی چیز کو جائز نہ کہنا اور بات ہے اور ناجائز کہنا دوسری بات' تم جو ناجائز کہتے ہو تو ذرا یہ بتاؤ کہ خدا و رسول نے ناجائز کہاں کہا ہے (ملخصاً)۔

پس مجلس میلاد و قیام اور دیگر بہت سے اُمور مُتنازع فیہا کے جواز پر ہمیں کوئی دلیل قائم کرنے کی کوئی حاجت نہیں' شرع سے ممانعت نہ ثابت ہونا ہی ہمارے لیے دلیل ہے' ہم سے اُس کی سند مانگنا سخت نادانی ہے' ہاں! تم جو ناجائز و ممنوع کہتے ہو تم ثبوت دو کہ خدا و رسول نے اِن چیزوں کو کہاں ناجائز فرمایا ہے اور اِن شاء اللہ تعالیٰ ہرگز اِس کا ثبوت نہ دے سکو گے (فتاویٰ: ۲۶/۴۲۸)۔ (جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۱۹۲/از سید عبد الرحمٰن بخاری)

-صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ-

حضور ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف لطیف ''ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' میں رقمطراز ہیں کہ

بعض متشدّد دین' محفل میلاد کے اِنعقاد کو بدعت کہتے ہیں اور بدعت بھی وہ جو مذموم ہے اور ضلالت ہے۔ بیشک حدیث پاک میں بدعت سے اِجتناب اور پرہیز کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ غور طلب اَمر یہ ہے کہ بدعت کا مفہوم کیا ہے' اگر بدعت کا مفہوم یہ ہے کہ وہ عمل جو

Marfat.com

عہدِ رسالت میں اور عہدِ خلافت راشدہ میں نہ تھا اور اس کے بعد ظہور پذیر ہوا وہ بدعت ہے اور بدعت مذمومہ ہے اور اس پر عمل کرنے والا گمراہ ہے اور دوزخ کا ایندھن ہے تو پھر اس کی زد صرف محفل میلاد پر ہی نہ پڑے گی بلکہ اُمت کا کوئی فرد بھی اِس کی زد سے بچ نہیں سکے گا۔ یہ علوم جن کی تدریس کے لئے بڑے بڑے مدارس اور جامعات اور یونیورسٹیاں قائم کی گئی ہیں اور جن پر کروڑہا روپیہ خرچ کیا جارہا ہے ان علوم میں سے بیشتر وہ علوم ہیں جن کا خیر القرون میں یا تو نام ونشان ہی نہ تھا اور اگر تھا تو اس کی موجودہ صورت کا کہیں وجود نہ تھا۔ صرف‘ نحو‘ معانی‘ بلاغت‘ اصولِ الفقہ‘ اصول حدیث‘ یہ تمام علوم بعد کی پیداوار ہیں۔ کیا جن علماء وفضلاء نے اِن علوم کو مدّون کیا اور اپنی گراں قدر زندگیاں‘ اپنی قیمتی صلاحیتیں اور اوقات ان کو معراج کمال تک پہنچانے کے لئے اور ان کی نوک پلک سنوارنے کے لئے صرف کئے کیا وہ سب بدعتی تھے اور اس بدعت کے اِرتکاب کے باعث وہ سب ان حضرات کے فتویٰ کے مطابق جہنم کا ایندھن بنے پھر گزشتہ چودہ صدیوں میں اسلام کے دامن میں کون رہ جاتا ہے جسے جنت کا مستحق قرار دیا جائے۔ اِسی طرح علوم قرآن وسنت اور فقہ کی تدوین تو خیر القرون میں نہیں کی گئی تھی یہ بھی بعد میں آنے والے علماء وفضلاء کی شبانہ روز جگر کاویوں اور کاوشوں کا ثمر ہیں۔ پھر یہ علوم جن کا وجود ہی مجسمہ ٔبدعت ہے‘ کی تدریس کے لئے جو جامعات اور یونیورسٹیاں آج تک تعمیر کی گئیں یا اب بھی تعمیر کی جارہی ہیں اور ان پر کروڑھا روپیہ خرچ کیا جارہا ہے کیا یہ سب تعلیماتِ دین کی خلاف ورزی ہے اور غضب الٰہی کو دعوت دینے کا باعث ہے۔ یہ عظیم الشان مسجدیں اور اِن کے فلک بوس مینار اور ان کے مزین محراب‘ عہد رسالت میں کہاں تھے‘ کیا ان سب کو آپ گرادینے کا حکم دیں گے۔ کیا آپ قاطع بدعت کہلانے کے جنون میں اپنی فوج سے توپیں‘ ٹینک‘ بمبار طیارے سب چھین لیں گے اور اس کے بجائے اُنہیں تیر کمان دے کر میدانِ جنگ میں جھونک دیں گے۔ جو بدعت کی آپ نے تعریف کی ہے وہ تو اِن تمام چیزوں کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہے‘ کیا اِسلام جو دین فطرت ہے اس کی ہمہ گیر تعلیمات اور اس کی جہاں پرور روح کو آپ اپنے ذہن کے تنگ زنداں میں بند کرنے کی ناکام کوشش میں اپنا وقت ضائع کرتے رہیں

Marfat.com

گے۔ ہم اِن حضرات کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ علماء اِسلام نے بدعت کی جو وضاحت اور تشریح کی ہے اُس کو پیش نظر رکھا جائے تو اِس قسم کے توہمات سے اِنسان کو واسطہ ہی نہیں پڑتا۔ وہ فرماتے ہیں کہ بدعت کی پانچ قسمیں ہیں۔

واجب...... مستحب...... مکروہ...... مباح...... حرام

۱۔ واجب :- اِس نئی چیز میں کوئی مصلحت ہو تو وہ واجب ہے۔ جیسے علوم صرف ونحو وغیرہ کی تعلیم وتدریس اور اہل زیغ و باطل کا رد۔ اگر چہ یہ علوم عہد رسالت میں موجود نہ تھے لیکن قرآن وسنت اور دین کو سمجھنے کے لئے اب اِن کی تعلیم اور تدریس واجبات دینیہ میں سے ہے۔ اِسی طرح جو باطل فرقے اس زمانہ میں ظاہر نہیں ہوئے تھے بلکہ بعد میں موجود ہوئے اُن کی تردید آج کل کے علماء پر فرض ہے۔

۲۔ مستحب :- وہ چیزیں جس میں لوگوں کی بھلائی، بہتری اور فائدہ ہے وہ مستحب ہیں جیسے سراؤں کی تعمیر تاکہ مسافر وہاں آرام سے رات بسر کر سکیں یا میناروں پر چڑھ کر اذان دینا تاکہ مؤذن کی آواز دور دور تک پہنچ سکے یا عام مدارس کا قیام تاکہ علم کی روشنی ہر سو پھیلے۔ یہ مستحبات اور مندوبات میں سے ہے۔

۳۔ مباح :- جیسے کھانے پینے میں وسعت اور فراخی، اچھا لباس پہننا، آٹا چھان کر استعمال کرنا یہ مباحاتِ شرعیہ ہیں۔ اگر چہ عہد رسالت میں اَن چھنے آٹے کی روٹی اِستعمال ہوتی تھی، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اَن چھنے آٹے کی روٹی تناول فرمایا کرتے لیکن اگر کوئی آٹا چھان کر روٹی پکاتا ہے تو یہ اُس کے لئے مباح ہے۔ بدعت اور گمراہی نہیں تاکہ اُس کو دوزخی ہونے کی یہ حضرات بشارت سنائیں۔

۴۔ مکروہ :- وہ کام جس میں اسراف ہو وہ مکروہ ہیں۔ اِس طرح مساجد اور مصاحف کی غیر ضروری زیب وزینت

۵۔ حرام :- ایسا فعل جو کسی سنت کے خلاف ہو اور اُس میں کوئی شرعی مصلحت نہ ہو۔ محفل میلاد کے اِنعقاد میں نہ کسی سنت ثابتہ کی خلاف ورزی ہے اور نہ کسی فعل حرام کا اِرتکاب ہے، بلکہ یہ نعمت خداوندی پر شکر ہے اور شکر کا ادا کرنا کثیر آیات سے ثابت ہے، اِسی

Marfat.com

طرح آیت ''فلیفرحوا'' سے اِس فضل ونعمت خداوندی پر اِظہارِ مسرت کرنا حکم الٰہی ہے

علامہ اِبن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے معترضین کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ محفل میلاد کا اِنعقاد بے اصل نہیں ہے بلکہ اِس کے لئے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اصل موجود ہے۔ اِس ضمن میں اُنہوں نے یہ حدیث تحریر فرمائی جو صحیحین میں موجود ہے۔

''کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ میں تشریف فرما ہوئے تو یہودیوں کو پایا کہ وہ عاشوراء کے دِن روزہ رکھا کرتے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے اس کی وجہ پوچھی تو اُنہوں نے کہا یہ وہ دِن ہے جس دِن فرعون غرق ہوا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نجات پائی' ہم اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا شکر ادا کرنے کے لئے روزہ رکھتے ہیں۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! تم سے زیادہ ہم اس بات کے حق دار ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نجات پر اللہ تعالیٰ کا شکرادا کریں۔''

(چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی روزہ رکھا اور اپنی اُمت کو بھی ایک دن کے بجائے دو دِن کا روزہ رکھنے کی ہدایت فرمائی)

اس لئے ہم بصد ادب اور از راہ جذبہ خیر اندیشی ان حضرات کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ اس تشدد کو ترک کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب کی ولادت باسعادت سب اُمتوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا عظیم الشان احسان ہے۔ آیئے اس روز مل کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ شکرادا کیا کریں۔ سب مل کر اس کی تسبیح وتہلیل کے نغمے الاپا کریں۔ اظہارِ مسرت کے ہر جائز طریقہ کو شرعی حدود کے اندر رہتے ہوئے بروئے کار لائیں۔ ایسی محفلوں کا انعقاد کریں جن میں اُمت مصطفویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افراد جمع ہوں اور ان کے علماء اور حکماء سیرت محمدیہ سے انہیں آگاہ کریں' اس کے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ جمال وکمال میں عقیدت ومحبت سے صلوٰۃ وسلام کے رنگین پھول پیش کیا کریں اور یہ اہتمام بہرحال ملحوظ خاطر رہے کہ کوئی ایسی حرکت نہ ہونے پائے جس میں کسی فرمانِ الٰہی کی نافرمانی ہو یا سنت نبوی کے خلاف ورزی ہو۔

اس سلسلہ میں ہم سب متفق ہیں اور ہمارا غیر مشروط تعاون ان مصلحین اُمت کو میسر

Marfat.com

رہے گا جو اس نیک مقصد کے لئے کوشاں ہیں۔

ولادتِ مصطفیٰ ﷺ ابدی مسرتوں اور سچی خوشیوں کی پیغامبر بن کر آئی تھی جس سے کائنات کی ہر چیز شاداں و فرحاں تھی۔ فرشتے شکر ایزدی بجا رہے تھے' عرش اور فرش میں بہار کا سماں تھا۔ لیکن ایک ذات تھی جو فریاد کناں تھی جو مصروف آہ و فغاں تھی جو چیخ چلا رہی تھی۔ اور اپنی بدبختی اور حرماں نصیبی پر اشک فشاں تھی اور وہ ملعون ابلیس کی ذات تھی۔

علامہ ابوالقاسم سہیلی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف لطیف ''روض الانف'' میں لکھتے ہیں کہ ''ابلیس ملعون زندگی میں چار مرتبہ چیخ مار کر رویا۔ پہلی مرتبہ جب اس کو ملعون قرار دیا گیا' دوسری مرتبہ جب اُسے بلندی سے پستی کی طرف دھکیلا گیا' تیسری مرتبہ جب سرکار دو عالم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی' چوتھی مرتبہ جب سورۃ فاتحہ نازل ہوئی۔''

❖ ضیاءُ النبی ﷺ: ۵۱/۲ از پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ ❖

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

میلادِ مصطفےٰ ﷺ یہ ایک مستحب عمل ہے جس کو جمہور محدثین' مفسرین اور اہل اسلام دُنیا بھر میں کرتے آرہے ہیں' اس لئے اِس پاکیزہ محفل کو شرک و بدعت کہنا قرآن وحدیث سے ناواقف ہونے کی دلیل ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

میلاد کے جواز کا انکار کرنا بدعت اور قابل تعزیر ہے۔ جب یہ معلوم ہو گیا کہ محفل میلاد کا جواز اکابرین اُمت اور علماء کرام پسندیدہ عمل ٹھہراتے ہیں اور نہایت شوق و محبت سے اِس کا اہتمام کرتے ہیں تو کمر بستہ رہے وہ یقیناً اجماع علماء کے انکار کی بدعت میں مبتلا ہے پس یہ شخص بدعتی اور مستحق تعزیز ہے۔

❖ جشن میلادُ النبی ﷺ: ۲۱۲/ از سید عبدالرحمٰن بخاری ❖

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

Marfat.com

خوشی منانے کے مروّجہ طریقے

ہمارے ہاں خوشی منانے کے مروجہ جائز طریقے کیا ہیں؟ وہ یہ ہیں کہ ہم خوشی منانے کے لئے جسم ولباس کو پاک کرتے ہیں' مکان ودُکان کو پاک کرتے ہیں' گھر کو اَچھے طریقے سے سجاتے ہیں' تزئین وآرائش کرتے ہیں' جھنڈیاں اور لائٹیں وغیرہ لگاتے ہیں' دوست اَحباب کی ضیافت کا اِہتمام کرتے ہیں اور اَپنے چہرے پر خوشی کا اِظہار کرتے ہیں۔ اَب تم ہی بتاؤ کہ اگر کسی کے گھر شادی کا موقع ہو یا کوئی اور خوشی کا موقع ہو تو وہ کپڑے میلے کچیلے پہن لے اَپنے گھر کو گندا کر لے' مکان میں اَندھیرا کر لے اور چہرے پر تیوری چڑھالے تو کون سمجھدار اُس کے اِس عمل کو اَچھا کہے گا۔ سب اُس کو بے وقوف ہی کہیں گے' تو پھر ظاہر ہے کہ خوشی کے جتنے جائز طریقے ہیں وہ سب عید میلاد کو اِستعمال ہوں گے۔

اِسی لئے نبی رحمت ﷺ کے عشاق بارہویں ربیع الاوّل شریف کو آپ ﷺ کی ولادت کی خوشی مناتے ہیں' آپ ﷺ پر دُرودوسلام بھیجتے ہیں' اَپنے گھروں اور مساجد وغیرہ کو سجاتے ہیں' چراغاں کرتے ہیں اور مہمانوں کی ضیافت کرتے ہیں۔ جو خوشی کے جائز طریقے ہیں ان سے اہل اِیمان اَپنی اِیمانی بشاشت اور رُوحانی شادمانی کا اظہار کرتے ہیں۔ اہل اِیمان اَللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کی تشریف آوری پر خوشیاں منا کر قرآن کے مدعاء اور منشاء حکمِ الٰہی پر عمل کر کے مزید رحمتیں سمیٹتے ہیں۔

اَب جن لوگوں کے لئے رسولِ اَکرم ﷺ کی آمد خوشی کا باعث نہیں' وہ چاہے اپنے گھروں کو گندا رکھیں اور اپنے ماتھے پر تیوریاں چڑھائیں' ہمیں ان سے کیا؟ ہمیں تو سارے جہاں سے بڑھ کر خوشی ہی پیارے آقا ﷺ کی آمد کی ہے' اس لئے ہم تو یہ خوشیاں مناتے رہیں گے۔

Marfat.com

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدوں کی عید

بہ نظر غائر دیکھا جائے تو عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی تمام عیدوں کا مبداء ہے۔

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہورِ پُرنور ہوا تو خلقِ خدا کو خدائے تبارک وتعالیٰ کی ہستی کا شعور حاصل ہوا۔ توحید کا اِدراک، وحدانیت کا اِقرار، اَحکامِ خداوندی کی تعلیم، عبادات کی تفہیم سب حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدس کی مرہونِ منت ہیں۔ رمضان شریف اور اِس کی فضیلتیں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہم پر ظاہر ہوئیں اور اِنہی فضیلتوں سے متمتع ہونے کے بعد ہم عید الفطر کی مسرتوں کے مستحق ہوئے۔ اِسی طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی ہمیں حج اور قربانی کے طریقے سکھائے جن کی بنا پر ہمیں عید الاضحیٰ کی خوشیاں نصیب ہوئیں۔ پس جو یوم مبارک عیدین سعیدین کی تقریبات کا مبداء ہے، وہ تو کہیں زیادہ مسرت وابتہاج کا دِن ہے اور وہی تو ایسا دِن ہے جسے ہم سب سے بڑی عید کا دِن کہہ سکتے ہیں۔

❖ ذِکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم: ۲۳ راز مولانا کوثر نیازی رحمۃ اللہ علیہ ❖

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے کائنات میں بہار آئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک سے اِنسان تو درکنار چوپائے بھی خوش ہیں، ایک دوسرے کو مبارکیں دیتے ہیں، اِس لیے کہ رحمۃ للعالمین نے اَپنی چادرِ رحمت کے سائے میں نہ صرف اِنسانوں بلکہ جملہ حیوانات اور پرندوں تک کو جگہ عطا فرمائی۔ اِس لئے میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی منانا اور ولادت باسعادت کے دِن کو عید قرار دینا یقیناً اِنسانی فطرت کا تقاضا ہے اور تمام سلیم الفطرت اِنسان عید میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام عیدوں سے بڑھ کر عید قرار دیتے ہیں اور اِسے جوش وخروش سے مناتے ہیں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

Marfat.com

مفہوم و مقصود محافل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ہم میلاد شریف کے بارے میں اِس بات کے قائل ہیں کہ اِس سے ہمارا مقصد سیرتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان، دُرود و سلام کا پیش کرنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے محامد و محاسن کا سننا، سنانا، حاضرین محفل کو کھانا کھلانا، اور اُمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دِل کو فرحت و اِنبساط سے شاد کام کرنا ہے۔

ہم اِس بات کے قطعاً قائل نہیں کہ میلاد شریف کی محفل صرف اِسی مخصوص رات میں ہی کی جاسکتی ہے، بلکہ جو بھی اَیسا اِعتقاد رکھتا ہے وہ ہمارے نزدیک بدعتی ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق رکھنا ہر ساعت میں لازم ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ تمام اَزمان آپ کے تعلق و رَبط اور ذِکر سے معمور ہوں، ہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے ماہِ مقدس میں میلاد شریف کی محفل منعقد کرنے والا، لوگوں کو اِس کی طرف بلانے والا، اُن کے شعور و آگہی کو بیدار کرنے والا، حصولِ فیضان کے لحاظ سے قوی اور مضبوط ہوتا ہے، کیونکہ وہ ایک زمانے کی کڑیاں دوسرے زمانے سے ملاتا ہے۔ چنانچہ اِس ماہِ مبارک میں عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمانہء حال سے ماضی کے ساتھ مرتبط کرتے ہوئے حاضر سے غائب کی طرف منتقل کرتا ہے۔ محافل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کا عظیم وسیلہ ہیں اور یہ سنہری موقع قطعاً ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ مبلغ علماء پر واجب ہے کہ وہ اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اَخلاقِ حسنہ، آدابِ جمیلہ، اَحوال و اَعمالِ جلیلہ، سیرتِ مقدسہ، معاملاتِ حسینہ اور آپ کی عباداتِ عظیمہ سے آگاہ کریں، نیز خطباء و واعظین پر یہ بھی واجب ہے کہ لوگوں کو وعظ و نصائح کے ذریعے خیر و فلاح کی طرف رہنمائی فرمائیں، بدعت سیئہ اور بداعتقادی کے شر اور فتنوں سے بچائیں۔

ہم بفضلہ تعالیٰ اَپنے فرض منصبی کو پورا کرتے ہوئے اس کی طرف دعوت دیتے رہیں گے، اور میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک محفلوں میں شرکت کرتے رہیں گے۔ ایسے اِجتماعات سے محض لوگوں کو جمع کرنا مقصود نہیں بلکہ ایسی محافل عظیم ترین مقاصد کے حصول کے لئے وسیلہء کبریٰ ہیں۔ پھر اَیسے مبارک اجتماعات سے جس شخص نے اَپنے دِین کے

Marfat.com

لئے کوئی فائدہ نہ اُٹھایا تو وہ برکاتِ میلاد سے محروم رہے گا۔ ﴿نور سے ظہور تک: ۱۹۲﴾

-•❖❋ صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ❋❖•-

بلاشبہ محفلِ میلاد مبارک لوگوں کو صلوٰۃ وسلام پڑھنے کی رغبت دلاتی ہے اور یہ دونوں کام اللہ تعالیٰ کے اِس قول کی روشنی میں مطلوب ومحبوب ہیں کہ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴿پ۲۲، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۶﴾

ترجمہ:- بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے سارے فرشتے نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی حضور ﷺ پر درود بھیجا کرو اور اندازِ تسلیم و نیاز کے ساتھ حضور ﷺ کی بارگاہ میں سلام بھیجا کرو۔

اور جو چیز یا کام کسی شرعی طلب پر آدمی کو اُبھارے اور آمادہ کرے وہ چیز اور کام خود شرعاً مطلوب ومحبوب بن جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اَقدس پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے نہ جانے کتنے فوائد ہیں، جو نبی کریم ﷺ کے وسیلے سے ہم کو پہنچتے ہیں اور ذاتِ محمدیہ ﷺ کی بہت ساری امدادیں حاصل ہوتی ہیں، صلوٰۃ وسلام کے آثار اور اِس کے انوار وتجلیات کے مظاہر کی تعداد بیان کرنے سے قلم قاصر ہو کر محرابِ بیان میں سجدہ ریز ہے۔

-•❖❋ صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ❋❖•-

بلاشبہ محفلِ میلاد شریف حضور سرورِ کائنات ﷺ کے تذکارِ ولادت، معجزاتِ نبوی ﷺ، سیرتِ طیبہ اور ثناء ونعتِ نبوی ﷺ پر مشتمل ہوتی ہے، کیا ہمیں یہ حکم نہیں دیا گیا کہ ہم آپ ﷺ کی ذاتِ پاک کا عرفان حاصل کریں اور کیا آپ ﷺ کی اِتباع اور اِقتداء کا ہم سے مطالبہ نہیں کیا گیا اور آپ کے اعمال وافعال کی پیروی پر ہمیں نجات کی اُمید نہیں دلائی گئی اور کیا ہمیں آپ ﷺ کے معجزات پر ایمان لانے کو اور آپکے ظہور کی نشانیوں اور آپ پر نازل ہونے والی آیات کی تصدیق کے لئے کہا گیا؟ اور میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر مشتمل کتب ورسائل یہ تمام مقاصد ومطالب پورا کرتے ہیں۔

میلاد کی محافل منعقد کرنے سے آنحضرت ﷺ کے اِن حقوق کی قدرے اَدائیگی کا

Marfat.com

اِمکان ہے جو آپ کے اوصافِ کاملہ اور اخلاقِ فاضلہ بیان کرنے اور لوگوں تک پہنچانے کے سلسلے میں ہم پر فرض ہیں، چنانچہ شعرائے اِسلام آنحضرت ﷺ کی بارگاہِ اَقدس میں اَپنے نعتیہ قصائد بطورِ ہدیہ پیش کیا کرتے تھے اور آپ ﷺ اُن کے اِس کام کو بہت پسند فرماتے تھے اور اُن شعراء کو آپ ﷺ تحائف اور دُعاؤں کی صورت میں بدلہ یا صِلہ دیا کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ اَپنے مدح نگاروں سے خوش ہو کر اُن کے کلام کو پسند فرماتے تھے تو پھر اُن لوگوں سے کیونکر خوش نہیں ہونگے جو آپکے شمائل شریف اور سیرتِ طیّبہ کو جمع کرتے اور لوگوں تک پہونچاتے ہیں۔ اس کارِخیر کے ذریعے آنحضرت ﷺ کی محبت اور خوشنودی حاصل کر کے آپ کے قرب اور حضوری تک رسائی ممکن ہے۔

بلاشبہ آنحضرت ﷺ کی عادات وخصائل (سیرتِ طیّبہ) اور آپ ﷺ کے معجزات اور خرقِ عادات کو بخوبی جاننے سے ایک طرف تو آپ ﷺ کی ذاتِ گرامی پر ایمانِ کامل اور پختہ ہوگا اور دوسری طرف آپ ﷺ کی ذات سے محبت میں بھی اضافہ ہوگا' اِس لئے کہ انسان طبعاً اور فطرتاً کسی ایسی ہی ذات سے محبت کا دم بھرتا ہے جو عادات وخصائل کے لحاظ سے' تخلیق کے لحاظ سے' علم وعمل کے لحاظ سے' احوال واعتقادات کے لحاظ سے حسین وجمیل ہو۔ اور اِس میں کوئی شک نہیں کہ آنحضرت ﷺ کی ذاتِ اَقدس سے زیادہ کامل' حسین وجمیل اور آپ ﷺ کے اخلاق وعادات سے زیاہ بہتر اور کوئی نہیں ہے۔ آپ ﷺ کی ذات کے ساتھ اِنتہائی محبت اور آپ ﷺ پر کامل ایمان یہ دونوں شریعت حقہ کا تقاضا اور مطلوب ہیں اور جو کام اِن دونوں اُمور کی طرف ہدایت کرے' خود وہ کام بھی مطلوب ومقصودِ شریعت ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ آنحضرت ﷺ کی تعظیم ایک شرعی حکم ہے اور یومِ ولادت کے موقع پر خوشی کا اِظہار کرنا اور غرباء کے سامنے مختلف کھانے رکھنا' ذکرِ جمیل کے اجتماعات منعقد کرنا اور فقراء ومساکین کی اعزاز واِکرام کے ساتھ خدمت کرنا' تعظیم رسول ﷺ اور مسرّت وانبساط اور شکر واِمتنان کے واضح مظاہر میں سے ہے۔ عاشقانِ رسول ﷺ یہ سب کچھ اِس لئے کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ہماری دین حق کی طرف رہنمائی فرمائی اور دوسرے اِس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مبعوث فرما کر ہم پر بہت بڑا اِحسان فرمایا۔

Marfat.com

محفلِ میلاد شریف اِجتماعِ اہلِ اِسلام' ذکر' صدقہ و خیرات اور آنحضرت ﷺ کی مدحت و تعظیم پر مشتمل ہوتی ہے جو خود سُنّت ہے اور یہ تمام اُمور شرعاً مقصود اور مطلوب بلکہ لائقِ تحسین و تعریف ہیں اور اِن اُمور کے اَنجام دینے اور اِن اُمور پر دوسرے مسلمانوں کو اُبھارنے کے سلسلے میں کئی صحیح احادیث و روایات منقول ہیں۔

محفل میلاد شریف کا منعقد کرنا گویا ذکرِ مصطفیٰ ﷺ کو زندہ کرنے کے مترادف ہے اور اِسلام میں یہ عین مقصودِ شریعت ہے' اِسی لئے تو اکثر اعمالِ حج محض تاریخ میں دیکھے جانے والے واقعات اور بابرکت مقامات کی یادوں اور تذکار کو زندہ کرنے پر مشتمل ہیں' چنانچہ صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا' جمرات کو کنکریاں مارنا اور منیٰ کے مقام پر قربانی کے جانور کو ذبح کرنا یہ سب کے سب ماضی کے حوادث اور واقعات ہیں۔ اہلِ اِسلام اِن حوادث و واقعات کو انکی اصل شکل میں ادا کر کے اُس کی یاد کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ اِسی پر دلیل خود اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ '' وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ ''۔(یعنی اے ابراہیم لوگوں کو حج کرنے کی منادی کر دے) اللہ تعالیٰ کا یہ قول حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہم السلام کا قصہ بیان کرتے ہوئے آیا ہے۔ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا (الآیۃ)۔

تو محافلِ میلاد النبی ﷺ کی تعظیم کرنا اور اِسے ہر سال وقتِ مقرر پر منانا جن لوگوں کا فعل و عمل بن چکا ہے' اُن کے لئے اِس میں بہت بڑا اجر و ثواب ہے' اُن کے حُسنِ نیّت اور تعظیمِ رسول ﷺ کی وجہ سے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

محفل میلاد میں لوگوں کو اِس کی برکات سے محظوظ ہونے لے لئے دعوت دی جاتی ہے اور شیرینی تقسیم ہوتی ہے' قیام و صلوٰۃ و سلام پڑھا جاتا ہے' صاف ستھری جگہ' معقول حد تک روشنی کی جاتی ہے اور مسلمانوں کو پر تکلف کھانا کھلایا جاتا' تلاوت قرآن پاک ہوتی ہے' لوگوں کی ایک بڑی تعداد بڑے ذوق و شوق اور محبت سے باوضو ہو کر' صاف ستھرا لباس پہن کر ادب و احترام سے شریک مجلس ہوتی ہے لوگ دُرود شریف پڑھتے ہیں اور نعت خواں حضرات کا نعتیہ کلام سنتے ہیں' جیسے علماء کرام جو کتاب و سنت کی روشنی میں روایات صحیحہ

Marfat.com

پڑھتے ہیں اور مقررین حضرات اَپنے نبی کے محامد اور اَوصاف بیان کرتے ہیں' اکابرین علماء کرام سیرت رسول ﷺ پر وعظ فرماتے ہیں اور کچھ علماء کرام ولادت رسول کے واقعات پر سیر حاصل تقاریر فرما کر اُمت مسلمہ کی دِینی اور اَخلاقی اِصلاح فرماتے ہیں اور بعض مجالس میں زُعَماء اور سیاسی جماعتوں کے لیڈران کرام اور کالجوں اور یونیورسٹیوں کے پروفیسر اور اُستاذ' صحافی اَپنے اَپنے گلہائے عقیدت و محبت پیش کرتے ہیں اور دیگر قلمکار اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے عشاق اَپنے نبی کا اُسوۂ حسنہ بیان کرتے ہیں اور آپ کی زندگی کے مختلف اَدوار کی روشنی میں اَپنے اَپنے خیالات اور جذبات کا اِظہار کرتے ہیں اور کوئی اَپنی نگارشات کے ذِریعہ بارگاہِ رسالت میں اَپنی عقیدت کے پھول نچھاور کرتے ہیں' یہ سبھی لوگ سرورِ کائنات ﷺ کے شیدائی اور فداکار ہوتے ہیں' اُن کے متنوع بیانات' تقریر اور مواعظ حسنہ کو سن کر سامعین پر بڑا گہرا اَثر مرتب ہوتا ہے اور وہ لوگ ایسی مجالس و محافل سے خالی ہاتھ نہیں جاتے' بلکہ حضور ﷺ کی محبت' آپ ﷺ کی صحیح اِتباع و پیروی اور آپ ﷺ کی زِندگی کے جہاتِ ستّہ پر غور و فکر کرتے ہیں اور عملی زِندگی میں ایک باعمل و باکردار مسلمان بننے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں اور نہ صرف اَپنی کمزوریوں کے اَزالہ کی فکر و تدبیر اور اِصلاحِ احوال کی سعی بلیغ کرتے ہیں بلکہ پورے معاشرہ اور سوسائٹی کو اِسلامی اور دِینی رنگ میں ڈھالنے کی مقدور بھر کوشش کرتے ہیں۔ غرضیکہ ہر مسلمان حضور ﷺ کی محبت و اطاعت لے کر گھر جاتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کی محفل میلاد مجموعۂ خیر و جانِ ایمان ہے۔ اور دِینی' روحانی' ذہنی و فکری ضیا و جَلا اور باطنی اِصلاح کا بہترین ذریعہ ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

عید میلاد کے موقع پر قوم نفسیاتی طور پر سیرتِ پاک کے تمام اَثرات قبول کرنے کے لیے پوری طرح تیار ہوتی ہے' بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ اِس موقعہ پر ہر فرد کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ علمائے اُمت اُسے سیرتِ رسول ﷺ کے متعلق کچھ بتائیں اور نیکی کی راہ پر ڈالیں۔ اِس موقع پر اگر ہم اِس نفسیاتی کیفیت کے اَچھے پہلوؤں کو مثبت طریقوں سے استعمال کرنے کے بجائے اِس نفسیاتی کیفیت کی بعض کوتاہیوں اور خامیوں کو گنانے میں مصروف

Marfat.com

ہو جائیں اور اِس کی مذمت کرنے پر اَپنا اور ملت کا وقت ضائع کرنے میں لگے رہیں تو یہ چیز غلط ہے۔ ❖ ذِکرِ رسول ﷺ:۳۳ راز مولانا کوثر نیازی رحمۃ اللہ علیہ ❖

-•❖✻ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ ✻❖•-

آج اِنسانیت پر پھر وہی عالم طاری ہے جو رسول اللہ ﷺ کی ولادت اور بعثت کے وقت طاری تھا۔ دُنیا پھر ضلالت اور گمراہی کے اَندھیاروں میں کھو چکی ہے۔ اِنسان، اِنسان کا پھر خدا بن چکا ہے اور اِجتماعی و اِخلاقی اَمراض پھر اُسی دور کی طرح اِنسانی معاشرے کی رگ وپے میں سرایت کر چکے ہیں۔ جو بیڑیاں رسول اللہ ﷺ نے آکر کاٹی تھیں انسانیت کے پاؤں میں پھر ڈال دی گئی ہیں اور جو بوجھ آپ ﷺ نے اِنسانیت کی پشت سے اُتارے تھے وہ اُس پر پھر لادے جا چکے ہیں۔ اِنسان پھر دُکھی ہے اور اُسے اَپنے دکھ درد کے مداوا کی تلاش ہے۔ لیکن وہ اُمت جس کے پاس یہ مداوا رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ اور اپنے اللہ کی جانب سے لائے ہوئے نظامِ حیات کی شکل میں ہے اور جس کے ایمان اور رسول اللہ ﷺ کی محبت کا تقاضا ہے کہ وہ اِس مداوا سے دُکھی دُنیا کا علاج کرے۔ ہر سال یومِ میلادُ النبی ﷺ منا کر مطمئن ہو جاتی ہے حالانکہ یومِ میلادُ النبی ﷺ اَپنے عمل و کردار کا جائزہ لینے اور یہ سوچنے کا دن ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جو دعوت دے کر مبعوث فرمایا تھا اُس پر وہ خود کس حد تک عمل پیرا ہے۔ ❖ ذِکرِ رسول ﷺ:۷ ابراز کوثر نیازی ❖

-•❖✻ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ ✻❖•-

اِیمان کی بنیاد محبت مصطفیٰ ﷺ ہے اور محبت مصطفیٰ ﷺ کے حصول کا سب سے بڑا ذریعہ میلادِ مصطفیٰ ﷺ ہے۔ عید میلادُ النبی ﷺ کے موقعوں پر مٹھایاں تقسیم کرنے سے، جلوس نکالنے سے، بازاروں اور گلیوں کو رنگا رنگ جھنڈیوں سے سجانے سے، مرد و زن، چھوٹے بڑے مسلمانوں کے دِلوں میں پیارے رسول، محمد مصطفیٰ ﷺ کی محبت خود بخود گھر کر جاتی ہے، جب میلاد شریف کی محفلوں میں نبی کریم ﷺ کی عظمتوں، رفعتوں اور آپ ﷺ کے حسن و جمال کا بیان ہوتا ہے، تو یہ محبت اَپنے عروج کو پہنچ جاتی ہے۔

میلاد شریف منانے کا مقصد یہی ہے کہ یادِ مصطفیٰ ﷺ کو بار بار تازہ کیا جائے، اِسے

Marfat.com

بار بار منایا جائے' تاکہ یہ ہماری پہچان بن جائے اور ہماری نسل کی محبت کا مرکز ومحور اور کوئی دوسری ذات نہ ہو جائے اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عروج کی انتہا کو پہنچ جائے۔

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمدٍ وآلہٖ وسلم

حب یا محبت کے لفظی معنی دِل و ذہن یا طبیعت کے کسی جانب مائل ہونے کے ہیں۔ یعنی کسی شئے یا شخص کو اِس قدر چاہا جائے کہ وہ دِل و دماغ پر مکمل طور پر چھا جائے۔ اس کیفیت کو محبت کہتے ہیں۔ اگر اِس کیفیت میں بہت زیادہ شدت پیدا ہو جائے تو اِسے عشق کہتے ہیں۔ ایمان والوں کے لئے دُنیا کی سب سے بڑی دولت حُبِ الٰہی یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت اور حُبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم یعنی آقائے کُل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے۔ نورِ ایمان اور حُبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب یک جا ہوتے ہیں تو پھر نعتوں کے اَشعار اور سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مضامین جھوم جھوم کر نکلتے ہیں۔

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمدٍ وآلہٖ وسلم

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین نقشبندی حفظہ اللہ تعالیٰ (فیصل آباد) اپنی تصنیف لطیف ''میلاد شریف کے تاریخی واقعات'' میں رقمطراز ہیں کہ

میاں عبدالرشد ''روزنامہ نوائے وقت'' کے کالم نویس نے ایک کالم بنام ''عقلمند اُلو'' لکھا تھا' فرماتے ہیں آغازِ بہار تھا' شگوفے چمک رہے تھے' پھول کھلکھلا رہے تھے' ہوا میں کیف و سرمستی کی کیفیت تھی' مگر عقلمند اُلو ایک ویران جگہ اُداس بیٹھا تھا۔ کسی نے پوچھا حضرت آپ کیوں خوشی نہیں مناتے۔ وہ آہ بھر کر بولا' مجھے خزاں کے جانے کا غم کھائے جا رہا ہے۔

عید میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دِن تھا' فرش سے عرش تک خوشی کے ترانے گائے جا رہے تھے' صلوٰۃ وسلام کے تحفے نچھاور کئے جا رہے تھے' فضا توپوں کی سلامی سے گونج رہی تھی' مگر عین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت ایک صاحب منہ بسور کر تقریر کر رہے تھے کہ ''یہ سوگ کا دِن ہے' آج نبی کی وفات ہوئی تھی (از میاں عبدالرشید روزنامہ نوائے وقت)۔

(رسائل میلادُ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم: ۳۲۹)

Marfat.com

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی ہونے کے اِدراک وشعور کے مظاہرہ کا وقت ویسے تو زندگی کے ہر گوشے میں موجود رہتا ہے لیکن اِس کے اظہار کا اَصل موقع وہ ہوتا ہے جب محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا دِن قریب ہو تو محبت والے اُمتی کا شوق دیدنی ہوتا ہے۔ دیکھنے والا دیکھتا ہے اور بے اِختیار بول اُٹھتا ہے کہ اِس کے تو پاؤں ہی زمین پر نہیں لگ رہے' اِس کا لباس' اِس کی چال' لوگوں سے ملنے کا رنگ ڈھنگ' اَنداز اور میل میلاپ ہر چیز میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ ہر محبّ رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ مجھے اُمتی ہونے کا حق ادا کرنا ہے' مجھے اِس یوم میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس اَنداز میں منانا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اَقدس سے غلامی کی مہر لگوانی ہے' تا کہ مَیں اِس اِنعام پر ناز کروں اور اَپنے دو جہان چمکا لوں' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا حاصل کر لوں۔ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اُمتی تو اللہ پاک جل شانہٗ کے حکم کی روشنی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کی خوشی میں محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کرنے کے لئے میلاد پاک منائے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم راضی نہ ہوں۔ یہ بھی واضح رہے کہ یہ سارا پروگرام اخلاص سے سرانجام دیں اور یہ لایعنی سوچ بھی آپ کو تنگ نہ کرے کہ میں نے اِس کو میلادِ پاک کے پروگرام کے لئے اِتنا دیا ہے مگر کسی نے میرا شکریہ بھی اَدا نہیں کیا' ذہن یہ سوچ کر بھی اِنتشار کا شکار نہ ہو کہ مجھے محفل میں عزت نہیں دی گئی۔ جس محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم اُمتی ہیں' ہم اگر اُن کا تصور رکھ کر' مخلص ہو کر' پورے ذوق وشوق سے' اَدب واحترام کے ساتھ' سراپاء عجز و نیاز بن کر' غلامِ محبوب بن کر' اُن کا میلاد منائیں گے تو وہ ضرور نگاہ میں رکھیں گے' اِن شاء اللہ۔ آئیں اُن کی نظرِ اِلتفات۔ کے حصول کے لئے دِل وجان سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یومِ میلاد منائیں۔ اگر ہو سکے تو اَپنے اَپنے گھروں پر چراغاں کریں' دوسروں کو بھی ترغیب دیں ... گھروں' محلوں' مساجد میں محافل میلاد کا اِہتمام کریں... مجالس صلوٰۃ وسلام کا خصوصی اِہتمام کریں... بچوں کو یومِ میلادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت سے آگاہ کریں تا کہ وہ اِس دِن کو ہر اعتبار سے اہم سمجھیں...

Marfat.com

میلاد و سیرت کوئیز مقابلوں کا اہتمام کریں... ایک دوسرے کو مبارک دیں... کیبل آپریٹرز کو محافل میلاد کی سی ڈیز فراہم کریں... یومِ میلادِ رسول ﷺ کی رات اگر رات بھر کا پروگرام نہ رکھ سکیں تو سحری کے وقت (جو کہ اصل سرورِ کائنات ﷺ کی دُنیا میں تشریف آوری کا وقت ہے) محفل صلوٰۃ وسلام کا خصوصی اہتمام کریں خواہ اپنے گھر کی حد تک ہو' بلکہ بہتر تو یہ ہے ہر مسجد میں اُس وقت ایسی محفل کا اِنتظام ہونا چاہئے' نمازِ فجر جماعت کے ساتھ ادا کریں' اُس کے بعد قرآنِ پاک کی تلاوت کریں۔ پھر گھر آ کر غسل کریں' بہترین' صاف ستھرا لباس پہنیں' خوشبو لگائیں' مسواک کریں۔ عیدین کی طرح گھر میں میٹھی چیز پکائیں' خود کھانے کے ساتھ ساتھ اپنے ہمسایوں کے ہاں بھی بھیجیں' بھرپور خوشی کا اظہار کریں۔ اُس کے بعد عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس میں شرکت کریں۔ یومِ میلادِ رسول ﷺ کو آمد مصطفیٰ ﷺ کی خوشی میں صدقہ وخیرات کا بھی اہتمام کریں' نوافل پڑھیں' کثرت سے صلوٰۃ وسلام پڑھیں یہ ایسی خوشی ہو گی جو ہمارے من سے گناہوں کی سیاہی کو دھو کر نور پیدا کر دے گی اور ہمارے اعمال کی بھی اِصلاح ہو جائے گی۔

-•❖❄ ﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴾ ❄❖•-

بچوں کو صاف ستھرے یا نئے کپڑے بنا کر دیں اور اُن کو بتائیں کہ یہ عید دوسرے تہواروں یا عیدوں سے کیسے منفرد ہے... رشتہ دار' دوست اَحباب کو عید کارڈ زارسال کریں ...میلاد النبی ﷺ کا چاند دیکھتے ہی بذریعہ فون' ایس ایم ایس' انٹرنیٹ وغیرہ پر مبارک باد دینا معمولات میں شامل کریں ...نعت خوانی' سیرت کوئیز' میلاد کوئز ودیگر حوالے سے پروگرامز کروائیں ...اَلغرض مدنی کریم آقا ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کی نیت سے جو بھی کر سکتے ہیں کریں اور اگر کوئی بھی یہ سوال کر دے' کوئی پوچھ لے' کوئی استفسار کرے کہ یہ کیا کر رہے ہو تو اُس کو جواب دینے کے لئے یہ الفاظ یاد کر لیں:

"خوشی ہے آمنہ علیہا السلام کے لال ﷺ کے تشریف لانے کی"

-•❖❄ ﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴾ ❄❖•-

Marfat.com

محفل میلاد کے تقاضے

محفل میلاد کا اِنعقاد کرنے والوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ میلاد شریف کے جائز ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اِسے اپنی مرضی سے جس طرح چاہے منایا جائے یا اِس کے اِنعقاد میں شریعت کے تقاضوں کو فراموش کر دیا جائے' بلکہ اُن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اِس پاکیزہ اور روحانی محفل کے تقدس و احترام کا ایسا خیال رکھیں جو صاحبِ میلاد' حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے شایانِ شان ہو۔

-•❖✻ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ✻❖•-

محافل میلاد کا اِنعقاد کرانے والوں کے لئے یہ اَمر بھی ملحوظِ خاطر رہنا چاہیئے کہ سامعین یا شرکت کرنے والے لوگوں کے لئے وقت کا خیال رکھیں جبکہ بعض اَوقات ایسا ہو جاتا ہے کہ محافل میلاد رات بھر جاری رہتی ہیں اور صبح کی نماز بھی جاتی رہتی ہے' یاد رکھیں اگر اُن میں سے کسی کی بھی نماز رہ گئی تو محفل میلاد کا وہ فائدہ نہیں ہوگا جو ہونا چاہئے' کیونکہ یہی محافل تو تحفظ نماز کا حکم دیتی ہیں' اگر نماز ہی رہ گئی تو برکاتِ میلاد سے محرومی ہوگی' لہٰذا اہل میلاد کو بھی چاہیئے کہ وہ رات بھر محفل میلاد سننے کے بعد نماز فجر ضرور پابندی کے ساتھ ادا کریں۔ بلکہ محفل میلاد کا اِہتمام کرنے والوں کو چاہئے ٹائم ہی اِس طریقے کا مقرر کریں کہ محفل بھی ہو جائے اور نمازوں کے ضائع ہونے کا سبب بھی نہ بنیں۔

-•❖✻ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ✻❖•-

محفل میلاد کے تقاضوں میں خلوص و تقویٰ کے علاوہ ظاہری و باطنی طہارت بھی ضروری ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ خود صفائی کو پسند فرماتے تھے' جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہری حیات مبارکہ میں ہر طرح کی صفائی' طہارت اور پاکیزگی کا خیال رکھا تھا اُسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے منعقد ہونے والی محافل و مجالس میں بھی اِس بارے میں کمال درجہ اِحتیاط کی ضرورت ہے۔

Marfat.com

حضرت علامہ فرید الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اِسی موقع کی مناسبت سے ایک واقعہ بیان فرمایا ہے کہ مولانا عبدالحی فرنگی محلی حقہ پیتے تھے۔ ایک دفعہ محفل میلاد منعقد تھی، حقہ پی کر جلدی سے بغیر کلی کیے محفل میں چلے آئے، بیٹھے بیٹھے آنکھ لگ گئی، خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمانے لگے "عبدالحی تمہیں احساس نہیں کہ ہماری محفل میں حقہ پی کر اُسی بدبودار منہ کے ساتھ آ گئے ہو"۔ ﴿ میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حسین تصور: ۸۳ ﴾

-۰ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّم ۰-

میلاد شریف کی محفل اِنتہائی پاکیزہ اور مقدس محفل ہے، اس میں ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، تلاوتِ قرآن، دُرود شریف اور دیگر وظائف کا اِہتمام ہوتا ہے، اِس لئے تمباکو، پان یا لہسن وغیرہ کھا کر اِس میں شامل نہ ہوں۔ اگر اِن چیزوں کے اِستعمال سے منہ میں بو آنے لگے تو اِس حالت میں کوئی وظیفہ نہ کرنا چاہیئے، بلکہ منہ اچھی طرح صاف کرنے کے بعد کرنا چاہیئے۔ ہاں! جب منہ میں بدبو نہ ہو تو دُرود شریف اور دیگر وظائف پڑھ سکتے ہیں، لیکن قرآنِ عظیم کی تلاوت کے وقت ضرور منہ بالکل صاف کر لیں۔ محفل میلاد میں جتنے کام ہوتے ہیں سب شعائرِ دین کی تعظیم میں داخل ہیں اور تعظیم شعائر کی محفل میں انتہائی پاکیزہ حالت اور زیب و زینت کا اِہتمام چاہیے۔

﴿ احکام شریعت: ۱۱۹ ❖ جشن میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۱۴۸ / از سید عبدالرحمن بخاری ﴾

-۰ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّم ۰-

محافل میلاد میں علمائے کرام کے بیانات ضرور ہونے چاہئیں، کیونکہ یہ مسلّمہ اُصول ہے کہ کسی بھی مسلک کا اصل تحفظ اُن کے علمائے کرام کے ہاتھ میں ہوتا ہے، اگر لوگ علمائے کرام سے ہی دور ہٹ گئے تو اصل عقائد سے عوام بالکل دور ہو جائیں گے

-۰ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّم ۰-

اگر کسی واعظ نے مجلس خوانی، خصوصاً راگ سے پڑھنے کی اُجرت مقرر کر رکھی ہے تو یہ ناجائز و حرام ہے، اُس کا لینا اُسے ہرگز جائز نہیں، اُس کا کھانا صراحۃً حرام کھانا ہے۔
اُس پر واجب ہے کہ جن جن سے پہلے فیس لی ہے، یاد کر کے سب کو واپس کر دے، وہ

Marfat.com

نہ رہے ہوں تو اُن کے وارثوں کو پھیرے، پتا نہ چلے تو اِتنا مال فقیروں پر صدقہ کرے اور آئندہ اِس حرام خوری سے توبہ کرے، تو گناہ سے پاک ہو۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پاک اعلیٰ طاعات وعبادات سے ہے اور طاعت وعبادت پر فیس لینی حرام۔ مبسوط، خلاصہ اور عالمگیری میں ہے۔

لَا یَجُوْزُ الْاِسْتِیْجَارُ عَلَی الطَّاعَۃِ کَالتَّذْکِیْرِ وَلَا یَجِبُ الْاَجْرُ

نیک کاموں میں اُجرت لینا جائز نہیں جیسے وعظ کرنا اور اُجرت واجب نہیں ہوگی

''خلاصہ تتارخانیہ'' اور ''ہندیہ'' میں ہے......

اَلْوَاعِظُ اِذَا سَاَلَ النَّاسَ شَیْئًا فِی الْمَجْلِسِ لِنَفْسِہٖ لَا یَحِلُّ لَہٗ ذٰلِکَ لِاَنَّہٗ اِکْتِسَابُ الدُّنْیَا بِالْعِلْمِ

جب وعظ کرنے والا مجلس میں اپنے لئے کچھ مانگے تو اُس کے لئے ایسا کرنا حلال نہیں کیونکہ اس میں علم کے ساتھ دُنیا کا حصول ہے۔

﴿جشنِ میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۴۷ از سید عبدالرحمٰن بخاری﴾

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

محفل میلاد شریف پڑھنے کیلئے پیشتر ٹھہرالینا کہ اِتنے پیسے دو ہم پڑھیں گے اور اِس سے کم پر نہیں پڑھیں گے، نیز اِس سلسلہ میں کچھ پیشگی لے لینا یہ سب ممنوع ہے اور ثوابِ عظیم سے مطلق محرومی۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے ''لَاتَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا'' اور ذکرِ ولادت شریفہ کا اُجر وثواب ضائع کر دینا کس قدر بدنصیبی ہے۔ ﴿اَحکام شریعت: ۱۴۶﴾

جو شخص اَحکام شرعیہ اور آدابِ محفل میلاد کو علم و اِطلاع کے باوجود نہ مانے اور نامناسب اَفعال (جیسے مجلس پڑھنے کے لئے معاوضہ کی شرط رکھنا وغیرہ) پر مصر رہے وہ گمراہ ہے۔ اس سے مجلس شریف پڑھوانا، اُس کا سننا، اُس سے اُمید ثواب رکھنا اور اُس کی تعظیم کرنا سب ناجائز ہے، جب تک وہ توبہ نہ کرے ﴿اَحکامِ شریعت: ۱۴۶﴾۔

﴿جشن میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۵۰ از سید عبدالرحمٰن بخاری﴾

Marfat.com

-•❖❄ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ ❄❖•-

اگر کوئی خود محفل پاک کے بعد خدمت کرے تو اسے علماء نے جائز ٹھہرایا ہے' یہ بھی یاد رہے علماء کی خدمت کرنا حق اور باعثِ ثواب ہے۔ ناجائز صرف یہ ہے کہ پہلے نہ ٹھہرالیا جائے کہ میں اِتنے روپے لوں گا پھر میلاد پڑھوں گا' ایسا فعل ناجائز ہے اور اِس قسم کے واعظ سے میلاد پڑھوانا بھی نہ چاہئے۔

-•❖❄ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ ❄❖•-

محافل میلاد میں غفلت کی بناء پر شریک نہ ہونا اسی طرح ہوگا جس طرح کوئی دوسرے اَچھے اَعمال میں غفلت کرنا غیر مناسب سمجھا جاتا ہے۔

اگر کوئی شخص میلاد کی محافل میں شریک بھی نہیں ہوتا بلکہ اُن پر تنقید کرتا ہے یا طعنہ کرتا ہے تو اُسے یاد رہے کہ ہر وہ چیز جس کی نسبت رسول اللہ ﷺ سے ہو اُس پر طعنہ کرنا کفر ہے اور میلاد تو خاص رسول اللہ ﷺ کی ولادت کا ذکر ہے۔

-•❖❄ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ ❄❖•-

کرم ہوا خدا کا جن پر وہ اُن کی محفل سجا رہے ہیں
بلایا جن کو میرے نبی ﷺ نے وہی تو محفل میں آ رہے ہیں
یہ نور چاروں طرف ہے چھایا دِلوں پہ ذِکر نبی سمایا
یہ سارے دیوانے آج مل کر نبی ﷺ کی نعتیں سنا رہے ہیں
یہاں تو رحمت کی بارشیں ہیں ہماری اُن سے گزارشیں ہیں
بلا لیں اُن کو مدینے آقا یہاں جو آنسو بہا رہے ہیں
جہاں ہے ذِکر نبی ﷺ کی محفل وہاں ملائک بھی آ رہے ہیں
جو مانگنا ہے انہی سے مانگو وہ آج رحمت لٹا رہے ہیں

﴿لگیاں نیں موجاں: ۸۵﴾

-•❖❄ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ ❄❖•-

Marfat.com

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے معترضین کو دعوتِ فکر

جو حضرات بلاوجہ میلاد شریف کے موقع پر اَپنے سادہ لوح مسلمانوں پر کفر و شرک اور بدعت کے فتوے لگاتے ہیں اور ہر ہر بات پر قرآن و سنت سے دلیلیں طلب کرتے ہیں، میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دِل افروز منظر دیکھ کر اُن کے دِل گھٹنے لگتے ہیں، خفقی سی لگ جاتی ہے، سوچتے پھرتے ہیں کہ آیا اِس کا کوئی ثبوت بھی ہے یا نہیں؟ اُن سے بس اِتنا ہی کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ سے دِل کی روشنی بھی مانگ لیا کرو، صرف آنکھ کی روشنی کام نہیں دے گی۔

دِل بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور، دِل کا نور نہیں

اَرے اِتنی عظیم نعمت پر شکر اَدا کرنے کا ثبوت طلب کرنے والو! تم زندگی میں بے شمار خوشیاں مناتے ہو، کبھی اُس وقت بھی قرآن و حدیث کو اُٹھا کر دیکھا کہ اِس کا ثبوت ہے یا نہیں؟ خدارا! ذرا سوچو تو سہی! کہ جب مدت دراز کے بعد تمہارے ہاں نرینہ اَولاد پیدا ہوتی ہے تو تم مٹھائیاں بانٹتے ہو، پارٹیاں کرتے ہو، ہر سال سالگرہ پر ضیافتیں کرتے اور کیک کاٹتے ہوئے ہزاروں روپے خرچ کر دیتے ہو۔ کیا اُس وقت بھی حدیث کی کتاب اُٹھا کر کبھی یہ ثبوت تلاش کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے اَپنے بیٹوں کی پیدائش پر مٹھائی بانٹی تھی یا کیک کاٹے تھے؟

شادی کی تیاریوں میں بڑے بڑے اِہتمام کئے جاتے ہیں، دعوتی کارڈ چھپتے ہیں، مہندی، بینڈ باجے، ناچ گانے کی فضول رسمیں ہوتی ہیں۔ خویش و اقارب اور دوست واحباب کی دعوت پر طرح طرح کے کھانے پکا کر لاکھوں روپے لگا دیتے ہیں، کیا اس موقع پر بھی کبھی قرآن و حدیث سے دلیل تلاش کی کہ شادیوں پر میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے غلاموں نے ایسی خوشیاں منائی تھیں یا نہیں، اُنہوں نے بھی اِتنے مہنگے اور پر تکلف کھانے

Marfat.com

تیار کرائے تھے۔ یہاں ثبوت کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کی' کیونکہ بیٹے اور بیٹی کی شادی کا معاملہ تھا' مگر میلادُ النبی ﷺ پر ثبوت یاد آ گیا' کیونکہ یہ محسن اِنسانیت ﷺ کی ولادت کا معاملہ ہے' شرم آنی چاہیے۔

تحریک آزادی کی قیادت کرنے والے رہنماؤں کا جب یومِ ولادت آتا ہے' پورے ملک میں عید کا سماں ہوتا ہے' دفاتر' تعلیمی اور صنعتی ادارے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ جگہ جگہ جلسوں کا اِنعقاد ہوتا ہے' اُن کی زندگیوں کے پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے لئے دور دور سے دانشوروں کو بڑے اِہتمام سے دعوتیں دے کر بلایا جاتا ہے' اُن کی شان میں منقبتیں پڑھی جاتی ہیں' لیکن یہاں بھی قرآن وحدیث اور اُسوۂ صحابہ سے کسی ثبوت کی ضرورت محسوس نہ ہوئی' اِس لئے کہ یہ ہماری قوم کے محسنین کا حق ہے کہ اُن کی خدمات کو اِس طرح سراہا جائے' لیکن جب پوری اِنسانیت' بلکہ کائناتِ ہست وبود کا محسن اعظم ﷺ اِس دُنیا کے ہر خاص وعام کو رحمتیں' نعمتیں اور شرف وبزرگی عطا کرنے کے لیے منصۂ شہود پر آئے تو اُن کی یاد میں محافل میلاد اور خوشی کرنے پر ہمیں آج ثبوت یاد آ جائیں اور دلیلیں طلب کرنا شروع کر دیں بڑی حیران کن بات ہے۔

جب ریاست کا یوم تاسیس آئے یا بیرونِ ملک کا کوئی مہمان آئے (خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم) اُسے توپوں کی سلامی دی جائے' گل پاشی کی جائے' لیکن اُس وقت حدیث سے جواز تلاش نہ کیا جائے' اَفسوس صد اَفسوس! حتیٰ کہ اَپنے ملک کے صدر' سربراہ یا بہت بڑے لیڈر کا اِنتقال ہو تو کس اعزاز کے ساتھ اُس کی تدفین ہوتی ہے' اُس کی مرگ پر سوگ کے جلوس نکلتے ہیں' میت پر ماتمی دھنوں کے بینڈ بجتے ہیں' توپوں کی سلامی دی جاتی ہے' پھولوں کی چادریں چڑھتی ہیں' گل پاشیاں ہوتی ہیں' علماء اور غیر علماء سب شریک ہوتے ہیں' مگر اُس وقت کسی کو کوئی فتویٰ یاد نہیں رہتا اور نہ ہی سنت رسول ﷺ اور اُسوۂ صحابہ رضی اللہ عنہم سے سند تلاش کی جاتی ہے' کیونکہ اِس میں ملک کا اِعزاز ہوتا ہے' مرحوم لیڈر کی خدمات کا اِعتراف ہوتا ہے' اَپنی جذباتی وابستگی کا ثبوت دیا جاتا ہے اور اَقوامِ عالم کے سامنے اَپنی قومی عزت کا مسئلہ پیش کیا جاتا ہے' یہ سب کچھ ٹھیک ہے' بجا ہے' اَیسا ہونا چاہیے' مگر بات یہ ہو رہی ہے کہ

Marfat.com

کسی صدرِ مملکت کے لیے اَیسے اِہتمام ہوں اور ثبوت نہ مانگے جائیں اور صدرِ کائنات ﷺ کی ولادت کا یوم ہو تو دلیلیں اور فتوے؟ غرضیکہ زندگی کی ساری خوشیاں خواہ ذاتی ہوں یا خاندانی، ملکی ہوں یا قومی، ہر موقع پر جتنی مرضی ہو خوشیاں مناتے ہیں اور کسی کو اِس وقت ثبوت طلب کرنے کی نہ تو ضرورت ہوتی ہے اور نہ ہی جرأت، لیکن اگر آقائے ہر جہاں، فخرِ کون ومکاں، رحمۃ اللعالمین ﷺ کی آمد کا دِن آئے تو خوشی مناتے وقت دلائل و براہین اور ثبوت مانگے جائیں تو اِس کا صاف اور واضح مطلب ہے کہ باقی ہر موقع پر خوشی تھی بس حضور ﷺ کی آمد کے معاملے پر دِل میں گھٹن اور تنگی پیدا ہوگئی "فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ" سے اللہ پاک اُن کے اِس گھٹن و دِلی کیفیت اور ہٹ دھرمی کے رویے کو بھی واضح فرما رہے ہیں، تاکہ اَعمالِ حسنہ اور عبادت و ریاضت میں کثرت پر فخر و غرور اور اس پر بھروسہ کرنے والوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اُن کی اِن خشک عبادتوں کے ذخیرہ سے حضور ﷺ کی آمد پر خوشی کرنا اللہ تعالیٰ کی نگاہ مین افضل ہے، اللہ تعالیٰ یہاں اَپنے محبوب کی زبان سے یہ اِعلان فرما رہا ہے کہ اگر میرے محبوب کی آمد پر تم نے خوشی نہ کی اور نیکیوں کے اَنبار لگاتے رہے، مجھے اِن نیکیوں کی کوئی ضرورت نہیں، تم نے اَپنے بیٹوں اور بیٹیوں کی خوشیوں پر لاکھوں روپے خرچ کر دیئے تو تمہیں کوئی چیز رکاوٹ نہ بنی، لیکن جب میرے محبوب کی آمد پر خوشی میں خرچ کرنے کی باری آئی تو تمہارے دِل نے تنگی محسوس کی اور بجائے خود خرچ کرنے کے دوسروں کو بھی اِس سے منع کرتے رہے، میں نے تمہارے اِن جمع کیے ہوئے لاکھوں روپوں کو آگ میں ڈالنا ہے، مجھے اُن سے کیا غرض، میں تو اُس وقت خوش ہوں گا جب تمہاری دولت میرے محبوب ﷺ کی آمد کی خوشی پر خرچ ہو۔ اگر تم نے میرے محبوب ﷺ کی خوشی نہ کی، تو میں نے تمہاری دوسری خوشیوں کو کیا کرنا ہے، مجھے تو اَپنے محبوب ﷺ کی خوشی میں خوشی ہے۔

جو بچہ ہو پیدا تو خوشیاں منائیں...... مٹھائی بٹے اور لڈو بھی آئیں
مبارک کی ہر سو سے آئیں صدائیں

مگر

Marfat.com

محمد ﷺ کا جب یومِ میلاد آئے = تو بدعت کے فتوے اُنہیں یاد آئے
تم جو بھی کرو بدعت و اِیجاد رَوا ہے = اور ہم جو کریں محفل میلاد! بُرا ہے

-••❊ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ❊••-

لڑکا جمے تے گھر اَپنا تو سجاندا رہندا
شادِیاں اَندر بجلی لا کے شان دکھاندا رہندا

وچ دیاہاں بے حد بجلی توں لگاندا ڈِٹھا
گلی مکان دیواراں چھتاں تو سجاندا ڈِٹھا

اَپنیاں جلسیاں اَندر ویکھیا جھنڈیاں بہت لگاویں
بے حد ٹُوپاں رنگ برنگی بانساں نال لگاویں

میلاد نبی دی ویکھ کے زینت توں کیوں جل جاندا
فضول خرچی دے لوکاں تائیں فتوے پیا لگاندا

میلادِ نبی دی خوشی وہابی کدے نہ ہرگز کردا
ویکھ جلوس میلاد نبی دا اینویں سڑ سڑ مردا

میلاد نبی تے سنی اَپنیاں مسجداں بہت سجاندے
وہابی ویکھے میلاد نبی نوں ہرگز نہیں مناندے

خوشی میلاد دی اَبولہب نوں جد آرام پہنچاوے
مسلمان میلاد منا کے کیوں نہ فیض اُٹھاوے

ہر قوم اَپنے وڈیاں دے دِن مناندی رہندی
ویکھ میلاد نبی سرور ﷺ دا پیڑ تینوں کیوں پیندی

کہے معصوم میلاد نبی دا رہو ہمیشہ کردے
ویکھ میلاد نبی دا بھاویں رہن وہابی سڑدے

-••❊ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ❊••-

Marfat.com

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت

پروفیسر احمد رفیق اختر اپنی تصنیف ''بست وکشاد'' میں فرماتے ہیں کہ میں نے قرآن وحدیث میں کسی مقررہ دن جمع ہونے کی کوئی مخالفت نہیں دیکھی' آج کل کے زمانے میں کوئی کہے کہ میں میلاد منانا چاہتا ہوں اور وہ میلاد منائے اور لوگ بکھرے ہوئے ہوں۔ سوشل سیٹ اپ بڑا عجیب وغریب ہو چکا ہے' لوگ کام کرتے ہیں' کوئی چھٹیاں نہیں ہیں۔ آپ میلاد منانا تو رہا ایک طرف' سالگرہ ہی مناتے ہیں تو سب سے بڑا گلہ جو سالگرہ میں شریک نہ ہونے والوں کا ہوتا ہے کہ بروقت اطلاع نہ ملی' پتہ نہیں تھا۔ کسی دن کو کسی فنکشن کے لیے مخصوص کر لینا یا کر دینا اس میں قطعاً کوئی حرج نہیں' اگر مخصوص نہ کیا جائے تو آپ کبھی پاکستان ڈے نہ منا سکیں' حج کا دن نہیں منا سکتے۔ یہ دنوں کا مخصوص کرنا کسی طور پر بھی بدعت ہے نہ موجب عذاب ہے۔ طریق کار میں اختلاف ہو سکتا ہے' اگر آپ مسلمان ہیں اور اپنی سب سے مقدس' متبرک' مہربان اور شفیق ہستی کی یاد منانا چاہئے ہیں تو انداز بھی تو کچھ بہتر ہونے چاہئیں' کچھ با اخلاق طریقے ہونے چائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حسن اخلاق سب سے زیادہ پسند تھا اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ کھانا کھلانا پسند ہے۔ مسلم شریف کی حدیث ہے کہ جنت میں ایک شخص کا درجہ بلند کر دیا گیا۔ صبح حضرت سراسیمہ اٹھے اور کہا میرے مولا! میں نے کون سا ایسا کام کیا کہ تو نے جنت میں میرا درجہ بلند کر دیا' فرمایا تو نے پیچھے ایک نیک بیٹا چھوڑا تھا' وہ تیرے لیے استغفار کرتا تھا' ہم نے اس استغفار کی وجہ سے تیرا درجہ بلند کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایک ارب بیٹے پیچھے چھوڑے ہیں کیا آپ ان کے بیٹے نہیں لگتے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں موت کے بعد کام آئیں گی۔ ایک صدقہ جاریہ' وہ چیز جسے آپ نے خلق کے لیے چھوڑ دیا اور اس کے استعمال میں آپ کے لیے ثواب ہے۔ دوسرا علم' کسی عالم نے تربیت علم دی اور ہدایت اس نے بخشی' اس سے مخلوقات کو نفع اور فائدہ۔ ہے اور بہترین نیک اولاد' کیا غضب ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اچھی

Marfat.com

اولاد بننے کی کوشش ہی نہیں کررہے ہیں؟ اگر رسول اللہ ﷺ کی بیویاں اُمہات المومنین ہیں تو رسول ﷺ کیا ٹھہریں گے؟ آپ کو تو اس بات پر فخر ہونا چاہئیے کہ آپ کا رسول، رسول ہونے کے علاوہ آپ کا (روحانی) باپ بھی ہے۔ ایسا باپ جو ہر قسم کی خوبی کا حامل ہے۔ کہاں رسل، کانسٹائن، نپولین، سیزرز اور کہاں یہ ہنی بال! کیا بڑے بڑے لوگ دُنیا میں آئے اور گزر گئے۔ ان میں سے کس کا کردار مثالی بن کے رہ گیا؟ کس کی خوبصورت ذات ابھی تک ہمارے دلوں میں چٹکیاں لیتی ہے؟ ہمیں ناخلف بیٹا بننے کی کیا ضرورت ہے؟ باپ کا دن نہ منائیں تو کس کا دن منائیں گے۔

مگر طریق کار میں اختلاف ہوتا ہے، یہ خیرات اور صدقات کا دن ہے، محبت اور انس کا دن ہے، یتیم کی نگہداشت اور جانوروں کی پرداخت کا دن ہے۔ یہ تمام دن نیکیوں کا، محبت تمام کا دن ہے۔ عہد استوار کرنے، سنت رسول ﷺ اور اخلاق رسول ﷺ کی متابعت کا دن ہے۔ آپ اس دن کو منا کر کتنے خوش نصیب ہو سکتے ہیں! یہ تو وہ جانے جس کو ان سے سب سے زیادہ محبت ہے۔ آپ نے کیا محمد رسول اللہ کا مقام پہچانا ہے؟ کیا آپ کے پاس ان کی کوئی شناخت ہے؟ کیا بات کہی تھی غالب نے:

غالبؔ ثناء خواجہ بہ یزداں گزاشتم

میرے خیال میں غالب کو تو یہی شعر جنت میں لے جائے گا کہ

غالبؔ ثناء خوجہ بہ یزداں گزاشتم

کہ اے غالب میں نے اپنے خواجہ اپنے آقا محمد رسول اللہ ﷺ کی تعریف اللہ پر چھوڑ دی

کہ آں ذات پاک مرتبہ دانِ محمد ﷺ است

کہ وہی ذات پاک محمد رسول اللہ ﷺ کا مرتبہ جانتی ہے

آپ کس کا دن منائیں گے؟ اپنے بیٹے کی سالگرہ منائیں گے؟ اپنے باپوں اور فقیروں کے عرس منائیں گے؟ اور نہ مناؤ گے تو کیا آقا اور رسول ﷺ کا دن نہ منائیں گے؟ یہ تو یوم تشکر ہے۔ مگر انداز وہ ہوں جو آقا کو پسندیدہ ہوں۔ طریق یادوہ ہو جو رسول اللہ ﷺ

Marfat.com

کو پسند آئے۔ اللہ کو سارے انسانوں کی تعریف تو پسند نہیں آئی۔ اس نے وضاحت سے کہا میں صرف محمد کو محمد سمجھتا ہوں۔ اگر کسی شخص نے میرے شانِ شایاں تعریف کی ہے تو یہ محمد ہیں۔ اس لیے زمین پر آپ کا اسم گرامی محمد ہے تو آسمانوں پر احمد ہے۔ ہم نے پسند کیا کہ ساری کائنات میری تعریف کرنے والے کی تعریف کرے۔ سو زمین پر اسم گرامی محمد ﷺ ہوا۔ آپ تو صرف اپنا حصہ ہی ڈال سکتے ہیں۔ درود سے' سلام سے' خیرات اور صدقات سے' علم محبت اور غریب کی پرورش سے' یتیم کی نگہداشت سے۔ اس سے زیادہ بڑھ کر آپ میلاد کو کیا کر سکتے ہیں۔ ناچ' رنگ' گانا......؟

میں نے میلاد کو حج کے ساتھ بالکل نہیں ملایا' بلکہ میں نے یہ کہا کہ کسی دن کو مقرر کر لینا کوئی خلافِ فطرت اور شرع نہیں ہے۔ حج کو چھوڑ دیجئے' حج کے پیچھے آپ یہ دیکھئے' کچھ روز مقرر ہیں کسی رسم و عبادت کے لیے۔ جیسے نویں محرم کو اگر قوم موسیٰ نیل سے گزرنے کا دن مناتی تھی تو رسول اللہ نے اسے ناپسند نہیں فرمایا۔ اس زمانے میں عیسائی موجود تھے اور قوم عیسیٰ باقاعدہ اپنے نبی کا یوم ولادت بھی مناتی تھی۔ حضور ﷺ کے پاس سے ہمیں ایسی کوئی دلیل نہیں ملتی جس سے حضور ﷺ نے فرمایا ہو کہ یہ طریقہ ناپسندیدہ یا غلط ہے۔

اب رہا آپ کے پہلے سوال کا جواب کہ اصحاب رسول ﷺ نے اپنی زندگی مبارکہ میں یہ دن نہیں منایا۔ اس کی بنیادی وجہ بالکل سمجھ میں آتی ہے کہ جتنا عرصہ بھی اصحاب رسول ﷺ زندہ رہے اور جتنا عرصہ بھی اس سوسائٹی میں رہے' ان کے لیے اُمت مسلمہ کے بڑے بڑے کام پیش نظر تھے کہ ان کا کوئی سسٹم ابھی واضح طور پر تخلیق نہیں ہوا تھا۔ جیسے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پہلی مرتبہ ایران سے جو لوگ آئے انہوں نے کہا کہ آپ صدقات اور زکوٰۃ کے علاوہ بھی ٹیکس لگائیں تو انہوں نے کہا کیسے لگاؤں؟ انہوں نے کہا: ایران میں ہم گھوڑے داغتے ہیں اور راہداری لیتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھیک ہے' ہم بھی ایسا کریں گے۔ انہوں نے سرکاری گھوڑوں کو داغنا شروع کر دیا اور راہدری لینی شروع کی۔

آپ کو یہ خیال ہونا چاہیئے کہ ابتدائے اسلام سے تمام سسٹم ترتیب پا رہے تھے اور

Marfat.com

میلاد سسٹم میں نہیں۔ میلاد انفرادی بھی ہے اور اجتماعی بھی۔ میلاد کا ہمیں یہ قطعاً پتہ نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب یوم ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا طرزِ عمل رکھتے تھے مگر ہمیں ایک بات کا یقینی علم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہر روز کو یوم میلاد سمجھتے تھے' ہر روز وہ سنت رسول اللہ کی مطابقت کی کوشش کرتے تھے۔ وہ ہمہ تن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام اور ان کے طریقہ کار کو مخلوق میں پھیلانے کے لیے جدوجہد کرتے تھے۔ چونکہ یہ ایک انفرادی عمل تھا' تمام اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت یہ کوشش کر رہے تھے کہ بحیثیت ایک حکومتی اور عملی نظام کے اسلام کی عملی صورت ہو جائے۔ اس میں ایک انفرادی اور ذاتی چیز اتنی نمایاں نہیں ہو سکتی۔

باقی مسلمان یوم ولادت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اصحابِ رسول اسے کیا سمجھتے تھے؟ اگر آپ احادیث غور سے پڑھیں تو آپ کو احساس ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر دن کی روداد' ہر لمحے کی بات اور ایک ایک انداز کسی صحابی کو عمر بھر نہیں بھولا۔ اب وہاں اتنی بڑی یاد کے عالم میں آپ میلاد نہیں ڈھونڈ سکتے۔ یہ تو آپ کی بات ہے کہ جب آپ اللہ کی یاد سے بھی غفلت کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عادات وخصائل سے بھی ہماری غفلت ہو تو آج ہمیں زبردستی یاد کرانا پڑتا ہے۔

سارے مسئلے کو چھوڑ دیجئے' دل پر صرف ایک بات کو رکھئے کہ اگر آپ کو یہ پتہ ہو کہ آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا دن ہے تو آپ کیسا محسوس کریں گے؟ بس اتنا ہی!

آپ کو صرف اتنا پتہ ہو کہ آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا دن ہے اور آپ یہ بھی جانتے ہوں کہ آج ہے' تو منانا کس کو کہتے ہیں؟ کچھ نہ کچھ تو آپ کا احساسِ زیاں جاگے گا' کچھ تو آپ کو خیال آئے گا کہ آج تھوڑا سا زیادہ پرہیز گار ہو جاؤں۔ تھوڑے سے عمل نیک اور کرلوں۔

اگر ہم نے اچھے دنوں کو یاد نہ رکھا تو برے دنوں کو ضرور یاد رکھیں گے۔ ہمیں ہر ایک دن یاد ہے۔ ہر دُنیا والے کا دن مناتے ہوئے ہمیں ایک ذرہ برابر بھی افسوس نہیں ہوتا۔ آج قائداعظم ڈے منا رہے ہیں کل اقبال ڈے منا رہے ہیں اس میں کوئی اخلاقی حرج نہیں ہے'

Marfat.com

کوئی بدعت نہیں ہے کہ اقبال کا دن منائیں۔ چھٹی لے کے ہم سب خوش ہوتے ہیں اور کوئی فائدہ ہو نہ ہو اقبال ڈے کی چھٹی تو ہوتی ہے۔ اس چھٹی کے لیے ہم اس دن کی آرزو کرتے ہیں اور جو دن ہمارے گناہوں کی برأت کا اور شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کا دن ہو اس کی محبت کو یاد کرنے کا دن ہو اور اپنے نقائص سے فروگزاشت کرنے کا دن ہو اسے بدعت کہتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ انسان کبھی گنہگار نہیں ہوتا جو پشیمانی محسوس کرے اور توبہ کرے۔ اگر آپ کے دل میں یوم پیدائش رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک ذرا برابر اللہ کا شکر پیدا کر جائے کہ اے میرے مالک وکریم! آج تو نے میرے آقا اور رسول کو پیدا کر کے مجھے کتنی جہالتوں سے نجات بخشی ہے۔ مجھے اپنے ساتھ کتنی اُمیدیں بخشی ہیں، تو شاید اسی میں آپ کی نجات ہو جائے۔

میلاد کوئی مخصوص اور کوئی نرالی چیز نہیں ہے۔ یہ بدعت بھی نہیں ہے۔ بدعت تو تب ہوتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ پیدا ہوئے ہوتے اور آپؐ مناتے۔ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالگرہ ہے۔ ہوسکتا ہے سالگرہ منانا آپ کو پسند نہ ہو۔ میں تو بڑا خوش ہوتا ہوں۔ کیوں کہ مجھے میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا کہ اللہ کو دو چیزیں سب سے زیادہ پسند ہیں۔ ایک حسن کلام، اچھا اخلاق اور دوسرا احسن طعام، یعنی اچھا کھانا کھلانا۔ اتفاق دیکھیں کہ سالگرہ کے موقع پر آپ کو بڑی مہمان نوازی کا موقع ملتا ہے۔ آپ رشتہ دار اور دیگر لوگ بلاتے ہیں۔ اچھا اخلاق برتتے اور کھانا کھلاتے ہیں، مٹھائیاں بانٹتے ہیں۔ مجھے تو سالگرہ بری نہیں لگتی۔

اسی طرح یوم ولادت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ میں نے اپنا ثواب اس میں جانا کہ اپنے باپ کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کیا، کچھ پکایا، کچھ پڑھا، کچھ ذکر کیا اور اس کا ثواب ان کو بخشا۔ بیشتر باپوں کی اولاد جنت میں صرف اس لئے چلی گئی کہ جب اللہ نے باپ سے پوچھا تو بے چین کیوں ہے؟ اس نے کہا، میں تو جنت میں بھی آ کے پریشان ہوں۔ انہوں نے کہا کیوں پریشان ہو؟ کہا تم نے میرے بچے اللہ میاں جہنم میں پھینک دیئے، میں کیسے خوش ہوسکتا ہوں؟ یار ٹھیک ہے، اس کی وجہ سے اس کے بچے بھی لے آؤ۔ تو یہ تو نسبتوں کے سوال ہیں۔

Marfat.com

ہم اپنے باپ کے لیے درجات کی بلندی مانگ لیں، تو درجات تو ان کے اتنے بلند ہیں کہ ہمارے ذہن سے ہی بالاتر ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا، جب تم نماز کی اذان سن لو تو میرے لئے دُعا کرنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک مقام ہے۔ یہ بخاری اور مسلم کی حدیث ہے۔ اس مقام کا نام مقام وسیلہ ہے۔ جس وسیلے سے آپ سب انکار کرتے ہیں۔ میں خدا سے اُمید رکھتا ہوں کہ وہ مقام مجھے عطا کیا جائے گا۔ تم بھی میرے لیے مقام وسیلہ کی دُعا کیا کرو۔ جب اذان کے بعد آپ دُعا کرتے ہیں۔ چاہے کسی بھی مکتبہ فکر والے ہوں تو وہ مقام محمود، مقام شفاعت اور مقام وسیلہ کی دُعا کرتے ہیں۔ اس سے زیادہ تو میلاد کچھ نہیں۔

یہ میں آپ کو بتادوں، یہ ایک ذاتی معاملہ ہے۔ کوئی کسی کو زبردستی نہیں یاد رکھ سکتا۔ اگر آپ کو یاد آتے ہیں، تو آئیں گے۔ نہیں یاد آتے، تو نہ آئیں گے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ خیرات میں بھلائی ہے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ آپ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے اچھے بندے ہیں۔ رسول ﷺ کے اچھے تابع ہیں، تو پھر آپ کو اس دن کا خیال کرنا پڑے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ کوئی بہتر کام کروں، جس سے میرا خدا اور میرا رسول ﷺ راضی ہو۔ اس سے زیادہ میلاد کی کوئی حیثیت نہیں۔ اجماع تو اسی وقت اس کو منائے گا، جب اخلاق باختگی سے پرہیز کرے گا۔ جب اپنے بھائیوں کی مدد کرے گا اور ان کی خدمت سرانجام دے گا۔ یہ میں نے نہیں دیکھا کہ میلاد والے دن لوگ اٹھیں۔ یتیموں کے گھر ڈھونڈیں۔ کپڑے سیئں اور بے لباس کو لباس دیں۔ میں نے نہیں دیکھا کہ لوگ قرض داروں کے قرض اُتاریں جو کہ ہونا چاہیئے۔ ﴿بست وکشاد: ۱۸۴ از پروفیسر احمد رفیق اختر / اقدار ملت پبلی کیشنز، اسلام آباد﴾

-●● ❄ ﴿صلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ وسلم﴾ ❄ ●●-

بہارِ ربیع الاوّل

میلاد شریف منانا ایک عظیم سعادت اور بہترین عبادت ہے، اس سے محرومی سراسر بدبختی اور ازلی شقاوت ہے۔ ہر سال ماہِ نور ربیع الاوّل شریف اپنی تمام تر عظمتوں

Marfat.com

رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے اور خوش نصیب اُمتی اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اس کے فیوض و برکات کو سمیٹتے ہیں۔

یاد رکھیئے! ربیع الاوّل کوئی عام سا مہینہ نہیں ہے کہ جس کو سرسری طور پر گزار لیا جائے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں دین اسلام کا سنگ بنیاد رکھا گیا' رب کائنات نے اپنی محبوب ترین ہستی کو عالم رنگ و بو میں انوار و تجلیات کے ساتھ روانہ فرمایا' سسکتی انسانیت نے انگڑائی لی اور عالم کا رنگ نرالا ہوا' علم کے خزاں رسیدہ چمن میں بہار آئی' عمل کی پژمردہ کلیوں کو شگفتگی ملی' سیاست کے خشک پتوں کو تازگی نصیب ہوئی' معیشت کے بندھن آزادی سے ہمکنار ہوئے۔ آسمانی ہدایات کے دروازے پھر کشادہ ہوئے۔ مشرق و مغرب اور عرب و عجم میں غلبہ حق کا پروانہ جاری ہوا اور بھٹکی ہوئی انسانیت کو ان کا رب مل گیا۔ الغرض ربیع الاوّل میں رنگ و نور کا ایسا سیلاب آیا کہ جس کا احاطہ کرنے سے دُنیا بھر کے قلم عاجز آ گئے۔

جب سراجاً منیرا کی تنویر سے ریگزار عرب ضوفشاں بن گیا
ساری دُنیا کی تاریکیاں چھٹ گئیں خار زار جہاں گلستاں بن گیا

کتنی احسان فراموش ہیں وہ طبیعتیں جو اب بھی آمد مصطفیٰ ﷺ کی تواریخ میں جشن مسرت پر سیخ پا ہو جاتی ہیں' کتنے بدنصیب ہیں وہ قلم جو اب بھی پیارے آقا ﷺ کی عظمتوں کے اظہار پر مسلمانانِ عالم پہ شرک و بدعت کے فتوے لگاتے ہیں' کتنی بے لگام ہیں وہ زبانیں جو اب بھی ثنائے مصطفیٰ ﷺ کو روکنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتی ہیں۔ کتنی سیاہ بخت ہیں وہ روحیں جو اب بھی محفل میلاد سجانے پر تلملا اُٹھتی ہیں۔ کتنے تنگ دل ہیں وہ اُمتی جن کے سینے اب بھی ذکر مصطفیٰ ﷺ سے گھٹن کا شکار ہو جاتے ہیں' کتنے بے ضمیر ہیں وہ لوگ جو اپنے اکابر اور مدارس کے ایام منانے کو تو سراسر سنت اور سالارِ کائنات ﷺ کی یاد منانے کو سرتا پا بدعت بتاتے ہیں۔

یہ کیسی عجیب بات ہے کہ دُنیا جہان کی ہر تاریخ کو یاد رکھا جائے لیکن میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی تاریخ کو بھلا دیا جائے جبکہ دُنیا نورٌ علیٰ نور ہو گئی۔ جو لوگ ماہِ ربیع الاوّل میں حضورِ اکرم

Marfat.com

ﷺ کی یاد منانے سے روکتے ہیں' دراصل وہ یہ چاہتے ہیں کہ حسن و جمالِ مصطفیٰ ﷺ کا تذکرہ بند کر دیا جائے' فضائل مصطفیٰ ﷺ کا بیان روک دیا جائے' رفعت وشان مصطفیٰ ﷺ کی بات ختم کر دی جائے' محبت و عشق مصطفیٰ ﷺ کا چرچا نہ کیا جائے۔ نعت و ثنائے مصطفیٰ ﷺ کا خاتمہ کر دیا جائے' درود وسلام کے تحفے بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں پیش نہ کئے جائیے' لیکن وہ لوگ یاد رکھیں ذکر مصطفیٰ ﷺ نہ رو کے گا اور نہ کبھی بند ہو گا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب سے فرمادیا ہے ''ورفعنا لك ذكرك '' اور ہم نے آپ ﷺ کے ذکر کو آپ ﷺ کے لئے بلند کر دیا ہے۔ اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کے غلاموں کی ڈیوٹی لگا دی' یہی وجہ ہے ہر سال محافل میلاد میں اضافہ ہو رہا ہے اور میلاد شریف منانے کے خوبصورت ترین انداز سامنے آ رہے ہیں' کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

صدائیں درودوں کی آتی رہیں گی جنہیں سُن کے دل شاد ہوتا رہے گا
خدا اہل سنت کو آباد رکھے نبی کا میلاد ہوتا رہے گا

-•❖❉ صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم ❉❖•-

میلاد ہم منائیں گے جھوم جھوم کے
اپنے یہ گھر سجائیں گے جھوم جھوم کے
میلاد کے صدقے آقا طیبہ بلائیں گے
شہر مدینہ جائیں گے جھوم جھوم کے
یہ عیدیں جس کے صدقے ہم کو نصیب ہیں
وہ عید ہم منائیں گے جھوم جھوم کے
جشن ولادت آپ ﷺ کا' تم کو مبارک ہو
یہ جشن ہم منائیں گے جھوم جھوم کے

-•❖❉ لکیاں نیں موجاں: ۲۹ ❉❖•-

Marfat.com

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر چراغاں

عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قندیلیں پھونکوں سے نہیں بجھتی

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین نقشبندی حفظہ اللہ تعالیٰ (فیصل آباد) اپنی تصنیف لطیف ''میلاد شریف کے تاریخی واقعات'' میں رقمطراز ہیں کہ

سیدی محدثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ نے واقعہ بیان کیا کہ حضرت مولانا فضل الرحمان گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی دُھوم دَھام اور بڑے ذَوق وشوق سے عقیدت مندوں کو حکم دیا کہ مسجد کی دِیواروں پر سلیقہ اور طریقہ سے قندیلیں لگائی جائیں۔ جب وہ اَحباب قندیلیں لگا چکے، تو وہاں پر ایک بدعقیدہ شخص آ دھمکے اور بولنا شروع کر دیا، ساتھ ہی یہ آیت مبارکہ پڑھ دی:

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيَاطِيْنِ

(حوالہ........)

یعنی فضول خرچی مت کرو کیونکہ فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں

حضرت خواجہ فضل الرحمان گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی سن لیا اور بدعقیدہ کو پاس بلا کر فرمایا: آپ کیا کہہ رہے ہیں، وہ بولے جناب ایک قندیل کافی ہے، اِتنی قندیلیں لگائی جاری ہیں، یہ فضول خرچی نہیں تو اور کیا ہے؟۔

حضرت خواجہ فضل الرحمان گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اچھا اگر یہ فضول خرچی ہے تو اِن کو بجھا دو، یہ سن کر وہ بڑے خوش ہوئے اور دیوار پر چڑھ کر ایک قندیل کو پھونک لگائی، تو وہ بجھ گئی پھر دوسری قندیل کے پاس جا کر پھونک لگائی تو وہ بھی بجھ گئی، لیکن پہلی قندیل خود بخود روشن ہوگئی۔ وہ پھونکیں مار مار کر قندیلوں کو بجھائے جا رہے ہیں اور پیچھے سے قندیلیں

Marfat.com

خود بخود روشن ہو رہی ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت مسکرائے اور فرمایا: یہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قندیلیں ہیں، یہ پھونکوں سے نہیں بجھ سکتیں۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

❖ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم: ۴۷ ❖ رسائل میلاد الرسول: ۳۲۱ ❖

❖ ماہنامہ نوائے انوارِ مدینہ لاہور، مارچ ۲۰۰۹ء/ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم نمبر: ۴۵ ❖

-•❖ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّم ❖•-

محترم بھائیو اور بزرگو! دیکھا آپ نے آقا کے جشنِ ولادت پر چراغاں کرنا طریقہء سلف صالحین ہے۔ لہٰذا آپ بھی ماہِ ربیع الاول میں بالخصوص بارہویں شریف کو اپنے گھروں، مسجدوں، گلی محلوں، دکانوں اور بازاروں میں خوب خوب چراغاں کیجئے اور حسب توفیق سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر لنگر تقسیم فرما کر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی اور سعادت سے بہرہ مند ہوئیے۔

❖ ذکرِ ولادتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم: ۲۰ از محمد ابراہیم عاجز قادری امیر تبلیغِ اسلام ❖

حضرت سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ ''احیاء العلوم شریف'' میں حضرت سیدنا ابو علی رود باری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرماتے ہیں کہ ایک بندۂ صالح نے محفلِ میلاد شریف کا انعقاد کیا اور اس میں ایک ہزار شمعیں روشن کیں۔ ایک ظاہر بین شخص وہاں پہنچا اور یہ منظر دیکھ کر (بدظن ہوگیا) واپس جانے لگا۔ بانیٔ محفل نے اُسے روکا اور اپنے ہمراہ مکان کے اندر لے گیا اور فرمایا کہ جو شمع میں نے غیرِ خدا کے لیے روشن کی ہو بجھا دیجئے۔ اُس نے بہت کوشش کی مگر کوئی شمع بجھ نہ سکی۔

-•❖ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّم ❖•-

حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف لطیف ''تذکرۃ الاولیاء'' میں فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کوئی بزرگ، حضرت احمد حضرویہ خراسانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تشریف لائے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے از راہِ مہمان نوازی اُس دِن سات شمعیں روشن کیں، یہ دیکھ کر اُن بزرگوں

Marfat.com

نے اِعتراض کیا کہ مجھے تمہارا یہ طریقہ اچھا نہیں لگا کیونکہ یہ تکلفات تو تصوف کے منافی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے تو یہ تمام شمعیں صرف اللہ تعالیٰ کے واسطے روشن کی ہیں اور اگر آپ غلط سمجھتے ہیں تو پھر اِن میں سے جو شمع اللہ تعالیٰ کے لیے روشن نہ ہو اُس کو بجھادیں۔ یہ سن کر وہ بزرگ مٹی اور پانی کے ذریعے اُن شمعوں کو بجھانے لگے' لیکن اُن سے ایک شمع بھی نہ بجھ سکی۔ پھر صبح کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے ساتھ چلو' میں تمہیں قدرت کے عجائبات کا نظارہ کرانا چاہتا ہوں۔ چنانچہ جب ایک گرجا کے دروازے پر پہنچے تو وہاں ایک کافر بیٹھا ہوا تھا۔ اُس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھتے ہی بہت تعظیم کے ساتھ دسترخوان بچھوایا اور کھانا چن کر عرض کیا کہ آیئے ہم دونوں کھانا کھائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خدا کے دوست' خدا کے غنیم کے ساتھ کیسے کھا سکتے ہیں۔ یہ سُن کر وہ ایمان لے آیا اور اُس کے ہمراہ مزید ۷۰ افراد مسلمان ہو گئے اور اِسی شب آپ نے خواب میں اللہ تعالیٰ کو یہ فرماتے دیکھا کہ اے احمد تو نے ہمارے لیے سات شمعیں روشن کیں اور اِس کے صلہ میں ہم نے تیرے ہی وسیلے سے ستر قلوب کو نورِ ایمانی سے منور کر دیا۔ (تذکرۃ الاولیاء: ۱۶۹)

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم آئے کرم ہی کرم ہو گیا
سب کے دِل جگمگائے کرم ہو گیا
محفل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پہ میں جاؤں فدا
جو بھی محفل میں آئے کرم ہو گیا
جن کی محفل ہو محفل میں آتے ہی ہیں
وہ جو محفل میں آئے کرم ہو گیا
کملی والے کی آمد پہ جس نے جہاں
گلیاں کوچے سجائے کرم ہو گیا

(لکیاں نیں موجاں: ۵۸)

Marfat.com

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب

اللہ اللہ کس کی عظمت کا تذکرہ ہے' کس کی رفعت کا بیان کہ سرفرطِ ادب واحترام سے جھکا جارہا ہے... نگاہیں وفورِ تعظیم وتکریم سے سرنگوں ہیں... قلب عجز و نیاز کے جذبات سے معمور ہے... عرفان و آگہی کا بحر تلاطم خیز ہے... عشق و ایمان کے جذبات رفعت پذیر ہیں... جذبہء عشق کی تپش فزوں تر ہے... قلبِ نیاز جذبہ ہائے عقیدت سے لبریز ہے... خیالات بادل کی طرح اُمڈے چلے آتے ہیں... احساسات میں طوفان اُٹھ رہا ہے... آنکھوں میں آنسو مچل رہے ہیں... قلم نے اپنا سر جھکا دیا ہے... دست و پا تشکر کے باعث تھر تھرا رہے ہیں... جسدِ ناتواں' عشق تپاں کے سبب لرز رہا ہے... کہاں مجھ جیسا حقیر، خطا کار، فقیر راہ نشیں اور کہاں حکیمِ کائنات اور تاجدارِ رُسل صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی جن کی توصیف میں خود خالق رَطبُ اللسان ہے، جو صرف عالمِ انسانی کے لئے ہی رحمت نہیں بلکہ تمام عالموں کے لئے رحمت ہیں، جن پر خود خالق کو ناز ہے۔ وہ اور اس کے فرشتے اُن پر درود بھیجتے ہیں۔ اسی لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم درود وسلام بھیجنا فرض ہے اور عبادت کا درجہ رکھتا ہے۔ جن کے ساتھ آشفتگی عشق اور شیفتگی محبت حق تعالیٰ کی محبوبیت کے بلند ترین مقام پر پہنچا دیتی ہے۔ جن کی نگاہِ التفات قطرے کو گوہر میں منتقل کردیتی ہے... جن کے جلوے زمین سے فلک تک محیط ہیں... جو اَزل سے اَبد تک درخشاں ہیں... جن کے نام سے بزمِ عالم کی رونق قائم و دائم ہے... جن کے نور سے شمع ہستی فروزاں ہے... جن کے دم سے رنگ و بو کا سلسلہ جاری وساری ہے... جن کی جستجو کیف ومستی کی حاصل اور جن کی آرزو دردِ پنہاں کا چارہ ہے... جن کا ذکر خیر سعادت کا مخزن اور جن کی یاد دین وایمان کا سرچشمہ ہے... جنہوں نے نوعِ انسانی کو خرافات واوہام کی تاریکیوں' کفر و باطل کی ظلمتوں اور شرک والحاد کی اتھاہ گہرائیوں سے نکال کر عظمت و رفعت کی منازل سے ہمکنار کیا' دُکھی دُنیا کو امن وسکون کا پیغام بخشا' اِس کے مصائب وآلام کا مداوا کیا... سسکتی ہوئی انسانیت کی پشت پر سے وہ تمام

Marfat.com

بوجھ اُتارے جن کے نیچے یہ قرن ہا قرن سے دبی چلی آ رہی تھی اور اِس کی بیڑیوں کو کاٹا جس میں یہ صدیوں سے اَسیر و گرفتار تھی... سعادت کی راہوں سے بھٹکی ہوئی اِنسانیت اور اِنحراف شدہ آدمیت کو راہِ راست اور صراطِ مستقیم پر گامزن فرمایا... تمام تخیلاتِ باطلہ اور تصوراتِ رذیلہ کو ناپید کر کے انسانی معاشرہ کو حق و صداقت کا درس دیا۔ محکوموں، زیردستوں اور حلقہ بگوشوں کو حریت و آزادی جیسی عظیم نعمت سے سرفراز فرمایا اور انہیں آقاؤں کی مسند عطا فرمائی... جنہوں نے نئے زمانوں کے دروازے کھولے... نئے اِنسان بنائے... اُن کی ترقی کے اَمکانات کو نئی وسعتیں عطا فرمائیں... انسانیت کو عظمت کی اُس معراج تک پہنچا دیا کہ فرشتے اُن کی مجالسِ ذِکر میں بیٹھنا اپنے لئے باعثِ فخر سمجھتے ہیں، جسے وہ خون بہانے والا کہتے تھے، بدر و اُحد اور دیگر غزوات میں اُس کے ساتھ ہو کر خون بہایا۔

حضور ہادیٔ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایک جلوۂ تاباں بن کر سینۂ فطرت سے ہویدا ہوئے... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہوں نے رازِ ہستی کو روزِ روشن کی طرح عیاں کر دیا۔ اگر حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ نہ ہوتی تو باغِ اِنسانیت میں ہر سو خزاں ہی خزاں مسلط ہوتی ...تمام تر عالمِ جہاں سراپا تاریک اور ظلمت کدہ ہوتے، جہانِ رنگ و بو کا کہیں بھی نام و نشاں نہ ہوتا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

جس جگہ محفل مولود شریف کا منعقد کرنا مقصود ہو اُس جگہ کو خوب صفائی اور پاکیزگی سے آراستہ کرنا چاہئے، وہاں پر نہایت صاف ستھرے، پاکیزہ کپڑے اور دَری وغیرہ بچھانے چاہئیں، محفل کے دَرمیان کچھ جگہ خالی رَکھی جائے، وہاں پر ایک صاف چوبی تخت رکھ کر اُس کے اُوپر اُجلی چادر یا کپڑا بچھا دیا جائے جس پر مذہبی نعتیہ یا دیگر مقدس کتب بھی رکھی جا سکتی ہیں، اُس تخت کو خوشبودار عمدہ پھولوں، نفیس عطریات اور مصفا الائچی خورد سے معطر و مزین کیا جائے غرض یہ کہ......

فخرِ موجودات، سرورِ کائنات، شفیع المذنبین، ختم المرسلین، محبوبِ رَبُّ العالمین، راحت العاشقین، شہنشاہِ کونین، نبی الحرمین صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل پاک کے اِحترام اور خوشنودی کے لئے ہر

Marfat.com

ممکن تکلف اور کوشش کرنا عین عبادت ہے۔

جب سے سنا ہے اَبر کہ وہ آئیں گے ضرور
آنکھوں کو فرشِ راہ کیے جا رہا ہوں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حاضرین کو باوضو اور باادب محفل پاک میں شامل ہونا چاہیے

با اَدب داخل ہو اے محفل میلاد میں = خود بدولت خود ہیں شامل محفل میلاد میں
ہیں بشر جس طرح داخل محفل میلاد میں = ہیں ملک بھی یوں ہی شامل محفل میلاد میں
سال بھر آئیں گے اِس گھر کی زیارت کے لئے = ہیں فرشتے جو کہ داخل محفل میلاد میں
اُس مسلماں کی زیارت روز کرتے ہیں مَلک = دیکھتے ہیں جس کو داخل محفل میلاد میں
آویں محفل میں ملائک چرخ سے' اَفسوس ہے = اور بشر ہوویں نہ شامل محفل میلاد میں

(مولود دلپذیر: ۱۰)

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

آج محبوب کا یومِ میلاد ہے دونوں عالم سجائے سنوارے گئے
مہک اُٹھا جہاں آ گیا باغباں باغِ جنت زمین پر اُتارے گئے
کیف میں ہے فضا سب ڈھلی جارہی غیب سے ہے یہ صائمؔ صدا آرہی ہے
ہے خوشی جن کو آقا کے میلاد کی آج بخشے وہ سارے کے سارے گئے

(ارمغانِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم: ۴۱)

آیئے اپنے آقا کی باتیں کریں = خود بخود زندگانی سنور جائے گی
ذکر خیر الوریٰ سے کریں دوستی = ہر کلی آرزو نکھر جائے گی
ان کے میلاد کی ہیں یہ سب برکتیں = آپ آئے تو ہم کو ملی راحتیں
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت منائیں گے جو = چل کے رحمت غلاموں کے گھر جائے گی

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

Marfat.com

محفل میلاد میں قیام

ولادتِ مصطفیٰ ﷺ کی خوشی منانا، محفل میلاد کا اہتمام کرنا، ذِکرِ ولادتِ اقدس کے وقت قیام یعنی کھڑا ہونا، حاضرین مجلس کو کھانا دینا اور ان کے سوا نیکی کی دوسری باتیں جو مسلمانوں میں رائج ہیں، سب نبی اکرم ﷺ کی تعظیم سے ہیں اور تعظیم رسول ﷺ کی تمام صورتیں مستحسن ہیں۔ ذِکرِ ولادت کے وقت قیام کرنا، تشریف آوری کی تعظیم ہے اور تعظیم ذکر مانند تعظیم ذات ہے ﴿اقامۃ القیامۃ: ۸۷﴾۔

منکرین میلاد عام طور پر اہلسنت کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ محفل میلاد میں قیام اس خیال سے ہوتا ہے کہ حضور ﷺ محفل میں تشریف فرما ہیں، یہ منکرین کا محض اعتراض ہے، ہم اس بات کے مدعی نہیں ہیں کہ ہر مجلس مبارک میں تشریف آوری ضروری ہوتی ہے، لیکن ہاں! ہوتی ہے۔ اولیاء واکابر نے بارہا مشاہدہ کیا ہے۔ جیسا کہ "بہجۃ الاسرار" امام ابوالحسن لخمی شطنونی اور "تنویر الملک" امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نیز تصانیف شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ میں مذکور ہے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قَدْ اَخْبَرَنِی الثِّقَاتُ مِنْ اَهْلِ الصَّلَاحِ اِنَّهُمْ شَاهَدُوْهُ ﷺ مِرَارًا عِنْدَ قِرَاءَةِ الْمَوْلُوْدِ الشَّرِيْفِ وَ عِنْدَ خَتْمِ الْقُرْآنِ وَ بَعْضِ الْاَحَادِيْثِ

ترجمہ:- مجھے ثقہ صالحین نے خبر دی کہ انہوں نے بارہا حضور پرنور ﷺ کو مجلس میلاد شریف وجلسہ ختم قرآن عظیم وبعض مواقع میں مشاہدہ کیا

﴿جشنِ میلاد النبی ﷺ ۱۳۰ از سید عبدالرحمٰن بخاری﴾

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

Marfat.com

عرفِ عام میں قیام کے معنی کھڑے ہو کر سلام بھیجنا ہے' اِس سلام میں پیارے رسول اللہ ﷺ کی تعظیم ہے' جو بندۂ مومن کا شعار ہے' چند اکابرین کے فرمانِ عالی شان پیشِ خدمت ہیں:

علامہ علی بن برہان الدین حلبی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

قَدْ وُجِدَ الْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرِ اِسْمِهٖ ﷺ مِنْ عَالِمِ الْاُمَّةِ وَ مُقْتَدَى الْاَئِمَّةِ دِيْنًا وورعا الْاِمَامِ تَقِيِّ الدِّيْنِ السُّبْكِيْ وَتَابِعِهٖ عَلٰى ذٰلِكَ مَشَائِخُ الْاِسْلَامِ فِيْ عَصْرِهٖ (سیرتِ حلبی جلد اول)

ترجمہ: "بے شک نبی کریم ﷺ کے نام مبارک کے ذِکر کے وقت ایسے عالم اُمت اور پیشوائے آئمہ سے قیام ثابت ہے جو دِین اور پرہیزگاری میں مشہور ہیں' جن کا نام امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ اِس قیام میں بڑے بڑے مشائخ اِسلام نے اُن کے زمانے میں اتباع کی ہے"۔

-•❖❄ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ❄❖•-

مفتیٔ مکہ علامہ سید احمد زینی دحلان مکی رحمۃ اللہ علیہ (۱۱۰۳) لکھتے ہیں کہ

جَرَتِ الْعَادَةُ اَنَّ النَّاسَ اِذَا سَمِعُوْا ذِكْرَ وَضْعِهٖ ﷺ يَقُوْلُوْنَ تَعْظِيْمًا كه ﷺ وَهٰذَا الْقِيَامُ مُسْتَحْسَنٌ لِمَا فِيْهِ مِنْ تَعْظِيْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ كَثِيْرٌ مِّنْ عُلَمَاءِ الْاُمَّةِ الَّذِيْنَ يُقْتَدٰى بِهِمْ

❖ سیرت نبویہ: ۱/۱۵۹ ❖

ترجمہ: لوگوں کا یہ معمول ہے کہ میلادُ النبی ﷺ کا ذِکر سنتے ہیں تو آپ ﷺ کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں' یہ قیام بہت اچھا ہے کیونکہ اِس میں نبی کریم ﷺ کی تعظیم پائی جاتی ہے' اُمت کے علماء اِس پر عمل پیرا ہیں۔

-•❖❄ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ❄❖•-

Marfat.com

حضرت تقی الدین امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا قیام کے لئے کھڑے ہونا

پیشوائے دین امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا قیام بیان کرتے ہیں کہ آپ نے کس محبت و تعظیم سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام و مدح سن کر قیام۔

حَکٰی بَعْضُھُمْ اَنَّ الْاِمَامَ السُّبْکِی اِجْتَمَعَ عِنْدَہٗ جَمْعٌ کَثِیْرٌ مِّنْ عُلَمَاءِ عَصْرِہٖ فَاَنْشَدَ مُنْشِدًا قَوْلَ الصَّرْصَرِیِّ فِیْ مَدْحِہٖ صلی اللہ علیہ وسلم قلیل لِمَدْحِ الْمُصْطَفٰی الْخَطَّ بِالذَّھَبِ عَلٰی وَرَقٍ مِّنْ خَطٍّ اَحْسَنَ مِنْ کَاتِبٍ اِنْ تَنْھَضَ الْاَشْرَافُ عِنْدَ سِمَاعِہٖ قِیَامًا صُفُوْفًا اَوْ جَثِیًا عَلَی الرُّکَبِ فَعِنْدَ ذٰلِکَ قَامَ الْاِمَامُ السُّبْکِیُّ رحمۃ اللہ علیہ وَجَمِیْعُ مَنْ فِی الْمَجْلِسِ فَحَصَلَ انس کَبِیْرٌ بِذٰلِکَ الْمَجْلِسِ وَیَکْفِیْ مِثْلَ ذٰلِکَ فِی الْاِقْتِدَآءِ۔ ﴿❖ سیرحلبی جلد اوّل ❖ سیرت نبوی ❖﴾

ترجمہ: ''بعض حضرات نے بیان کیا کہ حضرت امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اُن کے زمانہ میں ایک بڑی جماعت علماء کی حاضر تھی کہ ایک نعت خوان نے ابوزکریا یحییٰ صرصری رحمۃ اللہ علیہ کے وہ اشعار جو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح شریف میں تھے' پڑھے کہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کے لئے اچھے کاتب کے خط سے سنہری خط چاندی پر لکھوایا جائے تو بھی کم ہے' اگر شریف انسان اُن کا ذکر سنتے ہی کھڑے ہو جائیں' حالت قیام میں صف بستہ یا گھٹنوں کے بل یہ سنتے ہی امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہو گئے اور سب مجلس والوں نے بھی قیام کیا اور مجلس میں ایک وجد طاری ہو گیا' ایسے امام اور علماء کا قیام کرنا ہمارے لئے کافی ہے۔

-•❖❄﴿صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ﴾❄❖•-

حضرت علامہ شیخ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

اَلْقِیَامُ عِنْدَ ولدتہ صلی اللہ علیہ وسلم لَا اِنْکَارَ فِیْہِ فَاِنَّہٗ مِنَ الْبِدْعِ الْمُسْتَحْسَنَۃِ

Marfat.com

وَ قَدْ اَفْتٰى جَمَاعَةٌ بِاسْتِحْبَابِهٖ عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَتِهٖ وَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِكْرَامِ التَّعْظِيْمِ لَهٗ ﷺ اِكْرَامُهٗ وَتَعْظِيْمُهٗ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَلَا شَكَّ اَنَّ الْقِيَامَ لَهٗ عِنْدَ الْوِلَادَةِ مِنَ التَّعْظِيْمِ وَالْاِكْرَامِ قَالَ مؤلفه رحمة اللعلمين لَوِ اسْتَطَعْتُ الْقِيَامَ عَلٰى رَاْسِیْ لَفَعَلْتُ اَبْتَغِیْ بِذٰلِكَ الزُّلْفٰى عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ۔ ❁ نزہۃ المجالس ❁

ترجمہ: سرکارِ دوعالم ﷺ کے ذِکرِ ولادت کے وقت قیام کرنے میں کوئی انکار نہیں کیونکہ یہ بدعت حسنہ سے ہے اور بیشک ایک جماعت علماء نے آپ ﷺ کی ولادت پاک کے ذِکر کے وقت استحبابِ قیام کا فتویٰ دیا ہے کیونکہ اس میں نبی کریم ﷺ کا اکرام و تعظیم ہے اور آپ ﷺ کا اکرام اور تعظیم ہر مومن پر واجب ہے' اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ وقت ذِکرِ ولادت میں حضور نبی کریم ﷺ کی تعظیم اکرام ہے

نیز آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اُس ذات کی جس نے اپنے حبیب ﷺ کو دونوں جہان کی رحمت بنا کر بھیجا ہے' اگر میں سر کے بل کھڑا ہوسکتا تو بھی قیام کرتا' محض بارگاہِ الٰہی میں قرب حاصل کرنے لئے۔ ❁ نزہۃ المجالس: ۲/۱۹۱ ❁

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

فقیر کا مشرب یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں' بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ)

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

محفل میلاد کا منعقد کرنا اہل عشق ومحبت' مومنین ومخلصین' علماء ومحدثین کی تقلید ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

جشنِ میلاد النبی ﷺ منانے سے پیارے نبی ﷺ خوش ہوتے ہیں۔ مسلمان کی زندگی کا اوّلین مقصد اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی خوشی ہے' جو دونوں جہاں کی سعادت ہے۔

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کی خوشی میں محفل میلاد کا انعقاد ایک عظیم عبادت ہے' لہٰذا اس کا ضرور اہتمام کرنا چاہئے اکثر ایسی محافل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری بھی ہوتی ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

روتوں کو رُلائیں گے جلتوں کو جلائیں گے
سنی تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد منائیں گے

سرکار کے دیوانو سرکار کے پروانو
سرکار کا ذکر کرو سرکار بھی آئیں گے

کھل جائیں گے رحمت کے دروازے سبھی اُن پر
جو پیار سے آقا کی محفل کو سجائیں گے

سنتا ہے سنے کوئی جاتا ہے چلا جائے
ہم نعرہ رسالت کا ہر حال لگائیں گے

میلادِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشیاں جو مناتے ہیں
اِک روز محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار پہ جائیں گے

اللہ کی سنت پر ان کا عمل صائمؔ
سلطان مدینہ کی جو نعت سنائیں گے

جانِ بہار: ۲۲

Marfat.com

محفل میلاد میں شیرینی بانٹنا

محفل میلاد شریف میں شیرینی بانٹنے کا بہت بڑا اجر وثواب ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا......

''اِنَّ الْمُؤْمِنَ حَلْوٌ وَیُحِبُّ الْحَلَاوَۃَ''

ترجمہ: بے شک مومن میٹھا ہے اور مٹھائی کو دوست رکھتا ہے۔

ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا:

''فِیْ بَطْنِ الْمُؤْمِنِ زَاوِیَۃٌ لَایَمْلَاءُ ھَا اِلاالْحَلْوَاء''

اِیمان والے کے پیٹ میں ایک ایسا گوشہ ہے جو سوائے مٹھائی کے اور کسی شئے سے نہیں بھرتا

﴿ خزانۃ الروایات فصل ضیافت ❖ تفسیر روح البیان جلد۲ ❖ انوار الساطعہ: ۳۱۵ ❖ ﴾

-• ❖ ﴿صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ﴾ ❖ •-

اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ......

''کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُحِبُّ الْحَلْوَاَوَالْعَسَلَ''

ترجمہ: حضورِ اکرم ﷺ حلوا اور شہد بہت پسند فرماتے تھے

چونکہ اِن حدیثوں میں حلوے یعنی شیرینی کا ذِکر آیا ہے اس لیے اہل ایمان حضور ﷺ سے محبت کرنے والے بھی شیرینی اور حلوے کو دوست رکھتے ہیں...... اور

اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں فرماتا ہے......

''لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْ مِمَّا تُحِبُّوْن''

﴿پ۴ سورۃ آل عمران آیت نمبر﴾

ترجمہ: اے اِیمان والو! تم نیکی کے درجے کو نہیں پہنچ سکتے جب تک وہ

Marfat.com

چیز (اللہ کی راہ میں) نہ خرچ کرو جس کو تم دوست رکھتے ہو۔

معلوم ہوا کہ نیکی کے درجہ کو ایمان والا تب ہی پہنچتا ہے جب اپنی پسندیدہ چیز اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں خرچ کرے اور پسندیدہ چیزوں میں شیرینی بھی شامل ہے۔ لہٰذا اس کا محفل میلاد شریف میں بانٹنا یقیناً بڑا ثواب اور نیکی کے درجے کو حاصل کرنا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

سید عبدالرحمٰن بخاری فرماتے ہیں کہ شیرینی تقسیم کرنے والا ایمان والوں (مردوں، عورتوں اور بچوں) کے اُس گوشہء بطن (پیٹ کے اُس کونے) کو بھرنے کا ثواب پاتا ہے جس کی غذا اللہ تعالیٰ نے صرف مٹھائی ہی رکھی ہے۔

محفل میلاد میں کھانا کھلانا یا شیرینی بانٹنا سب موجب خیر و برکت ہے اور شیرینی کی تخصیص میں فوائد ہیں۔

ایک تو یہ کہ "قَلْبُ الْمُؤْمِنِ حَلْوٌ يُحِبُّ الْحَلْوَ" (مسلمان کا دل میٹھا ہے، وہ مٹھاس کو دوست رکھتا ہے)

دوسرے یہ کہ شیرینی روزانہ عام لوگوں کے استعمال میں نہیں آتی وَكُلُّ جَدِيْدٍ لَذِيْذٍ وَمَنْ وَافَقَ مِنْ اَخِيْهِ شَهْوَةً غُفِرَلَهٗ" یعنی ہر نئی چیز ذائقہ دار ہوتی ہے اور جو کوئی اپنے بھائی سے اس کی چاہت میں موافقت کرے تو اس کے گناہ بخش دیئے گئے۔

اور جو کوئی اپنے بھائی سے اُس کی چاہت میں موافقت کرے تو اُس کے گناہ بخش دیئے گئے۔

تیسرے یہ کہ حسبِ عرف اغنیا کو بھی اِس کے لینے میں باک نہیں ہوتا، بخلاف اس کے کہ روٹی بانٹی جائے۔

چوتھے یہ کہ جو چیز محبوبانِ خدا سے منسوب ہو جائے سزاوارِ تعظیم ہو جاتی ہے۔ شیرینی اِس لئے بھی زیادہ مناسب ہے کہ اُس میں کوئی چیز پھینکنے والی نہیں ہوتی۔

محفل میلاد میں حاضرین کے لئے طعام یا شیرینی کا انتظام ضرور ہونا چاہیئے۔ کھانا

Marfat.com

کھلانا تو ہر وقت مستحب ہے پھر اِس موقع کا کیا پوچھنا جب اُس کے ساتھ ماہِ مبارک ربیع الاوّل میں ظہور نورِ نبوت کی خوشی مل جائے' نیز شیرینی تقسیم کرنا مسلمانوں کے ساتھ اِحسان ہے اور اکٹھے مل کر کھانے پینے میں برکت ہے' قرآنِ کریم نے اِس پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے۔(مشعل ہدایت:۴) ﴿❖ جشنِ میلادُ النبی ﷺ:۱۵۰ اور ۱۵۹ از سید عبدالرحمٰن بخاری ❖﴾

-•❖❋﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّم﴾❋❖•-

ایک مرتبہ حضرت سید حمزہ قادری برکاتی قدس سرہ کو خواب میں سرورِ کائنات ﷺ کی زِیارت نصیب ہوئی۔ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ صاحبزادے تم نے بیروں کے اچھے اچھے درخت لگائے ہیں اور ہر ایک کی تواضع کرتے ہو لیکن ہم کو کبھی ایک بیر بھی نہیں کھلاتے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے صبح ہوتے ہی ایک محفل مولود شریف منعقد کی اور اُس میں حاضرین کو عمدہ عمدہ بیر تقسیم کئے۔

﴿❖ سیرت النبی ﷺ بعد از وصال النبی ﷺ:۱/۲۴۱ ❖ برکات مارہرہ:۱۴۹ ❖﴾

-•❖❋﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّم﴾❋❖•-

حضرت شیخ زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ ہر جمعہ کی رات چند من چاول پکا کر بارگاہِ رِسالت مآب ﷺ میں نذرانہ پیش کرتے' لطف یہ کہ چاول کے ہر دانہ پر تین مرتبہ سورۂ اخلاص (قل ھو اللہ اَحد) شریف پڑھا ہوتا تھا اور رسولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اَیامِ مولد میں ہر روز ایک ہزار تنکہ (ایک بڑا پیمانہ) زیادہ کرتے رہتے حتیٰ کہ بارہ ربیع الاول شریف کی رات' بارہ ہزار تنکہ خرچ فرماتے۔﴿❖ اَخبارُ الاخیار:۲۲۷ ❖﴾

-•❖❋﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّم﴾❋❖•-

ایک مرتبہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ دہلوی نے حضور نبی کریم ﷺ کی روحِ پُر فتوح کے ایصالِ ثواب کے لئے عمدہ کھانے پکوائے۔ جب خادم نے کھانا تقسیم کرنے کی اِجازت چاہی تو خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ٹھہر جاؤ۔ کچھ دیر بعد پھر اِجازت طلب کرنے پر یہی جواب ملا۔ خادم نے اِنتظار کی وجہ دریافت کی تو خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا! ''میں کیسے اِجازت دیتا کہ اِس وقت میرے بھائی علی احمد صابر نے بھی رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پُرفتوح کو ثواب کے لئے بھنے ہوئے چنے پیش کئے تھے تو میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمہ تن اُدھر متوجہ ہیں۔ پس ایسی حالت میں کھانا تقسیم کرنا میں نے پسند نہ کیا بلکہ یہ چاہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم توجہ شریف اِدھر فرمائیں تو پھر کھانا تقسیم کروں گا۔ (مقیاس المیلاد: ۱۵۷)

-••❁❁ صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمدٍ وآلہٖ وسلم ❁❁••-

ایک مرتبہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بارہویں ربیع الاول شریف کو جب دستور قدیم کے مطابق میں نے قرآن پڑھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیاز تقسیم کی اور موئے مبارک کی زیارت کی' اثنائے تلاوت ملاءِ اعلیٰ حاضر ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پُرفتوح نے اِس فقیر نیز فقیر کے دوستوں کی طرف نہایت اِلتفات فرمایا۔ اُس وقت میں نے دیکھا کہ ملاءِ اعلیٰ اور مسلمانوں کی ایک جماعت کا دائرہ ہے کہ اُن کے ناز و نیاز اُس سے عروج کر رہی ہیں اور برکات و نفحات اس سے نزول کر رہے ہیں۔ ثم وثم۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار فرمایا: کہ مجھے ایک آگ کا دریا نظر آرہا ہے' جو عالمِ ناسوت میں داخل ہو چکا ہے' (اَب) بڑے بڑے حادثات رونما ہوں گے۔ اگرچہ حقیقت میں فتح و ظفر ملتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے مقدر میں ہے' جو دم بہ دم مثل فوارہ جوش زن ہے اور حقیقتاً اِسی قسم کے فتنے ملت وحکومت کے اُمور میں پیدا ہوئے' جن کا تدارک بجز تائید غیبی ممکن نہ ہوا۔

حضرتِ اقدس نے فرمایا کہ ایک بار میں نے واقعہ میں حضرت قبلہ گاہی قدس سرہٗ کو دیکھا کہ فقیر کے غریب خانہ پر تشریف فرما ہیں اور مجلسِ توجہ قائم ہے اور آپ کے مقابل میاں نور اللہ بیٹھے ہیں۔ لیکن اپنی دونوں آنکھیں کھلی چھوڑ دی ہیں اور ادنیٰ تاثیر جو اُن پر ظاہر ہوتی ہے حرکت کرتے ہیں اور سر ہلاتے ہیں۔ جب مجلسِ توجہ قریب ختم کے پہنچی یہ فقیر اندر آیا اور ختم کے بعد اُن سے سوال کیا کہ کیا آنکھ نہ بند کرنا اور سر ہلانا حضرت کے حکم سے تھا۔ کہنے لگے کہ میں نے یہ تو نہیں کہا تھا' اُس وقت رنج و ملال کرنے لگے۔ اِس فقیر نے جو حضرت کے متبعین سے ہے' کہا کہ ان کے حال پر توجہ ضروری ہے اور حضرتِ اقدس کی اِس فقیر کے حال پر توجہ ہے کہ حدِ بیان سے باہر ہے۔ یقین ہے کہ تھوڑی دیر بعد مُبدّل بہ رحمت ہو جائے گا۔ اُس وقت میں نے فاتحہ کے لئے عرض کیا' آپ نے فاتحہ پڑھ کر دُعا کی۔

Marfat.com

اَثنائے فاتحہ میں نے کہا کہ ''عبدالنبی'' کے حق میں بھی۔ پھر میں نے کہا بلکہ عبدالنبی کو۔ گویا ان کے ہمراہ کوئی دوسرا بھی بیٹھا ہے' اُس وقت ایک شخص پر جو مجلس توجہ میں ذِکر زبانی میں مشغول تھا' بے حد عتاب فرمایا: اِس فقیر نے ہر چند اُس کو منع کیا' لیکن نہ مانا' اُس وقت آپ گھر گئے اور جب اندر لوٹے تو اُس مبارک جگہ سے جہاں آپ بیٹھے تھے' نور اللہ پر دوبارہ توجہ فرمائی۔ اِس بار اُنہوں نے اَپنی آنکھیں بند کرلیں اور سر جھکا لیا اور سکون سے بیٹھ گئے۔ یہ فقیر عین مجلسِ توجہ میں آیا۔ انہوں نے چاہا کہ بہ تواضع اٹھیں یا کچھ حرکت کریں میں نے ہاتھ اور سر سے اشارہ کیا کہ حرکت نہ کرو۔ ﴿ اَلْقَوْلُ الْجَلِی فِی ذِکرِ آثارِالولی: ۱۸۲ ﴾

-•• صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ ••-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت پر خوش ہونا اور جشن منانا ایمان کی علامت اور اَپنے آقا' نبی محتشم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قلبی تعلق کا آئینہ دار ہے۔

محفل میلاد کی مجلسوں میں ذوق وشوق سے شمولیت کرنے سے دلوں میں جذبہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوتا ہے۔

-•• صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ ••-

جشن عید ماہ ربیع الاوّل ہے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر دو عالم کے لئے رحمت ایمان وایقان کی علامت ہے۔ یوم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہایت ہی بابرکت پوری کائنات کے لئے ہے' باعثِ سعادت ہے۔

روشنی کا ہر طرف اِمکان پیدا ہو گیا
عرش سے اللہ کا مہمان پیدا ہو گیا
عرشیوں نے بھی منایا جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
آمنہ کے گھر میں جب ذیشان پیدا ہو گیا

اِس محفل وِچ جیہڑی رونق نظر اوندی سارا جلوہ میرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم دا اے
حاضر و ناظر نے میرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیشک بنیاں سماں کیف سرور دا اے

Marfat.com

اِس محفل وچ جہڑی رونق نظر اوندی سارا جلوہ میرے حضور ﷺ دا اے
حاضر و ناظر نے میرے حضور ﷺ بیشک بنیاں سماں کیف سرور دا اے
جلوہ اُس نوں مستانیاں نظر اوندا جس سینے وچ چانن نور دا اے
اوہدے نصیباں وچ بھلا جمال کِتھے جہڑا کھاندا اے نال گھور دا اے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

میلاد سوہنے نبی ﷺ دا مناوندے رہنا چاہی دا
سوہنے توں نہ واری جاوے فائدہ کیہ کمائی دا

فیضانِ انیس: ۴۴

ایہہ محفل سجائی جہناں آقا تیرے نام دی...... رحمتاں دا اوہناں تے نزول ہونا چاہی دا
نعتاں لکھے تیریاں مستانہ تیرا سوہنیاں...... مستانے دا سلام وی قبول ہونا چاہی دا

فیضانِ انیس: ۷۸

بزمِ نبی میں آؤ تو دیکھو کیسا لگتا ہے
نامِ محمد ﷺ چومنا کتنا میٹھا لگتا ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

ذِکرِ حضور ﷺ بامُراد کرن والیو
یاداں نال یاد ہوندی یاد کرن والیو
رَب آکھے تُساں دیاں مَن لیاں ساریاں ...... صدقہ حضور ﷺ فریاد کرن والیو
رحمتاں تے عزتاں تے دولتاں دے سائے نے...... گھراں وچہ محفلِ میلاد کرن والیو

دھمکد ادھواں: ۶۵

Marfat.com

جلوسِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

خوشی، مسرت اور جشن کے اظہار کا ایک طریقہ جلوس نکالنا بھی ہے، لہٰذا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پاک کی خوشی میں جلوس بھی نکالا جاتا ہے، جس کے اندر وقفے وقفے کے بعد بیانات، تلاوتِ قرآنِ پاک، نعت شریف اور خصوصاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں صلوٰۃ و سلام کے تحفے پیش کیے جاتے ہیں۔

جلوس عربی اور اردو زبان کا لفظ ہے، بطور مذکر استعمال ہوتا ہے۔ اس کے معنیٰ ہیں کہ بہت سے لوگوں کا کسی خاص موقع پر اکٹھے ہو کر بازاروں سے گزرنا۔ شاہانہ جاہ و حشم کے ساتھ بادشاہ یا امیروں کی سواری کا نکلنا، بیٹھنا، شاہی تخت نشینی، موجودہ زمانے میں مختلف قسم کے جلوس نکالے جاتے ہیں۔ مثلاً دولہے کی برأت کا جلوس، احتجاجی جلوس، ماتمی جلوس اور جلوسِ میلاد وغیرہ۔ ''جلوس میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' دُنیائے اسلام کا ایک اجتماعی عمل ہے۔ یہ میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوس شہنشاہ ہر دو عالم، محبوبِ خدا، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شاہی کے عمل ظہور اور اس عالم دُنیا میں تشریف آوری کے دن بارہ ربیع الاول شریف ہر سال نکالا جاتا ہے۔

حضور نبی کریم، رؤف والرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں جہانوں پر حاکمیت کے چوکیدار اپنے فرائض غلامی و پاسبانی ادا کرتے ہوئے جلوس میں شامل گدایانِ درِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت کرتے ہیں اور انہیں دربارِ مصطفائی صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب سکھاتے ہیں۔ اور اس نعمت عظمیٰ کی عطا پر اپنے ربِ ذوالجلال کا شکر یہ ادا کرتے ہیں۔

یہ بات بھی ذِہن نشین رہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشی میں جلوس نکالنا نئی بات نہیں بلکہ اِس کی اِبتداء تو اُسی وقت ہو گئی تھی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کرۂ ارضی کو رونق بخشی اور یہ سعادت اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق فرشتوں نے حاصل کی تھی۔ تسلسل سے جلوس

Marfat.com

میلاد کے روح پرور مناظر ملاحظہ فرمائیں اور اپنے ایمان کو تازہ کریں......

حضور نبی کریم ﷺ کی والدہ محترمہ سیدہ آمنہ علیہا السلام فرماتی ہیں کہ

وَاِذَا قَائِلٌ یَقُوْلُ خُذُوْہُ عَنْ اَعْیُنِ النَّاسِ قَالَتْ وَ رَأَیْتُ رِجَالاً قَدْ وَقَفُوْا فِی الْھَوَا بِاَیْدِیْھِمْ أَبَارِیْقُ مِنْ فِضَّةٍ

﴿ مواہب الدنیہ: ۱/۱۲۵ ❖ مدارج النبوۃ: ۲/۱۶ ﴾

اور اچانک ایک کہنے والا کہہ رہا تھا (فرشتو!) انہیں (محمد رسول اللہ ﷺ) کو پکڑ کر لوگوں کی آنکھوں سے دُور لے جاؤ' آپ فرماتی ہیں میں نے کچھ لوگ (فرشتے اور حوریں) دیکھے کہ ہوا میں (تعظیم کے لئے) کھڑے ہیں اور اُن کے ہاتھوں میں چاندی کی صُراحیاں ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ مجھے ہاتف غیبی سے آواز آئی کہ آمنہ! اِن پر تین دِن تک دروازہ نہ کھولنا حتیٰ کہ سات آسمانوں کے فرشتے اِن کی زیارت نہ کرلیں۔ میں نے اُن کے لئے حجرہ میں ایک بچھونا بچھایا اور دروازہ بند کرلیا اور میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ وہ آپ کے پاس قطار در قطار اور فوج در فوج حاضر ہورہے تھے۔ ﴿ مولد العروس: ۷۹ ﴾

ایک اور روایت علامہ اِبن حجر ہیتمی سے ہے کہ حضرت جبریل اَمین علیہ السلام نے آپ کی آمد کا اِعلان جنت میں فرمایا' جسے سن کر تمام فرشتے خدا کی حمد وثناء میں رطب اللّسان ہوگئے اور ایک دوسرے کو آپ کی آمد کی خوشخبریاں دینے لگے۔ حضرت جبریل اَہل آسمان سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں حکم دیا کہ ایک لاکھ فرشتوں کو لے کر زمین پر اُتریئے اور زمین کے تمام گوشوں' پہاڑوں' جزیروں' سمندروں اور تمام اَطراف واَکنافِ عالم میں پھیل جائیں اور وہاں کے رہنے والوں کو آپ کی آمد کی بشارت دو۔ ﴿ النعمۃ الکبریٰ: ۳۰ ﴾

فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ جب ایمان لانے کے لئے آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے' کلمۂ شہادت پڑھا پھر آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا ہم حق پر نہیں؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں' ہم حق پر ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کی پھر

Marfat.com

چھپنا کیسا؟ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دو صفیں بنا کر جلوس کی شکل میں نکلے' ایک صف کے آگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے اور دوسری کے آگے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ تھے' یہ عظیم الشان جلوس جب کفار کے گروہ کے قریب سے گزرا تو انہیں سخت صدمہ پہنچا۔ پس یہی وہ موقعہ تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو فاروق کا لقب عطا فرمایا۔ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وجہ سے اسلام کو غلبہ اور حق و باطل میں فرق واضح ہوا۔ ﴿ تاریخ الخلفاء:۱۱۴ ﴾

جب اللہ رب العزت نے اپنے پیارے محبوب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو لامکاں کی سیر کرائی تو اُس وقت بھی جلوس کے مظاہرے ہوئے' حضرت علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ......

فَنَزَلَ جِبْرَائِيْلَ وَ مِيْكَائِيْلَ وَ اِسْرَافِيْلَ علیہم السلام و مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ

﴿ تفسیر روح البیان شریف:۹/۱۰۶ ﴾

پس جبرائیل' میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لینے کے لئے) اُترے اور اُن میں ہر ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار فرشتے تھے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

''مسلم شریف باب الہجرت'' میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے مدینہ منورہ ہجرت کر کے جانے کے واقعہ کو بیان کرتے ہوئے نقل کیا گیا ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ سے سفر ہجرت کا آغاز فرمایا تو اس کی خبر اہل عشق و وفاء انصار مدینہ صحابہ کرام کو پہنچی کہ آپ مدینہ کو تشریف لا رہے ہیں۔ مدینہ کے انصار صحابہ کرام کی قسمتیں جاگ اُٹھیں اور محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثناء کی تشریف آوری کیلئے جشن استقبال کی تیاریاں شروع کر دیں۔ ہر بوڑھے جوان' بچے' مرد و عورتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے لئے بے چین ہیں۔ لوگ ہر صبح کو شہر سے نکل کر حرہ میں جمع ہوتے۔ انتظار کرتے کرتے جب دوپہر ہو جاتی تو واپس چلے جاتے۔

Marfat.com

اُدھر نبی کریم ﷺ جب مدینہ کے قریب موضع غمیم میں پہنچے تو بریدہ اسلمی قبیلہ بنی سہم کے ستر سوار ساتھ لے کر حصولِ انعام کی اُمید پر آنحضرت ﷺ کو گرفتار کرنے آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بریدہ اسلمی اور اسکے قبیلہ اور خاندان کے بارے میں چند باتیں ارشاد فرمائیں۔

بعد میں بریدہ اسلمی نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کا رسول محمد بن عبداللہ ہوں۔ بریدہ نے نام مبارک سن کر کلمہ شہادت پڑھا اور مسلمان ہوگیا اور جو سوار بریدہ کے ساتھ تھے وہ بھی مشرف باسلام ہوئے۔ بریدہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مدینہ میں آپ کا داخلہ جھنڈے کے ساتھ ہونا چاہئے۔ محبت وتعظیم کے طریقے اور تقاضے بھی نرالے ہوتے ہیں۔ بریدہ نے اپنا عمامہ سر سے اُتار کر نیزہ پر باندھ لیا اور محبوبِ خدا کے آگے آگے روانہ ہوا۔ یہ واقعہ بتا رہا ہے کہ مدینہ میں تشریف آوری پر جشن استقبال کو جلوس وجھنڈے کے ساتھ منظم کیا گیا اور حضور نبی کریم ﷺ نے بریدہ اسلمی اور ان کے ستر ساتھیوں کے جلوس وجھنڈے کو برقرار رکھ کر واضح فرمادیا کہ محبت وتعظیم کی خاطر جلوس بنانا اور جھنڈوں کو سجانا صحابہ رضی اللہ عنہم کی عقیدت ومحبت کا مظاہرہ تھا۔ اِدھر محبوب خدا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھ جلوس کی صورت میں مدینہ کی طرف پیش قدمی فرما رہے ہیں۔ اُدھر انصارِ مدینہ استقبال کے لئے صبح سے حرہ کے مقام پر سراپا انتظار ہیں۔ ایک دن انتظار کر کے گھروں میں واپس جا چکے تھے کہ ایک یہودی کی نظر محبوب خدا ﷺ کے قافلہ عشق ومحبت پر پڑی تو نہایت زور سے پکار اُٹھا' تو تمہارا مقصد ومقصود جس کا تم انتظار کر رہے تھے وہ آگیا''۔ یہ سن کر مسلمانوں نے فوراً ہتھیار لگا کر حرہ قباء کے عقب میں رسول اللہ ﷺ کا والہانہ استقبال کیا۔ اور اظہارِ مسرت کے لئے نعرہ تکبیر بلند کیا۔

بس سب ہی دیوانہ وار اس مہمان گرامی کی طرف لپکتے ہیں سب پکارتے جارہے ہیں مرحبا! مرحبا! خوشی سے ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے جارہے تھے۔ اور اپنی آنکھوں کی پیاس بجھا رہے تھے اور حضورِ اقدس ﷺ کی تشریف آوری سے جو خوشی مدینہ میں مسلمانوں کو

Marfat.com

ہوئی اُس کا بیان نہیں ہوسکتا۔

حضور ﷺ کی مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ میں آمد کا یہ ایسا پر جوش جلوس تھا، جس کا عصر حاضر میں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ جب لوگ اجتماعی صورت میں حضور ﷺ کا استقبال کر رہے تھے، تو

فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوْتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخُدَّامُ فِي الطُّرُقِ يُنَادُوْنَ يَا مُحَمَّدُ! يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

(صحیح مسلم شریف)

مرد اور عورتیں گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے اور بچے، خدام راستوں میں پھیل گئے، (یہ لوگ با آواز بلند) کہہ رہے تھے، یا محمد... یارسول اللہ۔ یا محمد... یارسول اللہ ﷺ

حضور نبی کریم ﷺ کی مدینہ پاک تشریف آوری پر حبشیوں نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے نیزوں سے کھیل کھیلا تھا چنانچہ ملاحظہ فرمائیں......

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ پاک تشریف لائے تو حبشیوں نے آپ ﷺ کی تشریف آوری پر فرحت (جشن) کے طور پر چھوٹے چھوٹے نیزوں کے ذریعے کھیل کھیلا۔ (ابوداؤد شریف ❖ مشکوۃ شریف ❖ الوفا: ۲۵۲)

آمد مصطفےٰ ﷺ پر جوش وجذبہ کا اظہار کرنا انصار مدینہ کے عظیم کردار سے ثابت ہے۔ انہوں نے اپنے خوش نصیب بچوں کو مدحت رسول ﷺ کے ترانے یاد کروائے اور آپ ﷺ کے استقبال کی تیاریاں کیں، یہ ترانے آپ بھی پڑھیں، کتنے ایمان افروز ہیں:

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا ... مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا ... مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعٍ
اَيُّهَا الْمَبْعُوْثُ فِيْنَا ... جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاعِ
اَنْتَ شَرَّفْتَ الْمَدِيْنَةَ ... مَرْحَبًا يَا خَيْرَ دَاعٍ
فَلَبِسْنَا ثَوْبَ يَمَنٍ ... بَعْدَ تَلْفِيْقِ الرِّقَاعِ

Marfat.com

فَعَلَیْکَ اللّٰہُ صَلّٰی ...... مَا سَعٰی لِلّٰہِ سَاعٍ

ترجمہ:- وداع کی گھاٹیوں سے ہم پر چودھویں کا چاند نکل آیا' جب تک ایک بھی اللہ تعالیٰ کی دعوت دینے والا (مسلمان) باقی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شکر ہم پر واجب ہے۔ اے ہمارے درمیان بھیجے گئے (محبوب!) آپ اَمر مطاع کے ساتھ تشریف لائے ہیں۔ آپ نے مدینہ کو شرف بخشا ہے' خوش آمدید! اے خیر کی دعوت دینے والے' پس ہم نے پھٹے کپڑوں کو چپکانے کے بعد' یمن (برکت) کا لباس پہن لیا ہے' پس اللہ تعالیٰ آپ پر صلوٰۃ بھیجے' جب تک اللہ کے لئے کوئی کوشش کرنے والا کوشش کرے۔

❖ فتح الباری ۷/۲۶۱ ❖ دلائل النبوۃ للبیہقی: ۲/۵۰۷ ❖ البدایہ والنہایہ: ۳/۱۹۵ ❖ الوفا: ۲۵۲ ❖

چڑھیا چن وداع دیاں گھاٹیاں تھیں' ہوسی کفر اَندھیر فنا ساڈا
سچیا مالکا شکر ہزار تیرے' دِتا دیس کمال وسا ساڈا
بچیاں گاندیاں' دَف کھڑکاندیاں نے' آقا آگیا زُلف سجا ساڈا
لاٹاں جاندیاں پئیاں جبیں وچوں' آقا رہیا لوکو جگمگا ساڈا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی جب ایک مقام پر بیٹھ گئی تو بنونجار کی لڑکیاں دف بجاتی ہوئی نکلیں اور یوں گانے لگیں۔

نَحْنُ جَوَارٍ مِّنْ بَنِیْ نَجَّارٍ یَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِّنْ جَارٍ

ترجمہ: ہم نجار کی لڑکیاں ہیں۔ اے نجاریو! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیسا اچھا ہمسایہ ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سارے واقعہ کو برقرار رکھا' کسی ایک محبت و تعظیم کا ردّ نہیں فرمایا تھا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر اُن لڑکیوں سے پوچھا! کیا تم مجھ کو دوست رکھتی ہو؟ اُنہوں نے کہا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی تم کو دوست رکھتا ہوں۔"

اس خوشی میں مرد اور عورتیں چھوٹے بڑے گلی کوچوں میں پکار رہے تھے!

جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ .... جَاءَ نَبِیُّ اللّٰہِ

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے...... اللہ کے نبی تشریف لائے!

-•❖❄ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ❄❖•-

Marfat.com

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنا چشم دید واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر ایک عظیم الشان جلوس کی صورت میں جب مسلمان، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما باآواز بلند اللہ کی شان وشوکت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت بیان کر رہے تھے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے موقع پر بھی فرشتوں نے ایک عظیم الشان جلوس کا اہتمام کیا جیسا کہ اُس وقت جبریل علیہ السلام نے عرض کی یا حبیب اللہ! میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ میں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لئے) تمام آسمانوں کے دروازے کھلا چھوڑ آیا ہوں اور وہاں تمام فرشتے آپ کو سلامی دینے کے لئے اور آپ کو مرحبا اور خوش آمدید کہنے کے لئے صف باندھے کھڑے ہیں اور میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! تمام جنتوں کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں اور تمام دریا جاری کر دیئے ہیں اور تمام درخت جھوم رہے ہیں اور یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کے لیے حوریں مزین ہو چکی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے رب کی رضا جوئی کے لئے اُس کی حمد کرتا ہوں۔

المعجم الکبیر: ۳/۱۲۸ ❖ حلیۃ الاولیاء: ۴/۷۶

فرشتوں کے جلوس کا اہتمام تو ابھی تک جاری ہے

سیدنا کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہر روز دن نکلتے ہی ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ عرض کرتے ہیں حتیٰ کہ جب شام کر لیتے ہیں تو اوپر چلے جاتے ہیں اور اُن کی مثل (ستر ہزار) اُتر آتے ہیں، وہ بھی اُن کی مثل ہی کرتے ہیں (قیامت تک اسی طرح ہوتا رہے گا) حتیٰ کہ جب زمین شق ہو جائے گی تو آپ ستر ہزار فرشتوں (کے جھرمٹ) میں باہر تشریف لائیں گے، وہ فرشتے آپ کی خدمت میں نیاز مندی کا مظاہرہ کریں گے۔

مشکوٰۃ شریف ❖ داری شریف: ۵۷ ❖ حلیۃ الاولیاء: ۵/۳۹۰

شعب الایمان ❖ القول البدیع: ۵۲

Marfat.com

اور پھر میدانِ حشر کے جلوس کا منظر ہی دیدنی ہوگا' اُس دِن تو تمام مخلوق آپ کے اُس جلوس میں شامل ہوگی حتیٰ کہ نبی ورسول بھی اُس دِن اُس جلوس میں شامل ہوں گے

﴿❖ ترمذی شریف: ۲/۲۰۲ ❖ مشکوٰۃ شریف ❖ دارمی شریف ❖﴾

عید میلادُ النبی ﷺ منانا مومن کی پہچان ہے اور اِس موقعہ پر خوشی کے اِظہار کا ایک ذریعہ جلوس بھی ہیں' اِس موقع پر جلسوں میں مسلمان ایک جگہ جمع ہوکر یا گشت کر کے درودوں کے نذرانے سرورِ کائنات ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں' جو قابلِ تحسین اور مقبول بارگاہِ رِسالت ہوتے ہیں۔

لیکن جلوس میلاد کو ڈھول' تاشے اور رقص کی ملاوٹ سے پاک رکھنا چاہیے۔ اِس لیے کہ ہم جن کے میلاد کی خوشی میں یہ نیکیاں کر رہے ہیں اُنہوں نے ڈھول' تاشے اور باجوں کو شیطانی کھیل قرار دیا ہے' پھر اگر اُن کے میلاد میں ہم یہ آلات اِستعمال کریں گے تو کیا آپ ﷺ خوش ہونگے' عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ سوچیں' یقیناً ایسے فعل کرنے سے رسول اللہ ﷺ ناراض ہوں گے' لہٰذا جن کاموں سے آپ ﷺ کی خوشنودی حاصل نہ ہو ایسے فعل مسلمانوں کو نہیں کرنے چاہیے' کوشش کر کے اَیسے کام کریں جن سے مقصد بھی پورا ہو اور حقیقی عید بھی ہو سکے۔ مثلاً جلوس میں شامل ہر شخص پاک وصاف باوضو ہو...... لباس ہو سکے تو نیا ورنہ دُھلا ہوا اور اُجلا ہو...... چلنے میں وقار اور اِطمینان ظاہر ہو' بدنظمی یا عجلت نہ کی جائے...... سب کا مقصد اِجتماعی طور پر شکر کا اِظہار ہو' لہٰذا آگے اور پیچھے ہونے میں اِختلاف نہ کیا جائے...... سگریٹ وغیرہ سے پرہیز کیا جائے...... نعت خوانی' دُرود وسلام کا وِرد رکھا جائے' خوش اِلحانی سے ہو تو زیادہ بہتر ہے تاکہ ایک دوسرے کی برائی اور فضول گفتگو سے بچا جائے...... ڈھول' باجے قطعاً اِستعمال نہ کئے جائیں' رقص وسرود سے پرہیز کیا جائے...... خوشبو اور عطریات کا اِستعمال کیا جائے...... علماء اور بزرگوں کو آگے رکھا جائے...... جھنڈے اور بینر ایسے اِستعمال کئے جائیں جن پر حضور ﷺ کی تعریف نمایاں لکھی ہو...... ایک دوسرے کو مبارکباد دی جائے اور مصافحہ ومعانقہ کیا جائے...... مٹھائی اور دیگر اَشیاء طعام اِس طرح تقسیم کی جائیں کہ رزق کی بے حرمتی نہ ہو...... عورت اور مرد اِس طرح جمع نہ ہوں کہ پردہ ہی نہ رہے...... جلوس یا

Marfat.com

محافل کی وجہ سے نماز کو ہرگز نہ چھوڑا جائے۔

جلوس کا رواج

جلوس کی ابتداء تو اُسی وقت سے ہے کہ جب بنونجار کی بچیاں اور بچے نعت مصطفیٰ ﷺ کے گیت گاتے ہوئے حضور ﷺ کے استقبال کو مدینہ منورہ کے راستہ میں چل رہے تھے۔ اہل مدینہ کی پیروی کرتے ہوئے آج تک تمام عالمِ اسلام اور خصوصاً ملک عزیز پاکستان میں حضور نبی کریم ﷺ کی خوشی میں قریہ قریہ' شہر شہر جلوس نکالے جاتے ہیں اور یہ بھی ایک خوشی کے اظہار کا ذریعہ ہے۔ چند مقامات کے جلوس کے خوبصورت اور ایمان پرور مناظر کا ذکر پیش خدمت ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

صاحب تفسیر خزینۃ القرآن سید موسیٰ المبرقع رحمۃ اللہ علیہ جلوس کی شکل میں قم سے مکہ شریف نبی کریم ﷺ کی جائے ولادت جایا کرتے تھے۔

''فتاویٰ شامی'' میں ہے کہ ۱۲ ربیع الاوّل کو شامی لوگ مکہ شریف جائے ولادت نبی کریم ﷺ جایا کرتے تھے۔ (ذکر خیر الانام: ۲۸ / از حافظ سید غلام حسین مصطفیٰ رضا)

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

علامہ محمد رضا مصری اپنی کتاب ''محمد رسول اللہ ﷺ'' میں رقمطراز ہیں۔ خاص شہر قاہرہ میں اس روز ایک جلوس بعد ظہر پا پیادہ ہوتا ہے جو پولیس کے حفاظتی دستوں کے ساتھ سڑکوں سے گذرتا ہے۔ دونوں طرف فوج کے افسر ہوتے ہیں اور وزراء اور حکام کے لئے شامیانے نصب کئے جاتے ہیں' فوج سلامی دیتی ہے' شیرینی تقسیم کی جاتی ہے' شربت پلایا جاتا ہے' پھر توپوں کی گونج میں شاہانہ سواری واپس جاتی ہے۔ (تنویر برکات: ۶۱)

عظیم الشان مشعل بردار جلوس

امام قطب الدین الحنفی جو کہ عرب کے مشہور محدث' اہل مکہ کے جشن میلاد النبی ﷺ کے بارے میں رقم طراز ہیں کہ اہل مکہ صدیوں سے جشن میلاد النبی ﷺ مناتے آرہے

Marfat.com

ہیں، آپ فرماتے ہیں کہ

''۱۲ربیع الاوّل شریف کی رات ہر سال باقاعدہ مسجد حرام میں اِجتماع کا اِعلان ہوتا تھا، تمام علاقوں کے علماء، فقہاء، گورنر اور چاروں مذاہب کے قاضی مغرب کی نماز کے بعد مسجد حرام میں اکٹھے ہو جاتے، نماز کی اَدائیگی کے بعد تمام لوگ ''سوق اللیل'' سے گزرتے ہوئے مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم (مقام ولادت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کی زیارت کے لئے جاتے، اُن کے ہاتھوں میں کثیر تعداد میں شمعیں، فانوس اور مشعلیں ہوتیں، وہاں لوگوں کا اِس قدر اِجتماع ہوتا کہ جگہ نہ ملتی، پھر ایک آدمی (خطیب، مقرر) وہاں خطاب کرتا، دُعا ہوتی اور تمام لوگ مسجد حرام میں لوٹ آتے اور مسجد کے درمیان میں دروازہ شریف کی طرف رُخ کر کے صفیں بنا کر بیٹھ جاتے، بادشاہ وقت محفل کے منتظمین کی دستار بندی کرتا، پھر عشاء کی اَذان اور جماعت ہوتی، اُس کے بعد لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے، یہ اِتنا بڑا اِجتماع ہوتا کہ دُور دراز، دِیہاتوں، شہروں حتیٰ کہ جدہ کے لوگ بھی اِس میں شرکت کرتے اور آپ کی ولادت مقدسہ پر خوشی کا اِظہار کرتے۔

❖ الاعلام باعلام بیت اللہ الحرام: ۱۹۶ ❖

-•❖ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ ❖•-

راقم الحروف کے شیخ طریقت، سراج العارفین، سعید الاولیاء، شارحِ مکتوباتِ اِمامِ ربّانی، حضرت علامہ مولانا ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ خوبصورت محافل میلاد اور جلوس کا اِہتمام فرمایا کرتے تھے خصوصاً ربیع الاوّل شریف کی بارہویں رات کو دُرود شریف کی محفل پاک کا اِنتظام فرماتے اور اَب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین ابوالحبیب صاحبزادہ محمد رفیق احمد مجددی زیب سجادہ درگاہ حضرت ابوالبیان رحمۃ اللہ علیہ نے تو کمال کر دیا ہے، جدید سہولتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے، آپ نے مشعل بردار موٹر سائیکل جلوس کا اِہتمام کیا ہے، جو کہ بارہ ربیع الاوّل شریف سے پہلے جمعۃ المبارک کو نمازِ مغرب کے بعد نکالا جاتا ہے۔

نمازِ مغرب کے بعد جانشین حضرت ابوالبیان، صاحبزادہ والا شان، خوبصورت گھڑ سواروں کے ہمراہ سفید بگھیوں اور اِلیکٹرک مشعل بردار ہزاروں موٹر سائیکلوں سمیت

Marfat.com

جب درگاہ حضرت ابوالبیان رحمۃ اللہ علیہ ' مرکزی جامع مسجد نقشبندیہ ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ سے ادارہ کے سبز پرچم لہراتے ہوئے... سنہری مشعلیں جلاتے ہوئے........اور درُود و سلام کے ترانے گاتے ہوئے سوئے منزل رواں ہوتے ہیں تو اک عجیب پرکیف اور روح پرور منظر ہوتا ہے' سواروں کے علاوہ بے شمار پیدل لوگ بھی نہایت فرحاں وشاداں قدم بہ قدم چلتے ہیں اور کئی صاحبان رکشوں اور کاروں پر بھی سوار ہو کر غلامیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت فراہم کرتے ہیں۔

جلوس کے آگے آگے میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف عنوانات پر مشتمل بینر اور کتبے شرکائے جلوس نے اُٹھا رکھے ہوتے ہیں۔

مین جی ٹی روڈ کی دونوں اطراف میں زندہ دِلانِ گوجرانوالہ کے تاجروں' صنعتکاروں' دوکانداروں' مختلف سیاسی و سماجی شخصیات اور عالمی اِدارہ تنظیم الاسلام کی طرف سے خوبصورت' بڑے بڑے بینرز آویزاں کئے جاتے ہیں' یہ بینرز ایک خوش کن منظر پیش کر رہے ہوتے ہیں۔ جبکہ جی ٹی روڈ کے درمیان کھمبوں پر آویزاں مرکزی سیکرٹریٹ عالمی ادارہ تنظیم الاسلام کے خوبصورت میلادی بینرز اور لاری اڈا سے لے کر نگار پھاٹک تک جا بجا خوبصورت برقی قمقمے زبانِ حال سے عالمِ اِسلام کو جشن میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارکباد پیش کر رہے ہوتے ہیں۔ بالفاظ دِگر یہ منظر کچھ یوں ہوتا ہے کہ اُس روز شہر کے در و دیوار نے

اُودھے' اُودھے...... نیلے' نیلے...... پیلے' پیلے...... پیرھن

اوڑھ رکھے ہیں اور خوبصورت برقی قمقموں کے ذریعے انکی مانگ میں ستارے بھر دیئے گئے ہیں۔

فکری' شعوری' اور نظری افتراق کے باوجود زندہ دِلانِ گوجرانوالہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مرکز پر جمع ہو جاتے ہیں۔ ہر کوئی اپنی گوناگوں مصروفیات کو فراموش کر کے فرحان و شاداں' اِرد گرد سے بے نیاز ہو کر عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ترانے گاتا جا رہا ہوتا ہے۔ تنظیم الاسلام فورس کے باوردی نوجوان پورے ماحول پر کڑی نظر رکھتے ہیں اور ہر قسم کی ہنگامی صورتحال سے نبرد آزما ہونے کے لئے پوری طرح مستعد اور چاک و چوبند ہوتے ہیں۔ ہر

Marfat.com

کوئی محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے مسرور سوئے منزل رواں دواں رہتا ہے' آخر کار یہ عظیم الشان جلوس نگار پھاٹک سے واپس ہوتے ہوئے جی ٹی روڈ پر سے ہی درگاہ حضرت ابوالبیان رحمۃ اللہ علیہ ماڈل ٹاؤن واپس پہنچ جاتا ہے جہاں شرکاء کرام باجماعت نماز ادا کرتے ہیں' خصوصی دُعا ہوتی ہے' پھر شرکاء جلوس کی خدمت میں لنگر شریف پیش کیا جاتا ہے' اِس طرح یہ عظیم الشان جلوس بخیر وخوبی اِختتام کو پہنچ جاتا ہے۔

❖ ماہنامہ دعوتِ تنظیم الاسلام: مارچ ۲۰۰۹ء ❖

میلاد شریف کا جلوس دیکھنے پر مسرت کا اظہار

نواب مشتاق احمد خان روالپنڈی میں میلاد شریف کے جلوس کا چشم دید واقعہ بیان کرتے ہیں۔ ''جنوری ۱۹۴۸ء میں پاکستان کی پہلی عید میلاد تھی' خون کے دریاؤں کو پار کر کے اور عزیزوں اور دوستوں کی نعشوں کی چھوٹی بڑی پہاڑیوں کو عبور کر کے مہاجرین کو سر زمین پاکستان میں وارد ہوئے کچھ زیادہ مدت نہیں ہوئی تھی' ایک نظریہء حیات کے لئے اِتنی بڑی قربانی دینے کے بعد جذبہ میں فراوانی اور ایمان میں تازگی تھی۔ اِس لیے پہلی عید میلاد کے موقع پر بڑا جوش اور جذبہ تھا' فوجوں کے جلوس شہر کے بازاروں میں گزر رہے تھے' جلوس کو دیکھنے کے لئے مَیں بھی ایک جگہ کھڑا ہو گیا' میرے پاس ہی ایک سفید پوش بزرگ پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے تھے' جیسے ہی فوج کا ایک دستہ اللہ اکبر کے نعرے بلند کرتا ہوا اور درود وسلام پڑھتا ہوا پاس سے گزرا' اُن کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے' یہ سماں دیکھ کر ایک شوخ نوجوان جو پاس ہی کھڑا تھا' اُن سے مخاطب ہو کر بولا بھائی صاحب یہ تو خوشی کا موقعہ ہے' آپ روئے کیوں ہیں۔ سفید پوش بزرگ نے اُمڈتے ہوئے آنسوؤں کے سیلاب میں بہتے ہوئے جواب دیا: ''عزیز من! یہ رنج کے آنسو نہیں' یہ خوشی اور مسرت کے آنسو ہیں۔ ورنہ وحدہٗ لاشریک کی قسم! رنج کے آنسو بہانے کے لیے میرے پاس کافی وجوہ موجود ہیں۔ یہ ناچیز گنہگار جو آپ کے سامنے کھڑا ہے' بھک منگا نہیں ہے' وہ چاندنی چوک دہلی کا ایک خوشحال سوداگر تھا' اب اِس کے پاس اِن چیتھڑوں کے سوا کچھ نہیں' جو اِس

Marfat.com

کے جسم کی ستر پوشی کر رہے ہیں' اس کی دُوکان کو نذرِ آتش کر دیا گیا' اِس کے مکان اور ساری متاعِ حیات کو ملیا میٹ کر دیا گیا' اِس کی گھر والی کو ظالموں نے اِس کے سامنے قیمہ قیمہ کر ڈالا' اِس کی جوان بیٹی کو اِس کی آنکھوں کے سامنے پکڑ کر لے گئے اور وہ بے بس کھڑا دیکھتا رہا' اِس کے دودھ پیتے بچے کا وہ حشر کیا جس کے بیان کرنے کی بھی اِس کی زُبان میں طاقت نہیں' اِس کے بھائی بندوں کو بلا لحاظ عمر وجنس تہ تیغ کر دیا گیا۔

عزیز من! میں ضرور تمند ہوں' مظلوم ہوں' اللہ کی اِس وسیع دُنیا میں تنہا اور بے یار و مددگار ہوں' لیکن باوجود اِس کے میں خوش ہوں اور خوشی کے آنسو بہا رہا ہوں' اس لیے کہ سب کچھ کھونے کے بعد میں اَپنی آنکھوں سے یہ روح پرور منظر دیکھ رہا ہوں' اَپنے کانوں سے میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود وسلام سن رہا ہوں' عساکر اسلامیہ کے گھوڑوں کے ٹاپوں کی اِیمان اَفروز آواز سن رہا ہوں۔ اَلحمد اللہ کہ سب کچھ کھونے کے بعد بھی میں راضی برضا ہوں اور میرا اِیمان سلامت ہے اور میں اَپنے کو خسارہ میں نہیں پاتا۔

سوال کرنے والا یہ سن کر بے اِختیار ہو کر اُس فرشتہ سیرت انسان اور صاحب ایمان بزرگ سے لپٹ گیا۔ آس پاس جتنے لوگ تھے اُن میں سے جس نے بھی یہ ساری گفتگو سنی اُس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے۔ اللہ اللہ! کیسا ایمان اَفروز اور دِل ہلا دینے والا منظر تھا۔ (ضیائے حرم' عید میلا د النبی نمبر: ۳۴)

میلا دُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس سے حزن وغم میں تخفیف

اِس دور کے معروف بین الاقوامی عالم حسن البنا ءشہید مصری' بانی جماعت ''اخوانُ المسلمون'' مصر۔ عید میلا د النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس میں شمولیت کا ایک نہایت ہی پُر درد روح پرور' ایمان افروز واقعہ اَپنی ڈائری میں درج کرتے ہوئے رقم طراز ہیں' (جسے پاکستان میں ابوالاعلیٰ مودودی کے دست راست جناب خلیل احمد حامدی نے عربی سے اُردو میں ترجمہ کیا اور اِسلامک پبلی کیشنز لاہور نے ''حسن البناء شہید کی ڈائری'' کے نام سے کتاب کو شائع کیا ایک مثالی کردار کے عنوان کے تحت (۱۹۶، ۱۹۷ پر یوں) بیان کرتے ہیں) ''مجھے یاد ہے

Marfat.com

کہ جب ربیع الاول شریف کا مہینہ آتا ہے تو یکم ربیع الاول سے لے کر ۱۲ ربیع الاول تک معمولاً ہر رات ہم حصانی اخوان میں سے کسی ایک کے مکان پر محفل ذکر منعقد کرتے اور میلاد النبی ﷺ کا جلوس بنا کر باہر نکلتے' اتفاق سے ایک رات برادرم شیخ شبلی الرجال کے مکان پر جمع ہونے کی باری آ گئی' ہم عادتاً عشاء کے بعد اُن کے مکان پر حاضر ہوئے' دیکھا پورا مکان خوب روشنیوں سے جگمگا رہا ہے' اُسے خوب صاف وشفاف اور آراستہ وپیراستہ کیا جا چکا ہے۔ شیخ شبلی الرجال نے رواج کے مطابق حاضرین کو شربت' قہوہ اور خوشبو پیش کی۔ اُس کے بعد ہم جلوس بن کر نکلے اور بڑی مسرت وانبساط کے ساتھ مروجہ مناقب اور نظمیں (میلادیہ نعتیں) پڑھتے رہے۔ جلوس ختم کرنے کے بعد ہم شیخ شبلی الرجال کے مکان پر واپس آ گئے اور چند لمحات اُن کے پاس بیٹھے رہے' جب اُٹھنے لگے تو شیخ شبلی الرجال نے بڑے لطافت آمیز اور ہلکے پھلکے تبسم کے ساتھ اچانک اعلان کیا کہ اِن شاء اللہ کل آپ حضرات میرے ہاں علی الصبح تشریف لے آئیں تاکہ روحیہ کی تدفین کر لی جائے (روحیہ شیخ شبلی کی اکلوتی بچی ہے' شادی کے تقریباً گیارہ سال بعد اللہ تعالیٰ نے شیخ کو عطا کی ہے' اُس بچی کے ساتھ ہمیں اِس قدر شدید محبت ووابستگی ہے کہ دورانِ کام بھی اُسے جدا نہیں کرتے' یہ بچی نشو ونما پا کر اَب جوانی کی حدود میں داخل ہو چکی ہے' شیخ نے اِس کا نام روحیہ تجویز کر رکھا ہے' کیونکہ شیخ کے دِل میں اِسے وہی مقام حاصل ہے' جو جسم میں روح کو حاصل ہے) شیخ کی اِس اطلاع پر ہم بھونچکے رہ گئے' ہم نے عرض کیا: روحیہ کا کب اِنتقال ہوا۔ فرمانے لگے آج ہی مغرب سے تھوڑی دیر پہلے۔ ہم نے کہا: آپ نے ہمیں پہلے کیوں نہ اطلاع کر دی' کم از کم میلاد النبی ﷺ کا جلوس کسی اور دوست کے گھر سے نکالتے۔ کہنے لگے "جو کچھ ہوا بہتر تھا' اِس سے ہمارے حُزن وغم میں تخفیف ہو گئی اور سوگ مسرت میں تبدیل ہو گیا' اِس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی کوئی اور نعمت درکار ہے"۔ ❖ حسن البناء شہید کی ڈائری: ۱۹۶ ❖

سچ فرمایا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے

اُنکے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو ...... جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

❖ نور سے ظہور تک: ۲۹۸ ❖

Marfat.com

-•❖❄﴾صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ﴿❄❖•-

اللہ تعالیٰ ہماری اِس کوشش کو قبول فرمائے' میلا د شریف کرنے والوں کے لیے یہ کلمات طمانیت کا موجب ہوں اور جو لوگ محفل میلا د میں بے اعتدالی کرتے ہیں اور اِس کارِخیر میں لہو و لعب کا آمیزہ ملاتے ہیں' وہ لوگ جو سرے سے اِس کارِخیر کے انعقاد کی مخالفت کرتے ہیں' اِن دونوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائے اور ہمارے لیے توشہء آخرت اور نجات کا وسیلہ بنا دے...... امین

-•❖❄﴾صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ﴿❄❖•-

جدوں تیک کائنات دی بزم اندر دَور چلدا صبح تے شام رہناں
تدوں تیک حسان رضی اللہ عنہ دے میخانے جاری نعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم دا جام رہناں
جھومن محفلاں ذِکرِ میلاد دیاں پُختہ عاشقاں عشق مدام رہناں
دست بستہ کھلو سردار سائیاں سُنی پڑھدا صلوٰۃ و سلام رہناں

-•❖❄﴾صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ﴿❄❖•-

-•❖❄﴾ڈھنڈ اڈھواں: ۲۶ ازسائیں سردار علی سردار﴿❄❖•-

Marfat.com

باب نمبر۲

برکات میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دُنیا میں تشریف آوری تمام جن وانس، فرشتوں، جانوروں، چرند وپرند، اَرضی وسماوی مخلوقات، حشرات الارض حتیٰ کہ برّ وبحر کی پوری کائنات کے لئے باعث رحمت ونجات ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور کُل کائنات کے لئے اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ہی ہمیں شبِ براٗت اور شبِ قدر ملی... جہاد ونماز جیسی نعمتیں ملیں... قرآن ملا... ایمان ملا... رحمٰن ملا۔

ذکر میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمِ ارواح، عالمِ دُنیا، عالمِ برزخ اور عالمِ آخرت میں برکتیں ہی برکتیں ہیں، جن کا قدرے تفصیل سے آئندہ صفحات میں تذکرہ آرہا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّم

اے سامعین! باتمکین وناسبانِ دینِ متین فضائل میلاد بے حد وحساب ہیں، اِستعدادِ بشری کی کیا مجال کہ اُن کا عشرِ عشیر بیان کر سکے، بہت مشتاقانِ رسول کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے محفل پاک کے سجانے سے عالی مراتب پائے۔ اے عاشقانِ سیّد الثقلین، یہ محفل ایک سعادت دارین ہے، جس سے اَیّامِ پیدائش، خواجۂ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تا حال علمائے کرام واولیائے عظام ہر بلاد وقریہ میں مرتب کر کے حسناتِ اَبدی وسعادت سرمدی سے مستفیض ہوتے رہے ہیں اور اَسنادِ حدیث سے ثابت ہے کہ مکان محفل میلاد شریف میں اَبرِ رحمت برستا ہے، جس کے دیدار کو عرش عظیم بھی ترستا ہے۔ بنا بریں اہل عرب تجدید وتعمیر مکان سے فراغت پا کر اولاً اُس مکان مجددۂ معمرہ میں محفل موصوف کو بنا کرتے اور تاجران ممالک عرب شریف بھی علیٰ ہذہ القیاس ایسا ہی مال منافع سے اَولاً اِسی محفل کی بنا پر صرف کرتے تا کہ وہ مکان ومال محل

Marfat.com

نورِ الٰہی ہوکر آبادی وترقی پائے۔

-•❖❁ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ ❁❖•-

دُنیا کے رئیس کے ہاں خوشی ہو رہی ہو تو وہ اُس خوشی کی تقریب پر اپنے خادموں کو انعام تقسیم کرتا ہے' ہم شہنشاہِ کون ومکاں' سردارِ دارین' تاجدارِ کونین' احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کا جشن عید میلادُ النبی ﷺ منائیں گے تو کیا ہم عطاء سے محروم رہیں گے...... نہیں۔ بلکہ سرکارِ ہر عالم ﷺ کا تو وہ عالی شان دربار ہے کہ جہاں مانگنے سے سوا ملتا ہے۔

راقم الحروف کے شیخ طریقت' سراج العارفین' سعید الاولیاء' شارحِ مکتوباتِ امامِ ربانی' حضرت علامہ مولانا ابوالبیان **پیر محمد سعید احمد مجددی** رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک مرتبہ میرے حدیث پاک کے اُستادِ محترم' غزالی زماں' رازی دوراں' حضرت علامہ پیر **سید احمد سعید کاظمی** رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان کے کسی شہر میں تقریر فرما رہے تھے' دورانِ تقریر کسی نے رقعہ بھیجا' اُس میں لکھا تھا' حاتم طائی اتنا سخی تھا کہ اُس نے اپنی حویلی کے آٹھ دوازے بنا رکھے تھے' اگر ایک ہی سائل آٹھوں دروازوں پر آتا تو اُسے ہر دروازے سے خیرات دی جاتی' کیا آپ کے رسولِ کریم ﷺ کی سخاوت کی کوئی ایسی مثال ہے؟ تو اُس کو جو جواب علامہ کاظمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دیا' اُسے میرے شیخ طریقت عشق رسول ﷺ میں محو ہو کر یوں فرمایا کرتے: اے سوال کرنے والے سُن' تیرے سوال سے پتہ چلا کہ حاتم طائی کی سخاوت ناقص تھی۔ اِس لئے کہ جب سوالی ایک دروازے پر آیا تو اُس کی ضرورت پوری نہ ہوئی' تو اُسے دوسرے دروازے پر جانا پڑا' پھر تیسرے پر' حتیٰ کہ اُسے آٹھوں دروازے پھرائے گئے' لیکن اُس کی ضرورت پوری نہ ہوئی' اُس کی جھولی نہ بھری' اگر اور دروازے بھی ہوتے تو وہ اُن پر بھی جاتا' اِس سے پتہ چلا کہ حاتم طائی کی سخاوت میں کمی تھی' تبھی تو سائل کو دَر دَر پھرنا پڑا۔

لیکن آ تجھے میں اپنے پیارے نبی ﷺ کی سخاوت کا منظر دکھاؤں' جسے آپ ﷺ نے ایک مرتبہ عطا فرما دیا' اُسے دوبارہ مانگنے کی حاجت ہی نہ رہی اور نہ ہی دَر دَر پھرنا پڑا۔

جیسا کہ ایک مرتبہ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ سے حضور سرورِ کائنات' نورِ مجسم ﷺ اتنے خوش

Marfat.com

ہوئے، اتنے خوش ہوئے، فرمایا: اے ربیعہ! کچھ مانگ لو۔ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں جنت میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا، ٹھیک ہے، کچھ اور بھی مانگو: تین دفعہ تکرار کی، تینوں دفعہ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم! بس میں یہی چاہتا ہوں۔ یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی مرتبہ مانگنے پر اتنا عطا فرمایا کہ دوبارہ مانگنے کی حاجت ہی نہ رہی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بار بار فرماتے رہے اور مانگ لو، اور مانگ لو، اور مانگ لو...... لیکن حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ عرض کرتے رہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرا دامن بھر گیا، میری ضرورت پوری ہوگئی...... بس!

بلکہ یہاں تو بن مانگے مل رہا ہے، جھولیاں بھری جارہی ہیں

میرے کملی والے کی شان ہی نرالی ہے
ایک دینے والا ہے اور سارا جگ سوالی ہے

ایک اور شاعر یوں عرض کرتا ہے

آقا دے جو فیرے نیں غلاماں دیاں ٹولیاں
اک پیا بھر دا کروڑاں دیاں جھولیاں

اور کوئی یوں پکار اُٹھا......

خیر ہووے سفینے دی
جگ پیا کھاندا اے خیرات مدینے دی

حاتم طائی دا بڑا مشہور قصہ، سنیا منگتیاں نال سی بڑا پیار کردا
اُوہدے اَٹھ دروازے دربار دے سن، منگتا ہر بوہے جا سوال کردا
تھوڑا تھوڑا دے کے اوہ ہر بوہے چوں، منگتیاں نوں جا خوشحال کردا
ناصرؔ اِکو دروازے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تے رہو، لکھاں منگتیاں نوں مالا مال کردا

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

Marfat.com

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمِ دُنیا میں برکتیں

سارا سال برکت اور اَمن واَمان

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ شارح ''مشکوۃ شریف'' اپنی مشہور ومعروف تصنیف لطیف ''المورد الروی فی المولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں رقمطراز ہیں کہ

لَازَالَ اَھْلُ الْاِسْلَامِ فِیْ سَائِرِ الْاَقْطَارِ وَالْمُدُنِ الْعِظَامِ یَحْتَلِفُوْنَ فِیْ شَھْرِ مَوْلِدِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِعَمَلِ الْوَلَائِمِ الْبَدِیْعَةِ ' وَالْمَطَاعِمِ الْمُشْتَمِلَةِ عَلَی الْاُمُوْرِ الْبَھِیْجَةِ الرَّفِیْعَةِ وَیَتَصَدَّقُوْنَ فِیْ لَیَالِیْهِ بِاَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ وَیُظْھِرُوْنَ الْمَسَرَّاتِ وَیَزِیْدُوْنَ فِی الْمُبَرَّاتِ بَلْ یَعْتَنُوْنَ بِقِرَاءَةِ مَوْلِدِهِ الْكَرِیْمِ وَیَظْھَرُ عَلَیْھِمْ مِنْ بَرَكَاتِهٖ كُلُّ فَضْلٍ عَظِیْمٍ حَیْثُ كَانَ وَمِمَّا جُرِّبَ كَمَا قَالَ شَمْسُ الدِّیْنِ اِبْنِ الْجَزْرِیْ الْمُقْرِیْ الْمُقَرَّبُ مِنْ خَوَاصِهٖ اَنَّهٗ اَمَانٌ تَامٌّ فِیْ ذٰلِكَ الْعَامِ وَبُشْرٰی تُعَجِّلُ بِنَیْلِ مَا یَنْبَغِیْ وَیُرَامُ ۔

اہل اِسلام تمام اَطراف عالم میں بڑے بڑے شہروں کے باشندے ماہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم (ربیع الاول شریف) میں جلسے کرتے ہیں اور پر لطف دعوتیں کرتے ہیں اور ایسے کھانے تیار کرتے ہیں، جن میں عالیشان اور خوشنما شان دکھائی جاتی ہے اور اس مہینے کی راتوں میں قسم قسم کی زکوتیں، خیرات تقسیم کرتے ہیں اور تحفہ تحائف حد سے زیادہ کرتے ہیں اور اِس سے بڑھ کر کمال اِہتمام کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولد شریف پڑھنے میں اہمیت ظاہر کرتے ہیں تو اِس کی برکت سے اُن پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ظاہر ہوتا ہے اور یہ تجربہ کیا گیا

Marfat.com

ہے (جیسا کہ شمس الدین ابن جزری معلم قرآن اور مقرب بارگاہِ رسالت فرماتے ہیں) کہ مجلس میلاد اس سال میں مکمل حفاظت ہوتی ہے اور جو چیزیں کہ اِنسان کے موافق ہیں یا جن کا حصول اِنسان کیلئے ضروری ہے' اُن کے حاصل کرنے میں بہت جلدی بشارت حاصل ہوتی ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

حضرت علامہ اِسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تفسیر ''روح البیان'' میں زیر آیت ''محمد رسول اللہ'' رقمطراز ہیں کہ'' علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہر طرف اور ہر شہر کے مسلمان مولود شریف کرتے ہیں' طرح طرح کے صدقہ و خیرات کرتے ہیں اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد پڑھنے کا اِہتمام کرتے ہیں۔ اِس مقدس محفل کی برکتوں سے اُن پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہوتا ہے۔ امام محدث اِبن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میلاد شریف کی تاثیر یہ ہے کہ سال بھر اُس گھر مین امان رہتی ہے اور حصولِ مقاصد کے لئے میلاد منانے والے کو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں۔ ﴿ تفسیر روح البیان مترجم پارہ ۲۶: ۳۵۱ ﴾

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

ذِکرِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت یہ ہے کہ میلاد شریف پڑھوانے والا سال بھر امن و اَمان میں رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس کی مرادیں پوری کرتا ہے۔ ﴿ مولود دلپذیر: ۶ ﴾

روح کی پاکیزگی اور قلبی سکون

بندگانِ دین کا اِرشاد ہے کہ جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل مولود شریف میں محبت اور خلوصِ دِل سے ایک بار شامل ہو کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد وثناء خوانی میں حصہ لیتا ہے' ربّ العزت اُس شخص کے سال بھر کے صغیرہ گناہ معاف فرما دیتا ہے' نیز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رُوحانی فیض سے اُس کی رُوح پاکیزہ اور منور ہو جاتی ہے' اُس پر بخشش کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اُسے تسکین قلب نصیب ہوتی ہے' اُس کی دِینی اور دُنیاوی حاجتیں پوری ہوتی ہیں' سب سے بڑھ کر یہ کہ اُسے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نصیب ہوتی ہے' جو

Marfat.com

دِین و دُنیا کا سرمایہ اور افضل ترین نعمت ہے۔ (بہارِ اولیاء کرام: ۵۲)

حصولِ مراد...و...رحمت اِلٰہی

حضرت امام احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے مہینے میں اہل اِسلام ہمیشہ سے میلاد کی محفلیں منعقد کرتے چلے آرہے ہیں اور خوشی کے ساتھ کھانا پکاتے اور دعوتیں کرتے، راتوں میں قسم قسم کے صدقے اور خیرات بانٹتے، خوشی کا اِظہار کرتے، نیک کاموں میں حصہ لیتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف پڑھنے کا خاص اِنتظام کرتے آرہے ہیں۔ چنانچہ اُن پر اللہ تعالیٰ کے فضلِ عمیم اور برکتوں کا ظہور ہوتا ہے۔ میلاد شریف کے خواص میں آزمایا گیا ہے کہ جس سال میلاد شریف پڑھا جاتا ہے وہ سال مسلمانوں کے لیے حفظ و امان کا سال ہوتا ہے۔ ذِکرِ میلاد شریف کرنے سے دِلی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُس پر رحمتیں نازل کرے جس نے ولادت کی مبارک راتوں کو خوشی کی عیدیں بنالیا کہ یہ میلاد کی عیدیں سخت مصیبت ہو جائیں اُس شخص کے لئے جس کے دِل میں مرض و عناد ہے"۔ (مواہب الدنیہ مترجم: ۱/۱۵۹)

اجتماعیت کا فائدہ

فطرتِ انسانی کا یہ خاص امتیاز ہے کہ انسان ملّی اور قومی تقریبات کو اجتماعی طور پر مناتے آرہے ہیں۔ تہواروں کو منانے کا طریقہ تاریخِ انسانیت میں جاری رہا ہے۔ آج بھی اقوامِ عالم تقریبات کو ذوق و شوق سے مناتی ہیں۔ اسلامی تقریبات کو منانے سے اجتماعی اتحاد کا احساس بیدار ہوتا ہے اور اجتماعی محافل سے معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ نمل اور نصب العین میں تازگی و استحکام پیدا ہوتا ہے۔ یہ بات حساس ذہن سے اوجھل نہیں ہے کہ ہر قوم، ہر ملت اپنے تہواروں کا باقاعدہ اہتمام کرتی ہے۔

باعث حصولِ رحمت و نعمت

حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص میرے حبیب پاک کا ذکر اپنے دِل میں کرتا ہے میں

Marfat.com

اُس کا ذِکر اپنے دِل میں کرتا ہوں اور جو بندہ میرے حبیب کا ذِکر مجمع میں کرتا ہے میں اُس کا ذِکر فرشتوں میں کرتا ہوں۔ ستر ہزار نعمتوں کا اُس پر نزول ہوتا ہے۔

پس غور کرنے کا مقام ہے کہ جب اَولیاء اللہ کے اَذکار سے رحمت نازل ہوتی ہے تو اُس کے حبیب پاک سلطانُ الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ذِکر کرنے سے کیوں نہ دَر و دِیوار مجلّٰی ہوں، کیونکہ دوسرے اَنبیاء کرام علیہم السلام ستارے ہیں اور ہمارے بادشاہ والا جاہ، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب ہیں اور لقب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

زہے نصیب کہ پرْوَردْگارِ عالم نے ہم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں ہونے کا شرف بخشا ہے۔ پس جس طرح کسی عاشق کا کلام ہے۔

سب سے اعلیٰ واُولیٰ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ....سب سے بالا واعلیٰ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

❖ میلادِ گوہر: ۷ راز منشی گوہر علی خاں گوہر ❖

مسلم اور غیر مسلم کا فرق

یہ الگ بحث ہے کہ دوسرے غیر مُسلم اقوام کی تقریبات ومحافل میں عمدہ تہذیبی، اخلاقی ضابطوں کی پابندی نظر نہیں آتی ہے، کیونکہ غیر مسلم اقوام جن مذاہب اور نظریات کے حامل ہیں ان میں تہواروں کو منانے کے لئے کوئی اصلاحی یا اخلاقی رہنمائی نہیں پائی جاتی ہے۔

اسلام چونکہ کامل دین ہے، انسانیت کے ہر دور کے لئے ہدایت وقوانین لے کر آیا ہے۔ لہٰذا مسلمان جب کبھی قومی وملی تہواروں اور محافل کی تیاریاں کرتے ہیں تو ان کے ہاں اسلام کی ہدایتیں بھی پیش نظر ہوتی ہیں اور اسلامی ہدایتوں کو پیش نظر رکھنا اور اُن پر عمل کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہوتا ہے بلکہ مسلمان کا چلنا، پھرنا، اٹھنا، بیٹھنا، کھانا، پینا، پہننا، سونا، جاگنا، لین دین، انفرادی، اجتماعی، معاشرتی زندگی، حقوق العباد، حقوق اللہ، معاملات، عبادات وغیرہ غرض زندگی کے تمام شعبے قرآن وسنت کے موافق ہونے چاہئیں۔ مسلمان جن مصلحتوں اور مقاصد کے حصول کے لئے اسلامی تہواروں کو مناتے ہیں اُن کا

Marfat.com

تقاضا ہے کہ ان کو کوئی ایسا قدم نہیں اُٹھانا چاہیئے جس کی اسلامی شریعت اجازت نہیں دیتی۔

حصولِ دولت اِیمان

حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مَنْ حَضَرَ مَوْلِدَ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وَعَظَّمَ قَدْرَہٗ فَقَدْ فَازَ بِالْاِیْمَانِ

(النعمۃ الکبریٰ علی العالم: ۸)

ترجمہ: جو کوئی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی محفل میں حاضر ہو اور اُس کی تعظیم وتکریم کرے تو وہ ایمان کے ساتھ کامیاب ہوگا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اَپنی کتاب ''جمع الجوامع'' میں لکھا ہے کہ نزہت آباد شہر بغداد شریف میں ایک سوداگر بڑا مالدار عاشقِ جبار رہا کرتا تھا اور اُسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اِس قدر محبت تھی کہ جو کچھ منافع اُس کو سوداگری کے مال میں ہوتا' اُس کو سال بھر تک جمع کرتا اور سال کے بعد محفل میلاد بڑے شوق سے کرتا۔ اُس کے پڑوس میں ایک یہودی رہتا تھا۔ ایک مرتبہ محفل میلاد شریف کے موقع پر اُس یہودی کی بیوی نے اَپنے شوہر سے پوچھا کہ آج سوداگر کے گھر اِس قدر ہجوم کیوں ہو رہا ہے۔ یہودی نے کہا آج اُن کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دِن ہے۔ اِس وجہ سے سوداگر کے گھر مجمع عام ہے' ہر ایک شخص حالت شوق، ذوق اور جوش وخروش میں ہے اور فرطِ محبت سے وجد میں ہے۔

اِس مہینے ربیع الاوّل نبی اِنہاندے آئے ☆ اِس لئے ہر مومن خوشیوں اپنا خرچ کرائے

سنن میلاد نبی اَپنے دا بہت خوش دِل پاون = ☆ غیاہے خوشی تھی اُس جاپاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم آون

یہ باتیں سن کر یہودن کے دِل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت موجیں مارنے لگی' وہ تصورِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی سوگئی۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ سوداگر کا مکان نور سے معمور ہے۔ پھر یکا یک کیا دیکھتی ہے کہ ایک سواری اس شان سے آئی کہ دیکھنے والے حیران ہوگئے۔ فرشتوں کا پرا کا پرا جلو میں تھا اور اَصحاب ہمرکاب تھے اور کہتے جاتے تھے۔

Marfat.com

شانِ حق نورِ خدا قدرتِ باری دیکھو = آؤ محبوبِ الٰہی کی سواری دیکھو

یہودی کی بیوی کہتی ہے کہ جس دم اُس صاحب سواری نے اپنا مبارک قدم اُس محفل میں اُتارا، تمام فرشِ زمین عرشِ بریں ہوگیا، سارا مکان سوداگر کا مثل آفتاب چمکنے لگا۔ جس وقت محفلِ میلاد ختم ہوئی تو وہ نورانی چہرے والے، محبوبِ خدا ﷺ میرے مکان کی طرف سے روانہ ہوئے، میں نے اُن اصحاب میں کسی سے دریافت کیا کہ یہ کون بزرگ ہیں، ان کا کیا نام ہے؟ تو ایک شخص نے آگے بڑھ کر کہا......

پاک محمد کملی والا ﷺ ہے تشریف لیایا
پڑوس تساندے اِک مومن نے پاک میلاد کرایا
خرچ کیتا اُس خوشیوں اَپنا، خوشی نبی دی پاروں
برکت دیون، ملن خوشی تھیں، آیا نبی ﷺ پیاروں

صل علیٰ، خیر الوریٰ، نورُ الھدیٰ یہ ہی تو ہیں = جن کا ہے شیدا کبریا، وہ دِل رُبا یہ ہی تو ہیں
پیدا کیے جن کے لئے، رب نے یہ سب ارض و سماں = وہ حق کے پیارے مصطفیٰ، نورِ خدا یہ ہی تو ہیں
اُمت پہ تھا جس نے کیا سب آل کو فِدا = حامی ہمارے پیشوا، خیر الوریٰ یہ ہی تو ہیں
وہ دلربائے عالمین، حاجت روائے مسلمین = بے شک حبیب کبریا، اَبر سخا یہ ہی تو ہیں
جس گل کا میں دیوانہ ہوں، جس شمع کا پروانہ ہوں = وہ چہرہ نورِ خدا، صل علیٰ یہ ہی تو ہیں
لولاک جن کی شان میں، اللہ نے فرمایا = سرتا پا نورِ خدا وہ دِل رُبا یہ ہی تو ہیں
یوں حور وغلماں نے کہا آپس میں احمد کو بتا = وہ حق کے پیارے مصطفیٰ صل علیٰ یہ ہی تو ہیں
یہ ہیں فدائے کبریا، عاشق خدا اُن پر ہوا = چرچا ہے جن کا جابجا، وہ دِل رُبا یہ ہی تو ہیں
کر اُن سے گوہر اِلتجا مقبول ہوگی اَب دُعا = دیتا ہوں تجھ کو میں بتا، مشکل کشا یہ ہی تو ہیں

جس وقت یہودی کی بیوی نے ہمارے نبی پاک ﷺ کا نام نامی اِسمِ گرامی سنا، فرطِ عقیدت سے بے قرار ہوگئی، نہایت اَدب سے سلام عرض کیا اور رونے لگی اور عرض کی حضور اگرچہ میرا دین غیر ہے، مگر اے خاتم المرسلین ﷺ بے شک آپ رحمۃ اللعالمین ﷺ ہیں۔ آج حضور کہاں تشریف لے گئے تھے۔ فرمایا: تیرے پڑوس میں جو سوداگر رہتا ہے، آج ہم

Marfat.com

اُس کے یہاں مہمان تھے۔ یہودی کی بیوی نے اِلتجا کی کہ حضور مجھ پر بھی کرم فرمائیں، مجھے بھی اُپنی غلامی میں قبول فرمائیں، مجھے شرف بااِسلام فرمائیں۔ ہمارے پیارے رسول، سلطانُ الانبیاء، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے کلمہ شریف "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" پڑھایا اور وہ مسلمان ہوگئی۔

پاک محمد سرور صلی اللہ علیہ وسلم، سوہنا رسول حقانی = لاشریک خداوند عالم، دَساں بول زبانی
پڑھ کلمہ اُس پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم دا صدق ایمان لیائی = 'تذکرۃ الواعظین' کتاب دے اندر ایہہ روایت آئی

جب صبح کے وقت یہودی کی بیوی خوابِ اِستراحت سے بیدار ہوئی تو بہت خوش تھی اور محفل میلاد کروانے کے لئے بڑی بیتاب تھی، فوراً میلاد شریف کا سامان کیا۔

یہودی نے بیوی سے...... پوچھا...... یہ کیسی خوشی ہے؟

اُس یہودی کی بیوی نے جو جواب دیا وہ ایک شاعر کی زبانی سُنئے اور ایمان تازہ کیجئے

نبی پیارے احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ اپنا دکھا گئے = وہ مہک تھی پیارے لباس میں کہ مکان سارا بسا گئے
ہمیں داغِ غم سے چھڑا گئے، ہمیں جلوہ اپنا دکھا گئے = وہ نبی احمد دل رُبا، سبھی بگڑے کام بنا گئے
یہ حلیمہ بھید کھلا نہیں، یہ مقامِ چون و چراں نہیں = تو خدا سے پوچھ وہ کون تھے تری بکریاں جو چرا گئے
کہیں خار بن کے ببول میں، کہیں رنگ بن کے پھول میں = کہیں نور بن کے رسول میں، وہ جمال اپنا دکھا گئے
ہو درود تم پہ ہزار ہا، مرے رہنما، مرے ناخدا = میرا بیڑا پار لگا گئے، مری ڈوبی کشتی ترا گئے

یہودی کہنے لگا: اے میری بیوی! سچ سچ بتادے کہ یہ تجھے کیا ہوگیا ہے کہ کل تک تو اچھی بھلی تھی، شب کو کسے خواب میں دیکھ لیا، جو صبح سے اِس قدر بے قرار اور اشکبار ہو رہی ہو۔

اُس کی بیوی نے ایک آہ سرد دِل پُر درد سے بھری اور کہا.....

جان و دل سے میں رخ روشن پہ قربان ہوگئی = پڑھ لیا کلمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا میں مسلمان ہوگئی
مثل سوداگر کے میں نے مول سودا لے لیا = عشق احمد سے مری معمور دوکان ہوگئی
کفر اُٹھا دِل سے، باندھا لام اَب اِسلام کا = دیکھ تو فضل خدا ہے کیا مری شان ہوگئی

یہودی نے کہا: اے بی بی! تو سچ کہتی ہے، شب کو میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں

Marfat.com

دیکھا کہ آپ ﷺ تجھ کو کلمہ توحید و رسالت پڑھا رہے ہیں اور پھر مجھ کو بھی اپنے قریب بلا رہے ہیں، پس میں بھی قدم بوس ہوا، اور کلمہ " لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰـهِ " پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

تو تو پڑھ کلمہء محمد ﷺ مسلمان ہو گئی
صدقے اُس نورِ خدا پر میری بھی جان ہو گئی

پھر دونوں میاں بیوی ذوق و شوق اور محبت رسول ﷺ میں محو ہو کر یوں عرض کرنے لگے۔

نگاہِ لطف کے اُمیدوار، ہم بھی ہیں = لیے ہوئے یہ دِل بے قرار، ہم بھی ہیں
ہمارے دست تمنا کی لاج بھی رکھنا = ترے فقیروں میں اے تاجدار! ہم بھی ہیں
کھلا دو غنچہء دِل، صدقہ بادِ دامن کا = اُمیدوار نسیم بہار، ہم بھی ہیں
تمہارے ایک نگاہِ کرم میں سب کچھ ہے = پڑے ہوئے تو سر رہ گزار، ہم بھی ہیں
یہ کس شہنشاہِ عالی کا صدقہ بٹتا ہے = کہ خسروؤں میں پڑی ہے پکار، ہم بھی ہیں

❖ بیانُ المیلا دُالنبوی ﷺ: ۳۵ / از محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ ❖

❖ میلادِ گوہر: ۸ / از منشی گوہر علی خان گوہر رامپوری ❖ تذکرۃُ الواعظین: ۳۱۹ ❖

❖ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ ❖

اِسی واقعہ کو ترجمانِ تصوف میاں دائم اِقبال دائم قادری رحمۃ اللہ علیہ آف واسو ضلع منڈی بہاؤالدین نے اپنی زبان پنجابی میں اِس طرح رقم کیا ہے، ملاحظہ فرمائیں اور اپنے ایمان کو تازہ کریں۔

تاجر مرد اِک شہر بغداد پاسے، عاشق زار رسول ﷺ مختار دا اے
سالوں سال میلاد شریف والی، محفل عشق دے نال سنگار دا اے
دھوم دھام کنوں جلسہ سوہنیاں دا، رحمت نور ظہور کھلار دا اے
تے اک گھر سی گواہنڈ یہودیاں دا، جنت کول دوزخ بھائیں مار دا اے
سنگ گوہراندے جویں سنگ ہووے، پھل نال جیونکر واسا خار دا اے

Marfat.com

اِس گھر نویں یہودن اک پرن گھتی، کرناں رب سچے کرنہار دا اے
آ گئی گھڑی میلاد شریف والی، جج عاشقاں روز سنوار دا اے
تاجر مرد پریم دا مار ڈنکہ، گلی گلی بازار پکار دا اے
آؤ مومنو! پڑھو مولود اکمل، جلسہ جنم پر نور سردار دا اے
پے گئی دھوم گواہنڈ یہودیاں دے، وجیا ساز طنبور ستار دا اے
گاوَن صَلِّ علیٰ دے گیت مٹھے، پرتاثیر آواز اسرار دا اے
وہٹی نویں دی پیا پریم کنیں، عین عشق تجلیاں مار دا اے
جاگی طلب انوکھڑی قلب اندر، قلب وجد اندر بیقرار دا اے
جلدی اُٹھ کے خاوند تھیں پچھدی اے، رونق رنگ ایہہ کیہڑی بہار دا اے
جڑیاں خلقتاں وجدے پئے واجے، شان وکھرا راج دربار دا اے
جسدی ایہہ برأت اوہ کون لاڑا، بھاگاں والڑا شاہ سنسار دا اے
کسدی ہستی تے ساری قربان بستی، مستی وچہ ہر گل گلزار دا اے
یہودی کہیا ایہہ جنم دن پیاریئے! مسلماناں دے ہادی سچیار دا اے
مرسل نبی پیغمبر اسلام والا، منن والیاں شوق اُبھار دا اے
نعتاں پڑھن قوالیاں سنن ادبوں، پیر حق دا کاج سنوار دا اے
دُنیا وچہ نہ چھڈدا کمی کائی، نالے حشر نوں بیڑیاں تار دا اے
سوہنا نام محمد رسول عربی ﷺ، جانی یار سرکار غفار دا اے
بی بی سُندیاں سیج تے جھٹری یکدم، خنجر وجیا پریم پیار دا اے
واہ واہ سُتی یہودن دے بھاگ جاگے، جلوہ چمکیا عین انوار دا اے
پئی ویکھ دی باغ آفاق اندر، پھیرا پیا براق اسوار دا اے
شمع نور تے جلی پتنگ سُتیاں، ایڈا بخت نہ کسے بیدار دا اے
ادبوں پچھدی آئے سرکار کتھوں، اگوں کرے خیال رفتار دا اے
کملی والا اسوار فرمان لگا، دلبر عاشقاں لئی سدھار دا اے

Marfat.com

تیرے تاجر ہمسائے ول جاوناں میں، طلبگار جو میرے دیدار دا اے
لاواں دید جمال دی آپ پٹی، سینے پھٹ جس نوں انتظار دا اے
اک پلک نہ اونہوں وسارناں ہاں، جہیڑا اپلک نہ مینوں وسار دا اے
کلمہ پڑھدیاں بی بی دی اکھ کھلی، عشق سچ تے کوڑ نتار دا اے
ساقی رحمت دا گیا پلا کاسہ، بخت جا گیا کل پروار دا اے
شوقوں مجلس میلاد وچہ آن بیٹھے، سچا دین رسول غمخوار دا اے
کلمہ پڑھن تے ہون قربان سارے، ہویا کرم کریم داتار دا اے
جہیڑا کافراں نوں صاف کری جاندا، مسلماناں نوں کدوں درکار دا اے
دائم برکتاں عید میلاد دیاں، پھیرا عاشقاندی گھریں یار دا اے

﴿کمبل پوش صلی اللہ علیہ وسلم: ۳۸ راز دائم اقبال دائم﴾

صلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ وسلم

حضرت میاں حافظ عبدالخالق قادری مرکزی امیر، مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان، سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ بھرچونڈی شریف (سندھ) ''رسائل میلاد الرسول'' (ترتیب و تدوین، صلاح الدین سعیدی 'ڈائریکٹر' تاریخ اسلام فاؤنڈیشن لاہور) پر تقریظ لکھتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ

جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کفار اور مشرکین کے دلوں میں اسلام کی برتری اور پیغمبر اسلام کی عظمت و بزرگی پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ہمارے ہاں باب الاسلام سندھ میں قدیم سے جشن میلاد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بڑے وسیع پیمانے پر منایا جاتا ہے اور اسکی وجہ سے خطہ میں بہت سے غیر مسلم دولت اسلام سے سرفراز ہوتے ہیں (۷ رجنوری ۲۰۰۹ء)۔

﴿رسائل میلاد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم: ۷﴾

وباؤں سے نجات

میاں عبدالرحمٰن نسیم ڈپٹی اسسٹنٹ کنٹرولر آف اکاؤنٹس (ائیرفورس) فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

ساٹھ سال قبل کا واقعہ ہے کہ اِس علاقہ جلالپور پیروالا ملتان میں کچھ ایسی وبا پھیلی' سینکڑوں جانور روزانہ مرنے لگے' حاجی واحد بخش مرحوم (موضع جانبھوکے) کے یہاں بھی اچھی خاصی تعداد میں جانور زیرِ پرورش تھے' انہیں اَپنے جانوروں کے بارے میں سخت تشویش ہوئی اور اُنہوں نے اَللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں منت مانی کہ اگر میرے جانور وبا سے بچ گئے تو عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریب مناؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی منت قبول فرمائی اور وبا کا زمانہ ختم ہوگیا۔ اُن کے جانور صحیح وسالم بچ گئے۔ کہتے ہیں کہ جب وبا کا پُرآفات زمانہ گزر گیا تو ایک عالم باعمل جناب حافظ غلام محمد صاحب ڈیرہ اسماعیل خاں والے تبلیغ دین کے لئے گھر سے نکلے اور موضع جھانبوکی پہنچے' میاں موسیٰ کے گھر قیام تھا' گاؤں کے لوگ حافظ صاحب سے محوِ گفتگو تھے' دورانِ گفتگو حاجی واحد بخش صاحب مرحوم نے عرض کی کہ میں نے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے کی منت مانی تھی اور بارگاہِ الہ العالمین میں قبولیت سے سرفراز ہو گئی۔ حافظ صاحب نے فرمایا کل ماہ ربیع الاول کا پہلا سوموار ہے' تم پورے علاقہ میں اعلان کردو کہ کل ظہر کی نماز کے بعد ہمارے ہاں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تقریب ہے۔ دوسرے دِن ظہر کی اذان ہوچکی تھی' کچھ سنتیں پڑھ چکے تھے اور کچھ ابھی پڑھنے میں مصروف تھے' کسی نے آواز دی کہ جناب حافظ صاحب اس وقت گرمی کی شدت کمال درجہ پر ہے' دُعا فرمایئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ بارش برسادے۔ حافظ صاب نے فرمایا کہ آؤ ہم سب مل کر دُعا کریں' جونہی دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے' آسمان پر کالی گھٹائیں چھانی شروع ہو گئیں' نمازِ ظہر ادا کی گئی اور ابھی دُعا بھی نہ مانگنے پائے تھے کہ موسلا دھار بارش ہونی شروع ہوگئی۔ کہتے ہیں بارش رُک جانے کے بعد آپ جناب حافظ غلام محمد صاحب نے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر جونورانی خطاب فرمایا تو ایسا معلوم ہوتا تھا' جیسے آسمان سے نور برس رہا ہے۔

بوقت رخصت آپ نے حاجی واحد بخش مرحوم کو مشورہ دیا کہ وہ اِس تقریب سعید کا اہتمام ہر سال کیا کریں۔ اُس وقت سے اَب تک عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریب کو بڑے تزک واحتشام سے منا رہے ہیں۔ (تذکرہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۳۲)

Marfat.com

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی اپنی تصنیف لطیف ''نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں کہ اِس کتاب کی تالیف کی اِس وجہ سے زیادہ آمادگی ہوئی کہ آج کل فتن ظاہری جیسے طاعون اور زلزلہ وگرانی وتشویشات مختلفہ کے حوادث سے عام لوگ اور فتن باطنی جیسے شیوع' بدعات والحاد وکثرتِ فسق وفجور سے خاص لوگ پریشان خاطر اور مشوش رہتے ہیں۔ ایسے آفات کے اوقات میں علماء اُمت ہمیشہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت وتالیف روایات اور نظم مدائح ومعجزات اور تکثیر سلام وصلوٰۃ سے توسل کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ ''بخاری شریف کے ختم'' کا معمول اور ''حصن حصین کی تالیف'' اور ''قصیدہ بردہ شریف'' کی تصنیف کی وجہ مشہور معروف ہے (قصیدہ بردہ شریف کی وجہ یہ ہے کہ صاحب قصیدہ کو مرض فالج کا عارضہ ہو گیا تھا' جب کوئی تدبیر مؤثر نہ ہوئی تو یہ قصیدہ بقصدِ برکت تالیف کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک پھیر دیا اور فوراً شفاء ہو گئی) میرے قلب پر بھی یہ بات وارد ہوئی کہ اِس رسالہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات وروایات بھی ہوں گے' جا بجا اِس میں درُود بھی لکھا ہوگا' پڑھنے سننے والے بھی اِس کی کثرت کریں گے' کیا عجب ہے کہ حق تعالیٰ اِن تشویشات سے نجات دیں (چنانچہ اِبتداء رسالہ سے اِس وقت تک کہ ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ ہے' بفضلہٖ تعالیٰ یہ قصبہ ہر بلا سے محفوظ ہے ' کیونکہ اَب تک یہ رسالہ شائع نہیں ہوا' بالخصوص اِمسال تمام بلاد واِمصار وقریٰ میں طاعون کا اشتداد اور اِمتداد رہا۔ اکثر جگہ رمضان کے بعد سے شروع ہوا اور اِس وقت تک ساتواں مہینہ ہے امن نہیں ہوا' مگر بفضلہٖ تعالیٰ یہاں خود کچھ بھی نہیں ہوا۔ میرا یقین پہلے سے تھا کہ یہاں طاعون نہ ہوگا' مگر اَب بعد مشاہدہ کے ظاہر کرتا ہوں کہ وہ خیال میرا کہ اِس کی یہ برکت ہوگی' صحیح ہوا۔ سو میں یہ بھی اُمید کرتا ہوں کہ اگر یہ رسالہ شائع ہوا تو جہاں جہاں اِس کا بطریق سنت مشغلہ ہوگا اِن شاء اللہ تعالیٰ ہر قسم کا امن وسکون میسر ہوگا۔

Marfat.com

غلامی سے آزادی، دولت کی فراوانی اور وسیلۂ بخشش

ایک دفعہ حضرت منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ کسی جگہ پر میلاد شریف بیان فرما رہے تھے کہ دورانِ وعظ ایک سوالی نے سوال کیا کہ میں غریب ہوں، مجھے خدا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر چار درہم مل جائیں، مجھے ضرورت ہے۔ تو حضرت منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو شخص اس سائل کو چار درہم دے گا، میں اُس کے لیے خداوند کریم سے حضور نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے چار دُعائیں کروں گا۔ اُس وقت اُس مجلس میں ایک یہودی کا مسلمان غلام موجود تھا، وہ اُٹھا اور چار درہم خدا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر دے دیئے اور منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا، حضور! آپ میرے لیے چار دُعائیں کریں۔ اوّل یہ کہ میں غلام ہوں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے مجھے آزاد کر دے، دوم یہ کہ میرا مالک یہودی ہے اللہ تعالیٰ اُسے نورِ ایمان سے منور فرمائے، سوم یہ کہ غریب ہوں خداوند کریم مجھے غنی کر دے چہارم یہ کہ ہم گنہگار ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میری اور میرے مالک کی مغفرت فرما دے۔ تو اُس وقت حضرت منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ نے اُس کے لیے چار دُعائیں کیں، اور مجلس میلاد شریف ختم ہوگئی۔ جب وہ مسلمان غلام اپنے یہودی مالک کے پاس گیا تو وہ کہنے لگا، آج تم نے دیر کیوں کی ہے۔ غلام نے بتایا کہ آج میں حضرت منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں بیٹھ گیا اور وہاں پر خدا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر چار درہم دے کر چار دُعائیں کرائی ہیں۔

دِتے دِرم میلاد نبی پر اُس نے آکھ سنایا
عوض اُونہاں دے چار دُعائیں کر منظور لیایا

اس لیے دیر ہوگئی ہے۔ مالک نے پوچھا: وہ کونسی دعائیں ہیں جو تم نے حضرت منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ سے کرائی ہیں؟ وہ کہنے لگا: پہلی دُعا یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے نام سے تم مجھے آزاد کر دو۔ یہ سنتے ہی اُس کا مالک کہنے لگا، جا میں نے تجھے خدا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر آزاد کیا۔ مالک نے کہا: دوسری دُعا کیا تھی؟ وہ غلام بولا دوسری دُعا یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ جل

Marfat.com

شانہ‘ میرے مالک کو دولت ایمانی عطا کرے اور مسلمان ہو جائے‘ یہ سنتے ہی وہ مالک یہودی پکار اُٹھا’’ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ‘‘ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

کلمہ بول زبانوں جلدی صدق ایمان لیایا
جا آزاد کیتا میں تینوں اُس نوں آکھ سنایا

مالک نے پوچھا تیسری دُعا کیا تھی؟ غلام نے بتایا کہ تیسری دُعا یہ تھی کہ میں غریب ہوں‘ اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ سے مجھے غنی کر دے۔ یہ سنتے ہی مالک نے اُسے اپنی جیب سے چار ہزار درہم دے کر غنی بھی کر دیا۔ پھر مالک نے کہا چوتھی دُعا کونسی تھی؟ غلام نے عرض کی حضور چوتھی دُعا یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ‘ اپنے محبوب ﷺ کے صدقے سے میرے اور میرے مالک کے گناہ معاف فرما کر ہماری مغفرت کر دے۔ یہ سن کر مالک کہنے لگا کہ اے اللہ تعالیٰ کے نیک بندے یہ میرے بس کی بات نہیں ہے‘ گناہوں کو معاف فرمانا اور مغفرت کرنا‘ خداوند کریم کا کام ہے اور پھر یوں کہنے لگا۔

جو کم وس میرے وِچ آہا‘ میں اوہ کر ویکھایا
گنہگاراں دی بخشش کرنی‘ ربدا کم سنایا

اُس کے بعد جب رات آئی تو وہ دونوں سو گئے۔ مالک نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے‘ اے مالک جو کام تیرے کرنے کا تھا‘ وہ تو نے کر دیا‘ اب جو کام میری قدرت میں ہے وہ میں کرتا ہوں۔ اے مالک سُن! چونکہ میں رَبّ غفار ہوں اور میری ذات کریم ہے‘ میں نے اپنے محبوب مصطفیٰ ﷺ کے صدقہ سے تجھے... تیرے غلام... واعظ اور حاضرین جلسہ کو بخش دیا۔ ایک پنجابی شاعر کی زبان میں کچھ اِس طرح آواز آئی......

اے مالک جو وس تیرے وِچہ‘ تو اوہ کر دکھلایا
گنہگاراں دی بخشش کرنی‘ ذُمے ساڈے لایا
تینوں تے غلام تیرے نوں‘ نالے جس نے وعظ سنایا
بخش دِتی اَساں مجلس ساری‘ غیب آوازہ آیا

❖ میلاد اکبر: ۱۴ ❖ شانِ خطابت: ۲۲۲ ❖

Marfat.com

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مخزنِ برکات

وحید العصر، فرید الدہر، حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

مَا مِنْ شَخْصٍ قَرَأَ مَوْلِدَالنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى مِلْحٍ اَوْ بُرًّا وَشَيْءٍ آخَرَ مِنَ الْمَاكُوْلَاتِ اِلَّا ظَهَرَتْ فِيْهِ الْبَرْكَةُ وَفِيْ كُلِّ شَيْءٍ ○ وَصَلَ اِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْمَآءُ كُوْلِ فَاِنَّهٗ يَضْطَرِبُ وَلَا يَسْتَقِرُّ حَتّٰى يَغْفِرُ اللّٰهُ لِاَ كِلِهٖ ○ وَاِنْ قُرِئَ مَوْلِدَالنَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى مَاءٍ فَمَنْ شُرِبَ مِنْ ذَالِكَ الْمَآءِ دَخَلَ قَلْبَهٗ اَلْفُ نُوْرٍ وَّرَحْمَةٍ ○ وَخَرَجَ مِنْهُ اَلْفُ غِلٍّ وَعِلَّةٍ وَلَا يَمُوْتُ ذٰلِكَ الْقَلْبُ يَوْمَ تَمُوْتُ الْقُلُوْبُ ○ وَمَنْ قَرَاءَ مَوْلِدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى دَرَاهِمَ مَسْكُوْكَةٍ فِضَّةٍ كَانَتْ اَوْذَهَبًا وَخَاطَ تِلْكَ الدَّرَاهِمَ بِغَيْرِهَا وَقَعَتْ فِيْهَا الْبَرَكَةُ وَلَا يَفْتَقِرُ صَاحِبُهَا وَلَا تَفْرُغُ يَدُهٗ بِبَرْكَةِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ○ (النعمۃ الکبریٰ علی العالم: ۱۰)

ترجمہ:- جس شخص نے بھی نمک، گیہوں یا کھانے کی ایسی ہی کسی اور چیز پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف پڑھا تو اُس میں اور ہر اُس شئے میں برکت ہوگی جو اُس کھانے میں ملادی جائے اور یہ کھانا اُس وقت تک مضطرب اور بے قرار رہے گا جب تک کہ اللہ تعالیٰ اُس کے کھانے والے کو بخش نہیں دے گا اور اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف پانی پر ہی پڑھا جائے تو جو شخص اُس پانی کو پیئے گا اُس کے قلب میں ہزار نور اور رحمتیں بھر جائیں گی اور ہزار کینے اور بیماریاں نکل جائیں گی جس دِن دِل بھی مر جائیں گے اُس کا دِل نہیں مرے گا۔ جتنا مال میلاد شریف پر خرچ کرے گا اُس میں اُتنی ہی زیادہ برکت ہوگی۔ محفل میلاد شریف کرنے والا کبھی محتاج نہیں ہوگا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے کبھی تہی دست نہیں ہوگا۔

صلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ وسلم

امام نووی محی الدین کے اُستاذ الحدیث محترم امام ابوالشامہ مقدسی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب

Marfat.com

''الباعث علیٰ انکار البدع والحوادث'' میں ارشاد فرماتے ہیں کہ

وَمِنْ اَحْسَنِ مَاابْتُدِعَ فِیْ زَمَانِنَا مَا یُفْعَلُ کُلَّ عَامٍ فِی الْیَوْمِ الْمُوَافِقِ لِیَوْمِ مَوْلِدِہٖ ﷺ مِنَ الصَّدَقَاتِ وَالْمَعْرُوْفِ وَ اِظْھَارِ الزِّیْنَۃِ وَالسُّرُوْرِ، فَاِنَّ ذٰلِکَ مَعَ مَا فِیْہِ مِنَ الْاِحْسَانِ لِلْفُقَرَآءِ مُشْعِرٌ بِمُحَبَّۃِ النَّبِیِّ ﷺ وَتَعْظِیْمِہٖ فِیْ قَلْبِ فَاعِلِ ذٰلِکَ، وَشُکْرًا لِلّٰہِ تَعَالٰی عَلٰی مَا مَنَّ بِہٖ مِنْ اِیْجَادِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَلَّذِیْ اَرْسَلَہٗ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ○

ترجمہ:- ہمارے زمانہ میں جو بہترین نیا کام کیا جاتا ہے' وہ یہ ہے کہ لوگ ہر سال حضور نبی کریم ﷺ کے میلا د شریف کے دِن صدقات اور خیرات کرتے ہیں اور اظہارِ مسرت کے لئے اُپنے گھروں اور کوچوں کو آراستہ کرتے ہیں' کیونکہ اِس میں کئی فائدے ہیں' فقراء مساکین کے ساتھ اِحسان اور مروت کا برتاؤ ہوتا ہے نیز جو شخص یہ کام کرتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اُس کے دِل میں اللہ تعالیٰ کے محبوب کی محبت اور عظمت کا چراغ ضیاء بار ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم ﷺ کو پیدا فرما کر اور رحمت للعالمینی کی خلعت فاخرہ پہنا کر مبعوث فرمایا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر بہت بڑا اِحسان ہے' جس کا شکر یہ اُدا کرنے کے لئے اِس بہجت و مسرت کا اِظہار کیا جارہا ہے۔

❖ سیرۃ الحلبیہ: ۱/۸۰ ❖ ضیاء النبی ﷺ: ۴/۷ جلد۲ ❖ شرح صحیح مسلم: ۳/۱۸۳ ❖

حضرت علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کس قدر خوش قسمت وخوش نصیب ہے وہ شخص کہ حضور احمد مجتبیٰ' محمد مصطفیٰ ﷺ کے میلا د شریف کو بطورِ عید مناتا اور جلسوں کا انعقاد کرتا ہے' یوں وہ اپنے لیے بے انتہا خوشیاں اور فرحتیں سمیٹ لیتا ہے' بے پناہ عزت ووقار اور منزلت حاصل کرتا ہے' خیر کثیر حاصل کرتا ہے' یوں وہ جناتِ عدن کا بجا طور پر استحقاق پاتا ہے اور عمدہ باغوں میں ایسا تاج پہن کر وارد ہوتا ہے کہ جو موتیوں سے بنا ہوا ہوتا ہے' اُن موتیوں کے نیچے سرسبز وشاداب عمدہ خلعتیں ہوتی ہیں' اُس کو اِتنی مقدار میں محلات اور

Marfat.com

شاندار مقامات بخش دیئے جاتے ہیں کہ جو وصف کے بیانِ وصف سے زائد! جب کہ ہر ایک محفل میں ایک پاکباز' نیک طینت' خوبصورت ترین حور ہوتی ہے' پس سب بکثرت بارگاہِ خیر الانام ﷺ میں صلوٰۃ وسلام پیش کرو' کیونکہ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے باعث نیکیاں حسنیٰ اور اچھائیاں وبھلائیاں پھیلائی گئی ہیں اور جو شخص آپ ﷺ کی بارگاہِ اَقدس میں ایک مرتبہ صلوٰۃ وسلام پیش کرتا ہے' اللہ اُس کا اجر دس گنا زائد عطا فرماتا ہے۔

(مولد العروس: ۳۵)

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّم

علامہ ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ بعض لوگ جو محفل میلاد کا انعقاد کرتے ہیں اُن کا یا تو مقصد عیسائیوں کے ساتھ مشابہت ہے کہ جس طرح وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دِن مناتے ہیں یا مقصد فقط رسالت مآب ﷺ کی محبت اور تعظیم ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے عمل پر ثواب عطا فرمائیگا' اگر محفل میلاد کے انعقاد کا مقصد تعظیم رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے تو اس کے کرنے والے کے لیے اَجر عظیم ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے عمل پر ثواب عطا فرمائے گا اور صاف ظاہر ہے کہ مسلمان ممالک میں محافل میلاد کے انعقاد میں سوائے تعظیم ومحبت رسول ﷺ کے اور کوئی بھی مقصد پیش نظر نہیں ہوسکتا۔ (اقتضاء الصراط المستقیم: ۲۹۷، بحوالہ میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت: ۱۹۴)

سال بھر فرشتوں کا پہرہ

علماء فرماتے ہیں جس نے اپنے گھر میں حضور نبی کریم ﷺ کی محفل میلاد شریف منعقد کی فرشتے اُس مکان کو سال بھر کے لیے اُس دِن تک گھیرے رہتے ہیں جس دِن کہ حضور ﷺ کی میلاد خوانی اُس وقت میں ہوئی تھی۔ (النعمۃ الکبریٰ ۴۴ ، اردو عربی بھی)

اللہ تعالیٰ کا اَپنے فرشتوں پر فخر فرمانا

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول کریم ﷺ اپنے حجرۂ انور سے باہر تشریف لائے' صحابہ کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر ارشاد فرمایا: آج کیسے بیٹھے ہو۔ اُنہوں

Marfat.com

نے عرض کیا ہم بیٹھ کر اُس رب کریم کی حمد و ثناء کر رہے ہیں جس نے فقط اپنے فضل و کرم سے دین اِسلام قبول کرنے کی ہدایت عطا فرمائی اور اپنا پیارا حبیب ہمیں عطا فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے کلمات کو سن کر اِرشاد فرمایا: ''تمہارے اِس عمل پر اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں پر فخر فرما رہا ہے''۔ ❖ محفل میلاد پر اعتراضات کا عملی محاسبہ: ۴۴ ❖

میلاد شریف کی برکت سے مقبول عوام/ چرچا عام

کتاب ''ذکر الصالحین'' (مطبوعہ لکھنؤ دہلی) کے صفحہ نمبر ۲۰ پر لکھا ہے کہ سیدنا غوثِ اعظم، شہنشاہِ بغداد رضی اللہ عنہ ہر مہینے کی ۱۲ رتاریخ کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد کیا کرتے تھے۔

۱۲ ربیع الاوّل شریف کو بڑی دھوم دھام سے مناتے تھے۔

یہی چرچا ہر سو پھیل گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلادِ شریف کی برکت سے بڑی بڑی مشکلیں حل ہو جاتی ہیں، فرمایا کرتے تھے کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مجھے یاد کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے فرشتوں میں یاد کرے گا، وہ جنت الفردوس کا مالک ہوگا، فرمایا میرے میلاد کی برکت سے گیارہ تاریخ کو تیری یاد منائی جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ ہر جگہ حضور غوثِ پاک کی گیارہویں منائی جاتی ہے۔ ❖ ذکر خیر الانام: ۲۹ ❖

باعث تقویت ایمان

اسلامی تقریبات میں جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شایانِ شان طریقے سے منانے میں بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ سب سے بڑا مقصد یہ ہوتا ہے کہ میلاد کی تقریب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ سے شانِ عقیدت و محبت استحکام پذیر ہوتی ہے۔ اور عوام الناس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا اظہار ہوتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت ایمان کی روح ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے ایمان نصیب ہوتا ہے اور کمال محبت سے ایمان میں کمال حاصل ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے ''تم میں سے کوئی بھی مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اُس کے باپ اور بیٹے اور سب لوگوں سے

Marfat.com

اوراس کی اپنی جان سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں''۔

(بخاری شریف)

معلوم ہوا کہ ایمان کی بنیاد حب رسول ﷺ ذوق محبت کا تقاضا ہوتا ہے کہ محبوبِ خدا کے تذکرے اور چرچے ہوتے رہیں۔ دل میں بھی سرمایۂ محبت موجزن ہو اور ظاہر میں بھی محبت کے تقاضے پورے ہوتے رہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص جس چیز سے محبت کرتا ہے وہ اُس کا ذکر بھی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔''وتعزروہ وتوقروہ وتسبحوہ بکرۃ واصیلا'' (سورۂ فتح) یعنی اے مسلمانو! تم اللہ تعالیٰ کے رسول کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی پاکی بیان کرو۔ اس آیت کریمہ میں اہل ایمان سے خطاب ہے اہلِ نفاق سے نہیں' میں حد امتیاز' رسول اللہ ﷺ کی محبت اور تعظیم وتوقیر ہے۔ اطاعت واتباع رسول کے معنے بھی یہی ہیں کہ جذبۂ محبت میں ڈوب کر محبوب کی اداؤں اور سیرت وسنت پر عمل کیا جائے۔ محبت کے بغیر رسول اللہ ﷺ کے قول وفعل کے مطابق عمل کرنا صرف نقالی ہے حقیقی اتباع نہیں۔ اور تعظیم رسول ﷺ کے بغیر دعویٰ ایمان تو کیا جا سکتا ہے لیکن جوہر ایمان دستیاب نہیں ہوگا۔ ظاہر ہے کہ جو مسلمان بھی میلاد شریف کا اہتمام کرتا ہے وہ عظیم رسول کی محبت اور تعظیم ہی کی نیت سے کرتا ہے۔ قرآنِ پاک میں ہے۔''ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب''اور جس نے اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کی بے شک وہ دلی نیکی ہے۔''

اللہ پاک کی علامتوں اور نشانیوں میں ساری مخلوق شامل ہے جو وجودِ باری تعالیٰ اور قدرتِ خداوندی کی شہادت دے رہی ہے' لیکن ساری مخلوق سے بڑھ کر ہمارے نبی کریم آخری رسول ﷺ اللہ کی ذات وصفات کے مظہر اتم اور آئینہ کامل ہیں۔ اس اعتبار سے آپ ﷺ کی تعظیم قطعی ہے۔ عام حالات میں تعظیم کا اظہار فرض تو نہیں ہے لیکن کم سے کم آپ ﷺ کی عظمتوں کا اظہار کارِ خیر اور مستحسن امر ضرور ہے اور میلاد پاک کے منانے سے ایمان کو تقویت ملتی ہے اور عظمت رسول ﷺ کی تبلیغ بھی ہوتی ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے

ڈاکٹر عبدالغور طہٰ القیسی وائس چانسلر صدر صدام حسین اسلام یونیورسٹی بغداد اور خطیب امام جامع مسجد ابوحنیفہ فرماتے ہیں "میلاد شریف منانے والے خوش نصیب ہیں' جو مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں محفل میلاد کا انعقاد کرے گا تو اُس پر رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوگا۔ ❊ ماہنامہ معارفِ رضا کراچی مارچ ۲۰۰۱ء ❊

شیخ جمیل الحریری لبنان فرماتے ہیں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام' عظمت' مدحت اور محبت کے اظہار پر مبنی میلاد کی محفلیں باعث برکت ہیں اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر خوشی کا اظہار ایک نیکی کا کام ہے' جو بندے کو اللہ سے قریب کرتا ہے۔

❊ ماہنامہ معارفِ رضا کراچی مارچ ۲۰۰۱ء ❊

میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت......پانی مل گیا

حضرت خواجہ حسن نظامی نے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان وعظمت میلاد پر ایک رسالہ لکھا ہے' اُس کے صفحہ ۱۰ پر یہ واقعہ تحریر کرتے ہیں کہ

ایک گاؤں میں کھیتی باڑی بارش سے ہوتی تھی' ایک سال بارش نہ ہوئی اور بیچارے گاؤں والے بھوکے مرنے لگے' اُن کا گاؤں دریا سے تین میل دور تھا' اُنہوں نے سوچا کہ کوئی صورت ایسی نکلے کہ ہم دریا سے پانی لے لیں' مگر کوئی تدبیر سمجھ میں نہ آئی۔ آخر سب مایوس ہو گئے۔ اُن میں سے ایک شخص نے کہا بھائی گھبرانے کی ضرورت کیا' اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگو اور بارش کی نماز (یعنی نمازِ استسقاء) پڑھو۔ چنانچہ سب لوگ جمع ہو گئے نماز پڑھی' دُعائیں مانگیں' ایک آدمی نے کھڑے ہو کر رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف واقعات کا ذکر شروع کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات بتائے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی بارش کے لیے نماز پڑھتے تھے۔ لوگوں نے جب رسولِ پاک کی عظمت وشان سنی تو لطف اندوز ہو گئے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہوا ہو' اُس کا ذکر اگر دل میں عشق پیدا نہیں کرتا' ایمان میں

Marfat.com

فرحت اور روح میں تازگی پیدا نہیں ہوتی تو یہ آپ کا اپنا قصور ہے ورنہ

جو آج بھی ہو ابراہیم علیہ السلام کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے اَندازِ گلستاں پیدا (اقبال)

اِسی کو ایک اور عاشق نے یوں کہا......

فضائے بدر پیدا کر' فرشتے تیری نصرت کو
اُتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اَب بھی

تو حضرات اُن لوگوں کے دِلوں میں'' عظمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات نے لذت پیدا کر دی تب اُنہوں نے اُس شخص سے مزید رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل بیان کرنے کی درخواست کی۔ جب اُس نے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ' خوبیاں اور صفات وکمالات کا ذِکر کیا تو وہ سب لوگ رونے لگے اور عرض کی' اے مولی! ہمیں بھی ایسے کام کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہم قیامت کے دِن تیرے اور تیرے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سرخرو ہو کر جائیں' ہمیں شرمندگی نہ ہو' ہمیں ندامت نہ ہو' ابھی رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ذِکر ہو ہی رہا تھا کہ شور مچ گیا۔ پانی آ گیا...... پانی آ گیا...... دریا آ گیا۔ خلقت کھڑی ہوگئی' دیکھنے لگی تو معلوم ہوا' واقعی دریا کا سیلاب ہے' جو اُن کے گاؤں کے قریب تک پھیل گیا' اُنہیں تعجب ہوا کہ بارش کے بغیر یہ سیلاب کیسے آ گیا۔ دوسرے دِن وہ سیلاب اُتر گیا تو معلوم ہوا کہ پہاڑوں پر بارش ہوئی تھی۔ اَب تو اُن کی کھیتی خوب ہوئی اور سب ذِکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے مالا مال ہو گئے۔

یہ شان ہے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور محفل میلاد کی' معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذِکر بھی مشکلات کو آسان کرتا ہے اور محفل میلاد سے اُمت کی مشکلیں حل ہوتی ہیں۔ ﴿❖ عظمت اسلام: ۱۵۵ ❖﴾

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت...... بارش تھم گئی

خواجہ شاہ محمد فاروق الملقب خواجہ محبوب رحمانی قادری رحمۃ اللہ علیہ (آف کراچی) فرماتے

Marfat.com

ہیں کہ ایک دفعہ یہ فقیر چوہا خالصہ میں میجر سجاول رحمانی کے ہاں مقیم تھا۔ کھلے میدان میں میلاد شریف کی محفل کا اِہتمام کیا گیا' بڑی مخلوق اکٹھی ہوگئی' اِتنے میں گھر کر بادِل آ گئے۔ میجر سجاول رحمانی نے کہا' حضرت! اگر بارش ہوگئی تو مکان کے اندر اِتنے آدمیوں کی گنجائش نہیں۔ میں نے کہا: بھئی اِتنے جنات یہاں اس محفل میں شریک ہیں' انہیں نظر نہیں آرہا کہ یہ فقیر کہاں سے آ کر یہاں بیٹھا ہے اور یہ کس ذاتِ اَقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل ہو رہی ہے۔ اُن سے کہو بادلوں کو پنڈی کی طرف دھکیل دیں۔ تھوڑی دیر میں بادِل صاف ہو گئے بعد میں معلوم ہوا کہ پنڈی میں غضب کی بارش ہوئی ہے۔ ❖ ملفوظات خواجہ محبوب رحمانی: ۱۵۰ ❖

محفل میلاد شریف کے لئے غیبی امداد

صوفی نسیم احمد نقشبندی مجددی عزیزی (محلہ انصاریاں چنیوٹ) اپنی تصنیف لطیف ''تاجدارِ وادیٔ عزیز شریف'' میں رقمطراز ہیں.....

یہ اپریل ۱۹۶۹ء کا واقعہ ہے کہ ''میرے آقا و مولا' شیخ کامل و اکمل' حضور قبلہ ء عالم' حضرت خواجہ صوفی محمد علی رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۱۸ء تا ۱۹۸۲ء)'' تبلیغی سفر پر تھے گوجرہ میں حضور کا پروگرام محترم حسین احمد بھٹی صاحب جو کہ گورنمنٹ کالج گوجرہ میں لیکچرار تھے' اَب تو وہ حضور کی دُعاؤں سے ڈویژنل آفیسر ایجوکیشن ہیں' اُنکے ہاں پروگرام تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ پروگرام تو میں نے رکھ لیا' لیکن پروگرام سے ایک ہفتہ پہلے طبیعت میں فکر لاحق ہوا۔ حضور قبلہ عالم کی تشریف آوری پر سینکڑوں کی تعداد میں لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں اور سب کے لئے لنگر کا انتظام کرنا ہے' تنخواہ بھی قلیل ہے' کچھ فکر مند ہونے لگا۔ ایک دن کالج سے فارغ ہو کر گھر پہنچا تو بیوی نے کہا کہ آٹا تو گھر میں پہلے ہی کافی موجود تھا' آپ نے ایک بوری آٹے کی پھر بھجوادی ہے۔ میں نے کہا کہ میں نے تو کوئی آٹا نہیں بھجوایا۔ وہ کہنے لگی کہ باہر دروازہ پر دستک ہوئی تھی' میں نے پوچھا کون ہے؟ آواز آئی کہ حسین احمد بھٹی کا یہی مکان ہے۔ میں نے کہا ہاں! یہی ہے۔ تو اُنہوں نے کہا کہ آٹا اندر رکھوالیں۔ میں نے بیٹھک کا دروازہ کھول دیا' وہ رکھ کر چلے گئے۔ میں نے دیکھا تو ایک بوری آٹے کی تھی۔ حسین احمد بھٹی

Marfat.com

صاحب سن کر حیران ہوئے، پورے شہر میں مسجدوں کے سپیکر پر اعلان کرایا گیا کہ کسی کی آٹے کی بوری بھول کر حسین احمد بھٹی کے گھر آ گئی ہے، جس کی ہو لے جائے، مگر کوئی لینے والا نہیں آیا۔ لہٰذا حضور کا پروگرام محفل ذکر ہوا۔ بعد میں بندہ نے یہ سارا واقعہ حضور قبلہ عالم کی خدمت میں عرض کیا تو حضور قبلہ عالم سن کر فرمانے لگے کہ اصل بات یہ ہے کہ ہمارا اور آپکا تعلق صرف خدا کی رضا کے لئے ہے اور خدا کے ذکر پر اکٹھے ہونے والے سارے لوگ خدا کے ہی مہمان ہوتے ہیں اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کے محبوب پاک کے میلاد پاک کی محفلیں سجایا کرتے ہیں، خداوند کریم انکی غائبانہ مدد فرماتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ شعر پڑھا ۔

وہ لوگ خدا شاہد قسمت کے سکندر ہیں
جو سرورِ عالم ﷺ کا میلاد مناتے ہیں

جونہی حضور قبلہ عالم نے یہ شعر پڑھا تو محفل میں ایک عجیب سرور طاری ہو گیا اور ہر سنگی کی کیفیت بدل گئی آپ نے سب کو فرمایا کہ تمام دوست مل کر پڑھیں کہ

تیرا کھاواں تے تیرے گیت گاواں یا رسول اللہ ﷺ
تیرا میلاد میں کیوں نہ مناواں یا رسول اللہ ﷺ

سارے دوستوں نے جب حضور کے ساتھ مل کر یہ شعر بار بار پڑھا تو عجیب سماں تھا اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ حضور آقائے نامدار مدنی تاجدار، محبوبِ خدا، شب اسراء کے دولہا، محمد مصطفیٰ ﷺ کی تشریف آوری ہو چکی ہے اور ہر طرف رحمت ہی رحمت برس رہی ہے۔ (سبحان اللہ، سبحان اللہ)۔ ﴿تاجدارِ وادئ عزیز شریف: ۱۷۹﴾

محافل میلاد دعوتِ الیٰ اللہ کا ذریعہ

شیخ الحرم النبوی، امامِ اہلسنت، فخر العلماء، زبدۃ الاولیاء الشیخ السید محمد ابن علوی المالکی الحسنی دامت برکاتہم و زید فیوضاتہم کی تصنیفِ لطیف ''حول الاحتفال بذکریٰ المولد النبوی الشریف'' مترجم علامہ میر حسان الحیدری السہروردی ''بنام ذکرِ میلاد النبی ﷺ کی مقدس

Marfat.com

محفلیں'' ناشر حافظ الملت اکیڈمی بھر چونڈی شریف ڈہر کی ضلع سکھر سندھ، ۱۹۹۳ء'' سے چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں۔

بلا شبہ ہم اِس بات کے قائل ہیں کہ محافلِ میلاد شریف اور سیرۃ النبی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا سننا اور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و مدحت سننے سنانے کے لئے جلسہ و جلوس کا اہتمام و انعقاد' غریبوں کو کھانا کھلانا اور اہلِ اسلام کے دلوں کو (اِن اعمال و افعال کے ذریعے) خوشی اور مسرت پہنچانا جائز اور مستحسن ہے۔

بلاشبہ ہم اِس بات کے قائل نہیں ہیں کہ محافلِ میلاد شریف کا اِنعقاد اِس ایک مخصوص رات یعنی ۱۲ ربیع الاول میں فعلِ مسنون ہے۔ بلکہ جو مسلمان ایسا اعتقاد رکھتے ہیں ہم اُن کو دِین میں بدعت پیدا کرنے والے سمجھتے ہیں' اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ مُبارک' بمع اُپنے تمام لوازمات کے' نیز آپ کی ذاتِ اَقدس کے ساتھ تعلق اور نسبتِ کاملہ رکھنا' ہر لمحے اور ہر آن ہم پر واجب ہے اور یہ بھی واجبات میں سے ہے کہ ہماری جانیں اور ہمارے نفوس ہر وقت اِس ذِکر سے معمور رہیں۔

ہاں البتہ، ماہِ ولادتِ باسعادت (ربیع الاول) میں ذکرِ جمیل کے اَسباب زیادہ قوی اور مضبوط ہو جاتے ہیں کیونکہ اِس مناسبت سے لوگ ایسی محفلوں میں خود بخود کھنچے چلے آتے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے لوگوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ لگ جاتے ہیں۔ کیونکہ لوگوں کو اس بات کا قوی شعور ہے کہ کچھ لمحات واوقات کو بعض دوسرے اوقات ولمحات پر کسی خاص وجہ اور مناسبت سے زیادہ شان اور شرف حاصل ہوتا ہے اور اِس طرح لوگ حاضر یعنی حال کو ماضی کے ساتھ ملا کر اور موجود کو غائب کی طرف منتقل اور تبدیل کر کے یادوں کی لذت اور ذِکر کا سرور حاصل کرتے ہیں گویا۔

باز گو از نجد و از یارانِ نجد...... تا در و دیوار را آری بہ وجد

یہ کہ محافلِ میلاد کے اِجتماعات اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے کا بہت بڑا ذریعہ ہیں اور یہ لمحات درحقیقت فرصت کے زرّیں اور قیمتی لمحات ہوتے ہیں جنہیں ہرگز ضائع نہیں کرنا چاہیے' بلکہ مبلّغین اور اہلِ علم حضرات کے لئے تو لازمی ہے کہ وہ ان محافل کے ذریعے اُمتِ

Marfat.com

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اخلاق و آدابِ نبوی' سیرتِ طیبہ' معاملات عباداتِ نبوی' جیسے اہم اُمور یاد دلایا کریں اور لوگوں کو بھلائی نیکی اور خیر وفلاح کی تلقین کیا کریں۔ اور پھر ان کو اُمتِ مسلمہ پر نازل ہونے والی مصیبتوں اور اُمتِ محمدیہ کو کمزور اور بے جان بنا دینے والی بدعتوں' اسلام میں پیدا ہونے والے نئے نئے فتنوں اور یار و اَغیار کے اُٹھائے ہوئے نئے شرور اور فتور سے دور رہنے اور اُن سے خوف کھانے کی ہدایت کیا کریں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہم ہمیشہ اِس بات کی دعوت دیتے رہتے ہیں اور محافلِ میلاد میں شریک ہو کر لوگوں سے کہتے رہتے ہیں کہ ''اِن اجتماعات کا مقصد محض اکٹھے ہونا اور لوگوں کو دکھانا نہیں ہونا چاہیے' بلکہ یہ مقدس اجتماعات اعلیٰ مقاصد کے حصول کا ذریعہ اور وسیلہ ہیں اور جو شخص ان اجتماعات سے کوئی دینی فائدہ نہ حاصل کر سکا وہ میلاد شریف کی خیر و برکت سے گویا محروم رہا۔ ﴿❖ ذِکرِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس محفلیں: ۲۷ ❖﴾

سعادتِ کامل

مفتی رشید احمد گنگوہی کے اُستاد شاہ عبدالغنی صاحب دہلوی فرماتے ہیں۔

وحق آنست کہ نفس ذکر ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و سرور فاتحہ نمودن یعنی ایصالِ ثواب بروح پُرفتوح سید الثقلین از کمالِ سعادت انسان اَست (شفاء السائل)

ترجمہ: اور حق یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے ذِکر کرنے میں اور فاتحہ پڑھ کر رُوح پُرفتوح کو ثواب پہنچانے میں اور میلاد شریف کی خوشی کرنے میں ہی انسان کی کامل سعادت ہے۔ ﴿برکاتِ میلاد: ۹ ☆ جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کا علمی محاکمہ: ❖ اثباتُ المیلاد: ۱۰﴾

ترغیب میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مسلمانوں کی محبتوں اور تشکر کے اظہار کے لئے کئی مواقع اللہ تعالیٰ مرحمت فرماتا ہے' کسی کے گھر میں بچہ پیدا ہو جائے تو انسان صرف زبانی نہیں بلکہ دل سے شکریہ ادا کرنے لگتا ہے۔ لڑکے کے لئے دو بکرے اور لڑکی کے لئے ایک بکرا یا بکری عقیقہ کے تشکر کے طور پر

Marfat.com

ذبح کیے جاتے ہیں' یہ تشکر اپنے تک محدود نہیں ہوتا بلکہ اپنے رشتہ داروں اور دوستوں تک عقیقہ کا گوشت ہدیہ کیا جاتا ہے۔ حالانکہ اولاد کے بارے میں یہ یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ وہ مستقبل میں رحمت ثابت ہوگی یا زحمت۔

نبی کریم ﷺ تو ظاہر و باطن' اوّل و آخر سراپا ایمان اور رحمت ہیں۔ آپ ﷺ پر ایمان لائے بغیر نہ ایمان مل سکتا ہے نہ نجات ہو سکتی ہے تو یوم میلاد پر تشکر کے طور پر جشن کا اہتمام کیا جاتا ہے جو مستحسن امر ہے۔ دنیاوی نعمتیں فانی ہوتی ہیں۔ اولاد' مال و دولت فانی اور عارضی نعمتیں ہوتی ہیں۔ امارات و اقتدار سب فانی اور عارضی نعمتیں ہوتی ہیں۔ تھوڑے وقتوں اور معمولی ضرورتوں تک محدود ہوتی ہیں۔ ان فانی اور عارضی نعمتوں پر تو ہر طرح سے اظہارِ مسرت ہوتا ہے اور خوشیوں کے مواقع پر مجالس و محافل کے انعقاد پر پورے اہتمام کیے جاتے ہیں۔ جس طرح ان عارضی نعمتوں کے ملنے پر اظہارِ مسرت ہوتا ہے ان سے بڑھ کر آخری رسول رحمت دو عالم ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی پر جلسے جلوس کا اہتمام کرنا چاہیے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت خواجہ حسن نظامی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ایک سو ایک ضرب الا اللّٰہ کی سلامی دو۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے ہیں۔ آنکھیں مژگان کی سنان اور ابرو کی تیغ سنبھالے' ادب سے پتلیاں جھکائے کھڑی ہیں۔ زبان درود کا نغمہ بجائے۔ بدن کی سب رگوں کو حکم دو کہ نغمہ صلواتی میں یک جان ہو کر ہم صدا ہوں۔ یہاں تک کہ ہر بن مو سے نغمہ صل علی محمد نکلنے لگے۔ روزے کی عید... حج کی عید دونوں دست بستہ آئیں اور عید میلاد کا خیر مقدم کریں۔

آج عید ولادت ہے۔ آج وہ پیدا ہوئے جن پر کائنات کی پیدائش کا حصر ہے۔ چاند کا رخِ انور سے شرمانے .... والا ہے۔ شاہِ گدا نواز۔ رسول العرب والعجم۔ جن کی ولادت سے تاریکی باطل دور ہوگئی۔ حق کی روشنی چاروں طرف پھیل گئی۔ خود شر بے سر ہوئے۔ بے تاج تاجور بنے۔ جنھوں نے ہونٹوں کو ہلا کر ساری زمین زلزلے میں ڈالی۔

Marfat.com

غریبوں مظلوموں کے غمگسار۔ سرکشوں، ظالموں کے زیر کرنے والے۔ وہی جن کا نام لینے سے ہمارے خون میں حرارت اور دل میں جوش پیدا ہوتا ہے۔

ایسے برگزیدہ و پاکیزہ وجود کے ظاہر ہونے کا وقت ہے کہ آسمان، زمین، شجر، حجر کیف میں ہیں۔ پھر تم کیوں مسلمان یومِ ولادت کو قومی تہوار نہیں مناتے۔ یہ وہ خوشی ہے جس میں ہر فرقے اور عقیدے کے مسلمان کو یکساں حصہ لینا چاہئے۔ یہاں شیعہ، سنی، مقلد، صوفی، وہابی کی قید نہیں۔ سب یکدلی و اتفاق سے میلاد کا تہوار مقرر کریں۔ اور دُنیا کو دکھائیں کہ جس طرح رسولِ خدا ﷺ کو اپنی اُمت سے محبت تھی اسی طرح اُمت بھی اُن کے نام پر قربان ہے اور ان کی یادگار میں دل و جان سے حصہ لینا چاہتی ہے۔ دوسری قومیں فرضی اور خیالی تہوار مناتی ہیں تاکہ قوم میں زندگی کے جذبات پیدا ہوں۔ تمہارے سامنے ایک اصلی اور شان دار موقع موجود ہے اس سے کیوں نہیں فائدہ اُٹھاتے؟

اسلامی ممالک میں جہاں ہمارے خوش قسمت بھائی تاج و تخت کے مالک ہیں۔ میلاد شریف کے موقع پر بڑے جوش و خروش کا اظہار کیا جاتا ہے۔ ہم بدنصیب سہی۔ بے تاج سہی۔ ہیں تو حلقہ بگوشانِ رسول ﷺ۔ پھر کیوں اپنے تاج دار بھائیوں سے حبِ رسول میں پیچھے رہیں؟ یہ وقت اس بات کے دیکھنے کا نہیں ہے کہ از روئے فقہ میلاد جائز ہے یا نہیں۔ بلکہ یہ سوچنے کا وقت ہے کہ میلاد کے جلسوں کو کس طرح پُر بارونق اور شان دار منایا جائے۔

یاد رکھو۔ کہ ہم سب کی دینی و دُنیاوی زندگی اپنے رسول ﷺ کی اُلفت و یاد میں مخفی ہے۔ اگر ہم دُنیا میں اپنی عزت محفوظ رکھنا چاہتے ہیں اگر ہم آخرت میں سرخرو ہونا ہے تو آقائے نامدار محمد مصطفیٰ ﷺ کے میلاد پاک کی عیدین سے زیادہ خوشی منایا کریں۔ بلکہ میلاد الرسول ﷺ کی ایک علیحدہ عید مقرر کریں۔ جس میں دھوم دھام سے میلے ہوں۔ جلسے ہوں۔ اور ہر عقیدہ کا مسلمان اپنے کلمہ کے شریک بھائیوں کے ساتھ عید منائے اور کہے "آج اُس کے نام کی عید ہے جس نے دُنیا کے پردہ کو شرک و کفر کے غم و الم سے پاک و صاف کر کے وحدت کے سرور سے آراستہ کر دیا"۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

Marfat.com

(حسن نظامی (نظام المشائخ) تہذیب۔ ۲۵ مارچ ۱۹۱۱ء)

میلاد ہر زمانہ میں اچھا سمجھا جاتا رہا ہے۔

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کی خوشی میں محافل میلاد کو ہر زمانہ میں بنظر استحسان دیکھا جاتا رہا ہے۔ ان محافل میلاد میں قاری صاحبان' علماء کرام اور نیک راہ پر چلنے والے تمام لوگ جمع ہوتے چلے آرہے ہیں۔ بہت سے اجتماعات آپ کی محبت میں جمع ہوئے۔ بہت سے لوگوں نے شہروں اور آبادیوں کو میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے خوبصورت کیا۔ بکثرت شمعیں اور روشنیاں کیں۔ اور تمام حاضرین نایاب خوشبو سے معطر ہوتے رہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پاک سے فرحت پاتے رہے' خوشی محسوس کرتے رہے' اور آپ کے نام پاک پر کھایا بھی اور پیا بھی۔ اپنے رب سے گڑگڑا کر دُعائیں کیں' اُس سے مانگا' اُس کی بارگاہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شفیع لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف انتساب کیا۔ اور یہ اعتقاد رکھا کہ اس محفل کی برکت سے ہر مقصد برآئے گا۔ ان محافل کی برکات سے اللہ تعالیٰ نے بہت سے شہر آباد کئے اور خوشی اور فارغ بالی مرحمت فرمائی۔ ان شہروں کے باسیوں نے درہم و دینار ایسی محافل پر خرچ کئے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ومختار صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا' نمازیں پڑھیں' دُعائیں مانگیں اور حمد و ثناء کہی۔

اے شخص! یہ کبھی نہ سوچنا کہ ان محافل سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم برا منائیں گے یا اللہ تعالیٰ اس سے راضی نہیں ہوگا؟ تجھ پر میری جان نثار! محفل میلاد منعقد کر اور کسی قسم کی پریشانی اور ہلاکت کا خوف نہ کر۔ محفل میلاد کر اور بار بار کر۔ تیری زندگی سعادت میں بسر ہوگی۔ اور تیری موت بھی سعید ہوگی۔

محفل میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم......اعظم عبادت

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ ''شرح المولد ابن حجر بحوالہ جواہر البحار'' میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کے سننے کے لئے جمع ہونا' اعظم عبادات میں سے ہے۔ کیونکہ میلاد شریف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت دُرود وسلام پڑھا جاتا ہے اور اللہ

Marfat.com

تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذِکر بار بار ہوتا ہے اور آپ کے ذِکر سے محبت آپ کے قرب کا ذریعہ ہے اور جلیل القدر علماء نے تصریح کی ہے کہ جس سال میلاد شریف کیا جائے' اس سال امان رہتی ہے اور مقصود میں کامیابی کی جلد بشارت ملتی ہے جیسا کہ ابن الجزری نے تصریح کی ہے اور اس کو علامہ حلبی نے اپنی سیرت میں نقل کیا ہے اِسی طرح علامہ ابن حجر ہیتمی مکی نے رسالہ مولد میں اور علامہ قسطلانی نے مواہب میں ذِکر کیا ہے اور ہر وہ شخص جو آپ کی محبت میں صادق ہے اس کے لیے مناسب ہے کہ وہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مہینہ میں خوشی منائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کے لئے محفل منعقد کرے جس میں احادیث صحیحہ سے آپ کے میلاد کے واقعات بیان کئے جائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُمید ہے کہ ایسا شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے صالحین کے زمرہ میں داخل ہوگا اور جس شخص کے جسم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سرایت کر جائے گی وہ جسم ان شاء اللہ بوسیدہ نہیں ہوگا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اُسی شخص کو حاصل ہوگی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ''اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ'' جو شخص جس سے محبت کرتا ہے اُسی کے ساتھ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحمت فرمائے جس نے میلاد مبارک کی راتوں کو عید بنالیا اور اِن راتوں میں اگر صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت صلوٰۃ وسلام پڑھا جائے تو یہ بھی کافی ہے۔

❖ شرح صحیح مسلم: ۱۸۴/۳ ❖

محفل میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ...... دفع مصائب کا نسخہ

حضرت علامہ مولانا محمد عالم آسی امرتسری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ اَمر روز روشن کی طرح کھلا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جس قدر ارادت اور خلوصِ عقیدت بڑھتا ہے اُسی قدر اِنسان کو روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتی جاتی ہیں' جن میں سے ایک مجلس میلاد بھی ہے کہ دفع مصائب کے لئے بہترین نسخہ ہے۔ بشرطیکہ اخلاص سے ہو اور اہل مجلس صرف نام کے ہی مسلمان نہ ہوں اور نہ ہی اس طرح منایا جائے کہ رونق دہندگانِ مجلس دیدہ دانستہ نماز چھوڑ کر مجلس میلاد میں قیام یا نعت پر زور دینے کو چلے آئیں' نہ وضو

Marfat.com

ہو اور نہ کپڑے پاک ہوں اور جسم بھی مشتبہ حالت میں ہو۔ منہ سے بھی ناپاک بو آتی ہو۔ ورنہ ایسی مجلس ایک قسم کا مذاق ہوگا اور اس کے جو نتائج بھی پیدا ہوں گے۔ اُن کا بیان کرنا ضروری نہیں ہے۔ مگر اہل اسلام کی وہ مجلس جو صوم و صلوٰۃ کے پابند مسلمانوں نے قائم کی ہو اور اُس میں صرف حُبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اُمر دیگر کو دخل نہ ہو، محض ثواب ہی ثواب ہے۔ ایسی مجلس پر اہل تنقید کو اعتراض کا موقع نہیں مل سکتا۔ ﴿الارشاد الی مباحث المیلاد:۴۴﴾

غریبوں کا حج ذِکر حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ہے

اُمیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص حج ادا کرنے کے بعد کفار کے ساتھ جہاد کرتا ہے، اُس کا ثواب چار سو حج کے برابر ہے۔ مگر غرباء اور مساکین حج اور جہاد کی نعمت سے محروم ہیں، وہ شکستہ حال و مایوس ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے پیغام بھیجا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا کوئی بھی اُمتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر دُرود شریف پڑھے گا تو میں اُس کے نامہءِ اَعمال میں چار سو غزوات کی شرکت کا ثواب اور چار سو حج کا ثواب رقم کروں گا۔ ﴿نجات کا راستہ:۱۸﴾

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت، اِتحادِ اُمت

۱۹۳۵ء میں جالندھر چھاؤنی کے جلسہ اور جلوس میں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ شامل تھے۔ آپ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا: ''چند سال ہوئے میں نے خواب دیکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ مولود شریف کے ذریعہ سے اِس اُمت کو متحد کرے گا۔ مجھے ایک عرصہ تک حسرت رہی کہ یہ واقعہ کس طرح رونما ہوگا۔ اَب تحریک یومِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس خواب کی تعبیر کو حقیقی طور پر نمایاں کر دیا ہے۔ اِس سے قبل ۳۱۔ ۱۹۲۹ء میں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر اکابر ملت کے ساتھ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں اور جلوسوں کے اِنعقاد کی تحریک کی تھی۔ اَخبارات میں یہ بیان شائع ہوا۔ اِس اَپیل پر علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ سید غلام بھیک نیرنگ، مولانا غلام مرشد (بادشاہی مسجد لاہور)، مولانا شوکت علی، مولانا حسرت موہانی، پیر سید مہر علی شاہ

Marfat.com

گولڑوی، مولانا قطب الدین عبدالولی، دیوان سید محمد پاکپتنی، خواجہ محمد قمرالدین سیالوی، مولانا فاخرالہ آبادی، سید حبیب مدیر "سیاست"، پیر سید فضل شاہ جلالپوری، مولانا علی الحائری اور مولانا محمد شفیع داؤدی وغیرہ کے دستخط تھے۔ ﴿مقیاس المیلاد:۱۰۶﴾

محافل میلاد......حصولِ خوشنودی کا ذریعہ

اُمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق جو ہم پر واجب ہیں، اُن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصافِ حمیدہ اور اَخلاقِ جمیلہ کے بیان کرنے سے بجالا سکتے ہیں اور اس وقت کی ادائیگی محافل میلاد سے پوری کی جاسکتی ہے۔ شعراء کرام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے محامد و محاسن کو نعت و قصائد کی صورت میں ہدایۂ پیش کرتے ہیں۔ اُن کے اِس فعل کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم محبت و کرم سے ملاحظہ فرماتے ہیں اور اَپنے انعام و اِکرام سے بھی نوازتے رہتے ہیں۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نعت و تعریف کرنے والے پر اَپنی خوشی و مسرت کا اِظہار فرماتے ہیں تو اُس خوش نصیب شخص سے اظہارِ شادمانی کیوں نہ فرمائیں گے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل و خصائل جمع کر رہا ہے۔ بلاشبہ محافل میلاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی و قرب کے حصول کا اہم ذریعہ ہے۔ ﴿نور سے ظہور تک:۱۹۸﴾

ذکر میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، حصولِ ہدایت و محبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

زمانہ حال میں بعض علماء اَذکارِ ولادت آں خواجۂ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہیں بلکہ سامعین و فاعلین کو بجانب شرک و بدعت ظاہر کرتے ہیں۔ یہ محض اُن کی کم فہمی کا ثبوت ہے۔ اے محبانِ سید الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم اگر ظاہر نظر سے غور کیا جائے تو استماع اقوالِ ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عوامُ الناس کو اِشتیاقِ دِین اور محبت رسول امین صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوتی ہے، شرک و بدعت نہیں بلکہ جب اِنسان اِستماع قصص انبیاء علیہم السلام کے لئے محفل میلاد میں جاتا ہے تو بہت سے اُمور میں فیض یاب ہوتا ہے۔

اوّل: — تو اَفعالِ شرک، بغض، حسد اور نفاق سے دِل پاک و صاف ہوتا ہے۔

دوم: — چونکہ بنی نوع اِنسان کو اکثر شیطان ہر حیلہ مکر و فریب سے ترغیب دیتا

Marfat.com

رہتا ہے اِس سے محفوظ رہ کر جملہ اَنبیاء علیہم السلام کے اَفعال وطریق اَحکامِ ربی وتقریر وعبادات کا اَحوال سنتا رہتا ہے۔ جس سے بجز حصولِ ہدایت ومحبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ جیسے کہ ذِکر یوسف علیہ السلام کا جو قادر مطلق نے قرآنِ پاک میں بیان فرمایا ہے کہ جس کے اِستماع سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یوسف علیہ السلام نے اِس اِس قدر صعوبتوں کا متحمل ہو کر صبر و اِستقلال کو ہاتھ سے جانے نہ دیا اور اَفعالِ خواہش سے دست بردار رہے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کو کس قدر مدارج عطا فرمائے کہ جن پر آیاتِ ذیل اور ماسوا اُن کے اور چند آیات شاہد حال ہیں:

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًاؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ۔ یعنی جبکہ سخت تکلیف میں مبتلا ہوا تو ہم نے اُس کو حکم اور علم عطا فرمایا اور ہم ایسے ہی نیکوکاروں کو جزا دیتے ہیں۔

تو مستمع کو ضرور یہ ذِکر کرنا صحیح نفسانی اور راجع بجانب اِستقلال ہوگا۔ کیونکہ آیات مذکور اِس کے عوض میں حکم اور علم کی جزا دے رہی ہے۔

محافل ذِکرِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ...... قبولیت دُعا کا وقت

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی گھڑیاں ہی وہ خاص وقت ہے' جن میں دُعا کی قبولیت کا ذکر احادیث میں موجود ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کے باعث قیامت تک کے لئے اِن ساعتوں کو یہ فضیلت عطا کر دی گئی۔ سیدی دباغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہی وہ وقت ہے جس میں ''دیوانُ الصالحین'' کا اجلاس مکہ مکرمہ سے باہر غارِ حرا میں منعقد ہوتا ہے اور اُس میں غوث، ساتوں اَقطاب اور دیوان کے دیگر اَراکین شریک ہوتے ہیں جو اِسلام کے نور کے لئے ستون کی حیثیت رکھتے ہیں اور ساری اُمت انہی سے فیض حاصل کرتی ہے' لٰہذا جس شخص کی دُعا اُن صالحین کی دُعا کے مطابق ہو جائے اُس کی دُعا ضرور قبول ہوتی ہے اور اُس کی حاجت ضرور پوری ہوتی ہے۔ احمد بن مبارک کہتے ہیں کہ سیّدی دباغ رحمۃ اللہ علیہ اکثر ہمیں اس مخصوص ساعت کا خیال رکھنے کی تلقین کرتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ مکہ مکرمہ

Marfat.com

میں صبح صادق، فاس سے پہلے طلوع ہو جاتی ہے، اِس لئے تم اپنی شب بیداری میں مکہ مکرمہ میں طلوعِ فجر کے وقت کا خیال رکھا کرو۔ ﴿ الابریز:۲۳۴ ﴾

ذکر میلادِ مصطفیٰ ﷺ سے عقائد کی پختگی

عقائد اپنی قوت میں اعمال سے زیادہ درجے والے ہوتے ہیں، کیا آپ نہیں دیکھتے کہ اگر کسی ہندو نے رمضان المبارک میں روزہ رکھا تو وہ مسلمان نہ ہوگا اور اگر اُس نے مسلمانوں والا کوئی عمل نہ کیا بلکہ کلمہ توحید و رسالت کا اقرار کرتے ہوئے تمام ارکانِ ایمان کا اقرار کرلیا تو مسلمان ہو جائے گا اور مسلمان کہلائے گا کیونکہ اُس نے عقائد کو قبول کرلیا۔ جبکہ اعمال کو قبول کرنے سے وہ مسلمان کہلانے کے قابل نہ ہو سکا۔ یہی وجہ ہے آپ ﷺ کی سیرت سے عملی زندگی میں بے شمار فوائد ہیں اگرچہ اس سے بھی ایمان مضبوط ہوتا ہے لیکن اعتقادی قوت جو محافل میلاد سے نصیب ہوتی ہے اور وہ کلیت کا مقام رکھتی ہیں اور اعمال میں جزئیت کی تاثیر ہوتی ہے۔

مسلمانوں کو میلاد اور سیرت دونوں اہم موضوعات کی طرف متوجہ کرنے کی ضرورت ہے اور وہ لوگ جو دوسروں کو سیرت کا محض جھانسہ دیکر میلادُ النبی ﷺ سے دور لے جانے کی جسارت کرتے ہیں، انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر عقیدت میں فساد ہو گیا تو تمام اعمال برباد ہو جائیں گے۔

محفل میلاد قربِ الٰہی اور محبت رسول ﷺ کا ذریعہ

میلاد النبی ﷺ تمام تاریخ انسانیت کے لیے رحمت الٰہی کا ایک بہت بڑا سر چشمہ ہے۔ سید الکونین، خاتم الانبیاء والمرسلین، نبی رحمت، غوث الامت، سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذکر کی محفل قائم کرنا افضل عمل اور قربِ خداوندی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ اس لیے کہ یہ محفل میلاد خوشی اور محبت نبی ﷺ کے نتیجے میں منعقد کی جاتی ہے اور محبت رسول ﷺ ایمان کی اصل سے ہے۔ صحیح حدیث میں مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

عربی بھی لکھی ہے۔

”تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اُسے اُس کے والدین، اولاد اور تمام لوگوں سے محبوب ترین نہ ہو جاؤں“۔ ﴿بخاری شریف﴾

میلاد کی برکت......ڈاکوؤں سے زیورات واپس

ڈسکہ شہر میں خواجہ محمد خالد کی رہائش گاہ واقع کالج روڈ دوپہر کے وقت خواتین کی محفل میلاد ہو رہی تھی کہ اُس دوران چار ڈاکو گھر میں گھس آئے اور اسلحہ کے زور پر خواتین سے تقریباً ۶۰ تولے کے طلائی زیورات اُتروا لئے۔ لیکن اس کے باوجود بھی خواتین نے محفل پاک بند نہ کی۔ جب ڈاکو واپس جانے لگے تو خواتین نے پہلے سے بھی اُونچی آواز میں ذکرِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کرنا شروع کر دیا' تو ڈاکوؤں نے ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے متاثر ہو کر خواتین کے زیورات واپس کر دیئے اور خاموشی سے چلے گئے۔

﴿روزنامہ انقلاب لاہور: ۱۹/اپریل ۲۰۰۷ء، رضائے مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ربیع الآخر ۱۴۲۸ھ/مئی ۲۰۰۷ء﴾

ذِکرِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم......بیماری سے شفاء

منقول ہے کہ جمعہ نامی شخص جو ماچھی قوم سے تعلق رکھتا تھا اور ڈھاڈر کا رہنے والا تھا۔ وہ حضرت میاں غلام حیدر رحمۃ اللہ علیہ (کٹبار شریف بلوچستان) کا مرید تھا۔ مولود شریف اور کافیاں بہت زیادہ پڑھتا تھا۔ ایک دفعہ میاں صاحب کسی جگہ سے ڈھاڈر شہر تشریف لے گئے اور جمعہ نہیں آیا۔ آپ جناب نے اُس کے اَحوال کے بارے میں پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ ڈیڑھ سال سے بیمار ہے اور اُس کے پاؤں سوکھ گئے ہیں۔ میاں صاحب نے اُس کو بلوایا اور کہا کہ آج رات مولود شریف پڑھو' اللہ تعالیٰ خیر کرے گا۔ چنانچہ اُس شخص نے عقیدہ صادقہ سے حکم کے مطابق ساری رات صبح تک مولود پڑھنے میں گزار دی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور میلاد شریف کی برکت سے صبح کے وقت اُٹھ کر عصا کے سہارے خود بخود چل پڑا اور خوشی خوشی اَپنے گھر پہنچ گیا۔ ﴿تذکرہ مشائخ کٹبار شریف بلوچستان: ۱۲۷﴾

Marfat.com

محترم منیر احمد سیال صاحب (آف شاہدرہ) فرماتے ہیں کہ یہ ۳ رجون ۲۰۰۱ء کی بات ہے اتوار کا دن تھا' کسی عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تین بچیوں کے مستقبل کی فکر میں گم تھا' محلے کی مسجد میں محفلِ میلاد ہورہی تھی۔ اِنہی سوچوں میں گم محفل میلاد میں جا بیٹھا' ایک صاحب حضور نبی کریم' رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت پیاری نعت پڑھ رہے تھے' اچانک غنودگی سی محسوس ہوئی' جسم پر ایک بوجھ سا پڑ گیا اور دل پکارنے لگا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ تینوں بچیاں بھی تھیں۔ (بلالِ عید: ۲۲)

حصولِ رضائے الٰہی اور سونے کے پہاڑ جیسا اجر

تفسیر ''خزینۃ القرآن'' میں ہے کہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بارہ ربیع الاول کو کھجوریں تقسیم فرماتے تھے اور فرمایا کرتے تھے' جو اس دن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں ایک درہم خرچ کرے گا تو یوں سمجھئے کہ اُس نے سونے کے پہاڑ سے بھی زائد خرچ کیا قیامت کے دن اُسے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی۔

نیز صاحب خزینۃ القرآن (سید موسیٰ المبرقعی رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ ہمیں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سنت پر عمل کرنا چاہیے کیونکہ یہ انبیاء علیہم السلام کے بعد ساری مخلوق سے افضل ہیں اور میرے نانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ محبوب ہیں۔

نیز صاحب خزینۃ القرآن فرماتے ہیں ''میں ہر مہینے کی بارہ تاریخ کو میلاد مناتا ہوں' جب ربیع الاول کی بارہ تاریخ آتی ہے' اپنے شہر قم سے بڑا قافلہ لے کر جائے ولادت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ شریف جاتا ہوں' اس سے یہ برکات حاصل ہوتے ہیں کہ ہماری محفل میں میرے نانا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوتے ہیں' ہم زیارت کرتے ہیں' نیز فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد جس جگہ دِل کے اعتقاد کے ساتھ کیا جائے وہاں مصیبت اور بیماری نہیں آتی۔ (ذکر خیر الانام: ۲۳)

ہووے برباد وہ گھر جس میں تیری یاد نہ ہو

Marfat.com

حصولِ برکات......ثمراتِ اخلاص

محفل میلاد کے فیوض وثمرات بارے یہ عقیدہ رکھے کہ یہ سارا نفع ہمارے عمل سے نہیں ہوا بلکہ حضور رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ہوا' جیسا کی ابولہب کو ولادتِ اقدس کی خوشی میں اپنی کنیز ثویبہ کو آزاد کرنے پر نفع ہوا' اُس کا سبب ابولہب کا عمل نہیں تھا' کیونکہ کافر کا تو ہر عمل رائیگاں ہے' بلکہ یہ فائدہ اُسے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت اور برکت سے ملا۔

﴿ جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۱۳۰ از سید عبدالرحمٰن بخاری ﴾

محفل میلاد رُشد وہدایت کا ذریعہ

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقاریب جہاں آپ کی یاد قائم رکھنے کا ایک طریقہ ہے' وہاں آپ کی ہدایات وارشادات کی تبلیغ واشاعت کا بھی ایک نہایت ہی نفیس ذریعہ ہے' میلاد وسیرت کے مقدس جلسوں میں سال کے بعد ایسا موقع مل جاتا ہے کہ جس میں ہر طبقہ کے مسلمانوں تک دین اسلام کی باتیں پہنچ جاتی ہیں اور دین کی کافی تبلیغ ہو جاتی ہے۔ ﴿ کاروانِ نعت: ۵۵ ﴾

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم باعث رحمت وبرکت

عید سعید' عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں ہی کے لئے نہیں بلکہ کُل کائنات کے لئے برکتوں اور رحمتوں کو جلو میں لے کر آتی ہے۔ مسلمان اس عظیم دن کا استقبال جس جوش محبت اور خلوص کے ساتھ کریں' کم ہوگا۔ ﴿ ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم: ۳۰ از کوثر نیازی ﴾

میلادِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم محبت الٰہی کا ذریعہ

محبت ایزدی انسان کی زندگی کا مقصد اوّلین ہے اور اس محبت خداوندی کو قرآنِ مجید میں اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر موقوف کر دیا گیا ہے اور اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت تک ممکن نہیں

Marfat.com

جب تک کہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم حاصل نہ ہو۔ لہٰذا اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا موقوف علیہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا موقوف علیہ ذاتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ذاتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا موقوف علیہ اس اُمت کے لحاظ سے میلادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ تو بالواسطہ میلادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم محبت ایزدی، عبادتِ خداوندی اور رضاءِ الٰہی کا موقوف علیہ ٹھہرا۔ لہٰذا میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ سب سے بڑے مقصدِ حقیقی کا موقوف علیہ اور کاشانِ ایمانیات کی اَساس ہے۔ اس کے ذِکر کے لئے محافل کا اِنعقاد کرنا خوشیوں اور مسرتوں کا اِظہار کرنا ایک فطرتی سبب بنتی ہے۔

﴿ عراق میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۴۳ از ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی ﴾

کاروبار میں برکت کا سبب

اہل عرب کا دستور ہے کہ اگر کوئی نیا مکان بنائے یا مسافر باہر سے آئے یا شادی یا غمی ہو یا کوئی اور کام ہو تو میلاد شریف ضرور کرتے ہیں' یہی سبب ہے کہ اُن کے کاموں میں برکت ہوتی ہے اور تجارت میں نفع ہوتا ہے۔ ﴿ میلاد سعیدی: ۵ ﴾

اِسلام کو زندہ کرنے کا ثواب

خلیفہ دوم' امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَنْ عَظَّمَ مَوْلِدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدْ اَحْیَ الْاِسْلَامَ

﴿ النعمۃ الکبریٰ علی العالم: ۷ ﴾

ترجمہ: جس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی تعظیم کی اُس نے گویا اسلام کو زندہ کر دیا۔

غزوۂ بدر و حنین میں شرکت کا ثواب

خلیفہ سوم داماد رسول' امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَنْ اَنْفَقَ دِرْھَمًا عَلٰی قِرَاءَ ۃِ مَوْلِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

Marfat.com

وَسَلَّمِ فَكَاَنَّمَا شَهِدَ غَزْوَةَ بَدْرٍ وَّ حُنَيْنٍ ﴿النعمۃ الکبریٰ علی العالم: ۸﴾

ترجمہ: جس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف پڑھنے پر ایک درہم بھی خرچ کیا گویا غزوۂ بدر وحنین میں حاضر ہوا۔

خرچ کرے جو میلاد شریف پر بھاویں درم اِک ہویا = گویا جنگ حنین بدر وچہ جا کر داخل ہویا
ایہہ فرمان عثمان غنی رضی اللہ عنہ دا وچہ کتاباں آیا = نعمۃ الکبریٰ کتاب اَندر میں ایہوئی لکھا پایا

جنت کے باغوں میں قیام

حضرت سری سقطی قدس اللہ سرہٗ فرماتے ہیں کہ

مَنْ قَصَدَ مَوْضِعًا يُقْرَأُ فِيْهِ مَوْلِدِالنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَدْ قَصَدَ رَوْضَةً مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ لِاَنَّهٗ مَا قَصَدَ ذٰلِكَ الْمَوْضِعَ اِلَّا لِمَحَبَّةِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَدْ قَالَ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيْ فِي الْجَنَّةِ ﴿النعمۃ الکبریٰ علی العالم: ۱۰﴾

ترجمہ:۔ جس نے کسی ایسی جگہ کا قصد کیا، جہاں میلاد شریف پڑھا جاتا ہے تو اُس نے گویا جنت کے باغوں میں سے ایک باغ کا قصد کیا، کیونکہ اُس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہی میں اُس جگہ کا عزم کیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے مجھ سے محبت کی جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

صلوٰۃ کے پڑھنے کی سزاوار ہے محفل میلاد
جنت کے دلانے کی مددگار ہے محفل میلاد

﴿صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم﴾

فرشتے رحمت کی دُعا کرتے ہیں

سلطان العارفین، امام جلال الدین سیوطی قدس سرہٗ اپنی کتاب ''الوسائل فی شرح الشمائل''میں فرماتے ہیں:

قَالَ سُلْطَانُ الْعَارِفِيْنَ الْاِمَامُ جَلَالُ الدِّيْنِ السُّيُوْطِيُّ قُدِّسَ اللّٰهُ سِرَّهٗ وَنَوَّرَ

Marfat.com

ضَرِیْحَہٗ فِیْ کِتَابِہِ الْمُسَمّٰی بِالْوَسَائِلِ فِیْ شَرْحِ الشَّمَائِلِ مَا مِنْ بَیْتٍ اَوْ مَسْجِدٍ اَوْ مُحَلَّۃٍ قُرِئَ فِیْہِ مَوْلِدُ النَّبِیِّ ﷺ اِلَّا حَفَّتِ الْمَلَائِکَۃُ ذَالِکَ الْبَیْتَ اَوِ الْمَسْجِدَ وَصَلَّتِ الْمَلَائِکَۃُ عَلٰی اَھْلِ ذَالِکَ الْمَکَانِ وَعَمَّھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِالرَّحْمَۃِ وَالرِّضْوَانِ ○ وَاَمَّا الْمُطَوَّقُوْنَ بِالنُّوْرِ یَعْنِیْ جِبْرَائِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَعِزْرَائِیْلَ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ فَاِنَّھُمْ یُصَلُّوْنَ عَلٰی مَنْ کَانَ سَبَبًا لِقِرَاءَۃِ مَوْلِدِ النَّبِیِّ ﷺ ○

❖ النعمۃ الکبریٰ علی العالم: ۱۰ ❖

ترجمہ: سلطانُ العارفین، امام جلال الدین سیوطی قدس سرہٗ اپنی کتاب ''الوسائل فی شرح الشمائل'' میں فرماتے ہیں جس گھر، مسجد یا محلّہ میں نبی محترم ﷺ کا میلاد شریف پڑھا جاتا ہے، فرشتے اُس گھر، مسجد اور محلّہ کو گھیر لیتے ہیں اور اُس کے اہل خانہ پر نزولِ رحمت کی دُعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و رضوان اُن کے شاملِ حال کر دیتا ہے اور فرشتوں کے سردار جن کے گلے میں نوری طوق پڑے ہیں یعنی جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، اور عزرائیل علیہم السلام بھی میلاد شریف کرانے والے پر رحمت کی دُعا کرتے ہیں۔

جس گھر میں ذِکر مولد خیر البشر ہوا = عالی زیادہ قصر فلک سے وہ گھر ہوا
کیونکہ نہ ہو کہ اُس شہ والا کا ذِکر ہے = جس کا وزیر روح القدس چرخ پر ہوا
کچھ خوف مجھ کو تیرگیٔ گور کا نہیں = نورِ محبت نبوی ﷺ ساتھ اگر ہوا

❖ خیر البیان: ۴۱ ❖

صلی اللہ علی حبیبہٖ محمد وّاٰلہٖ وسلم

لکھ لکھ مبارکاں آؤ آکھاں میلادِ نبی ﷺ دا ذکر اذکار کریئے
ساڈے نبی رؤف رحیم آئے اس خوشی دا خوب تذکار کریئے
تحفے لکھ سلام درود ادبوں شکر ربدا لیل نہار کریئے
روشن ہویا جہان دلشاد سارا سوہنے نور دا نوری پرچار کریئے

صلی اللہ علی حبیبہٖ محمد وّاٰلہٖ وسلم

Marfat.com

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمِ برزخ میں برکات

عذابِ قبر میں رعایت

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے قبر کے عذاب میں آسانی ہو جاتی ہے، جیسا کہ کتب اَحادیث وسیرت مبارکہ میں آتا ہے کہ

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ ثویبہ رضی اللہ عنہا پہلے ابولہب کی لونڈی تھیں، جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اَپنے قدومِ میمنت لزوم سے گلشنِ دُنیا کو آباد فرمایا تو ہر طرف بہار آ گئی، خوشی کی لہر چھا گئی، منادی غیب نے تمام عالم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کی بشارت سنائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پاک کی خبر سُن کر ثویبہ نے ابولہب کو خوشخبری سنائی اور کہا: آقا! آپ کے مرحوم بھائی عبداللہ کو اللہ نے فرزند عطا کیا ہے، تمہیں بھتیجے کی ولادت پر مبارک ہو۔

ابولہب نے جب یہ سنا کہ میرے مرحوم بھائی کے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے تو نہایت خوش ہوا۔ اُس زمانے میں رواجِ تھا کہ جو غلام یا لونڈی اپنے مالک کو بڑی خوشی کی خبر سناتا تو اُس کا مالک اُس کو آزاد کر دیتا۔ اُسی رواج کے مطابق ابولہب نے اِس خوشی کے عالم میں اَپنی سبابہ اُنگلی سے اِشارہ کر کے کہا: اے ثویبہ! اِس خوشی کے موقع پر جا، میں تجھے آزاد کرتا ہوں۔

جب اَبولہب مر گیا تو ایک سال کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اُسے خواب میں دیکھا (یہ خواب آپ کو غزوہ بدر کے بعد آیا) کہ وہ بہت برے حال میں ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے اُس سے پوچھا: سناؤ! اِسلام سے تو بہرہ ورنہ ہوئے یہاں کیسے گذر رہی ہے؟ تو اُس نے کہا تم سے جدا ہو کر مجھے کوئی راحت نہیں ملی، کفر و شرک کی وجہ سے مسلسل عذاب میں مبتلا رہتا ہوں، لیکن جب پیر کا دِن آتا ہے تو مجھ سے عذاب کم کر دیا جاتا ہے اور دو اُنگلیاں کھڑی کر کے کہا کہ اِن دو اُنگلیوں سے پانی یا دودھ ملتا ہے جس کو میں پی لیتا ہوں، پیاس کی شدت کچھ کم ہو

Marfat.com

جاتی ہے۔

جب اُس سے اِس کی وجہ پوچھی گئی تو اُس نے بتایا کہ سوموار کے دِن نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تھی اور میری لونڈی (ثویبہ) نے مجھے بشارت دی تو میں بہت خوش ہوا اور اِسی خوشی میں اَپنی اُنگلی سے اِشارہ کر کے اُسے آزاد کر دیا تھا۔ پھر جب آپ ﷺ نے نبوت کا اِعلان فرمایا تو میں نے اِنکار کر دیا تھا اور آپ ﷺ کے خلاف چلتا رہا اس لئے سوائے سوموار کے باقی تمام دِن عذاب میں مبتلا رہتا ہوں۔

❖ مواہب اللدنیہ: ۱/۱۵۸ ❖ ماثبت بالسنۃ: ۹۰ ❖ صحیح بخاری شریف: ۲/۷۶۴ ❖ فتح الباری جلد: ۹/۴۸ ❖

(گویا یہ اِنعام میں نے اِس لیے حاصل کیے ہیں کہ اَوّل تو میں نے ثویبہ کو آپ کی ولادت کی خوشی میں آزاد کر دیا تھا اور دوم یہ کہ وہی ثویبہ حضور ﷺ کو اَپنا دودھ بھی پلاتی رہی تھی "گویا وہ دودھ بھی میرے ہی گھر کا تھا")۔

جس دِن نبی تولد ہویا گولی دسیا مینوں = جس ہتھ نال اشارہ کیتا ملی آزادی مینوں

ہر دِن سوار دِیہاڑے ہوون سردوزخ دیاں بھائیں = اُس دِن باجھوں باقی دے دِن جھلاں سخت سزائیں

بند ہوئے سب دوزخ قہروں ہر ہر سوار دہاڑے = سرصدقہ سرکارِ دو عالم اُس نوں اگ نہ ساڑے

جس ہتھ نال اِشارہ کیتا بخشیا گولی تائیں = اُس دا طفیل نبی دی شرم کرے رب سائیں

اِس حدیث پاک کو بنیاد بنا کر علماء کرام نے میلادِ مصطفیٰ ﷺ پر خوشی و مسرت کا اظہار کرنا باعثِ ثواب ٹھہرایا ہے۔

امام القراء علامہ حافظ شمس الدین ابن الجزری اپنی کتاب "عَرْفُ التَّعْرِیْف بِالْمَوْلِدِ الشَّرِیْف" میں لکھتے ہیں کہ

یہ اَبولہب وہ کافر تھا جس کی مذمت میں قرآن شریف نازل ہوا ہے۔ آپ کی ولادت سے ولادت کی رات میں اس کو فرحت حاصل ہوئی تھی جس وقت اس کو دوزخ میں اس فرحت کی جزا دی گئی ہے تو رسول اللہ ﷺ کی اُمت سے جو شخص کہ مسلم ہے اور توحید پر قائم ہے اور آپ ﷺ کی ولادت سے وہ مسرور ہوتا ہے اور جس شے پر اس کی قدرت پہنچتی ہے آپ ﷺ کی محبت میں وہ اس کو خرچ کرتا ہے اس کا کیا حال ہوگا' مجھ کو میری جان کی قسم ہے

Marfat.com

کہ اُس کو مولائے کریم سے یہ اجر ملے گا کہ وہ اس کو اپنے عمیم فضل کے ساتھ جنّات النعیم میں داخل کرے گا۔

❁ مواہب اللدنیہ جلد اوّل صفحہ نمبر ۱۵۹ ❁

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "یہاں میلاد کرنے والوں کے لیے سند و دلیل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کی شب خوشی منائیں اور مال خرچ کریں۔ ابولہب جو کافر تھا، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی اور باندی آزاد کر دینے کی اُسے جزا دی گئی تو اُس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو اپنے پیارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مال صرف کرے گا۔ ❁ مدارج النبوۃ: ۳۴/۲ ❁

اِس مقام پر حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین رحمۃ اللہ علیہ دمشقی نے اپنی کتاب "مَوْرِدِ الصَّادِی فِی مَوْلِدِ الْهَدِی" میں کیا خوب کہا ہے۔

اِذَا كَانَ هٰذَا كَافِرًا جَاءَ ذَمُّهٗ = وَتَبَّتْ يَدَاهُ فِي الْجَحِيْمِ مُخَلَّدًا
اَتَى اَنَّهٗ فِي يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ دَائِمًا = يُخَفَّفُ عَنْهُ لِلسُّرُوْرِ بِاَحْمَدَا
فَمَا الظَّنُّ بِالْعَبْدِ الَّذِيْ طُوْلَ عُمْرِهٖ = بِاَحْمَدَ مَسْرُوْرًا وَّمَاتَ مُوَحِّدَا

ان عربی اشعار کا منظوم ترجمہ ابوالحسن زید فاروقی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف لطیف "مجموعہ خیر البیان" میں اس طرح فرمایا ہے

یہ دیکھو کہ وہ بُو لہب سا مُعانِد = ہے تبّت یدا جس کے بارے میں وارِد
خوشی جو تولّد کی اس نے منائی = یقیناً وہ دوزخ میں کام اُس کے آئی
خبر میں یہ وارد ہے اس کی جزا میں = وہ شنبہ کو ہوتی کمی ہے سزا میں
تو پھر ایسے بندے کے بارے میں سوچو = نبی سے سدا جس کو اُلفت رہی ہو
گیا بھی ہو دُنیا سے ایمان لے کے = اُسے اجر دے گا خدا کیسے کیسے

ترجمہ:- جب ابولہب جیسے کافر کو یہ جزا ملتی ہے کہ ہر سوموار کو اُس کے عذاب میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی کی پاداش میں آسانی ہو جاتی ہے، حالانکہ اُس کی مذمت میں آیت قرآنیہ "تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ" نازل ہوئی ہے جو اُس کے دائمی عذاب کی شاہد

Marfat.com

ہے۔ پس اُس بندۂ مومن' عاشقِ رسول کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جس نے اپنی پوری زندگی حضور ﷺ کی آمد کی خوشی میں گزار دی اور جو مرا بھی تو مسلمان ہو کر (یعنی کلمہء توحید پڑھتے ہوئے اس دُنیا سے رُخصت ہوا۔

دوستاں را کجا کنی محروم شد ...... تو گر ہر دُشمناں نظر داری

اے دوستا توں کیوں اس نیکی سے محروم ہے ...... نبی کے دشمنا کی طرف کیوں نہیں دیکھتا

﴿❖ ضیاءُ النبی ﷺ ۲/۵۵/از پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ ❖﴾

راقم الحروف کے شیخ طریقت' سراج العارفین' سعید الاولیاء' شارحِ مکتوباتِ امامِ ربانی' حضرت علامہ مولانا ابوالبیان **پیر محمد سعید احمد مجددی** رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ "ابولہب نے محبوب خدا ﷺ کی ولادت کی خوشی نہیں منائی تھی' بلکہ اپنے بھتیجے کی خوشی میں لونڈی کو آزاد کیا تھا' لیکن خدا کو تو پتہ تھا کہ یہ میرے محبوب ﷺ کی خوشی منائی جارہی ہے' تو رب تعالیٰ نے یہ گوارہ نہ کیا کہ میرے محبوب کے میلاد کی خوشی کرنے والا میرے فضل سے محروم رہے' اگرچہ وہ میرا منکر ہی کیوں نہ ہو' پھر اگر کوئی مسلمان ہو اور اپنے آقا و مولیٰ کو محبوبِ خدا ﷺ سمجھ کر آپ ﷺ کے میلاد کی خوشی کرے تو اُس پر اللہ تعالیٰ کا کتنا کرم ہوگا؟......

پتہ چلا کہ حضور ﷺ کے میلاد کی خوشی کرنا...... حضور ﷺ کے میلاد کے دِن مالی و جانی صدقہ کرنا...... حضور ﷺ کے میلاد کے دِن کی اہمیت جاننا اور تعظیم کرنا...... حضور ﷺ کے میلاد کی خوشی میں محفلیں سجانا ...... یہ عمل اللہ تعالیٰ کو بڑا ہی محبوب ہے۔ لہٰذا ...اے میلاد منانے والو! تمہیں مبارک ہو...... اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کا میلاد منانے والوں کو اس مبارک عمل کی برکت سے ضرور بخش دے گا...... اِن شاء اللہ تعالیٰ۔

﴿❖ ماہنامہ دعوتِ تنظیم الاسلام/مارچ: ۲۰۰۹ء ❖﴾

-•❖❋ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ❋❖•-

مولانا محمد عالم آسی امرتسری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دیکھئے ابولہب نے یہ دو خدمتیں اِسلامی حیثیت سے نہیں کی تھیں' بلکہ اپنی خودداری کو قائم رکھنے کی خاطر کی تھیں۔ مگر پھر بھی

Marfat.com

اُس کو دو اِنعام عطا کیے جاتے ہیں کہ جس دِن حضور ﷺ پیدا ہوئے تھے' لونڈی کو آزاد کرنے کے عوض اُس کو آگ سے آزاد کیا جاتا ہے اور دودھ کی بہم رسائی کے عوض اُبولہب کی دو اُنگلیاں دو پستانِ مادر بنادی جاتی ہیں' کہ جن کو چوس کر اَپنی پیاس بجھاتا ہے۔ اَب مسلمان اگر ایسی نعمت غیر مترقبہ سے محروم رہیں تو کمال بدنصیبی ہوگی۔ ﴿الارشاد الی مباحث المیلاد: ۲۵﴾

یہاں سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ اَبولہب مسلمان نہ تھا اِس لیے اُس کا فعل حجت شرعی نہیں ہے اور اُس نے ایک عام رسم کے مطابق اُسے آزاد کردیا تھا کیونکہ اُس وقت بڑے لوگوں کی یہ عادت تھی کہ جب کوئی اُن کا غلام یا لونڈی کسی قسم کی خوشخبری سناتا تو اُسے کچھ بخشنے یا اِنعام دینے کی بجائے خود اُسی کو آزاد کردیا کرتے تھے' اِس لیے اِس واقعہ سے کچھ مطلب حل نہ ہوا۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ اگرچہ اَبولہب مسلمان نہ تھا اور اگرچہ اُس نے عام ملکی رسم کے مطابق اَپنی لونڈی کو آزاد کیا تھا' مگر دیکھنا یہ ہے کہ اِس کے باوجود حضور ﷺ کی خاص آمد کو اُس نے ملحوظ رکھا تھا' اِس سرسری اظہارِ مسرت پر اُس کو کوئی فائدہ ہوا یا نہیں' ہم کہتے ہیں فائدہ ہوا' اور ضرور ہوا' اِس لیے ہم اَپنے مفاد کے لیے جشن میلادُ النبی ﷺ اگر منائیں تو صاف ظاہر ہے کہ ہم نے بھی حضور ﷺ کی آمد پر اَپنی مالی قربانی کی ہے' کیا ہم اَبولہب سے بھی گئے گذرے ہیں' وہ تو لونڈی تک آزاد کرکے فائدہ اُٹھائے اور ہم حضور ﷺ کو اَپنا آقائے نامدار تسلیم کرکے بھی چار پیسے خرچ کرنا اَسراف سمجھتے ہیں' یہ کہاں کی ایمانداری ہوگی اور کیسی بدنصیبی ہوگی؟

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

ہندو جلنے سے بچ گیا

حافظ محمد حفیظ الرحمٰن قادری (آف ریلوے کالونی مغل پورہ لاہور) فرماتے ہیں کہ اِتفاق کی بات ہے کہ یہ واقعہ مجھے اُس نے سنایا جو میلاد پاک کو مانتا ہی نہیں تھا۔ حقیقی بات بھی یہی ہے کہ حق کو جتنا بھی چھپاؤ اِظہار ہو ہی جاتا ہے۔ ہمارے قریبی رشتہ دار تھے' ملازمت کے سلسلے میں سعودی عرب گئے' کہنے لگے اِبتداء میں میرا دل نہیں لگتا تھا۔ ایک دن

Marfat.com

گھر سے فون آیا کہ بڑے بیٹے کی طبیعت بہت خراب ہے، جس سے میری پریشانی میں اور بھی اضافہ ہو گیا، یہاں تک کہ میں اپنے کمرے میں رونے لگا۔ میرے ساتھ والے کمرے میں دو ہندو رہتے تھے۔ اُنہوں نے جب میری حالت دیکھی تو میرے پاس آ گئے اور دِل بہلانے کے لئے گفتگو کرنے لگے۔ پھر مجھے کہنے لگے تم مسلمان ہو ہم آج تمہیں ایک سچا واقعہ سناتے ہیں۔ جس کو سن کر تمہارا دل باغ باغ ہو جائے گا۔

اُن میں سے ایک نے بتایا کہ ہمارے محلے میں ایک ہندو گوالا رہتا تھا، بیچارا بڑا غریب تھا، لیکن اُس میں ایک اچھائی تھی کہ وہ محفل میلاد کا بڑا شوقین تھا، پتہ چل جائے کہ وہاں محفل میلاد شریف ہو رہی ہے تو یہ ضرور پہنچ جاتا تھا۔ میلاد پاک کی برکت دیکھو اس کے مالی حالات اِتنے بہتر ہو گئے کہ اُس نے اَپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی، جس سے فارغ ہو کر وہ اعلیٰ پوسٹوں پر فائز ہو گئے، اُس کا نام چھوٹو رام تھا۔ تعریف کی بات ہے کہ ایک ہندو واقعہ بیان کرتا تھا جبکہ دوسرا اُس کی تصدیق کرتا جاتا تھا کہ بالکل ایسے ہی ہوا۔ پھر کچھ عرصے کے بعد چھوٹو رام کا اِنتقال ہو گیا۔

(ہندو اپنے مردوں کو جلاتے ہیں، اگر غریب ہو تو عام لکڑی اور مٹی کا تیل استعمال کرتے ہیں۔ جب کہ امیر آدمی مر جائے تو اُس کے لئے دیسی گھی یا لکڑی اِستعمال کی جاتی ہے۔

کروڑوں دُرود و سلام اُس آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہوں نے ہمیں دُنیا کی آگ میں جلنے سے بچا لیا۔ بلکہ امیر ہو، غریب ہو سب کے لئے ایک ہی اہتمام کروایا۔ زندہ کو چاہے کوئی لفٹ نہ کروائے جب مر گیا تو فرمایا یہ میرا اُمتی ہے، مرنے کے بعد اس کا ادب و احترام کرو۔ اس کو غسل دو، سفید لباس پہناؤ اور پھر جنازہ لے کر اس طرح چلو کہ اس کو اپنے کندھوں پر سوار کر کے لے جاؤ۔ پہلے یہ کسی کے آگے نہیں چلتا تھا، اَب تم سب پیچھے رہنا اور میرا اُمتی تم سب سے آگے ہو گا۔ پھر نماز میں شاید اِس کو کبھی سب سے پہلی صف میں کھڑا ہونے کا موقع ملا ہو۔ لیکن آج یہ امام سے بھی آگے ہو گا۔ جبکہ امام بھی اِس کے پیچھے ہو گا۔ پھر اس کو اَدب و اِحترام سے قبر میں اُتار دو۔ اُوپر سے بند کر دو، آگے میں جانوں اور میرا اُمتی جانے۔

Marfat.com

اے عشق تیرے صدقے جلنے سے چھٹے......وہ آگ لگائی ہے جو آگ بجھا دے گی

کیونکہ اُس گوالے کے بیٹے اچھی پوسٹوں پر تھے۔ لہٰذا اُس کو جلانے کے لئے صندل کی لکڑی اور دیسی گھی کا اہتمام کیا گیا' پھر اُس کی لاش کو رکھ کر آگ لگائی گئی' آگ خوب بھڑکی۔ جب آگ بجھی تو سب حیران ہو گئے کہ اُس کے جسم کا ایک بال بھی نہ جلا تھا۔ لوگوں نے سمجھا شاید یہ اتفاقاً ہوا ہو۔ دوسری مرتبہ بڑے پیمانے پر آگ کا بندوبست کیا۔ جب آگ بھڑکی تو اُس کے شعلے آسمان سے باتیں کرنے لگے۔ لیکن جب آگ بجھی تو دیکھا کہ اُس کا جسم ویسا ہی سلامت ہے' بلکہ جسم کا ایک بال تک نہ جلا تھا۔ سارے ہی حیرت زدہ ہو گئے کہ یہ ماجرہ کیا ہے۔ پھر تیسری مرتبہ جلانے کا اہتمام کرنے لگے تو اُس کی بیوی سامنے آ گئی اور اُس نے بتایا کہ مرنے والا میلاد پاک سے بڑی محبت کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے کرم کر دیا اور مرنے سے پہلے اِس نے کلمہ پڑھا اور مجھے گواہ بنایا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں۔ میں نے اِس کو اہمیت نہ دی۔ جب دو مرتبہ تم نے جلایا اور یہ نہ جلا تو میں سمجھ گئی کہ وہ سچے دِل سے مسلمان ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے آگ کا اِس پر اثر نہیں ہو رہا تھا۔ تم اِس کو سو مرتبہ بھی جلاؤ' یہ نہیں جلے گا۔ لہٰذا اِس کی لاش کو مسلمانوں کے حوالے کیا گیا۔ اُنہوں نے اُس کو مسلمانوں کے طریقے سے دفن کیا۔

اِس سے آپ کو بخوبی اندازہ ہو گیا ہوگا کہ میلاد پاک کی محفل میں شرکت کرنا کتنی بڑی سعادت کی بات ہے اور وہ افراد کتنے خوش نصیب ہیں جو ایسی محفل کا اِنعقاد کرتے ہیں۔

وہ لوگ خدا شاہد قسمت کے سکندر ہیں
جو سرورِ عالم ﷺ کا میلاد مناتے ہیں

(ہم میلاد کیوں مناتے ہیں؟: ۶۵)

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

منکر نکیر کے جواب میں آسانی

اِمام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

وَقَالَ اَیْضًا مَا مِنْ مُسْلِمٍ قَرَاَنِیْ فِیْ بَیْتِہٖ مَوْلِدَالنَّبِیِّ ﷺ اِلَّا رَفَعَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی الْقَحْطَ وَالْوَبَاءَ الْحَرْقَ وَالْغَرْقَ وَالْاٰفَاتِ وَالْبَلِیَّاتِ وَالْبُغْضَ وَالْحَسَدَ وَعَیْنَ السُّوْءِ وَاللُّصُوْصَ عَنْ اَھْلِ ذٰلِكَ الْبَیْتِ فَاِذَا مَاتَ ھُوَّنَ اللّٰہُ عَلَیْہِ جَوَابَ مُنْکَرٍ وَنَکِیْرٍ وَیَکُوْنُ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ ○ ﴿ النعمۃ الکبریٰ علی العالم: ۱۱ ﴾

ترجمہ: جس گھر میں مسلمان میلاد شریف پڑھتا ہے' اللہ سبحانہ' وتعالیٰ اُس گھر والوں سے قحط ووباء... آتش زنی وغرقابی... آفات وبلیات... بغض وحسد... نگاہِ شر اور چوروں کے خطرے کو دور کر دیتا ہے اور جب وہ مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس پر منکر نکیر کے جواب آسان کر دیتا ہے اور وہ قادرِ مطلق اور مالک حقیقی کے ہاں مقامِ صدق میں ہوتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّم

حسابِ قبر آسان

''الخصائص الکبریٰ'' میں امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک بکریوں کا چرواہا تھا' ہر مہینے کی ۱۲ر تاریخ کو میلاد کراتا تھا۔ جب وہ فوت ہوا تو منکر نکیر نے پوچھا کہ تمہارا رب کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ کہا میں نہیں جانتا۔ پھر اُنہوں نے کہا: یہ ذات جو تیرے سامنے ہے اِن کو جانتا ہے' کہا نہیں۔ فرشتوں نے اُسے سزا دینی چاہی۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا:

مَھْمَا مَلَائِکَۃُ اِنْ کُنْتَ لَا تَدْرِیْ اَنَا اَدْرِیْ

فرشتو! ذرا ٹھہر جاؤ' پھر آپ ﷺ نے اُس سے فرمایا: اے شخص! تو مجھے نہیں جانتا' میں تو تجھے جانتا ہوں

﴿ ذکر خیر الانام: ۲۸ راز حافظ سید غلام حسین مصطفیٰ رضا ﴾

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّم

Marfat.com

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم باعثِ حصولِ جنت

حضرت علامہ مولانا غلام امام شہید رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''مولود شریف'' کے صفحہ ۵ پر رقمطراز ہیں کہ ''حضرت مولانا عبداللہ بن عیسیٰ انصاری رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ ہمارے پڑوس میں ایک بڑھیا نیک بخت اور پرہیز گار رہتی تھی۔ دِن رات عبادت کرتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود شریف پڑھتی رہتی تھی۔ جب اُس کا وقت اَجل قریب آ گیا تو اُس نے اَپنے بیٹے کو بلایا اور کہا: بیٹا یہ دِینار پکڑ لو میں نے سوت کات کر یہ دِینار جمع کیے ہیں' میں اَب جا رہی ہوں' میں چاہتی ہوں کی یہ دِینار کسی ایسی جگہ خرچ کرو کہ مجھے مرنے کے بعد اِن کی وجہ سے فائدہ پہنچے تو بیٹے نے اَپنی والدہ سے عہد کیا کہ میں ضرور آپ کی نصیحت پر عمل کروں گا اور یہ دِینار کسی نیک کام پر خرچ کروں گا' تاکہ یہ تیرے لئے باعث ثواب بنیں۔ جب اُس عورت کا وصال ہو گیا تو اُس کے کفن دفن سے فارغ ہو کر اُس کے بیٹے نے سوچنا شروع کر دیا کہ اِن دیناروں کو کس کارِ خیر میں لگاؤں کہ میری والدہ کو فائدہ پہنچے۔ اِسی فکر میں تھا کہ ایک روز کسی مقام پر جا نکلا' جہاں چند فقراء اکٹھے ہو کر جناب سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذِکر کر رہے تھے اور حالت ذوق وشوق میں خوش حال تھے۔ اُس جوان نے پوچھا کہ یہ کس کی محفل اَقدس ہے۔ لوگوں نے جواب دیا کہ یہ مجلس ''مولود شریف'' خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور ذِکر خیر و برکت سے مقام نزول رحمتِ الٰہی ہے۔ جوان بھی اُس محفل مبارک میں شامل ہوا۔ پھر اُس جوان نے اُسی رات کو خواب دیکھا کہ گویا قیامت قائم ہے اور منادی غیب ہر شخص کو فلاں ابن فلاں کہہ کے نام بنام پکارتا ہے' آخر نوبت اُس جماعت کے بلانے کی بھی پہنچتی ہے جس میں یہ جوان شامل تھا۔ منادی نے کہا: مرحبا بکم اللہ یعنی رحمت ہو خدا کی تم پر اے لوگو! تم میں سے حق تعالیٰ نے ہر ایک کو جنت میں رہنے کے لئے محل عنایت فرمایا ہے۔ جوان کہتا ہے کہ میں بھی اُس جماعت کے ساتھ چلا۔ وہاں ایک مکان عظیم الشان سب مکانوں سے افضل و بہتر دیکھا کہ اُس کے بالا خانوں پر حوریں بناؤ سنگھار کیے بیٹھی ہیں۔ جب میں نے اُس مکان میں جانے کا ارادہ کیا تو ایک فرشتے نے میرا دامن پکڑا اور کہا اے

Marfat.com

عزیز! یہ مکان اُس کا ہے جس نے محفل مولود شریف کی تھی اور یہ مکانات جو اِس کے گرد ہیں حاضرین محفل کے لئے، جنھوں نے ذِکر میلاد شریف شوقِ دل سے سنا ہے اور آپ ﷺ کے نام پر دُرود بھیجا ہے۔ غرض یہ جوان بیدار ہوا اور صبح کو اُس دِینار کے صرف سے محفل میلاد شریف ترتیب دے کر تمہید بیان میں لایا اور اہل مجلس سے خواب کا حال بیان کیا ہے۔ جس نے یہ ماجرہ سنا اُس نے عہد کیا تازندگی اس محفل عالی کا چھوڑنے کا اتفاق نہ ہوگا۔ دوسرے روز پھر اُس جوان نے خواب دیکھا کہ دو مکان جڑاؤ کہ اُس کے ادنیٰ جواہر کے آگے سات ولایت کا اخراج ایک جو کے برابر ہے اور بہت سے مکانات اُن کے گرد ہیں۔ اُن دونوں مکانوں میں سے ایک مکان میں اُس نوجوان کی والدہ بہت عمدہ کپڑے پہنے، نہایت شان و شوکت سے مسند زرنگار پر نورانی تکیہ لگائے بیٹھی ہے۔ اُس کے لباس سے ایسی خوشبو آتی ہے کہ اگر مردے کے دماغ میں پہنچے تو قبر میں جی اُٹھے۔ جوان نے اپنی والدہ سے اِس مرتبہ اور عزت کا سبب پوچھا؟ اُس کی والدہ نے کہا: اَے بیٹے یہ مرتبہ اُسی دِینار کی بدولت ہے جو تو نے محفل مولود شریف میں خرچ کیا اور یہ دوسرا مکان اِس خدمت کے صلہ میں تیرے واسطے تیار ہوا ہے اور سب مکان گردو پیش حاضرین مجلس کے لئے بنے ہیں، جنھوں نے مجلس مولود شریف میں حاضر ہو کر ذکرِ محبوب ﷺ سنا ہے اور اپنا جان و مال آپ ﷺ کی محبت میں فدا کیا ہے۔

لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے پیارے رسول ﷺ کے نام پر جان و مال نثار کر دیں تاکہ قیامت کے دِن آپ ﷺ کی شفاعت نصیب ہو۔

❖ کحل البصر فی ولادتِ خیر البشر ﷺ: ۱۴/ از محمد عاشق علی لکھنوی ❖

❖ مولود شریف: ۵/ از غلام امام شہید رحمۃ اللہ علیہ ❖ خواتین کی محفل میلاد: ۹۳ ❖

❖ ماہنامہ نوائے انوارِ مدینہ لاہور، مارچ ۲۰۰۹ء/ میلاد النبی ﷺ نمبر: ۲۸ ❖

جو محفل میلاد محمد ﷺ کو پڑھائے = اللہ سے مانگے جو مراد اپنی پائے
محتاج کسی کا نہ ہو نہ کچھ دُکھ اُٹھائے = مرجائے تو جنت میں بڑے شوق سے جائے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

Marfat.com

ایک شخص ابراہیم نامی مدینہ منورہ میں رہتا تھا' وہ بہت نیک اور پاکباز تھا' اپنے زہد و تقویٰ میں دور تک مشہور اور زبان زدِ خلائق تھا' ہمیشہ حلال روزی کماتا' جس میں سے نصف اپنی ضروریات میں خرچ کرتا اور نصف جمع کرتا رہتا۔ جب ربیع الاول شریف کا مبارک مہینہ آتا تو وہ علماء عظام' حفاظِ کرام اور غریبوں' مسکینوں کی اُس مال سے دعوت کرتا' اُس کی بیوی بھی بہت زاہدہ تھی اور اِس کام میں شوہر کا ہمیشہ ساتھ دیتی۔ کچھ دِنوں کے بعد اُس کی بیوی کا انتقال ہو گیا' لیکن وہ حسب دستور ہر سال میلاد شریف پر دعوت کرتا رہا۔ اتفاقاً وہ بھی بیمار ہو گیا۔ جب بیماری نے زور پکڑا تو اپنے لڑکے کو بلایا اور کہا: اے میرے پیارے آج رات کو میں نے اِس دُنیا فانی سے اِنتقال کر جانا ہے۔ میری پونجی جو موجود ہے' وہ پچاس درہم اور ۱۹ ر گز کرپاس کا کپڑا ہے۔ جب میں اِنتقال کر جاؤں تو مجھ کو اسی کپڑے کا کفن دے کر دفن کر دینا اور وہ پچاس دِرہم کسی نیک کام پر خرچ کرنا۔

بیٹے اَج دُنیا تھیں میں نے کوچ کر ٹر جانا
باقی درہم پچاس جو میرے کارن نیکی پر لانا
ایس کم کرن تھیں مولا' رحم کرے درباروں
روز قیامت جنت ملسی' خالق دی سرکاروں

یہ کہتے ہی کلمہ طیب پڑھا اور اپنی جان مالک حقیقی کے سپرد کر دی۔ اُس کے لڑکے نے وصیت کے مطابق اُسی کپڑے میں کفن دینے کے بعد دفن کر دیا اور ایک عالم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن پچاس درہموں کے متعلق پوچھا کہ کون سے نیک کام پر خرچ کرے۔ اُنہوں نے فرمایا: جس نے کوئی مسجد بنوائی گویا کہ اُس نے خانہ کعبہ اور مدینہ منورہ کی تعمیر میں حصہ لیا۔ پھر دوسرے عالم کے پاس حاضر ہوا' اُس سے بھی وہی سوال کیا۔ اُنہوں نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ جل شانہ' کی خوشنودی کے لیے کنواں تیار کروایا' اُس کے لیے ستر حج کا ثواب ہے۔ تیسرے سے پوچھا: اُس نے کہا کہ جس نے صرف خدا کے لیے صلہ رحمی کو مربوط رکھا' اُس کو ستر غازیوں کا ثواب ملے گا۔ چوتھے عالم نے کہا کہ جس نے کسی نہر پر لوگوں کی رہگزر کے لیے پل بنوایا' اُس کو ستر بنی اِسرائیل کے نبیوں جیسا ثواب ملے گا۔

Marfat.com

پانچویں نے کہا: جس نے کسی غازی کو خدا کی راہ میں لڑنے کے لئے ہتھیار دیئے' اُس کو ستر شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ چھٹے نے کہا: جس نے خدا کی راہ میں کوئی غلام آزاد کیا اُس کو ستر عالموں کا ثواب ملے گا۔ ساتویں نے کہا جس نے خدا کی رضا کے لئے مسافروں کی راہ میں درخت لگائے کہ وہ اُن کے سائے میں آرام پائیں' اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنت میں ایک مکان اور ایک باغ پھلا پھولا تیار کریں گے۔ اُس لڑکے نے جب اس قدر مختلف اَقوال سنے' تو حیران رہ گیا' کون سا کام کروں اور کون سا چھوڑوں' اسی حیرانگی میں اُس کی آنکھ لگ گئی۔ خواب میں دیکھا کہ میدانِ حشر قائم ہے' جو نیک اور متقی بندے ہیں وہ جنت میں داخل کئے جارہے ہیں اور جو بدکار ہیں وہ دوزخ میں پھینکے جارہے ہیں۔ یہ واقعات دیکھ کر وہ جوان اپنی جگہ لرز رہا تھا کہ ایک آواز آئی اِس جوان کو جنت میں پہنچادو۔

قائم دیکھ حیران حشر نوں لرزہ کھا کھا جاوے
آئی آواز جوان اِس تائیں جنت بھیجیا جاوے

جب یہ شخص جنت میں پہنچا' وہاں اَنواع واَقسام کی نعمتیں دیکھیں' جو کبھی خیال میں نہیں گزر سکتی تھیں' مکانات دیکھے جن کی چمک آنکھوں کو خیرہ کئے دیتی تھی' حوریں تھیں معلوم ہوتا تھا کہ یاقوت و مرجان کے ٹکڑے بکھرے ہوئے ہیں۔ ان حالتوں کو دیکھتے ہوئے وہ شخص سات جنتوں میں داخل ہوا۔ لیکن آٹھویں جنت میں جانا چاہا تو داروغہ جنت نے روک لیا اور کہا: اِس میں صرف وہ شخص داخل ہو سکتے ہیں جنہوں نے ولادتِ رسولِ اکرم ﷺ کی تاریخ میں خوشیاں منائیں اور اظہارِ فرحت و سرور کیا۔

اِس وِچ داخل اوہ کوئی ہوسی آکھے ملک الٰہی
جس نے خرچ کیتا سی خوشیوں عید میلاد منائی
ایہہ کی جنت کسے جنت وچہ داخل ہونا نائیں
جس نے عید میلاد النبی ﷺ پر خوشی منائی نائیں

جوان نے خیال کیا کہ بے شک یہاں میرے ماں باپ ضرور ہوں گے۔ اتنی دیر میں ایک آواز آئی کہ اِس جوان کو اَندر جانے دو اور اس کے ماں باپ چاہتے ہیں کہ اس کو

Marfat.com

دیکھیں اور اِس سے ملاقات کریں۔ جب وہ اندر داخل ہوا' دیکھا کہ اُس کی ماں نہر کوثر کے کنارے بیٹھی ہوئی ہے۔ اُس کے پاس ایک نورانی تخت پڑا ہے۔ جس پر ایک بزرگ بی بی تشریف فرما ہیں۔ اِرد گرد کرسیاں بچھی ہوئی ہیں جن پر اور بزرگ ہستیاں بیٹھی ہوئی ہیں۔ اُس جوان نے ایک فرشتے سے پوچھا کہ یہ کون ہیں تو جواب ملا' جو تخت پر تمام بیبیوں سے اَفضل و اعلیٰ بلند مقام پر بیٹھی ہیں' وہ شہنشاہِ دو عالم' محمد رسول اللہ ﷺ کی بیٹی حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرہ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا ہیں۔

ماں حسنین امام شہیداں' بیٹی نبی پیارے = بلند مقام دِتا اُس تائیں اللہ پاک سہارے
ایہہ بیبیاں جو نیک بزرگاں تینوں نظری آیاں = خدمت حضرت فاطمہ کارن رب نے کول بٹھایاں

اور اُن کے گرد بیٹھنے والی حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضرت مریم رضی اللہ عنہا' حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا' حضرت سارہ رضی اللہ عنہا' حضرت حاجرہ رضی اللہ عنہا' حضرت رابعہ بصری علیہا رحمۃ اللہ' حضرت زبیدہ علیہا رحمۃ اللہ زوجہ ہارون الرشید ہیں۔ یہ سب کچھ دیکھ کر لڑکا بہت حیران ہوا۔ جب آگے بڑھا دیکھا کہ ایک بہت بڑا تخت بچھا ہوا ہے۔ جس پر والضحیٰ کے چہرے والے... وَاللَّیْل کی زلفوں والے... مَا زَاغَ الْبَصَرُ کے سرمے والے... حم کے کنڈل والے... یٰسین کی تیری والے... مزمل کی کملی والے... مدثر کی چادر والے... نوری لباس والے... چودھویں کے چاند... طٰہٰ... احمد مجتبیٰ' محمد مصطفیٰ ﷺ جلوہ اَفروز ہیں۔ آپ ﷺ کے گرد چار کرسیوں پر خلفائے کرام حضرت ابوبکر صدیق' حضرت عمر فاروق' حضرت عثمانِ غنی ذوالنورین' حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہم جلوہ اَفروز ہیں۔ دائیں طرف سونے کی کرسیاں ہیں' جن پر اَنبیاء و مرسلین جلوہ فرما ہیں اور بائیں جانب شہدائے کرام اور محب مصطفیٰ ﷺ جلوہ فرما ہیں۔ لڑکا آگے بڑھا تو اَپنے باپ کو پہچانا۔ پوچھا اے ابا جان! یہ مراتب آپ کو کس عمل سے ملے؟ باپ نے اُس کو سینے سے لگایا کہا: بیٹا یہ اِنعام حضور نبی کریم ﷺ کے میلاد پر مال خرچ کرنے کا بدلہ ہے۔ جو بھی خوشی سے میلاد النبی ﷺ پر مال خرچ کرے گا اُس کو ایسے ہی اِنعام ملیں گے۔

Marfat.com

باپ کہیا سن بیٹے جنت ' ملی مینوں سرکاروں
میلاد نبی پر خرچ کریندا مال سی بڑے پیاروں
ایہہ انعام ملا اُس کاروں باپ اُس آکھ سناوے
میلاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خرچ کرے جو' رحمت جنت پاوے

یہ باتیں ہورہی تھیں کہ اُس لڑکے کی آنکھ کھل گئی۔ اُٹھا! اور فوراً اپنا مکان فروخت کیا' پھر وہ رقم اور باپ کے پچاس درہم لے کر علمائے کرام اور صلحائے کرام کی دعوت کی اور حضور نبی کریم' رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف کر کے تمام مال خرچ کر دیا۔ بعد میں ایک مسجد میں بیٹھ کر عمر کے تیس سال خداوند کریم کی عبادت میں صرف کر دیئے۔ جب اُسکا انتقال ہوا تو کسی شخص نے اُسے خواب میں دیکھا۔ پوچھا کیا گزری۔ اُس نے کہا: میں اپنے باپ کے پاس جنت اعلیٰ میں پہنچ چکا ہوں اور بے شمار نعمتیں میرے لیے جمع کی گئیں' یہ سب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف پر مال خرچ کرنے کا بدلہ ہے۔

بڑا کرم کیتا رب میں پر' فضل کیتا رب والی
خرچ کیتا میلاد نبی پر جنت اعلیٰ پالی

(تذکرۃ الواعظین: ۳۲۳)

جو محفل میلاد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھائے = اللہ سے مانگے جو مراد اپنی پائے
محتاج کسی کا نہ ہو' نہ کچھ دکھ اُٹھائے = مرجائے تو جنت میں' بڑے شوق سے جائے

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

Marfat.com

خواہش نصرت، مغفرت کا سبب

امام ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ خراسان کے ایک بادشاہ عمرو بن لیث المعروف صفار کو فوت ہونے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا ''آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا کیا؟'' انہوں نے کہا ''مجھے بخش دیا'' پوچھا گیا ''کس بات پر بخشش ہوئی'' تو اُنہوں نے کہا ''میں ایک دِن پہاڑ کی چوٹی پر چڑھا اور اَپنے لشکروں پر نظر ڈالی تو مجھے اُن کی کثرت بھلی معلوم ہوئی اور میں خوش ہو گیا پھر میں نے تمنا کی کہ کاش! میں دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوتا اور اِن لشکروں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت و مدد کرتا، پس اللہ تعالیٰ نے یہ بات پسند فرمائی اور مجھے بخش دیا''۔

﴿ شفاء شریف مترجم: ۲/۴۱ ❖ تفسیر روح البیان مترجم پارہ ۲۶/۳۴۸ ﴾

فائدہ:۔ جب اتنا خیال آنے اور تمنا کرنے پر یہ کرم فرمایا گیا تو جو نیازمند حضور ہی کے ذکر و فکر میں رہیں اور آپ کی عظمت کا مظاہرہ کریں اُن کا کیا کہنا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

Marfat.com

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمِ آخرت میں برکات

باعث حصولِ رحمت...و...ذریعہ نجات

حافظ امام عمر بن حسن ابن دحیہ محدث اُندلسی رحمۃ اللہ علیہ (۵۴۴ تا ۶۲۳) اپنی تصنیف لطیف "کتابُ التّنویر فی مولد السراجِ المنیر" میں ایک روایت لکھتے ہیں کہ

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّہٗ مَرَّ مَعَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِلٰی بَیْتِ عَامِرِ الْاَنْصَارِیِّ اِذْ کَانَ یُعَلِّمُ مَدَارِجَ وِلَادَتِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ لِاَبْنَائِہٖ وَعَشِیْرَتِہٖ فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّ اللّٰہَ فَتَحَ لَکَ اَبْوَابَ الرَّحْمَۃِ وَالْمَلَائِکَۃُ یَسْتَغْفِرُوْنَ لَکَ مَنْ فَعَلَکَ نَجَا۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں، میں حضرت عامر انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر گیا۔ وہ اپنے بیٹوں اور رشتہ داروں کو واقعات ولادتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم دے رہے تھے اور فرمارہے تھے کہ یہی وہ دن ہے، جس دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر ہوئے۔ پس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے رحمت کے دروازے کھول دیئے ہیں اور تمام فرشتے تمہاری مغفرت کی دعائیں مانگ رہے ہیں اور جو شخص تیری طرح (محفل میلاد) منعقد کرے گا، وہ تیری طرح نجات پائے گا۔

﴿ ❖ مولود محمود: ۱۵ ❖ اَلارشاد الٰی مباحث المیلاد: ۲۷ ❖ زینت المیلاد: ۳۱ ❖ ﴾

جیہڑے نبی دا میلاد مناندے نے ...... اوہ نبی دے ہو جاندے نے
نبی دا میلاد مناندے جاؤ ...... اپنے اپنے گناہ مٹاندے جاؤ

قارئین کرام! غور کرو کہ پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا ذکر ہورہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتراض نہیں کیا، نہ ہی روکا، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر پر خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رحمت و بخشش کی نوید سنائی اور یہ اجر صرف حضرت عامر

Marfat.com

اَنصاری رضی اللہ عنہ کے لیے ہی مخصوص نہیں فرمایا بلکہ ہر اُس خوش نصیب اِنسان کو جو ذِکرِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کرے اِس اَجر کا مستحق قرار دے دیا۔

عید میلا دُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خوب خوشیاں کیجئے ...... رحمت و بخشش کے دِن بخشش کا ساماں کیجئے

صاف ہے قرآن میں فرمانِ حق فلْیَفْرحُوا ...... کوئی کچھ کہتا رہے تعمیل فرماں کیجئے

-•❖❋ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ❋❖•-

شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نصیب ہونا

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک دن اَپنے گھر ایک اِجتماع سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے واقعات بیان فرمارہے تھے۔ صحابہ کرم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اَجمعین اِظہارِ مسرت وخوشی کر کے حمد اِلٰہی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھ رہے تھے کہ اِسی اَثناء میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دیکھ کر فرمایا تمہارے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی۔

❖ کتاب التنویر فی مولد السراج المنیر صلی اللہ علیہ وسلم ❖ الدرار المنظم فی المولد النبی الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم: ۹۵ ❖

❖ مولود محمود: ۱۵ ❖ الارشاد اِلی مباحث المیلاد: ۲۷ ❖ زینت المیلاد: ۳۱ ❖

-•❖❋ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ❋❖•-

ذِکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بخشش کا سبب

کتاب سنن بیہقی نے یہ حدیث درج کی ہے، حضرت عبد اللہ اِبن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب کوئی شخص خلوصِ دِل سے میرا ذِکر کرتا ہے تو اَللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرماتا ہے گواہ رہو کہ اِس شخص نے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا دِل وجاں سے ذِکر کیا ہے، میں نے اِس کے تمام گناہ معاف کر کے اِس کو بخش دیا ہے۔

اہلسنت کا یہی عقیدہ ہے کہ تمام اَعمال میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذِکرِ خیر افضل ترین عمل ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپکی تعظیم وتکریم اصل دِین ہے۔ اَللہ تعالیٰ کا قرب محم

Marfat.com

مصطفیٰ ﷺ کی تعظیم وتکریم کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔ ❁ ذکر خیر الانام: ۳ ❁

دوزخ کی آگ سے پردہ

محدث شہیر حضرت ابوالفرج عبدالرحمٰن ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

وَجَعَلَ لِمَنْ فَرِحَ بِمَوْلِدِهٖ حَجَابًا مِنَ النَّارِ وَستوا وَمَنْ اَنْفَقَ فِیْ مَوْلِدِهٖ دِرْهَمًا كَانَ الْمُصْطَفٰی ﷺ لَهٗ شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا وَ اَخْلَفَ اللّٰهُ عَلَیْهِ بِكُلِّ دِرْهِمٍ عَشَرًا فَیَا بشری لَكُمْ اُمَّةَ محمد لَقَدْ فُلْتُمْ خَیْرًا كَثِیْرًا فِی الدُّنْیَا وَفِی الْاُخْرٰی "۔ ❁ مولد العروس: ۹۰ ❁

جو کوئی نبی کریم ﷺ کے میلادِ پاک کی خوشی منائے تو وہ خوشی دوزخ کی آگ کے لیے پردہ بن جائے گی اور جو میلادِ مصطفیٰ ﷺ پہ ایک درہم خرچ کرے' حضور ﷺ اُس کی شفاعت فرمائیں گے' جو قبول ہوگی اور میلاد میں خرچ کیے گئے ہر دِرہم کے عوض اللہ تعالیٰ اُس کو دس دِرہم کے برابر ثواب عطا فرمائے گا' اے اُمت محمدیہ ﷺ تجھے بشارت ہو کہ تو نے دُنیا وآخرت میں خیر کثیر حاصل کر لیا۔

-•❁❁ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ❁❁•-

جو احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت کے لئے کوئی عمل کرتا ہے تو وہ سعادت مند ہے اور خوشی' عزت اور خیر وفخر کو پالے گا۔ جناتِ عدن میں موتی سے مرصع تاج اور سبز لباس کے ساتھ داخل ہوگا' اس کو محل عطا کئے جائیں گے جو بیان کرنے والے کے لئے شمار نہیں کئے جائیں گے۔ ہر محل میں کنواری حور ہوگی۔ خیر الانام ﷺ پر صلوٰۃ بھیجو' یقیناً آپ ﷺ کی ولادت کے باعث بھلائی عام پھیلائی گئی اور جس نے بھی آپ ﷺ پر ایک مرتبہ صلوٰۃ بھیجی' رب کریم اُس کو دس مرتبہ جزا دے گا۔

عذابِ جہنم سے دفاع

امام جمال الدین الکتانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا دن نہایت ہی معظم مقدس اور محترم ومبارک ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجودِ پاک اِتباع کرنے والوں کے لیے ذریعہ نجات ہے۔ جس نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر خوشی کا اظہار کیا' اُس نے اپنے آپ کو عذاب جہنم سے محفوظ کرلیا' لہٰذا ایسے موقعہ پر خوشی کا اظہار کرنا اور حسب توفیق خرچ کرنا نہایت مناسب ہے۔

﴿ سبل الہدیٰ جلد ۱/ص ۴۴۱ ﴾

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

جنت میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا ساتھ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

مَنْ اَنْفَقَ دِرْهَمًا عَلٰی قِرَاءَتِهٖ مَوْلِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَفِیْقِیْ فِی الْجَنَّةِ ﴿ النعمۃ الکبریٰ علی العالم: ۷ ﴾

ترجمہ: جس شخص نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف پڑھنے پر ایک درہم بھی خرچ کیا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

کرے خرچ جو درم ایک خوشیوں میلاد شریف پیارے
جنت وچہ اوہ ساتھی میرا کہیا صدیق سہارے
جنت دے دروازے اُتے بندہ کھلوتا پاسی
جس نوں خوشی میلاد نبی دی جنت اندر جاسی

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

بغیر حساب جنت میں داخلہ

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ

مَنْ عَظَّمَ مَوْلِدَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَكَانَ سَبَبًا لِقَرَاءَتِهٖ لَا یَخْرُجُ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا بِالْاِیْمَانِ وَیَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔

Marfat.com

﴿النعمۃ الکبریٰ علی العالم: ۸﴾

ترجمہ: جس نے حضور نبی کریم ﷺ کے میلاد شریف کی تعظیم کی اور میلاد خوانی کا سبب بنا' وہ دُنیا سے اِیمان کی دولت لے کر جائے گا اور جنت میں بغیر حساب کے داخل ہو گا۔

جنت میں داخلہ

شیخ الاسلام ابن جزری رحمۃ اللہ علیہ (جو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلۂ اَساتذہ میں بھی ہیں اور سلسلۂ مشائخ میں بھی ہیں) فرماتے ہیں:

کیا کہنا ہے اُس مسلمان موحد کا' حضور ﷺ کی اُمت میں' جو خوشی منائے' میلاد شریف کی اور جی بھر کر حسبِ اِستطاعت خرچ کرے' نبی کریم ﷺ کی محبت میں۔ میں قسم کھاتا ہوں کہ اُس کی جزاء رب کریم کی طرف سے یہی ہے کہ اَپنے فضل عام سے اُس کو جنت میں داخل فرمادے۔

﴿عرف التعریف بالمولد الشریف بحوالہ قیام وسلام اور محفل میلاد: ۴۷﴾

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّم

اَنبیاء علیہم السلام کا ساتھ

حضرت معروف کرخی قدس اللہ سرہٗ فرماتے ہیں کہ

مَنْ هَيَّأَ طَعَامًا لِاَجْلِ قِرَاءَةِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ ﷺ وَجَمَعَ اِخْوَانًا وَاَوْقَدَ سِرَاجًا وَلَبِسَ جَدِيْدًا وَتَبَخَّرَ وَتَعَطَّرَ تَعْظِيْمًا لِمَوْلِدِ النَّبِيِّ ﷺ حَشَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الْفِرْقَةِ الْاُوْلٰى مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَكَانَ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ۔ ﴿النعمۃ الکبریٰ علی العالم: ۹﴾

ترجمہ: جس نے حضور ﷺ کے میلاد شریف کے کھانے کا اِہتمام کیا' اعزہ و احباب کو جمع کیا' چراغاں کیا' نئے کپڑے پہنے' خوشبو سلگائی' عطر لگایا اور یہ سب اِہتمام حضور ﷺ کے

Marfat.com

میلاد شریف کی تعظیم کے لیے کیا تو اللہ تعالیٰ اُس کو قیامت کے دِن انبیاء علیہم السلام کے ساتھ اُٹھائے گا اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے گا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

فرشتوں کی سنگت

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرنا ہمارے لیے ذریعۂ نجات ہے:

حدیث شریف میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو تیرا' میرا ذکر ملا کر کرتا ہے' وہ قیامت کے دِن مقرب فرشتوں کے ساتھ ہوگا' جو میرا ذکر کرتا ہے' تیرا ذکر نہیں کرتا وہ دُنیا و آخرت میں رسوا ہوگا' پس اُس کے لیے جہنم واجب کر دی گئی ہے۔
لازم یہی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ذِکر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ ملا کر کریں۔

(ذکر خیر الانام: ۲۱)

ذکر خدا کرے' ذِکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کرے
ایسی زبان ہو میرے منہ میں خدا نہ کرے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

صدیقین' شہدا اور صالحین کی سنگت

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

مَنْ جَمَعَ لِمَوْلِدِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِخْوَانًا وَهَيَّا طَعَامًا وَاَخْلٰى مَكَانًا وَعَمِلَ اِحْسَانًا وَصَارَ سَبَبًا لِقِرَاءَتِهٖ بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَيَكُوْنُ فِیْ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ۝

(النعمۃ الکبریٰ علی العالم: ۱۰)

ترجمہ: جس نے اَپنے دوست اَحباب کو محفل میلاد کے لئے جمع کیا' کھانے کا اِہتمام کیا' مکان کو خالی کیا' اور اِحسان و اِکرام کیا' خیرات و عطیات تقسیم کئے اور میلاد خوانی کرائی

Marfat.com

۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دِن اُس کو صدیقین، شہدا اور صالحین کے ساتھ اُٹھائے گا، اور وہ جنت نعیم میں داخل ہوگا۔

دوستاں بھائیاں تائیں جس نے اَپنے گھر بلایا = کھانا کھلاوے سب نوں خوشیوں اَج پاک محمد ﷺ آیا
میلاد خانی لئی پاک نبی ﷺ دے خالی مکان کرایا = کرے نظام خوشی تھیں سارا اَج کملی والا ﷺ آیا
صدیقاں شہیداں نیکاں رب اُس ساتھ اُٹھاوے = روزِ قیامت نیک عمل تھیں رحمت جنت پاوے
کراں دُعا میں رب تھیں عاجز سب توفیقاں پاوے = کرن میلاد نبی سرور دا جدوں مہینہ آوے

-•❖✻ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ✻❖•-

طیبہ نگر جمال، جلال کعبے، سایہ خام خیالی نہیں رہ سکدا
عالی فیض دربارتوں کدی خالی، کوئی جلالی، جمالی نہیں رہ سکدا
اَج جھولی کھلاری اُے ایس کر کے، نا اُمید سوالی نہیں رہ سکدا
اَج ولادت دی رات سردار سائیاں پلہ کوئی بھی خالی نہیں رہ سکدا

-•❖✻ ڈھنڈ اڈھواں: ۳۵ ✻❖•-

Marfat.com

زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہونا

اِس محفل وچہ اون والے کون آکھدا عشق بغیر آئے
اوہدی یاداں دی بلی ایہہ شمع ایتھے عاشق لین حُسن دی خیر آئے
اوہ کعبہ بنیاں عاشقاں لئی جتھے میری سرکار دے پیر آئے
اوہدا ذِکر مستانیاں ہووے جتھے اوتھے کیوں نہ چل کے خیرؔ آئے

﴿فیضانِ انیس: ۱۲۶﴾

-••❊﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴾❊••-

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ہر سال ۱۲ ربیع الاوّل کو میلاد شریف کرتا ہوں تو ایک سال میرے شیخ موسیٰ پاک شہید رحمۃ اللہ علیہ میرے پاس تشریف لائے آپ نے فرمایا: مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا مرید عبدالحق محدث دہلوی ہر سال میلاد کرتا ہے، تم بھی اُس میں شریک ہوا کرو۔ حضرت موسیٰ پاک شہید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ہر سال شریک ہوتا ہوں، اُس کی برکت سے مجھے اور میرے مرید عبدالحق کو ہر رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی ہے (ملفوظات شیخ عبدالحق دہلوی صفحہ نمبر ۱۸۱ از آپ کے نواسے محمد اکرام الدین)۔ ﴿ذِکر خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم: ۲۹﴾

-••❊﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴾❊••-

حضرت مولانا حافظ محمد احسان الحق صاحب آف گوجرانوالہ فرماتے ہیں کہ......

اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ کے پیارے حبیب، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر شریف "مدینہ منورہ" سے فقیر کے ایک مہربان بزرگ ۱۷ رجب المرجب ۱۳۸۷ھ بروز اتوار مطابق ۲۲ اکتوبر ۱۹۶۷ء غریب خانہ پر گوجرانوالہ تشریف لائے، انہیں دیکھتے ہی زبان نے مرحبا

Marfat.com

اھلاً وسہلاً کہا اور دِل ود ماغ میں مدینہ منورہ کی معطر فضاؤں‘ چمن ساز ہواؤں اور روح پرور بہاروں کا تصور بندھ گیا۔

صبا لائی جو خوشبوئے مدینہ ...... تو دِل کھینچنے لگا سوئے مدینہ
معطر ہے مشامِ جانِ عاشق ...... چلی آتی ہے خوشبوئے مدینہ
بہشت آثار ہیں طیبہ کی گلیاں ...... ہے جنت آستاں کوئے مدینہ

موصوف نے بہت زیادہ کرم بخشی فرمائی کہ فقیر پر تقصیر کے گھر کئی دن تک قیام فرمایا‘ ہر روز مدینہ منورہ کے مقدس کوچوں‘ منور گلیوں‘ وہاں کے خوش بخت باشندوں اور اُن پر رحمت عالم‘ نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے پایاں کرم نوازیوں کا تذکرہ فرما کر ایمان کو تروتازہ فرمایا کرتے۔ ۱۹ رجب کو مدینہ منورہ میں محفل میلاد کے بیان میں ایک چشم دید تازہ واقعہ سنایا کہ سال ربیع الاول شریف ۱۳۸۷ھ کی بارہویں شب کو مدینہ منورہ میں وہاں کے ایک محترم عالم و بزرگ کے دولت خانہ پر محفل میلاد کی تقریب سعید تھی‘ جس میں مَیں بھی مدعو تھا۔ ذِکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پرور ایمان اَفروز لذتوں سے لطف اَندوز ہونے کے لئے پانچ سو سے زائد سا کنانِ دیا رِحبیب صلی اللہ علیہ وسلم شریک محفل تھے‘ جن میں دو وزیر بھی آئے ہوئے تھے۔ ایک کے متعلق مشہور تھا کہ یہ ماشاء اللہ سنی صحیح العقیدہ ہیں اور دوسرے کی بابت سنا گیا تھا کہ یہ نجدی ہے اور اُن کی شرکت دوسرے وزیر صاحب کی وساطت سے ہوئی ہے‘ ورنہ وہ خود ایسی نورانی مجالس میں شرکت کو جائز نہیں سمجھتے۔

اِبتداء میں بارگاہِ اَقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں عاشقانِ سرکار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے عربی کے منتخب اور بہت ہی پاکیزہ قصیدے اِنتہائی خوش اعتقادی اور حد درجہ کی خوش الحانی سے پیش کیے‘ بعد ازاں اُردو میں خوب دھوم دھام اور اَدب کے ساتھ نعتیں عرض کی گئیں‘ ہر طرف انوار و تجلیات کی چھم چھم بارشیں برسنے لگیں‘ ہر شخص کا چہرہ خوشی سے کھلا جا رہا تھا‘ آنکھوں سے کچھ وقفے کے بعد فرحت و سرور کے آنسو بھی ٹپکتے دکھائی دیتے تھے‘ مجلس میلاد کا احترام ہر شخص کے ظاہر و باطن پر چھایا ہوا تھا‘ سب کے سب قصائد نعتیہ بصد ادب و احترام اور بکمال تعظیم و توقیر سن کر محظوظ ہو رہے تھے‘ کیونکہ سب کا یہ اِنتقاد تھا کہ

Marfat.com

جہاں ذِکر میلاد خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم ہو = خدا کی قسم وہ مکاں محترم ہے
شہ دین کا ہر تذکرہ ہے گرامی = شہ دین کی ہر داستاں محترم ہے
ترا ذاکر بھی جان و دل سے ہے پیارا = تری یاد بھی جانِ جاں محترم

اَلبتہ نجدی وزیر کے چہرے کے اُتار چڑھاؤ اور طنزیہ مسکراہٹ سے پتہ چلتا تھا کہ اُسے یہاں بیٹھنا ناگوار معلوم ہو رہا ہے اور یہاں کا مقدس منظر ناپسند نظر آتا ہے۔

زاغ چوں فارغ زبوئے گل بود ...... نفرتش از صحبت بلبل بود

کئی گھنٹوں کے بعد میر مجلس نے ''میلاد برزنجی کے وہ جملے جو ولادت باسعادت کے متعلق ہیں'' پڑھے تو سب حاضرین مع دونوں وزیروں کے کھڑے ہو گئے اور حضورِ اَقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اَقدس میں بحالت قیام' بکمال خشوع وخضوع' صلوٰۃ وسلام عرض کرنے لگے' پھر دُعا مانگی گئی اور شرکاء مجلس اَطہر میر مجلس سے اِجازت لے کر اَپنے اَپنے گھروں کو جانے لگے ابھی کچھ لوگ صاحب خانہ سے کچھ ضروری عرض معروض کرنے کے لیے ٹھہرے ہوئے تھے۔

اچانک ایک درویش صفت بزرگ تشریف لائے' اُن کے ہاتھ میں تازہ جلیبیوں کا تھال تھا۔فرمانے لگے جو شخص میری جلیبی کھائے گا' وہ خوش نصیب ہو جائے گا۔اُسے خواب میں حضورِ اَقدس سیّد عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سراپا سعادت نصیب ہوگی۔ اِن اَلفاظ میں کچھ ایسی تاثیر تھی کہ ہر شخص جھوم گیا اور آنکھوں میں مسرت کے آنسو بھر آئے۔اور یقین کر لیا گیا کہ یہ جو کچھ فرما رہے ہیں بالکل سچ ہے۔اَلبتہ نجدی وزیر نے یقین نہ کیا' بلکہ قہقہہ لگا کر ہنسنے لگا۔

صاحب خانہ نے مجھے یعنی (راوی) کو حکم دیا کہ صوفی صاحب یہ جلیبیاں تقسیم کر دیجئے۔تو مَیں نے آدمی گنے تو وہ چالیس تھے' پھر جب جلیبیاں گنیں تو وہ بھی چالیس ہی تھیں' سب سے پہلے میر مجلس کی خدمت میں ایک جلیبی پیش کی' نجدی وزیر چونکہ آپ کی بائیں جانب بیٹھا ہوا تھا اور تقسیم دائیں طرف سے کرنا تھا' اِس لیے وزیر موصوف کی باری سب سے بعد آئی' اُس وقت دو جلیبیاں بچیں تھی' ایک وزیر کے حصہ کی اور دوسری میرے

Marfat.com

حصہ کی لیکن میں نے دونوں وزیر کو دے دیں اور دِل میں عرض کی اِلہ العالمین یہ شکل وصورت کے لحاظ سے کتنا حسین ہے، اگر محفل میں شرکت کی برکت سے اِس کے عقائد دُرُست ہو جائیں اور دوزخ میں جانے سے بچ جائے اور تیرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زِیارت سے نوازا جائے تو تیری قدرتِ کاملہ کے آگے کچھ بھی دشوار نہیں۔

جلیبیوں کا شیرہ اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جو تھال میں گرے ہوئے تھے، وہ میرے لیے کافی وافی تھے، بلکہ تبرک خاص کی حیثیت رکھتے تھے، میں نے انہیں خوب مزے لے لے کر کھایا اور تھال کو اِس طرح صاف کیا کہ بغیر پانی کے دُھل گیا۔ قدرت خدا کی، اُس درویش صفت بزرگ کی لائی ہوئی جلیبیاں کچھ اِس قدر متبرک تھیں کہ میں جوں جوں کھاتا دِل میں اِس بات کا یقین مضبوط سے مضبوط تر ہوتا جاتا کہ آج سب کو سرکارِ دو عالَم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوگی۔ آدھی رات گزر چکی تھی، لوگ اپنے اپنے گھروں کو جا رہے تھے، میں نے بھی اِجازت لی اور گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ آج مدینہ منورہ کے درو دیوار کا حسن بڑھا ہوا نظر آ رہا تھا، ہر طرف رحمت و بخشش کے اَنوار برستے دکھائی دے رہے تھے.....

مدینہ کی دِلکش فضا دِیدنی ہے = چمن ساز موجِ ہوا دِیدنی ہے
بہرسمت نورِ خدا دِیدنی ہے = رخِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضیاء دِیدنی ہے

گھر جا کر غسل کیا، عید کے موقع پر جو لباس پہنا کرتا تھا، پہنا اور مدینہ منورہ کے مقدس بازار سے خریدا ہوا بیش قیمت عطر لگایا، پھر دُرود شریف پڑھتے پڑھتے بستر پر لیٹ گیا، درآنحالیکہ زبانِ حال مترنم تھی کہ......

اے خلوت مکین قوسین نشین اک بار تو ایسا ہو جائے
تم عرش سے دِل میں آ جاؤ، دِل عرش معلّٰی ہو جائے

میں (واقعہ کا راوی) بفضلہٖ تعالیٰ وبفضل حبیب الاعلیٰ سترہ سال سے مدینہ منورہ میں مقیم ہوں، لیکن آج جیسی خوشی و فرحت کبھی نصیب نہیں ہوئی، اس لیے بار بار کروٹیں بدلتا ہوں، لیکن نیند نہیں آتی۔ اَب عربی وقت کے مطابق ساڑھے سات بج چکے ہیں اور صبح کی اَذان ۹ بجے ہوا کرتی ہے۔ رات صرف ڈیڑھ گھنٹہ باقی ہے، یہ سوچ ہی رہا تھا کہ اگر نیند نہ آئی

Marfat.com

تو زیارت کس طرح کرسکوں گا' کہ اَچانک آنکھیں بوجھل ہوگئیں اور گہری نیند سو گیا۔ خواب میں گھر سے نکل کر سیدھا مسجد نبوی شریف میں حاضر ہو جاتا ہوں' رِیاض الجنت شریف میں پہنچ کر کیا دیکھا کہ تم بیٹھے ہوئے ہو' (یہ خطاب الفقیر محمد اِحسانُ الحق ؒ نے فرمایا) اور تمہارے ساتھ مولانا زاہد علی شاہ صاحب اور اُن کے ساتھ مراد آباد کے ایک اور عالمِ دِین بیٹھے ہوئے ہیں' جو آج سے چار سال پیشتر مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تھے' اُن کا نام معلوم نہیں صرف شکل ذہن میں محفوظ ہے' علاوہ اَزیں رِیاض الجنت میں اور بھی بہت سے علماء ہیں' جنہیں میں نہیں جانتا' سب کے سب حضورِ اَقدس' سیّد عالم' نورِ مجسم ﷺ کی تشریف آوری کے منتظر ہیں۔ یک دم دروازہ کھلنے کی آواز آئی' سب کی نگاہیں دروازہ کی طرف اٹھیں اور اُسی دم ہر شخص تعظیماً کھڑا ہو گیا۔ دروازہ پر نبی رحمت' شفیع اُمت' اِمامُ المرسلین' حبیب ربُّ العالمین' حضرت محمد رسول اللہ ﷺ رونق اَفروز تھے' چہرۂ اَنور کے نور اور جسم اَقدس کی نگہت سے ساری فضاء منور و معطر ہو چکی تھی۔ آپ کے حسین لبوں پر مسکراہٹ تھی اور خوش ہو ہو کر اَپنے نیاز مند اُمتیوں کو نظر رحمت سے نواز رہے تھے......

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند = اُس دِل اَفروز ساعت پہ لاکھوں سلام
بھینی بھینی مہک پر مہکتے درُود = پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام
جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آ گیا = اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

آنحضرت فداہ اَبی و اُمی ﷺ خاموشی کے ساتھ سب حاضرین کو مسکراتے ہوئے دیکھ رہے تھے' میں دل میں کہہ رہا تھا کہ ہمارا مذہب کتنا سچا ہے کہ ہمارے مذہب کے علماء کرام کی طرف حضورِ اَقدس' سیّد عالم ﷺ بڑی محبت کے ساتھ دیکھ رہے ہیں' اِس خوشی میں میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اُدھر مؤذّن نے فجر کی اَذان کہی' آواز سنتے ہی جاگ پڑا' وہ آنسو تاہنوز آنکھوں میں موجود تھے' فوراً وضو کیا اور شکرانہ کے نفل ادا کیے۔ حضورِ اَقدس سیّد عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لذتِ دیدار نے کچھ ایسا مغلوبُ الحال کر دیا تھا کہ یہ بھی یاد نہ رہا کہ نمازِ نفل کا وقت سورج طلوع ہونے کے کچھ دیر بعد سے شروع ہوتا ہے۔ نمازِ فجر سے فارغ ہو کر بیت المیلاد (جہاں میلاد شریف ہوا تھا) خواب سنانے کے لیے حاضر ہوا' دِل میں کہہ رہا تھا کہ جتنا واضح

Marfat.com

خواب میں نے دیکھا ہے' اِس طرح کا کسی نے بھی نہ دیکھا ہوگا' لیکن وہاں جا کر پتہ چلا کہ میرا یہ خیال غلط ہے اور آقائے دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رحمت سب کو شامل اور سب کے لیے عام ہے

اَچھے اُن کے ہیں تو اے کیف بُرے کس کے ہیں
اَپنی اُمت ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاری ساری

رات والے چالیس حضرات میں سے کچھ مجھ سے پہلے آ چکے تھے' کچھ بعد میں آئے' سب کے سب حضورِ اَقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو چکے تھے اور اَپنے اَپنے نورانی خواب باری باری سنا رہے تھے۔ بعض نے کہا: آج رات رحمت عالم' سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سینۂ اَقدس سے لگایا (سبحان اللہ)' بعض نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَپنا پس خوردہ شریف مرحمت فرمایا' بعض نے فرمایا: میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستہائے اَقدس کو چوما' بعض نے سنایا کے مجھے قدمہائے اَنور کے چومنے کی اِجازت بخشی گئی۔

اِتنے میں ایک بزرگ کھڑے ہوئے اُنہوں نے حمد وصلوٰۃ کے بعد دو کھجوریں دکھائی اور فرمایا: یہ وہ مبارک اور مقدس کھجوریں ہیں جو حضورِ اَقدس سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج رات خواب میں اَپنے دست اَقدس کے ساتھ مجھے عطا فرمائیں۔ یہ سنتے ہی فضا نعرہ ہائے تکبیر ورسالت سے گونج گئی۔ حاضرین دُرود وسلام کا نذرانہ بارگاہ اَقدس میں عرض کرنے میں مصروف ہو گئے۔

دُرودیں صورت ہالہ محیط ماہِ طیبہ ہیں
برستا اُمت عاصی پہ اَب رحمت کا پانی ہے

اِتنے میں نجدی وزیر بھی آ گیا' اُس کا رات والا سارا تکبر ختم ہو چکا تھا' یہ رات کو اکڑ کر تماشائیوں کی طرح بیٹھا ہوا تھا' لیکن اَب گردن جھکا کر عاجزوں' مسکینوں کی طرح بیٹھا ہوا ہے' چاہتا ہے کہ رات کی روئیداد یہ بھی سنائے مگر صاحب خانہ اُس کی طرف توجہ نہیں فرماتے اور اُسے ہاتھ کے اِشارہ سے بار بار چپ رہنے کا حکم دیتے ہیں۔ جب سب حضرات نے باری باری' اَپنا اَپنا خواب سنایا' اُس وقت حاضرین پر ایک عجیب کیفیت طاری تھی اور وہ تعداد میں مع سامعین کے دو سو تک پہنچ چکے تھے۔ اب وزیر موصوف اِنتہائی عاجزی' اِنکساری

Marfat.com

کے ساتھ آگے بڑھا اور روتے روتے اپنا خواب سنانے لگا کہ آج رات میں نے ایک قدسی جماعت کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا' میرے اور اُس جماعت کے درمیان دو فرلانگ کا فاصلہ تھا اور ایک بزرگ سر اقدس پر عمامہ باندھے ہوئے تھے' اُن کا صرف عمامہ مجھے نظر آرہا تھا' اتنے میں کسی شخص نے بتایا کہ یہ پگڑی والے بزرگ پیغمبر اسلام' حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ میں بڑی فرحت محسوس کرنے لگا۔ لیکن اچانک ایک بدبخت و بدنصیب بولا کہ وزیر صاحب! یہ کوئی شیطانی وسوسہ ہے' اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ یہ سنتے ہی میں آگ بگولا ہو کر اُس بدبخت سے لڑنے لگا' میں نے کہا یہ شیطانی وسوسہ نہیں بلکہ تو شیطان ہے۔ میں آج تجھے قتل کر دوں گا' چنانچہ میں نے اُسے پکڑ کر اُٹھایا اور اتنے زور سے زمین پر پھینکا کہ میرے جسم سے پسینہ نکل آیا۔ بعدہٗ میں نے اُس کو قتل کر کے چیر ڈالا۔ پھر میرے دیکھتے ہی دیکھتے اُس شیطان کے دونوں ٹکڑے جڑ گئے' اور وہ ہنستا ہوا بھاگ گیا۔ میں خواب میں اُسے دیکھ ہی رہا تھا کہ دوسرے صاحب بولے وزیر صاحب! جس قدسی جماعت میں حضورِ اقدس' سید عالم ﷺ رونق افروز تھے' اُس جماعت کا رُخ اِدھر سے ہٹ گیا ہے اور وہ دوسری سمت کو جا رہے ہیں۔ میں نے پھر نگاہ اُٹھا کر دیکھا تو حضورِ اقدس ﷺ کے عمامہ شریف کا صرف حصہ نظر آیا اور آہستہ آہستہ وہ جماعت میری آنکھوں سے دور چلی گئی......

اے عمامہ دور گردش دور کر ...... گرد پھر پھر کر ہوں قربان الغیاث
نیچے نیچے دامنوں والی عبا ...... خوار ہے خاکِ غریباں الغیاث
اَلمدد اے زلف سرور اَلمدد ...... ہو بلاؤں میں پریشان الغیاث
دِل کی اُلجھن دور کر گیسوئے پاک ...... اے کرم کے سنبلستان الغیاث

یہ خواب سنا کر وزیر موصوف زور زور سے رونے لگا اور رو رو کر کہنے لگا: لِلّٰہ میرے لیے دُعا کیجئے کہ میری بدقسمتی خوش قسمتی سے بدل جائے' اگر میں خوش قسمت ہوتا تو آپ لوگوں کی طرح حضورِ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چہرۂ انور کی میں بھی زیارت کر لیتا اور درمیان میں شیطان حائل نہ ہوتا۔ ﴿نورانی حقائق: ۱۴۲ تا ۱۵۰﴾

Marfat.com

جہاں ذِکرِ میلادِ خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم ہو، خدا کی قسم وہ مکاں محترم ہے
شہِ دین کا ہر تذکرہ ہے گرامی، شہِ دین کی ہر داستاں محترم ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہنی ڈیو (جنوبی افریقہ) سے ایک پوسٹر بعنوان (اسلام کی تیسری عید) دسمبر ۱۹۸۹ء کے اَواخر میں شائع ہوا تھا، اُس پوسٹر میں اُٹھائے گئے اِعتراضات کا مسکت جواب علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب نے اپنے کتابچہ ''اِسلام کی پہلی عید'' جنوری ۱۹۹۰ء کی اشاعت میں دیا اور بتایا کہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم تیسری عید نہیں بلکہ پہلی عید ہے۔ باقی دو عیدیں تو اِس ''پہلی عید'' کے صدقہ میں ہیں۔ اگر یہ پہلی عید (عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم) نہ ہوتی تو کوئی ''عید'' نہ ہوتی، نہ عید الفطر ہوتی نہ عید بقر ہوتی بلکہ کچھ بھی نہ ہوتا۔

حضور نبی پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کو علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی مدافعانہ تحریر اتنی پسند آئی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں اپنے جمال جہاں آراء سے فوراً نوازا (اللہ اکبر) اتنی پذیرائی۔ (یاد رہے) علامہ موصوف کی تحریر دلپذیر آدابِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی بوئے خوشتر میں گندھی ہوئی ہوتی ہے۔ ﴿مقیاس المیلاد: ۲۲﴾

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّم

میلادِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم تے خرچ کرن والے حشر وچ تیری حوصلہ افزائی ہووے گی
اتھے اوتھے ملے گا اجر تینوں خرچی جہڑی توں پائی پائی ہووے گی
دیکھ دیکھ کے یار نصیب تیرے ربدی رحمت جوش وچ آئی ہووے گی
صدقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دا مستانیاں کرم ہوسی دھنگ ویکھ کے ساری خدائی ہووے گی

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّم

Marfat.com

محفلِ میلاد پر انوارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارش

علامہ مجی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن احمد عجیل رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۱۱ھ) کی ایک اپنی تحریر دیکھی، جس کی عبارت یہ ہے کہ شیخ صالح نجم الدین بن فیولی مصری نے مجھے بتایا کہ اُنہوں نے عیدالفطر کے دِن اُونگھ کی کیفیت میں ۱۰۰۷ھ میں دیکھا کہ گویا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبرِ انور کی جگہ پر سامنے تشریف رکھتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے جسم پاک سے نور نکل رہا ہے، لیکن سینۂ اَقدس سے جو نور نکل رہا ہے، وہ تو ایسی کیفیت لئے ہوئے ہے جو جسمانی کیفیت ہے اور اُس کی مقدار اتنی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھے اور شہادت کی اُنگلی کا حلقہ بنایا اور یہ نور اپنی جگہ سے پھیل کر سیدی محمد عجیل تک پہنچتا ہے اور ابن عجیل محفل میلاد و ذِکر اپنی مسجد میں اُس وقت قائم کئے بیٹھے ہیں اور یہ نور اُن کے سینے میں لگا تار داخل ہوتا چلا جاتا ہے، میں نے دیکھا کہ باقی اولیاء کو بھی وہ نور مل رہا ہے، لیکن اُس کی مقدار تھوڑی ہے بس اِتنا جتنا کہ ظاہری دُنیا میں دیکھنے والے کو تاگا دکھائی دیتا ہے، میں پوری طرح بیدار ہو گیا، تب بھی وہی کیفیت رہی کہ نور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سینۂ انور سے سیدی فقیہ محمد کے سینے میں آ رہا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے اُسے دے دیتا ہے، کیونکہ وہ عظیم فضل والا ہے۔

❖ جامع کراماتِ اولیاء: ۱/۲۹۷ ❖

-❖❖ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ ❖❖-

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

دوازدہم ربیع الاول بہ حسب دستورِ قدیم قرآن خواندم و چیزے نیاز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قسمت کردم و زیارت موئے شریف نمودم، در اَثنائے تلاوت ملاء اعلیٰ حاضر شدند و روح پر فتوح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہ جناب ایں فقیر و دوست واران ایں فقیر بہ غایت التفات فرمود

Marfat.com

دوراں ساعت کہ ملاء اعلیٰ وجماعتِ مسلمین کہ بافقیر بود بہ ناز و نیائش صعومی کنند و برکات و نفحات ازاں حال نزول می فرماید۔

قدیم طریقہ کے موافق بارہ ربیع الاول کو میں نے قرآنِ مجید کی تلاوت کی اور آنحضرت ﷺ کی کچھ نیاز تقسیم کی اور آپ کے مبارک بال کی زیارت کرائی۔ تلاوتِ کلامِ پاک کے دوران میں ملا اعلیٰ کا وُرود ہوا (فرشتے نازل ہوئے) اور رسول اللہ ﷺ کی روح پر فتوح نے اِس فقیر اور اِس سے محبت کرنے والوں کی طرف بہت التفات فرمائی۔ اُس وقت میں نے دیکھا کہ ملا اعلیٰ (فرشتوں کی ٹولی) اور اُن کیساتھ مسلمانوں کی جماعت نیاز مندی اور عاجزی کی بناء پر بلند ہو رہی ہے (اوپر اُٹھ رہی ہے) اور اِس کیفیت کی برکتیں اور اس کی لپٹیں نازل ہو رہی ہیں۔

تشریح:- اس ملفوظ سے صاف طور پر ثابت ہے کہ خاص بارہ ربیع الاول کو شاہ ولی اللہ رسول اللہ ﷺ کی فاتحہ اور نذر و نیاز دلوایا کرتے تھے اور یہ آپ کا پرانا طریقہ تھا اور نیک بخت حاضرین کو موئے مبارک از بس مکرم و مقدس کی زیارت کراتے تھے اور شیرینی تقسیم کرتے تھے۔ تاریخ کی تعین کی وجہ سے موئے مبارک از بس مکرم و مقدس کی زیارت کراتے تھے اور انوار نظر آتے تھے۔ آپ حاضرین محفل کے درجات بلند ہوتے ہوئے دیکھتے تھے۔

هذهٖ سبيلي ادعوا الى الله علىٰ بصيرة انا و من اتبعني۔

(القول الجلی فی ذکر آثار الولی: ۶۹)

-۰- صلی اللہ علی حبیبہٖ محمدٍ وآلہٖ وسلم -۰-

آپ نے تحریر فرمایا کہ مکہ معظمہ میں روزِ ولادت، سرورِ کائنات ﷺ (محفل میلاد شریف) مولدِ شریف میں لوگوں کا ایک جم غفیر تھا۔ اور وہ آنحضرت ﷺ پر صلوٰۃ وسلام اور آپ کے معجزات بیان کرنے میں مشغول تھے۔ ناگاہ میں نے اس بقعہ کریمہ سے بجلیاں چمکتی ہوئی دیکھیں۔ مجھے اُن کے ادراک کی فکر ہوئی کہ کیا وہ نگاہِ ظاہر سے ہیں یا نگاہِ باطن سے۔ پھر جب میں نے غور کیا تو دیکھا کہ وہ اُن ملائکہ کے انوار ہیں جو اس متبرک مقام پر مامور ہیں اور ان میں انوارِ رحمت بھی شامل ہیں۔ (القول الجلی فی ذکر آثار الولی: ۱۶۲)

Marfat.com

-•❖❄ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ❄❖•-

مولانا حافظ سید شاہ غلام محی الدین فقیر عالم ثابت حسن قادری برکاتی مارہروی قدس سرہٗ العزیز کی حافظِ قرآن سے یاد بہت پختہ تھی اور ساتھ ہی نہایت صحت سے پڑھتے تھے' اس کی حاجت نہیں تھی کہ پیچھے کوئی حافظ بتانے والا موجود ہو جب ہی پڑھیں اور پنج آیت شریف میں تو قرآن کریم بہت بچپن سے ہی بڑے بڑے مجمعوں میں بے تکاں پڑھا کرتے تھے۔ ایک بار کا واقعہ ہے کہ سیتا پور کے سنی اور دیندار تحصیل دار منشی ولایت احمد صاحب کاکوری مغفور کے یہاں سیتا پور میں مجلس میلاد مبارک تھی اور حضرت اپنے والد ماجد مرشد برحق کی ہمراہی میں حاضر مجلس شریف تھے۔ پنج آیت شریف پڑھی جارہی تھی۔ جب سورہ بقرہ مبارکہ کی اِبتدائی آیات اور اُس کے بعد جو آیات پڑھی جاتی ہیں اُن کے پڑھنے کی نوبت آئی تو ہر چند حضرت کے والد ماجد مرشد برحق قدس سرہ نے پڑھنے کے لئے فرمایا مگر حضرت نہایت غور سے جس مکان میں مجلس مبارک ہورہی تھی' اُس کی دیوار کے اوپر دیکھتے رہے اور کچھ نہ پڑھا۔ جب بعد ختم مجلس شریف حضرت کے مرشد برحق قدس سرہٗ نے نہ پڑھنے اور غور سے دیوار کے اوپر دیکھتے رہنے کی وجہ پوچھی تو یہ فرمایا کہ میاں (یہی لفظ حضرت اَپنے مرشد حق والد ماجد قدس سرہٗ کے لئے معمولات خطاب میں استعمال کیا کرتے تھے) دیوار کے اوپر تو بہت اونچائی تک بہت اچھے اچھے خوبصورت سر پوش لوگوں کا ہجوم تھا۔ میں یہ دیکھتا رہا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ درحقیقت وہ اَرواح قدس اور ملائکہ کرام علی سید ہم وافضلہم ثم علیہم الصلوٰۃ والسلام تھے اور حضرت نے اپنے صفائے بصارت وبصیرت سے انہیں دیکھ لیا۔

❖ سیرتِ شاہ غلام محی الدین فقیر عالم برکاتی رحمۃ اللہ علیہ :۳۰ ❖

-•❖❄ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ❄❖•-

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولا نا میاں محمد حسن صاحب نوراللہ مرقدہٗ کٹبار شریف بلوچستان (م۱۲۷۴ھ) بڑھاپے کی حالت میں خود بھی مولود اور کافی پڑھتے تھے اور پڑھتے ہوئے حالتِ وجد ومستی طاری ہو جاتی تھی۔ اکثر راتوں کو ایسی نورانی

Marfat.com

شعائیں اور روشنی حاضرین مجلس پر ظاہر ہوتیں کہ دیواریں بھی روشن ہو جاتیں۔

﴿ تذکرہ مشائخ کٹبار شریف بلوچستان: ۸۳ ﴾

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

حضرت سائیں توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ، حضور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی تعظیم و توقیر کرتے تھے، آپ کی طرف سے محفل میلاد شریف منعقد ہوا کرتی۔

چنانچہ جناب مولوی سید ظہور الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۲ ربیع الاول کو حضور سائیں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے میلاد کی ایک مجلس شریف منعقد ہوا کرتی، یہ عجیب کیفیت کی مجلس ہوتی تھی۔ تمام حاضرین پر انوارِ الٰہی وارد ہوتے تھے۔ حضور شاہ صاحب مجلس سے فاصلے پر کبھی مکان پر ہی تشریف رکھا کرتے تھے اور اُس جگہ سے عالم خاموشی و مراقبہ میں آپ کی شمولیت ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ میں نے عرض کیا کہ آپ مجلس کے اندر کیوں نہیں تشریف لے جاتے۔ آپ نے فرمایا: مولوی! ہم تو اس جگہ ہی بالکل بیہوش ہو کر آنے جانے سے بے خبر ہو جاتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار اِس قدر ہم پر وارد ہوتے ہیں کہ ہمیں کسی چیز کی خبر نہیں رہتی۔ اس مجلس میں شیرینی بھی تقسیم ہوتی تھی اور وقت پر قیام بھی ہوتا تھا۔

جناب مولوی محبوب عالم صاحب پہلے محفل میلاد شریف میں قیام نہ کرتے تھے۔ ایک دفعہ یوسف علی شاہ صاحب نے بتقریب محفل مذکور حضرت قبلہ سائیں صاحب سے مولوی صاحب کی شکایت کر دی کہ اُنہوں نے قیام نہیں کیا۔ حضرت صاحب نے مولوی صاحب کی قیل و قال پر فرمایا: تم اِس نیت سے قیام کر لیا کرو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت جو حیوانات، نباتات، ملائک، حجر، شجر غرض تمام موجودات کی روحانیت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے واسطے قیام کیا تھا۔ ہم اُس کی نقل کرتے ہیں اور اس قسم کی نقل شریعت میں منع نہیں اور دوسرے قیام کے وقت یہ مراقبہ کر لیا کرو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض میرے دِل میں آ رہا ہے۔ یہ سُن کر مولوی صاحب نے کہا: لو میر صاحب! اَب میں قیام بھی کیا کروں گا اور لوگوں کو جواب بھی دے دیا کروں گا۔ ﴿ تذکرہ مشائخ نقشبندیہ: ۴۹۹ ﴾

Marfat.com

-٭٭ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ٭٭-

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین نقشبندی حفظہ اللہ تعالیٰ (فیصل آباد) اپنی تصنیف لطیف ''میلاد شریف کے تاریخی واقعات'' میں رقمطراز ہیں کہ

سیدی محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ ہجرت کے بعد لائلپور تشریف لائے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس کا آغاز کیا' جو کہ آج تک جاری وساری ہے۔ پھر جب سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا وصال شریف ہوا' اور آپ کا تابوت مبارک اسٹیشن سے جامعہ رضویہ کی طرف لایا جارہا تھا' عقیدتمندوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ تھے' جنازہ مبارکہ کے ساتھ لمبے لمبے بانس باندھ دیئے گئے تھے' تاکہ زیادہ سے زیادہ عقیدت مندوں کو کندھا دینے کی سعادت حاصل ہوسکے اور پھر جب آپکا تابوت مبارک کچہری بازار سے شہر کے اندر داخل ہوا تو جنازہ مبارکہ پر نور کی بارش ہورہی تھی' جو کہ سینکڑوں لوگوں نے دیکھی۔

گویا کہ قدرت کی طرف سے اعلان تھا' اے میرے حبیب کا میلاد مبارک دھوم دھام سے کرنے والے! جن بازاروں سے تو جلوس لے کر جایا کرتا تھا' اُن ہی بازاروں میں بطورِ صلہ وانعام تجھ پر میری رحمت' نور کی بارش کی صورت میں برس رہی ہے۔

رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجَعَلَ قَبْرَهُ الشَّرِیْفَ رَوْضَةً مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ وَاَدْخَلَهٗ جَنَّاتِ النَّعِیْمِ بِفَضْلِهِ الْعَمِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

(سوال) یہ نور کی بارش کہاں سے آتی تھی؟

(جواب) یہ بات حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھیں جو کہ فرماتے ہیں میں مکہ مکرمہ حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش مبارکہ کے دِن اُس مکان شریف میں میلاد پاک ہوا' جس مکان میں رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش مبارکہ ہوئی تھی' میلاد خوانی کے دوران یکدم انوار بلند ہوئے' میں نے تامل کیا تو معلوم ہوا کہ یہ انوار اُن فرشتوں کے ہیں جو کہ ایسی محفلوں پر مؤکل ہیں' نیز میں نے دیکھا کہ ملائکہ کے انوار کے ساتھ رحمت کے انوار بھی شامل ہوگئے ہیں (فیوض الحرمین)۔

Marfat.com

لہٰذا اگر اُن ملائکہ کرام جو کہ ایسی پاک محفلوں پر موکل ہیں، کے انوار کے ساتھ رحمت الٰہی کے انوار بھی شامل ہو کر ایک عاشقِ رسول ﷺ کے جنازہ مبارکہ پر برسیں تو کون سی اچنبے کی بات ہے۔ اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ۔

قارئین حضرات! آپ مشورہ دیں کہ ہم کن کی مانیں؟

ایک طرف اِن عشاقِ مصطفےٰ ﷺ کی لمبی چوڑی فہرست ہے، جن کے دِل ودماغ میں، رگ وریشہ میں، عشقِ رسول ﷺ رچا بسا ہے۔ جن کا ہر کام سنت رسول ﷺ کے مطابق ہوتا ہے۔ ایسے عشاق کی فہرست میں سے حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، جو کہ جاگتے ہوئے، سر کی آنکھوں سے ۷۵ بار دیدارِ مصطفےٰ ﷺ سے مشرف ہوئے۔ (ملاحظہ ہو میزانُ الشریعۃ الکبریٰ) وہ فرما رہے ہیں کہ میلاد پاک کے دِن مستحب ہے کہ اِظہارِ خوشی کیا جائے، صدقات وخیرات کئے جائیں، اجتماعات (جلسہ وجلوس) منعقد کئے جائیں... کیا ہم حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور اُن کے والد ماجد ولی کامل حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی بات مانیں جو کہ بارہا زیارتِ مصطفےٰ ﷺ سے نوازے گئے... کیا ہم حضرت مولانا فضل الرحمان گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی بات مانیں جو کہ ہر سال میلاد پاک منعقد کرتے تھے اور ایک بغض وعناد والے مولوی کو دکھا دیا کہ یہ عشقِ رسول کی قندیلیں ہیں، یہ پھونکوں سے نہیں بجھ سکتیں... کیا ہم امام القراء، امام جزری رحمۃ اللہ علیہ کی بات مانیں جو کہ ثویبہ لونڈی اور ابولہب والا واقعہ بیان کر کے فرماتے ہیں کہ جب ایک کافر ابولہب جسکی مذمت میں پوری سورۃ نازل ہوئی، وہ نبی اکرم ﷺ کی ولادت پاک کی خوشی میں لونڈی ثویبہ کو آزاد کر کے ہر پیر کے دن اِنعام واکرام کا حقدار ہو سکتا ہے تو ایمان ومحبت والا اُمتی جو کہ نبی اکرم ﷺ کی ولادت مبارکہ کی خوشی میں مال خرچ کرتا ہے، خوشیاں مناتا ہے، وہ کیسے محروم رہ سکتا ہے۔ مجھے جان کی قسم! ایسا اُمتی نعمتوں والی بہشتوں میں ہوگا... کیا ہم شیخ المحدثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ کی بات مانیں جو کہ دائم الحضوری تھے اور وہ حبیبِ خدا ﷺ کے فرمان کے مطابق مدینہ منورہ سے ہندوستان تشریف لائے اور یہاں حدیث رسول ﷺ کا پرچار کیا جو کہ فرما رہے ہیں۔ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ میلاد پاک

Marfat.com

منعقد کرنے والا اِنعام و اِکرام کا حقدار ہو جاتا ہے' نیز فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اُس مسلمان پر جو کہ میلاد پاک کی راتوں کو عید جانتا ہے۔ مزید فرماتے ہیں' جن کا عقیدہ ہے کہ حبیب خدا' سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کی رات لیلۃ القدر سے بھی افضل ہے ...کیا ہم اِمام نووی شرح صحیح مسلم کے اُستادِ مکرم رحمۃ اللہ علیہ کی بات مانیں جو کہ فرما رہے ہیں یہ جو ہمارے زمانہ میں ہر سال میلاد پاک کے دِن صدقات و خیرات کئے جاتے ہیں' زینت و سرور (خوشی) کا اِظہار کیا جاتا ہے' یہ بہت اچھی چیز ہے' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و تعظیم پر دلالت کرتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا پیارا نبی جو کہ رحمۃ للعالمین بن کر تشریف لائے ...کیا ہم امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مانیں جنہوں نے درود پاک کے موضوع پر ایسی پیاری کتاب لکھی ہے بنام (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع) جو کہ رہتی دُنیا تک عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا درس دیتی رہے گی ...کیا ہم حضرت توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ کی بات مانیں' جسے مولانا محبوب عالم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ میں حضرت توکل شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر مرید ہوا تو وہاں میلادِ پاک کا جلسہ منعقد کیا گیا اور مجھے بھی اُس جلسہ میں بلایا گیا اور جب لوگ کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھنے لگے تو میں کھڑے ہو کر بیٹھ گیا۔ جلسہ کے اِختتام پر میر صاحب نے میری شکایت کر دی۔ میں حاضر ہوا' تو حضرت توکل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مولوی صاحب جب حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ ہوئی تو مشرق و مغرب کے وحوش و طیور خوشیاں منا رہے تھے نیز مولوی صاحب آپ قیام کے وقت یہ تصور کر لیا کریں کہ مدینہ منورہ سے میرے سینہ میں فیض آ رہا ہے' ازاں بعد جب بھی میں صلوٰۃ و سلام کے وقت کھڑا ہوتا ہوں مجھے مدینہ منورہ سے فیض آتا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین ...کیا ہم حضرت مولانا حکیم فضل محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کی بات مانیں جو کہ بڑی محبت سے دھوم دھام کے ساتھ میلادِ پاک کیا کرتے تھے ...کیا ہم حضرت شاہ ابوالخیر مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی بات مانیں جو صاحب کرامات ولی تھے جو کہ میلاد پاک کی مخالفت کرنے والوں کو بدعقیدہ جانتے تھے۔

یا ہم اُنکی مانیں جنکے دِلوں میں بغض و عناد بھرا ہوا ہے' وہ اَپنے اَکابر اور اَپنے

Marfat.com

لیڈروں کی یاد میں سب کچھ کر جائیں، دِن بھی مقرر کیے جائیں، تداعی وتشہیر بھی اِشتہارات واَخبارات کے ذریعے خوب پرچار کیا جائے، فضول خرچی اتنی کہ بلب اور ٹیوبوں کا شمار کرنا مشکل ہو جائے، لیکن یہی چیزیں اگر میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہوں تو فتوے گرم ہو جائیں کہ یہ ناجائز ہے، بدعت ہے۔ بتایئے کہ ہم کن کی مانیں؟۔

سامعین حضرات! اَب یہ آپکی مرضی ہے کہ کن کے پیچھے چلنا ہے اور اگر آپ کہیں یہ بھی ٹھیک ہیں، وہ بھی ٹھیک ہیں، ایسا کہنا بہت بڑی منافقت ہے، منافقوں کی اِس روش کو اَللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں بدیں اَلفاظ بیان فرمایا ہے۔ لَآاِلٰی ھٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰی ھٰٓؤُلَآءِ یعنی منافق لوگ نہ اِدھر پوری طرح ہیں نہ اُدھر ہیں، کہتے ہیں یہ بھی ٹھیک ہیں، وہ بھی ٹھیک ہیں۔ اے میرے عزیز!.......

دورنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

اَللہ تعالیٰ ہمیں ایسی منافقت سے بچائے...... آمین...... بجاہِ حبیبہ الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

❖ رسائل میلادُ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم: ۳۳۰ ❖

-•❖✻ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ✻❖•-

ہر زمانہ میں اُس وقت کے علم و وصف سے بڑھ کر اعجازِ قدرت کا اظہار ہوا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ جادو کا زمانہ تھا، اس لیے اُن پر غالب آنے کے لیے ید بیضاء اور عصائی اَژدھے کا معجزہ ظہور پذیر ہوا کہ جادوگر عاجز آ گئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دورِ حکومت و طباعت میں اُنہیں قم باذنِ اللہ عطا ہوا۔ حضور سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ علمی فصاحت و بلاغت کا چرچا تھا کہ عرب کے بدو بھی سیف اللّسان تھے۔ مگر اعجازِ قرآنی نے سب کو ماند کر دیا۔ آج سائنس کی مادی دُنیا اور فرقہ ہائے بیشمار کی موجودگی میں ایک ایسا معجزہ ظہور پذیر ہوا ہے کہ عقل عاجز۔ آپ بھی سنئے اور بلاشبہ پوری قوتِ ایمانی سے پردۂ ذہن پر اس نظارہ کو منقش کرنے کی کوشش کیجئے۔ میں نے بطورِ ایک ذِمہ دار صحافی اس تفصیل کی لفظ بہ لفظ تصدیق کی ہے اور ہزاروں خوش نصیب شاہد ہیں، جنہوں نے اس مادی جسم میں گنہگار

Marfat.com

آنکھوں سے اُس نظارہ شریف کا ساڑھے چھ گھنٹے تک لطف اُٹھایا......

واقعہ اِس طرح ہے کہ ضلع مظفر گڑھ میں سنانواں کے قریب ڈوگر کلاسرہ کے رئیس الحاج ملک حامد یار کھر پروانہء رِسالت ہیں۔ ہر سال ۷...۸...۹ ربیع الاوّل میلاد شریف کا اِہتمام پورے تزک واِحتشام سے کرتے ہیں اور آقائے نامدار کی عید ولادت کما حقہ مناتے ہیں۔ اِس سال اُنہوں نے پروگرام میں دو دِن کا اُضافہ کر دیا۔

جس کے مطابق آخری مجلس جمعرات ۳۰ جون کی تھی، بیتُ المیلاد مسجد سے ملحقہ ہے اور یہ کمرہ ملک صاحب نے نہایت خوبصورتی سے بنوایا' جمعرات ۳۰ جون نمازِ مغرب کے بعد نمازی مسجد میں باقی تھے' بجلی کا جنریٹر ابھی نہ چلایا گیا تھا' اِس لیے کمرہ بیت المیلاد کے نگران لڑکے نے روشنی جلانے کے لئے کمرے کا تالا کھولنا چاہا مگر تالا نہ کھلا اُدھر چابی پھنس کر ٹیڑھی ہوگئی' کوئی اور تدبیر کرنے کے لیے لڑکا دروازے سے ہٹ کر ابھی کوئی بیس گز فاصلے پر پہنچا تھا کہ نمائندہ نے اُس کمرے کی کھڑکی سے ایک شعاع نور نکلتی دیکھی جو فوراً ایک نورانی چادر کی صورت میں درودیوار پر چھا گئی۔ اُس نمازی نے بے اُختیار ''معجزہ معجزہ'' کا آوازہ کیا' لڑکے نے مڑ کر دیکھا تو جو دروازہ اُس سے نہ کھل سکا تھا' وہاں تقریباً دس بارہ فٹ چوڑا نور محیط تھا۔ چنانچہ اُس نے فوراً ملک صاحب کے دربان کو اِطلاع دی اور اُس نے ایک نظر اُس نور پر ڈال کر بلند آواز سے اُندر اِطلاع کی کہ جلد آیئے۔ معجزہ ظہور میں آچکا' لمحہ بھر قبل ملک صاحب گھر کے صحن میں بیٹھے کھانا تقسیم ہونے کی نگرانی کرتے ہوئے ایک شعاع نور اَپنے مکان اور پھر بیت المیلاد کی جانب ہوتے دیکھ چکے تھے۔ اِس اِطلاع کے ساتھ ہی وہ فوراً باہر بھاگے آئے اور ایک عجیب نورانی سماں اُن کے سامنے تھا۔ خیال تھا کہ معجزہ لمحہ بھر کے لیے ہوگا۔ چنانچہ مستورات بھی تڑپ اُٹھیں اور اُنہوں نے نوکرانی باہر بھیج کر ملک صاحب سے باہر آنے کی اِجازت طلب کی۔ اُس وقت ملک صاحب ظہورِ معجزہ سے مسحور تھے' اُنہوں نے مستورات کو فوراً مقامِ معجزہ پر پہنچنے کی اِجازت دی اور خادمائیں بھی گرم لوح پر روٹیاں چھوڑ کر عجلت سے نکل آئیں۔

اِس طرح معجزے کا آواز پھیلتا چلا گیا اور دور ونزدیک کے لوگ جمع ہونے شروع

Marfat.com

ہوئے۔ مگر یہ معجزہ دو گھڑی کا یا چند افراد تک محدود نہ تھا' سماں دو اڑھائی بجے رات۔ تک قائم رہا' یعنی تقریباً چھ سات گھنٹے تک۔ اِس دوران بجلی کا جنریٹر بھی مستری نے چلا دیا مگر یہ مشینی بجلی کچھ وقفہ کے بعد پانچ سات منٹ کے لیے فیل ہو جاتی۔ اِس کے باوجود بھی معجزے کی نورانی چادر روشن رہی' ہر طبقہ وعقیدہ کے بعض حاضرین سے معجزے کی جو تفاصیل سامنے آتی ہیں۔ اِنتہائی حیرت ناک صحیح اور اِیمان اَفروز ہیں۔ مشاہدین نے رَاقم الحروف کو بتایا کہ ظہورِ معجزہ کے وقت کسی قسم کی روشنی نہ تھی مگر وقوع نور کی صورت یہ تھی کہ ایک تہائی حصہ شمالی ونڈو سے شمول داخلی دروازہ و دِیوار نورانی روشنی در و دیوار پر اس طرح محیط تھی کہ کمرے کے اَندرونی حصہ اور صحن کے دَرمیان کچھ حائل نہ تھا۔ اُس فضائے نورانی میں ایک واضح شبیہ پنگھوڑے کی معلق و حرکت میں تھی' جس میں نورانی خوبصورت پھولوں سے مستور تشریف فرما تھیں۔ اُس کے ساتھ ہی ایک پرچم جس پر چاند تارا تھا اور دو تلواریں بصورت قطع باہم واضح اور حقیقی طور پر نمایاں تھیں۔ پنگھوڑا اُس پردہ نور پر ایک سرے سے دوسرے سرے تک آویزاں جھولتا رہا۔ اِسی طرح پرچم بھی دونوں سروں کے درمیان پھریرا ہوتا رواں رہا۔ کیفیت نور رنگ بدلتی رہی' کبھی زرد' کبھی بنفشی رنگ ہوتا رہا۔ جب بجلی کا جنریٹر خود بخود بند ہوتا تو بھی نظارا اور اَلفاظ گرامی پوری طرح روشن رہتے۔ اِس دوران اَیسا محسوس ہوتا رہا کہ در و دِیوار حائل ہی نہیں اور سامنے کھلی فضا ہے۔ دروازہ اور کھڑکیوں پر رنگین اور سفید بیل دار شیشے ہیں جن سے عام حالات میں نگاہ نہیں گزر سکتی۔ اِسی عالم میں جب کہ حاضرین مسحور اور نظارہ اِیمان اَفروز سے مخمور تھے۔ ملک صاحب کی چھوٹی بچی نے شمالی ونڈو سے پار دیکھا تو اُسے کچھ اور نظر آیا' اُس نے آ کر باپ کا ہاتھ پکڑا۔ اَبّا اِدھر آؤ! اندر سیج پر کیا ہے؟ اَندر ایک عمان چھپر کھٹ اُس موقع پر پھولوں سے آراستہ رہتی ہے' چنانچہ ملک صاحب نے آگے بڑھ کر دیکھا تو چھپر کھٹ پر سبز دیبا بصورتِ نور آراستہ تھا۔ جس پر طلائی لائنیں اور کلمہ پاک ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' تحریر تھا۔ جب سردار عروج پر پہنچے تو حاضرین نے جن میں رات کو مجلس پڑھنے والے علماء اور مولود خواں اور ہر طبقہ خیال کے مرد و عورتیں شامل تھے۔ سلام خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم شروع کیا۔ جس پر پنگھوڑا اور پرچم درمیانی دروازہ

Marfat.com

پر آ کر قائم ہو گئے اور اختتام سلام تک قائم رہے۔

شاہدین نے بتایا کہ میلاد سے دو روز قبل خوب بارش ہوئی اور شجر و حجر دُھل گئے۔ اِبتدائے میلاد سے ایک کبوتر اور ایک مینا (جنگلی پرندے) کمرے میں آ موجود ہوئے اور آخر وقت تک پانچ روز کے لئے پانتی کے پائے کے ساتھ بیٹھے رہے، نہ کسی نے اُنہیں دانہ پانی کے لئے باہر جاتے دیکھا اور نہ اُنہوں نے بیٹ کی، اَلبتہ مولود خوانی کے وقت پرندے سیج (چھپر کھٹ) کی طرف منہ کر کے اُوپر روشندان میں جا بیٹھتے اور جھومتے رہتے، یہ پرندے ہجوم دائرہ کثیر سے نہ گھبرائے اور اختتام میلاد پر کہیں چلے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ چند میل دور مشرق میں بعض اَفراد نے اُسی وقت، اُس مقام سے ایک نور جانب آسمان منسلک دیکھا اور اُسے عام روشنی سمجھا۔

مبارک ہو کہ ختم المرسلین ﷺ تشریف لے آئے
جناب رحمۃ اللعالمین ﷺ تشریف لے آئے

﴿پندرہ روز الحیات، مظفر گڑھ ۵ جولائی ۱۹۶۶ء، بحوالہ نورانی حقائق: ۱۵۵﴾

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

جہاں میں جس جگہ بھی محفلِ سرکار ﷺ سجتی ہے
بھرا ماحول سجتا ہے ہر اک دیوار سجتی ہے
وہ یاد آئیں تو آنکھوں میں سدا موتی چمکتے ہیں
مری پلکوں پہ ایسے حسرتِ دیدار سجتی ہے

﴿اک دُعا پُر اثر ہو گئی: ۸۹﴾

Marfat.com

آسمان پر چاند کے قریب اِسمِ محمد ﷺ کا ظہور

یکم اپریل ۲۰۰۷ء بمطابق ۱۱،۱۲ر ربیع الاول ۱۴۲۸ھ کی درمیانی شب ''مینارِ پاکستان' لاہور' پاکستان'' میں دُنیا کی سب سے بڑی محفل میلاد شان وشوکت سے اِنعقاد پذیر تھی' لاکھوں عشاقِ مصطفیٰ ﷺ کا مجمع تھا' جو پاکستان کے علاوہ دُنیا کے کونے کونے سے اِس بے مثال' پُروقار' میلاد کانفرنس میں حاضر ہوکر اَپنے آقا ﷺ کا ذکر خیر ''نظم ونثر'' کی صورت میں سن کر اَپنے اِیمان کو تازہ کر رہے تھے اور بار بار نعرہ ہائے تکبیر ورسالت' جشن میلاد زندہ باد اور دیگر نعرہ ہائے تحسین ہاتھ اُٹھا اُٹھا کر لگا رہے تھے۔ حضور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ رات کے پچھلے پہر ۳ بج کر ۵۰ منٹ پر لاکھوں عشاق کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کے سامنے لفظ ''محمد ﷺ'' کی برکتوں پر روحانی' وجدانی' ایمان افروز' اور خوبصورت اَنداز میں خطاب فرما رہے تھے' نور ونکہت کی برکھا برس رہی تھی' تیز آندھی اور جھکڑ نے فضائے بسیط میں ایک اِرتعاش پیدا کر دیا' گرم ہوائیں خنک جھونکوں سے مشکبار ہوئیں اور پھر چشم فلک نے عجیب نظارہ دیکھا کہ چاند کے قریب قدرت نے نور کے قلم سے لفظ'' محمد ﷺ'' رقم کر دیا۔ اِس منظر کو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے حاضرین کو بتایا' پھر یہ ایمان اَفروز منظر عالمی محفل میلاد کے لاکھوں شرکاء نے اَپنی آنکھوں سے دیکھا اور ٹی۔وی کے ذریعے دُنیا کے کروڑوں ناظرین نے بھی اس منظر کو دیکھا تو خوشی وجذبات میں ڈوب کر مجمع نعرہ ہائے تکبیر ورسالت لگانے لگا۔ عظیم اجتماع شدتِ جذبات سے محو وجد ہو گیا' لوگ دیوانہ وار کھڑے ہو کر اَپنے مولا کی شان دیکھنے لگے۔ حضور شیخ الاسلام قبلہ ڈاکٹر نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس کی قدرت کا ظہور اہل اِیمان کی تقویت کا باعث ہے' اس دورِ ظلمت میں دین محمدی ﷺ کی صداقت وحقانیت کی واضح علامت ہے' معجزاتِ رسول ﷺ کا تسلسل

Marfat.com

ہے' اِس میں میرے سمیت کسی اِنسانی کاوش اور کرامت کو کوئی عمل دخل نہیں' ہاں! یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شانوں اور عظمتوں کا قدرتی اِظہار ہمارے اِیمان و اِیقان کی مضبوطی کا ذریعہ ہیں اور ہمارے لئے اِس میں یہ پیغام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اَپنے محبوب پاک' صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی جس خدمت پر مامور کر رکھا ہے' وہی دراصل ذریعہ نجات بھی ہے۔

یہ منظر چند منٹوں کی جلوہ ریزی کے بعد بتدریج آنکھوں سے اوجھل ہوتا گیا۔ سینکڑوں لوگوں نے کیمرے کی آنکھ سے اِس منظر کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کر لیا۔ اگلے دن تمام ملکی و غیر ملکی میڈیا میں یہ خبر نمایاں طور پر شائع ہوئی اور ٹی.وی سکرین پر لاکھوں لوگوں نے اس کی زیارت کی۔ ﴿ ماہنامہ منہاج القرآن: مئی ۲۰۰۷ء/ص ۱۵ اور ۳۶ ﴾

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بہت سی بشارتیں اور شہادتیں دُنیا کے ہر مذہب کی کتابوں میں آج تک موجود ہیں' جن سے غیر مسلم رہبری حاصل کر سکتے ہیں' ان کے علاوہ آسمانی شہادتیں بھی ظاہر ہوئیں جیسا کہ

۶ شعبان ۱۳۴۵ھ بمطابق ۸ فروری ۱۹۲۷ء	بمقام جبل پور (بھارت)
۲۲ شعبان ۱۳۴۶ھ بمطابق ۱۵ فروری ۱۹۲۸ء	بمقام آگرہ (بھارت)
۲۶ رمضان ۱۳۴۶ھ بمطابق ۱۹ مارچ ۱۹۲۸ء	بمقام تاب گڑھ (بھارت)
۱۰ ذیالحجہ ۱۳۴۶ھ بمطابق ۳۱ مئی ۱۹۲۸ء	بمقام فرید پور (بھارت)
۹ محرم ۱۳۴۷ھ بمطابق ۲۸ جون ۱۹۲۸ء	بمقام امرتسر (بھارت)

مذکورہ بالا تمام مقامات پر ان تاریخوں میں آسمان پر بخط نور' نام نامی اسم گرامی جناب محبوب کبریا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر ہوا' جسے ایک عالم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا' مشاہدہ کیا' پھر یہ خبریں اخبارات و اشتہارات خصوصاً اخبار ''سیاست'' اور ''مسلم گزٹ'' کے ذریعے خوب شائع ہوئیں اور ان شہادتوں کو دیکھ کر بے شمار غیر مسلم مسلمان ہوئے۔

﴿ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد از وصال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۱۶۵ ﴾

Marfat.com

محفلِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں جانوروں کی حاضری

سانپ محفل میلاد سننے کے لئے حاضر ہوا

مفتیِ اعظم ہند' حضرت مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''جناب مرزا صاحب نے مجھ سے اِس قسم کے سانپ کا واقعہ بیان کیا کہ اُنھوں نے مجلس میلاد شریف کی تھی' جب خوب مجمع ہوگیا۔ ایک سانپ تیزی سے آیا اور منبر کے نیچے بیٹھ گیا۔ جب تک مجلس شریف ہوتی رہی' بیٹھا سنتا رہا' بعد ختم چلا گیا' نہ آتے کسی کو آزار پہنچایا نہ جاتے۔ لوگوں نے بہت چاہا کہ اُسے ماردیں' مرزا صاحب فرماتے ہیں' میں نے سب کو باز رکھا کہ یہ سرکاری مہمان کی حیثیت سے ہے' میں ہرگز نہ مارنے دوں گا۔ (حاشیہ ملفوظات اعلیٰ حضرت: ۴۱۱)

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

سانپ بھی نعت شریف سننے آیا تھا

ملک عاشق حسین ساجد (آف ہیڈ بکائنی) فرماتے ہیں کہ یہ اگست ۲۰۰۱ء کی بات ہے۔ ملتان سے میرے ہاں کچھ دوست آئے ہوئے تھے۔ مہمانوں کو بٹھایا اور خود گھر سے کھانا تیار کرنے کو کہا۔ اسی دوران میرا ایک رشتہ دار نعیم آگیا۔ محمد نعیم کو اللہ تعالیٰ نے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ اِنتہا کی حد تک عطا کیا ہوا ہے۔ جب وہ نعت شریف پڑھتا تو سننے والا عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں مستغرق ہو کر دادِ تحسین دیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ میں نے نعیم کو نعت شریف پڑھنے کی دعوت دی تو وہ نعت شریف میں محو ہوگیا۔ بعد ازاں نعیم اجازت لے کر گھر جانے کو تیار ہوگیا۔ اُس نے اپنا پاؤں نیچے چپل میں ڈالا تو خوف سے اُس کی چیخ نکل گئی۔ ہم دوڑ کر اُس کے قریب ہوگئے' میں یہ دیکھ کر حیران و پریشان ہوگیا کہ وہاں ایک کالے رنگ کا بڑا سانپ بیٹھا ہوا تھا۔ سبھی خوفزدہ ہوگئے اور اُسے مارنے کے لئے لاٹھی وغیرہ ڈھونڈنے میں لگ گئے۔ نعیم نے روک دیا کہ اِسے ہرگز نہ مارنا۔ نعیم سانپ سے مخاطب ہوا کہ اے

Marfat.com

سانپ! تو نے مجھے کچھ نہ کہا۔ جب میرا پاؤں تجھ سے ٹکرایا۔ لہٰذا تمہیں کہا جاتا ہے کہ اپنی راہ لو ہماری محفل اَب اِختتام کو پہنچ گئی ہے اور نعت شریف کا سلسلہ بھی اَب ختم ہو چکا ہے۔ یقین کریں یہ سنتے ہی سانپ چپل سے اُٹھ کر ہماری چار پایوں کے نیچے سے ہوتا ہوا باہر کھجوروں کے جھرمٹ میں چلا گیا اور ہم اُسے جاتا دیکھ کر اَللہ کی قدرت اور نعت شریف کی برکت پر دل ہی دل میں حیرت کا اِظہار کر رہے تھے کہ سانپ بھی ہماری طرح اَپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت شریف سننے کے لئے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبے کے تحت آ گیا تھا اور نعیم پر کسی قسم کا کوئی حملہ کرنا اُس نے جیسے گناہ سمجھا تھا' ورنہ محمد نعیم کے چپل پر پاؤں رکھتے ہی حملہ کر سکتا تھا۔ یہ نعت شریف کی برکت تھی کہ سانپ بجائے دُشمن بننے کے دوست بن گیا تھا۔

❁ روزنامہ خبریں ۲۹ ستمبر ۲۰۰۲ء ❁ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ فروری ۲۰۰۳ء ❁

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

چڑیا وعظ سنتی رہی

مولانا محمد عمر (متعلم جماعت سابعہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور) روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ''حضرت علامہ صوفی محمد اللہ دتہ نوری رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں خطیب پاکستان علامہ محمد عارف نوری رحمۃ اللہ علیہ ,اعلیٰ حضرت فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ کانفرنس میں دو سال قبل بیان فرما رہے تھے کہ اَچانک ایک چڑیا مائیک پر آ کر بیٹھ گئی' آپ مسلسل پون گھنٹہ تک وعظ فرماتے رہے اور چڑیا بے خوف وخطر بڑے مزے سے بیٹھی نوری وعظ سنتی رہی۔

سامعین کرام! اِس منظر کو دیکھ کر بڑے محظوظ ہوئے' سبحان اللہ' سبحان اللہ' آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان کیسا پرکشش تھا کہ جانور بھی لذت سے سرشار ہوا کرتے۔

❁ عارف کامل: ۹۵ ❁

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

Marfat.com

بندر نے قرآنِ عظیم کو سجدہ کیا

اَعلیٰ حضرت اِمامِ اَہل سنت مولانا شاہ اَحمد رضا خان بریلوی قدس سرّہٗ العزیز فرماتے ہیں۔ ''ایک مرتبہ ننھے میاں (برخوردار اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ) اَپنی چھت پر قرآنِ عظیم پڑھ رہے تھے۔ سامنے دِیوار پر ایک بندر تھا۔ یہ کسی کام کو اُٹھ کر گئے بندر دوڑتا ہوا سامنے دِیوار پر گزرا اور اُس پر جانا چاہتا تھا' جیسے ہی قرآنِ عظیم کے محاذات پر یعنی سامنے آیا' قرآنِ عظیم کو سجدہ کیا اور اپنی راہ پر چلا گیا۔ ﴿ملفوظاتِ اَعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ: ۴۱۰﴾

صلّی اللّٰہ علٰی حبیبہٖ محمّدٍ وّآلہٖ وسلّم

بندر نے کھڑے ہو کر سلام سنا

اَعلیٰ حضرت اِمامِ اَہل سنت مولانا شاہ اَحمد رضا خان بریلوی قدس سرّہٗ العزیز فرماتے ہیں کہ میں نے بندر کو قیام کرتے ہوئے دیکھا۔ میں اَپنے پرانے مکان میں جس میں میرے منجھلے بھائی مرحوم رہا کرتے تھے' مجلس میلاد پڑھ رہا تھا۔ ایک بندر سامنے دیوار پر چپکا مؤدب بیٹھا سن رہا تھا۔ جب قیام کا وقت آیا تو وہ بندر مؤدب کھڑا ہو گیا۔ پھر جب بیٹھے تو وہ بھی بیٹھ گیا' وہ بندر (باادب جانور) تھا' کوئی بدعقیدہ انسان نہ تھا۔

﴿ملفوظاتِ اَعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ: ۴۱۰﴾

صلّی اللّٰہ علٰی حبیبہٖ محمّدٍ وّآلہٖ وسلّم

سوہنے دے غلام سوہنے محفلاں سجاؤندے نیں
جناں تے کرم ہوئے او محفلاں چہ آؤندے نیں
سارے پروانے نیں آقا دے دیوانے نیں
گیت کملی والے دے رل مل گاؤندے نیں

﴿لکیاں نیں موجاں: ۹۲﴾

Marfat.com

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمتیں اور برکتیں

عالمِ اَجل، شیخ کامل، حضرت علامہ مولانا الحاج خواجہ میاں علی محمد خاں چشتی نظامی فخری رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ بسی شریف (درگاہ عالیہ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ پاک پتن شریف) نے اَپنے مبارک رسالہ ''شرح والقلم فی تفضیل سید العرب والعجم'' المعروف بہ ''میلادنامہ'' میں میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ۱۴ر حکمتیں بیان فرمائی ہیں، ملاحظہ فرمائیں۔

۱...... محفل میلاد کے اِنعقاد سے اِنسان کے دِل میں حضورِ اکرم محسن اِنسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور تعظیم کے نقوش اُجاگر ہوتے ہیں۔

۲...... محافل میلاد کے اِنعقاد سے دِین و دُنیا کی نعمتیں حاصل ہوتی ہیں۔

۳ اور ۴...... حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہیں، اِس سے ذِکرِ خیر اور شکر اَدا ہو جاتا ہے۔

۵...... محافل میلاد کی برکت سے اِنسان دِین کی اہم برکت کا اعلان کرتا ہے۔

۶...... محفل میلاد کی برکت سے حضور سرورِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی خداداد عظمت کا نقش دِل پر جم جاتا ہے۔

۷...... عظمت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لازمی نتیجہ محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہونا چاہیے اور یہ محفل میلاد سے ہی ممکن ہے۔

۸ اور ۹...... ہمیشہ میلاد کرنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی تجدید ہوتی رہتی ہے۔ تجدید محبت کے ساتھ ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت میں اَضافہ ہوتا ہے اور یہ کمال معراج اِیمان ہے اور اِیمان کے لئے ترقی کا باعث ہے۔

۱۰...... انسان حادث اور اَللہ تعالیٰ قدیم ہے۔ حادث اور قدیم کا رابطہ محال ہے، مگر

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ پاک سے رابطہ جس قدر مستحکم ہوگا' اُسی قدر بندے کا خدا کی ذات سے بھی رابطہ مستحکم ہو جائے گا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مظہرِ کامل خداوندی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذِکر شریف سے براہِ راست اللہ تعالیٰ سے رابطہ ہو جاتا ہے۔ (یہ سب میلاد شریف کی برکت ہے)

۱۱...... محفل میلاد سے خواب میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا اور شادمانی کے حصول (کے بارے میں) علامہ جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اِس کی تصریح فرمائی ہے کہ محفل میلاد میں حاضر ہونے کے ساتھ رحمتِ خداوندی خصوصی طور پر متوجہ ہو جاتی ہے کہ اُس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ذِکرِ خیر سے رضائے اِلٰہی ملتی ہے اور یاد رہے رِضائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی رضائے خدا ہے۔

۱۲...... محفل میلاد چونکہ محفل ذِکر خدا بھی ہے' اِس لئے اِس محفل پر فرشتوں کا نزول وعدۂ اِلٰہی ہے۔

۱۳...... محفل میلاد کے بارے میں سلف کے اَولیاء عظام کا تجربہ ہے کہ اِس محفل پاک سے اِنسان کے لئے بے شمار برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔

۱۴...... حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال' جود و نوال' فضل و کمال کا بیان ایک مستقل اور خاص علم ہے۔ محفل میلاد سے اس علم کی اشاعت ہوتی ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات ہم سے کیا بیان ہو سکتے ہیں۔ پس اِمامُ الائمۃ' سراجُ الامۃ' امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اِس شعر پر اختتام کرتے ہیں۔

سید الانبیاء کل خلق فی ردائے .... والرسل والملائک تحت لواک

ترجمہ: یعنی تمام اَنبیاء کرام اور ساری مخلوق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضے میں ہے اور تمام رسول اور فرشتے آپ کے جھنڈے تلے ہیں۔ (مقیاس المیلاد: ۸۱)

غیر مسلم ممالک میں حکمت

ان مقاصد کے علاوہ یہ بھی اہم مقصد مدنظر ہوتا ہے کہ مسلمان ممالک ہوں یا غیر مسلم ممالک ہوں اس قسم کے پروگراموں سے اسلام کی عظمت وشوکت کا اظہار ہوتا ہے خاص کر

Marfat.com

غیر مسلم ملکوں میں عظمتِ رسول ﷺ کے جشنوں کا اہتمام کرنا زیادہ مفید ہوتا ہے۔ ایک تو غیر مسلموں کو اسلام اور مسلمانوں کی شوکت و رعب و طاقت کا پتہ چلتا ہے۔ کیونکہ میدانِ جنگ میں آکڑ کر چلنا اور اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنا نبی کریم ﷺ نے اسے اسی لئے جائز قرار دیا تھا کہ اسی طرح آکڑ کر چلنے اور فخر و طاقتوری کا مظاہرہ کرنے سے کافروں پر رُعب و دبدبہ اثر انداز ہوتا ہے۔ اس مقصد کو پانے کی خاطر طواف و سعی میں رمل کو جائز کیا گیا ہے جن سے مسلمانوں کی طاقت کا اظہار ہوتا ہے۔ خاص کر یورپ و امریکہ وغیرہ عیسائی ممالک میں میلاد پاک کے جلسے اور جلوسوں کا اہتمام کرنا نئی نسل کے لئے زیادہ مفید ثابت ہوگا' وجہ یہ ہے کہ عیسائی ملکوں میں کرسمس پر تعطیلات کا بہت اہتمام کیا جاتا ہے۔ ہر قسم کے پروگراموں کو نشر کیا جاتا ہے۔ مسلمان نئی نسل پر اس لحاظ سے بڑا اثر پڑتا ہے کہ کرسمس کے موقع پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پوری زندگی بیان کی جاتی ہے اور آپ کی پیدائش منائی جاتی ہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پوری زندگی اور آپ کی پیدائش کے تذکرے اہتمام سے کئے جاتے ہیں۔ آخر مسلمانوں کے پیغمبرِ اعظم رسولِ اکرم اوّل و آخر کے آقائے دو عالم ﷺ کا یومِ پیدائش کیوں نہیں منایا جاتا؟ اس سوال کا جواب عملی شکل میں دینا ہوگا۔

ایک تو یہ کہ تعطیل کرنا' کرانا یوم میلاد کے موقع پر زیادہ مناسب سمجھا جاتا ہے کہ اس تعطیل سے بڑا نفسیاتی اثر ہوگا۔ دوم یہ کہ سیرت و میلاد کے نام سے جلوس اور جلسے منعقد کرنا موزوں طریقہ ہے تا کہ ان کے ذریعے نئی نسل کے علم و شعور میں عملی اضافہ کیا جاسکے۔ ہاں جلوس ایسے شرعی احتیاط کے ساتھ نکالے جائیں کہ جلوس کے ذریعے اتحادِ ملّتِ اسلامیہ کا فائدہ بھی حاصل ہو اور شوکت اسلام کا اظہار بھی کیا جاسکے۔ پاکستان میں علماء و مشائخ کرام عوام حضرات اہم مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے جلسے اور جلوسوں کا اہتمام کرتے ہیں۔ اور ان ذرائع کا انکار نہیں کیا جاسکتا ہے۔ جشن میلاد پاک کے منانے سے عقیدۂ توحیدِ باری تعالیٰ کا احیاء بھی ہوتا اور عیسائیوں کے تثلیث کے نظرۂ کا ردّ بھی ہو جاتا ہے۔ وہ اس طرح کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چند ذیشان معجزے عطا کئے جن کی وجہ سے عیسائی ملّت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا تصور کرلیا۔ اسلام چونکہ اس قسم کے عقیدہ کا ردّ کرتا ہے

Marfat.com

،مسلمان میلادُ النبی ﷺ اس لئے مناتے ہیں تا کہ عملاً یہ ثابت کر دیں کہ ہمارے حضور ﷺ پوری کائنات کے رسول ہیں اور رسولوں، نبیوں کے بھی رسول معظم ہیں۔ انبیا کرام علیہم السلام کو جو جو کمالات و معجزات اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے تھے وہ سب کمالات و معجزات اور اس کے علاوہ بے شمار ممکنہ کمالات وخوبیوں کو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ذات مبارکہ میں جمع فرما دیا ہے۔ آپ ﷺ جامع کمالات بھی ہیں اور ہر کمال وخوبی کے سبب بھی ہیں۔ ہم اہل ایمان ومحبت نے میلادُ النبی ﷺ منا کر عملاً یہ ثابت کر دیا اور اعلان کر دیا کہ ان تمام بے مثال کمالات وخوبیوں کی جامع شخصیت ہونے کے باوجود آپ ﷺ اگر خدا یا خدا کا بیٹا نہیں بن سکتے ہیں تو دوسری شخصیت کون ہیں جو خدا یا خدا کا بیٹا بن سکے۔ یا اس کا تصور کیا جا سکے۔ میلاد منا کر ہم نے واضح کر دیا کہ جن کا یوم ولادت منایا جاتا ہے وہ خدا نہیں ہیں بلکہ خدائے پاک کے عظمت والے رسول ﷺ اور بندۂ خاص ہیں۔

مقاصد

۱......محافل میلاد دیگر اعلیٰ مقاصد کے ساتھ ساتھ بطورِ خصوصی آج کے دور میں نوجوان نسل کی تعلیم وتربیت کا ایک مؤثر ذریعہ ہیں۔

۲......ہمارے پیارے نبی محمد مصطفیٰ ﷺ نے اس دُنیا میں مبارک قدم رکھتے ہی سجدہ کیا۔ سجدہ میں اُمتی اُمتی فرمایا۔ اِس سے ظاہر ہے کہ شافع مذنبین ﷺ اپنی اُمت کے غمگسار ہیں اور نماز سے غفلت اُمتی کو زیبا نہیں۔

۳......علامہ عبدالنبی فرماتے ہیں کہ ولادت پاک، نبی اکرم ﷺ کی تقریب سعید عام تہواروں اور تقریبوں کی طرح یہ محفل ایک رسمی تقریب نہیں بلکہ اِس کے اصل تقاضوں کی روشنی میں دیکھا جائے تو یہ تقریب عظیم ملت اِسلامیہ کی حیاتِ اجتماعی کے بنیادی اقدار و رجحانات کا اِظہار واعلان کرتی ہے۔ نیز اُمت کو اس کے مخصوص قومی مزاج کی طرف متوجہ کر کے اِس کے مقاصد حیات یاد دلاتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے محبوب پاک ﷺ کی رضا کے لئے تو اپنا سب کچھ (وطن...مال...اولاد......اور جان) قربان کر دیں اور ہم (آج

Marfat.com

کا مسلمان) محض زبانی دعوؤں سے محبت رسول اللہ ﷺ اور عاشقِ محبوب رب العالمین کہلانے کا تصور رکھیں۔ جشن میلاد مناتے وقت ہم میں مقصد حقیقی حاصل کرنے کے لئے جذبہ پیدا ہونا چاہیے۔ ہمیں کیا ہوگیا ہے کہ ہم میں سے کسی کے دِل میں ایسی لہر باطل شکن نہیں اُٹھتی جو دشمنانِ اسلام کے طاغوتی بت خانے مسمار کر دے۔

مسلم از سرِ نبی بیگانہ شد
باز ایں بیت الحرم بت خانہ شد
سینہ ہا از دولتِ ایماں مفلس اند
چشم ہائے بے نور مثل نرگس اند

دعا ہے کہ

یارب دِلِ مسلم کو وہ زندہ تمنا دے...... جو قلب کو گرما دے اور روح کو تڑپا دے

مقیاس المیلاد: ۸۳

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

میری نظر کے آگے اب شہرِ مصطفےٰ ﷺ ہے
جس کے قریب روشن وہ خانۂ خدا ہے
تارے چمک رہے ہیں وہ آسمان پر یوں
عرشِ بریں پہ گویا میلادِ مصطفےٰ ﷺ ہے

اک دُعا پُر اثر ہوگئی: ۱۰۱

Marfat.com

ذکر میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم عین عبادت ہے

کتاب ''جامع صغیر'' میں ایک روایت درج ہے کہ

قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم ذِکْرُ الْاَنْبِیَآءِ مِنَ الْعِبَادَةِ وَذِکْرُ الصَّالِحِیْنَ کَفَّارَةٌ وَ ذِکْرُ الْمَوْتِ صَدَقَةٌ وَذِکْرُ الْقَبْرِ یُقَرِّبُکُمْ اِلَی الْجَنَّةِ

ترجمہ: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اَنبیاء علیہم السلام کا ذِکر عبادت ہے۔ صالحین کا ذِکر کفارہ ہے۔ موت کا ذِکر صدقہ ہے اور قبر کو یاد کرنا جنت کے نزدیک کرتا ہے۔

❖ اَلارشاد الی مباحث المیلاد: ۲۷ ❖

ناظرین کرام! غور سے مطالعہ کیجئے کہ کس زور سے عید میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت مل رہا ہے اور کس ترغیب سے کیا جارہا ہے' بلکہ حکم دیا جارہا ہے کہ (میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں میرا ذِکر افضل ترین عبادت ہے کیونکہ میں افضل المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ میری اور میرے سوانح کی یادگار کفارہٴ گناہِ عظیم ہے' کیونکہ میں عباد اللہ الصالحین کا سردار ہوں۔ یہ حکم گو پہلے الفاظ میں نہیں ہے مگر سرفدایانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نص صریح کا درجہ رکھتا ہے اور قلوبِ عاشقین میں پتھر پر لکیر ہوگیا ہے۔

-•❖ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ❖•-

ایک مرتبہ ایک جلسے کا اہتمام تھا اُس میں تقریر کرتے ہوئے سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند' قاری طیب صاحب نے فرمایا: یہ جلسہ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے جلسہ میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے منعقد کیا گیا ہے۔ گویا اس کا موضوع یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کا ذِکر کیا جائے' اِس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ طیبہ کا ذِکر حقیقتاً عین عبادت ہے

Marfat.com

اور اللہ کے نزدیک بڑی بھاری طاعت اور قربت ہے اور سارے کمالات و برکات کا سر چشمہ ہے اِس لئے میلا دُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم شریف کا تذکرہ ایک عظیم نعمت ہے' جو مسلمانوں کو عطا کی گئی ہے' تو میں اِس وقت میلا دُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں چند کلمات آپ حضرات کی خدمت میں گزارش کروں گا۔ (ماہنامہ انوارِ ختم نبوت لندن صفحہ نمبر ۵ مئی جون ۲۰۰۰ء) (خطبات اکابر جلد اول صفحہ ۷۳ ادارہ تالیفات اشرفیہ)۔ ﴿حقائق میلا دُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۴۰﴾

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

جب ذکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم چھڑتا ہے اَذکار حسیں ہو جاتے ہیں
پھر اور خدا کی رحمت کے اَنوار حسیں ہو جاتے ہیں
اُلفت کے پھول سجائے جا اُن کا میلاد منائے جا
میلادِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے گھر بار حسیں ہو جاتے ہیں

﴿نورِ دیدہ چشمہ: ۲۱﴾

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

Marfat.com

ذِکرِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے دوبارہ زِندگی

۰ ۷ ۱۳ھ/۲ جون ۱۹۵۱ء کا دِن' شیر بنگال حضرت سیّد عزیز الحق شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا عجیب دِن تھا' وہابیوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید کی وساطت سے جلسہ کرانے کے لئے ٹائم لیا' اُس جگہ کا نام خندقیہ ہے' اُنہوں نے یہ منصوبہ بنا رکھا تھا کہ تقریر کے دوران گیس لیمپ بند کر کے آپ کو شہید کر دیں گے۔ چنانچہ اُنہوں نے دُورانِ خطاب گیسوں کے مینٹل جھاڑ دیئے' جب مکمل اندھیرا چھا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ پر لوہے کے راڈوں سے حملہ کر دیا۔ بتایا جاتا ہے' آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سر کے آٹھ ٹکڑے ہو گئے تھے' اَحباب جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اُٹھا کر چٹا گانگ ہسپتال لے گئے تو ڈاکٹروں نے کہا: یہ تو فوت ہو چکے ہیں۔ رات بیت رہی تھی' طلوعِ صبح صادق کے قریب لوگ ہسپتال کے اُس کمرے سے باہر جنازہ اُٹھانے کے اِنتظامات میں مصروف تھے' جہاں آپ کا وجود مبارک تھا۔ جب لوگ اُس کمرے کے اندر داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ شیر بنگال کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے ہیں اور تمام کمرہ خوشبو سے معطر ہے' ہر طرف سے خوشبوؤں کے حلے آرہے ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر ڈاکٹر صاحبان اور تمام اَحباب حیران رہ گئے اور اسی حیرانگی میں عرض کی: ''حضرت! آپ کا تو وصال ہو گیا تھا''؟۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''یہ بات بالکل ٹھیک ہے' میرا وصال ہو گیا تھا'' لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سیّدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا نے میری سفارش کی کہ'' یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کرتے کرتے زخمی ہوئے' اِن کی جان واپس کروا دیں''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیاری صاحبزادی کی شفارس سے میری جان واپس دلوا دی ہے۔ اس واقعہ کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ تقریباً بیس سال تک زندہ رہے۔ ﴿ تذکرہ شیر بنگال: ۳۷ ﴾

-۰ ❖ ﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّم﴾ ❖ ۰-

حضرت پیر سیّد سعید بادشاہ چشتی سجادہ نشین کرولی سیداں کلر کلہار ضلع چکوال کا معمول

Marfat.com

ہے، جہاں ٹھہرتے ہیں وہاں محفل میلاد صلی اللہ علیہ وسلم سجا لیتے ہیں، رات میں جب محفل میلاد پڑھ نہیں لیتے سوتے نہیں، چاہے چند ہی آدمی بیٹھے ہوں۔ سائیں نذیر حسین فریدی (صاحب ذِکر جمال) فرماتے ہیں، بابا علی محمد صاحب درباری نعت خواں حضرت قبلہ سید بادشاہ کے ساتھ سفر وحضر میں رہتے ہیں، اُنہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ ۱۹۶۰ھ کی بات ہے کہ دریا پار ایک ڈھوک میں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد پاک پڑھنے گئے تھے، ایک تانگے گھوڑے والا ہمیں واپس چھوڑنے آیا، دریا پر پہنچے تو پانی زیادہ تھا، سب لوگ پریشان ہوئے کہ اَب کیا ہوگا۔ گھوڑے والے نے عرض کی حضور! میں دیکھتا ہوں کہ پانی کتنا ہے، اُس نے تانگہ گھوڑا پانی میں ڈال دیا، دیکھتے ہی دیکھتے وہ ہماری نظروں سے دور ہو گیا، شور مچایا، لوگوں کو بتلایا، وہاں ایک میلا سا لگ گیا، لیکن اُسے تلاش کرنے کے لیے جو دریا میں جاتا فوراً واپس آجاتا کہ پانی زیادہ ہے۔

ایک پولیس والا آیا اور پیر سید بادشاہ کو کہنے لگا کہ عبدالغنی آپ کو چھوڑنے آرہا تھا اور آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد پاک پڑھ کر آرہے تھے پھر کہنے لگا کہ آپ کا حضور غوث اعظم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی کوئی تعلق یا رشتہ ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں ہے۔ کہنے لگا حضور غوث پاک نے ۱۲ سال بعد بڑھیا کے بیٹے کی بارات بمعہ ڈولی دُلہا اور دُلہن زندہ نکال لی تھی تو آپ نہیں نکال سکتے، جس کو ابھی صرف چار گھنٹے گزرے ہیں۔ بابا علی محمد نے بتایا کہ لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ وہ تو اَب ڈوب کر مر چکا ہوگا اور لاش نہ جانے مٹھن کوٹ جا پہنچی ہو، اُن لوگوں کے بار بار کہنے پر آپ نے جذبات میں آکر اَپنے نانا جان حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کیا اور عرض کی حضور لوگ کیا کہیں گے کہ میلاد شریف پڑھ کر آرہے تھے اور ایک آدمی ڈوب گیا، پھر حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کو یاد کیا اور پولیس والے کو مخاطب کر کے فرمایا کہ بتاؤ عبدالغنی اکیلا آئے یا گھوڑے تانگے سمیت زندہ باہر آجائے۔ پولیس والا کہنے لگا کمال تو یہی کہ گھوڑے سمیت زندہ باہر آئے۔ پھر پیر سید بادشاہ نے ہاتھ اُٹھا کر دُعا کی، یا اللہ! تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد پڑھ کر آرہے تھے تو ہماری دُعا قبول کر اور عبدالغنی بمعہ تانگہ گھوڑا صحیح سلامت باہر نکال دے۔ ابھی دُعا پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ عبدالغنی ہاتھوں

Marfat.com

میں گھوڑے کی لگام تھامے جس طرف پیر سید بادشاہ کھڑے تھے باہر آنکلا۔ یہ زندہ کرامت دیکھ کر اُس علاقے کے لوگ بہت متاثر ہوئے۔ ﴿ذکر جمال شاہ:٥٦﴾

-**صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ**-

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ؒ کے خلیفۂ طریقت جناب سید احمد صاحب جو مولوی اسماعیل صاحب دہلوی کے مرشد و رہنما تھے۔ سید احمد صاحب کے ایک مرید خاص مولوی سید محمد علی صاحب نے آپ کے حالات پر مشتمل فارسی زبان میں ایک کتاب بنام ''مخزنِ احمدی''، لکھی جس کو نواب محمد علی خاں صاحب والیٔ ٹونک نے مطبع مفید عام آگرہ سے ۱۲۹۹ھ (۱۸۸۱ء) میں طبع کرایا۔ اُس کے صفحہ ۸۰ پر سید احمد صاحب کے سفر عرب کے سلسلہ میں یوں لکھا ہے

مقدار مدت ہمچوں فصل بہار در گلزار کلکتہ ابواب ہدایات مفتوح داشتہ بعزم سفر یزدہ جہاز بطریق کرایہ مقرر فرمودہ دوازدہ ہزار روپیہ نول ااا مقرر کردہ و مراکب را بر اہل قافلہ تقسیم فرمودہ و بر ہر مرکب شخصے را امیر ساختہ و برائے زادِ راہ ایں سفر وسیلۃ الظفر بہ قیمات دوازدہ ہزار روپیہ خلجات از قسم گندم و برنج وغیرہ خرید فرمودہ بر ہر جہاز تقسیم نمودہ فرستادند جہاز موسوم بدر بقے کہ ناخدایش سید عبدالرحمن حضر موتی بود و معلم آں داؤد ساکن بندر سورت برائے مسکن خود مقرر ساختند و باناث و ذکور ذوالقربیٰ خویش کہ باطفال و جواری قریب بہ چہل کس میرسند بر جہاز مذکور جاگرفتند و باقی اہل قافلہ بر مراکب خودہا نیز بنشستند و بمدت دہ شبانہ روز مراکب را در گنگا ساگر جریاں نمودہ روز سیوم مقدار یکپاس روز برآمدہ در بحر زخار درمعبرے کہ مشہور بکیلا کاچھی است داخل گردیدند۔

ترجمہ:- موسم بہار کی مدت کے اندازے پر محیط اس کے ابواب ہدایت کلکتہ میں کھلے رہے۔ اور سفر کے ارادے سے گیارہ جہازوں کو بارہ ہزار روپے میں طے کر لیا اور کشتیوں کو اہل قافلہ پر تقسیم کر دیا اور ہر کشتی میں ایک امیر کی تقرری فرمائی اور اس سفر مبارک کے زادِ راہ کے لئے بارہ ہزار روپے کے غلہ جات یعنی گیہوں اور چاول وغیرہ خرید کر ہر جہاز میں تقسیم کر دیے۔ جس جہاز کو حضرت نے اپنے لئے منتخب کیا وہ بدر بقے کے نام سے موسوم تھا جس

Marfat.com

کا ناخدا عبدالرحمٰن حضرموتی اور جس کا معلم داؤد نامی شخص بندر سورت کا رہنے والا تھا۔ اور زن و مرد اطفال و جواری سمیت خویش و اقارب کی تعداد چالیس افراد پر مشتمل تھی۔ جہازِ مذکورہ میں جا کر سوار ہو گئے۔ اور باقی دیگر اہل قافلہ نے اپنی اپنی کشتیوں میں جگہ لے لی' اور قریباً دس دن تک یہ کشتیاں گنگا بہا گر میں چلتی رہیں۔ اور تیسویں روز دن کے آغاز کے ساتھ بحر زخار کی بندرگاہ مشہور بگیلا کاچھی میں داخل ہو گئے۔

اس کے بعد جہاز کا کالی کٹ اور ملیبار جانا' اس کے بعد سنگل دیپ' پھر وہاں سے لنکا (جس کو عرب قلعة العفاریت کہتے ہیں) پہنچنا لکھا' وہ چوں کہ ایک ہولناک مقام تھا تو صفحہ ۷۵ پر اس کو ان الفاظ میں لکھا ہے۔

وبر ہر کس از شما امروز وقت شب الٰہی و تسبیح و تہلیل نا متناہی و استغفار ہمز جمیع جرائم و مناہی واجب متحتم است چوں شب در آمد آں حضرت بعد از نماز عشائین حزب البحر مذکور امشب سہ بار خواندند و می فرمودند کہ عفاریت و شیاطین اگر زہرہ تقابل بایں گروہ قلیل میدارند اینک گوئے و اینک میداں و در آں شب تاریک آں حضرت اکثر بیدار می بودند و مانند پاسباناں دور دیر گاہ بالا دگاہ زیر مرة بعد اخریٰ و کرۃ بعد اولیٰ در تمام جہاز می فرمودند تا آنکہ شب بپایاں رسید و صبح صادق بدمید و جہاز از مکان خوف و ہولناک بخیریت تمام بدر آمد و ہر گاہیکہ روز روشن شد ناخدائے چند طبق حلوائے از حجرۂ خویش بیروں آوردہ مجلس مولد شریف منعقد کردہ بعد از اختتام قصائد مولود یہ شیرینی تقسیم نمود انتہی بلفظہٖ۔

ترجمہ:- آپ میں سے ہر ایک پر رات کے وقت یادِ الٰہی' تسبیح لامتناہی اور جملہ گناہ ومناہی سے استغفار واجب و ضروری ہے۔ جب رات کا اندھیرا چھا گیا تو حضرت عشائین کے بعد اس شب سے متعلق حزب البحر کو تین بار پڑھ کر فرمانے لگے کہ اگر اس چھوٹے گروہ کا واسطہ شیاطین و جنات سے پڑ جائے تو اس مجرب وظیفہ کو پڑھ لیں۔ اور شب تاریک میں حضرت اکثر بیدار رہا کرتے تھے اور پاسبان کی طرح اوپر نیچے تمام جہاز کا چکر لگاتے تھے۔ یہاں تک کہ رات کا اندھیرا چھٹ گیا اور صبح نمودار ہو گئی' اور اس طرح جہاز اس خوف و خطر والے مقام سے حیرت تمام کے ساتھ نکل آیا۔ اور جب دن کی روشنی پھیل گئی تو ناخدا نے

Marfat.com

اپنے کمرے سے حلوہ کے چند طبق نکالے' مجلس مولود شریف منعقد کی اور قصائد مولود ختم کرنے کے بعد شیرینی تقسیم کردی۔

دیکھئے! اس بیان سے صاف واضح ہوگیا کہ مولد شریف بڑی برکت کی چیز ہے جو ایسے خطرناک موقع پر پڑھا گیا کہ خود سید احمد صاحب بھی رات بھر تردد میں رہے تھے' اور پھر خاص اس جہاز میں جس میں سید احمد صاحب اور ان کے کنبہ و متعلقین تھے' غیر کا اس میں کوئی دخل بھی نہ تھا یہ بافیض محفل مبارک منعقد ہوئی تھی۔ اور یہ جو اوپر مذکور ہوا کہ سید صاحب کے ۴۰ آدمی ایک جہاز میں سوار تھے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ جہاز موجودہ دور کے اسٹیمروں کی طرح بڑے نہ تھے بلکہ وہ چھوٹی بادبانی کشتی تھی۔ الحاصل' خاص سید صاحب کے جہاز میں مولد شریف اور قصائد کا پڑھا جانا اور ساتھ ہی شیرینی کا تقسیم ہونا بھی ثابت ہوگیا۔ وکفی بہ حجۃ (اور حجت قائم کرنے کے لئے اتنا کافی ہے)۔

انوار ساطعہ: ۲۸۶

صلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ وسلم

شاہد لطیف شاہد اینڈ شیخ اشرف علی آف پیلاں فرماتے ہیں کہ یہ جو واقعہ میں آپ کو سنا رہا ہوں' ۱۶ / اگست ۱۹۹۶ء کا ہے' ہمارا گھر ان دنوں شادی کی تقریب کی خوشیوں میں مصروف تھا' کیونکہ اس مہینے کی ۸ / تاریخ کو میری شادی تھی۔ ۱۶ / اگست والے دن میں اور میرا دوست' جو میرے محلے میں رہتا ہے' ہم دونوں شادی کے کارڈ بانٹنے گئے۔ تقریباً ایک گھنٹہ تک ہم اس کام میں مصروف رہے جب اس کام سے فارغ ہوئے تو میرا دوست شیخ اشرف علی مجھ سے کہنے لگا' یار شاہد! آج گرمی بہت ہے' چلو دریا پر چلتے ہیں' موسم بھی بہت گرم تھا اور ۱۲ / ربیع الاول شریف کا مبارک دن تھا۔ میں نے اس کی ہاں میں ہاں ملائی اور دریا کی طرف چلنے لگے۔ دریائے سندھ جو ہمارے شہر کی مغرب جانب بہتا ہے اور ہم دونوں دریا پر پہنچ گئے۔ اشرف نہانے لگا اور مجھے کہنے لگا' شاہد تم بھی آؤ' بڑا ٹھنڈا پانی ہے۔ یہ سن کر مجھے بھی جوش آیا اور پانی میں چھلانگ لگا دی۔ بہت اونچی چھلانگ لگانے سے میں کافی دور پانی میں جا گرا' پانی کا بہاؤ مجھے اور بھی دور لے گیا' میرے پاؤں کے نیچے سے

Marfat.com

زمین نکل گئی اور میں چیخنے لگا' مجھے کوئی ہوش نہ رہا' اِدھر اُدھر ہاتھ مارنے لگا' پانی مجھے کبھی اوپر' کبھی نیچے لے جاتا۔ مجھ سے پہلے میرے دوست کے ہاتھ پاؤں پھول گئے اور ایک دم پانی سے باہر نکل آیا اور مجھے بچانے کی ترکیب سوچنے لگا۔ میں پانی میں پلٹیاں کھاتا رہا۔ پھر اُس نے میری طرف اپنا ہاتھ بڑھایا' جو میں نے آہستہ آہستہ آگے آکر پکڑ لیا' میں نے جیسے ہی اُس کا ہاتھ پکڑا وہ بھی جھٹکے سے پانی میں آگرا' پھر اُسے بھی اپنی جان کے لالے پڑ گئے اور وہ باہر کی طرف دوڑا تو میں نے پیچھے سے اُس کی شلوار پکڑ لی اور اپنی طرف کھینچنے لگا' اس طرح اُس کے ساتھ ہی میں بھی یکدم باہر آ گیا۔ باہر آکر ہم ایک دوسرے کو حیرانی سے دیکھنے لگے' پھر مجھے ہوش نہ رہا۔ ہوش اُس وقت آیا جب میرے دوست نے میرے منہ پر زور سے طمانچہ مارا' میری آنکھیں کھلیں تو میرا دوست جو تین بچوں کا باپ ہے' بچوں کی طرح رونے لگا اور کہنے لگا کہ میں تمہارے گھر والوں کو کیا منہ دکھاتا' میں تو غریب پھنس گیا تھا۔ یہ تو تم شکر ادا کرو اُس کالی کملی والے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا' جن کی بدولت آج تم کو نئی زندگی ملی ہے' کیونکہ آج ۱۲ ربیع الاوّل شریف کا مبارک دن ہے اور عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور میں نے واسطہ دے کر دُعا کی تھی کہ مالک ومولیٰ میرے دوست کی زندگی محفوظ رکھنا۔ اُس وقت میری شادی میں بھی صرف دو دن رہتے تھے۔ ہم دونوں جب بھی یہ واقعہ یاد کرتے ہیں تو اپنی بے وقوفی پر غصہ' پانی کی موت سے خوف اور اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت پر روح جھوم اُٹھتی ہے۔ (شاہد لطیف شاہد اینڈ شیخ اشرف علی' پیلاں)

❖ روزنامہ خبریں "سنڈے میگزین" ۱۶ جون ۲۰۰۲ء ❖

❖ ماہنامہ ضیائے مدینہ میلاد نمبر: ۹۵: ربیع الاوّل ۱۴۲۵ ہجری، مئی ۲۰۰۴ء ❖

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

ایتھے اَج کملی والے دا ذکر اذکار ہووے گا

خدا شاہد خدا دی شان دا اظہار ہووے گا

نوائے نیازی: ۴۰

Marfat.com

کتب میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات

حضرت علامہ محمد علوی مالکی (مکہ مکرمہ) فرماتے ہیں کہ "محافل میلاد کی مختلف صورتیں ہیں، لیکن اِن سب میں جو بنیادی و مشترک پہلو ہے، وہ یہ ہے خوشی منانا، خواہ یہ روزہ رکھنے کی صورت میں ہو یا کھانا کھلانے کی صورت میں، ذکر وفکر کی محافل ہو یا صلوٰۃ وسلام کی یا سیرت کانفرنس، مختلف شعراء کا عمل بھی ملتا ہے کہ اُنہوں نے قصائد کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب چاہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے عمل کو پسند فرمایا اور اُنہیں انعامات سے نوازا۔ جب یہ حال اُس شخص کا ہے جو زبانی آپ کی مدح کرتا ہے تو وہ شخص سرکار کی بارگاہ سے کیا نہیں پائے گا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل شریف کو کتاب کی صورت میں جمع کرتا ہے، بلکہ اس عمل کو سرانجام دیتے ہیں۔ جہاں ایک طرف سرکار کا قرب حاصل ہوتا ہے، وہاں یہ عمل سرکار کی محبت ورضا کا بھی باعث بنتا ہے۔ ﴿ذخائر محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۳۱۰﴾

﴿صلّی اللّٰہ علٰی حبیبہٖ محمّدٍ وّاٰلہٖ وسلّم﴾

میلاد شریف منانے کا منفرد انداز

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ظاہری ضیافت سے عاجز ہوں اس لئے میں نے یہ چند اوراق لکھ دیئے ہیں تاکہ یہ حقیقی و معنوی نوری ضیافت ہو جائے جو ہمیشہ صفحاتِ دہر پر رہے اور کسی ماہ و سال سے مختص نہ ہو۔ میں نے اس کا نام "المورد والروی فی المولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم" رکھا۔ ﴿المورد والروی فی المولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۱۹﴾

﴿صلّی اللّٰہ علٰی حبیبہٖ محمّدٍ وّاٰلہٖ وسلّم﴾

میلاد شریف پر پہلی کتاب

مولود شریف پر سب سے پہلی کتاب سلطان مظفر الدین کے زیر اثر حافظ ابوالخطاب

Marfat.com

محمد بن حسن ابن دحیہ محدث اُندلسی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی اور خود پڑھ کر سنائی ابن خلکان لکھتا ہے کہ اس کتاب کو سلطان کے ہاں ۶۲۵ ہجری میں چھ نشستوں میں سنا ہے۔ ﴿مقیاس میلاد: ۷۷﴾

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

غلام حیدر رزّاقی صاحب نے میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر بعنوان ''میلاد شریف'' کتاب لکھی ہے، جس کے ابتداء میں فرماتے ہیں:

اگر کوئی چاہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مجھے نصیب ہو تو اس کتاب کو وضو فرما کر پڑھیں، پڑھتے وقت کسی سے بات چیت نہیں کرنی، جس کمرے میں آپ سوتے ہوں، اُس کمرے میں کوئی تصویر یا کتا اور کوئی شخص وغیرہ نہ ہو، اگر مکان کی کئی منزلیں ہیں تو اُوپر والے کمرے میں سونا چاہیے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ، کے حکم سے زیارت نصیب ہوگی، اگر زیارت نہ بھی ہو تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پاک کی زیارت ضرور بر ضرور ہوگی۔ خیال رہے کہ اگر کسی بزرگ کی زیارت ہو تو اُس کے پاس ضزور جائیں۔ کتاب کا مطالعہ روزانہ تھوڑا بہت ضرور ہونا چاہیے۔ مکان کے علاوہ جنگل وغیرہ میں مطالعہ کیا تو بہت بہتر ہے۔

بندۂ ناچیز راقم الحروف نے مذکورہ بالا کتاب 2005-05-02 کو لاہور سے خریدی اور اِس کا کچھ مطالعہ کیا تو اِس عاجز کو خواب میں حضرت مولانا پیر سیّد ملیک الرحمٰن شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ کے دربارِ عالیہ کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔ اُس کے بعد راقم الحروف نے اَپنے مخلص ساتھی محمد علیم خاں صاحب آف مغل چک کے ساتھ، آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دربار شریف (واقع روڑاں والا گاؤں بیدیاں روڈ لاہور) پر حاضری دی۔

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

Marfat.com

جنات کے ہاں محفلِ میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے پیارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اِنسانوں ہی کے لئے نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام کائنات کے نبی ورسول ہیں' اِسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں چرند' پرند' حیوانات' جنات' اور اِنسان اپنی اپنی آرزوئیں لے کر حاضر ہوتے رہے' نباتات و جمادات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اَقدس میں سلامِ عقیدت ومحبت پیش کرتے رہتے۔ اِنسانوں کے ساتھ ساتھ جنات بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی وغلام ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے رہے' قرآنِ پاک پڑھتے رہے' دِین اِسلام کی تعلیم حاصل کرتے رہے' اپنی قوم میں جاکر دِین اِسلام کی تبلیغ کرتے رہے اور کر رہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پاک کی خوشی میں محافل میلاد کا اِہتمام بھی کرتے رہے اور کر رہے ہیں۔

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمد وآلہٖ وسلم

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھجور کے درخت کے نیچے تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک بہت بڑے کالے سانپ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رُخ کیا' لوگوں نے اُسے مار ڈالنے کا اِرادہ کیا' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اِس کو میرے پاس آنے دو' جب یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا تو اپنا سر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں کے پاس کر دیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سانپ کے منہ کے قریب اَپنا منہ کر کے چپکے چپکے کچھ اِرشاد فرمایا' اُس کے بعد اُسی جگہ یکبارگی وہ سانپ اِس طرح غائب ہوگیا کہ گویا زمین اُس کو نگل گئی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپ کو اپنے کانوں تک پہنچنے دیا' یہ منظر دیکھ کر ہم لوگ ڈر گئے کہ کہیں یہ سانپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کاٹ نہ لے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سانپ نہیں تھا' بلکہ جنوں کی جماعت کا بھیجا ہوا ایک جن تھا' فلاں سورت میں سے کچھ

Marfat.com

آیتیں یہ بھول گیا' اُن آیتوں کو دریافت کرنے کے لئے جنوں نے اِس کو میرے پاس بھیجا تھا' میں نے اِس کو وہ آیتیں بتادِیں اور وہ اُن کو یاد کرتا ہوا چلا گیا۔ ﴿الخصائص الکبریٰ:۲/۵۸﴾

-••❊ ﴿صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ﴾ ❊••-

حضرت سواد بن قارب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک جن میرا تابع ہوگیا تھا' وہ آئندہ کی خبریں مجھے دِیا کرتا تھا اور میں لوگوں کو وہ خبریں بتا کر نذرانے وصول کیا کرتا تھا۔ ایک بار اُس جن نے مجھے آ کر جگایا اور کہا کہ اُٹھو اور ہوش میں آؤ' اگر تجھ میں کچھ شعور ہے تو چل اور بنی ہاشم کے سردار کے دربار میں حاضر ہو کر اُن کا دیدار کر' جو لوی بن غالب کی اولاد میں پیغمبر ہو کر تشریف لائے ہیں۔ حضرت سواد بن قارب کہتے ہیں کہ مسلسل تین راتیں ایسی گزریں کہ میرا یہ جن مجھے نیند سے جگا جگا کر برابر یہی کہتا رہا' یہاں تک کہ میرے دِل میں اِسلام کی اُلفت و محبت پیدا ہوگئی اور میں اپنے گھر سے روانہ ہو کر مکہ مکرمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اَقدس میں حاضر ہوگیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھ کر ''خوش آمدید'' کہا اور فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ کس سبب سے تم یہاں آئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپ کی مدح میں ایک قصیدہ کہا ہے' پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کو سن لیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پڑھو۔ چنانچہ میں نے اپنا قصیدہ بائیہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں نظم کیا تھا' پڑھ کر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا' اُس قصیدہ کا آخری شعر یہ ہے کہ

وَکُنْ لِّیْ شَفِیْعًا یَوْمَ لَا ذُوْ شَفَاعَۃٍ
سِوَاکَ بِمُغْنٍ عَنْ سِوَادِ بْنِ قَارِبٖ

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس دِن میرے شفیع بن جائیے' جس دِن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا' سواد بن قارب کی نہ کوئی شفاعت کرنے والا ہوگا' نہ کوئی نفع پہنچانے والا ہوگا۔

﴿❊ دلائل النبوۃ للبیہقی، باب جماع ابواب المبعث:۲/۲۵۰ ❊﴾

-••❊ ﴿صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ﴾ ❊••-

حضرت علامہ مولانا حاجی محمد حسین رضوی مجددی المعروف حاجی صاحب' خطیب جامع مسجد نور (بازار والی) مرالی والا فرماتے ہیں کہ......

Marfat.com

قبلہء عالم...سراج العارفین...شہبازِ طریقت...سعیدُ الاولیاء...شارح مکتوباتِ امامِ ربانی...حضرت علامہ ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی قدس سرہٗ العزیز کے پاس ایک لڑکا حافظ منظور احمد قرآنِ پاک حفظ کرتا تھا' کسی اور کو تو نہ پتہ چلا لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ جانتے تھے کہ یہ جنات میں سے ہے' جب اُس نے قرآنِ پاک حفظ کرلیا تو اُس نے اَپنے ہاں محفل میلاد کا اِہتمام کیا اور قبلہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو شرکت کی خصوصی دعوت دی' تاریخ مقرر ہوگئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے فرمایا: فلاں دِن آجانا' ایک جگہ محفل میلاد میں شرکت کرنی ہے۔ میں مقررہ تاریخ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جامع مسجد نقشبندیہ گوجرانوالہ حاضر ہوگیا۔ نمازِ عشاء کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کا اِنتظار شروع ہوگیا کہ کب آپ ارشاد فرمائیں تو محفل میں حاضری کے لئے چلیں' یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ کس مقام پر جانا ہے۔ وقت گزرتا گیا' دس بج گئے' گیارہ بج گئے' حتی کہ بارہ بج گئے۔ میں سوچ میں پڑھ گیا کہ رات تو کافی گزرتی جارہی ہے' محفل میں کس وقت جانا ہے۔ میں اَبھی اِسی سوچ میں گم تھا کہ اَچانک آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اُٹھو! چلیں۔

جب دروازے سے باہر نکلے تو بڑی بڑی تین کاریں اَعلیٰ قسم کی اِنتہائی خوبصورت باہر کھڑی تھیں' ایک کار میں ڈرائیور کے ساتھ قبلہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اور پیچھے میں بیٹھ گیا' دوسری میں حافظ منظور احمد اور اُس کے ساتھی اور تیسری میں کچھ اور آدمی بیٹھ گئے۔ اَب سفر شروع ہوگیا۔ ہم جلد ہی ایک وسیع وعریض میدان میں پہنچ گئے' جہاں بہت وسیع پیمانے پر محفل میلاد کا اِہتمام تھا' تاحد نگاہ تک لائٹوں کا اِنتظام اور بہت زیادہ مخلوق اَکٹھی تھی' بہت اُونچا سٹیج بنایا گیا تھا' جس کے اُوپر ایک بہت بڑی اور خوبصورت کرسی رکھی گئی تھی' اُس کے آس پاس اور بھی کافی کرسیاں تھیں۔ جب ہم وہاں پہنچے تو تمام اُٹھ کر کھڑے ہوگئے' ساری محفل نعرۂ تکبیر ورِسالت سے گونج اُٹھی پھر قبلہ حضرت صاحب کے نعرے لگانے لگے' اُنہوں نے بہت اَچھے طریقے سے اِستقبال کیا' نعروں کی گونج میں ہی ہم سٹیج تک پہنچے۔ وہ جو بڑی کرسی تھی اُس پر قبلہ حضرت صاحب کو بڑی عزت و اِحترام سے بٹھایا گیا اور میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بالکل پیچھے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ محفل کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے کیا گیا۔ تلاوتِ قرآن

Marfat.com

پاک خود حافظ منظور نے کی۔ اُس کے بعد قبلہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دعوتِ سخن دی گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسنون خطبے کے بعد قرآنِ پاک کی آیت مقدسہ "هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنِ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْم" کو تلاوت فرمایا' پھر حضور نبی کریم' سرورِ کائنات' نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اِس انداز سے بیان فرمائی کہ سارا مجمع عش عش کر اُٹھا' ہر طرف خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی' نعرہ ہائے تکبیر و رسالت سے فضاء گونجنے لگی اور حافظ منظور احمد خوشی سے ناچنے لگا۔ ایک بزرگ اپنی آنکھوں کے بروتے اُٹھا کر کہنے لگا یہ باتیں تو میں نے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی سُنی تھیں' ایک اور بولا ایسی باتیں تو میں نے حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ سے بھی سُنی تھیں۔ جب پروگرام مکمل ہو گیا تو وہ ہمیں ایک ایسے کمرے میں لے گئے جو سونے چاندی کی اینٹوں سے بھرا ہوا تھا۔ اُن میں سے ایک بزرگ کہنے لگے' یہ آپ کے لئے ہیں' جتنا سونا چاندی چاہیں یہاں سے اُٹھا لو۔ قبلہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نظر دیکھنے کے بعد فرمایا: ہمیں ایسے مال کی کوئی ضرورت نہیں' اِسے تم اپنے پاس ہی رکھو' جب اُنہوں نے زیادہ ہی اِصرار کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ ہم پر حرام ہے' ہم نہیں لیں گے۔ اُس کے بعد وہ ہمیں اُسی اِہتمام کے ساتھ کاروں میں بٹھا کر واپس چھوڑ گئے۔ میرے عرض کرنے پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ساری حقیقت بیان فرما دی کہ یہ جولڑ کا حافظ منظور احمد ہے' اِس کا تعلق جنات سے ہے اور اَب جب اِس نے قرآنِ پاک حفظ فرما لیا تو اَپنے ہاں محفل میلاد کا اِنعقاد کیا' جس میں ہم حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کی؟ حضور وہ سونا اگر آپ نے نہیں لینا تھا تو مجھے تو کچھ لے لینے دیتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: رضوی صاحب! اَللہ تعالیٰ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ آپ کو بہت دے گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دُعا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ اَللہ تعالیٰ میری ضروریات کو پورا فرما رہا ہے۔ اُس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میری زِندگی میں تم نے یہ واقعہ کسی کو نہیں بتانا' اگر بتایا تو گونگے ہو جاؤ گے۔ میرے بڑے بڑے قریبی ساتھی مجھ سے پوچھتے رہے کہ تم آدھی رات کے وقت قبلہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کہاں گئے تھے۔ لیکن میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان پر عمل کیا اور کسی کو نہیں بتایا۔ اَب آپ رحمۃ اللہ علیہ چونکہ وصال فرما گئے' اِس دُنیا سے پردہ فرما لیا' وعدہ پورا

Marfat.com

ہو گیا، اِس لئے بتا رہا ہوں۔

جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اِس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا تو وہ حافظ منظور احمد پھر بھی آپ کے آستانہ ءعالیہ پر حاضری کی سعادت حاصل کرتا رہا۔ آپ کے دوسرے سالانہ عرس پاک (۲۰۰۴ء) کے موقع پر رات کے آخری حصے میں وہ باقاعدہ جلوس کی شکل میں چادریں لے کر حاضر ہو گیا۔ حافظ منظور احمد آگے آگے تھا، میں نے اُسے پہچان لیا اور صاحبزادہ والا شان حضرت علامہ پیر محمد رفیق احمد مجددی صاحب سجادہ نشین درگاہ حضرت ابوالبیان سے عرض کیا: حضور! وہ دیکھو حافظ منظور احمد اَپنی جماعت سمیت چادریں چڑھانے کے لئے آ گیا۔ آپ نے اُدھر توجہ فرمائی تو سارا نظام یک دم رُک گیا، خصوصاً کیمرے کا نظام تو بالکل جام ہو گیا۔ ایک دو قریب بیٹھے ساتھیوں نے جب سُنا وہ تو اُٹھ کر دربار شریف کی طرف بڑھے تو اُن کے پہنچنے سے پہلے پہلے وہ حاضری دے کر جا چکے تھے۔

﴿نوٹ:- یہ واقعہ سُننے کے لئے عاجز راقم الحروف ۱۹ دسمبر ۲۰۱۰ء بروز ہفتہ کو اَپنے اِنتہائی مخلص بھائی قاضی غلام مصطفیٰ کے ہمراہ مرالی والا پہنچا اور اَپنے نہایت ہی مخلص ساتھی باؤ محمد اِسحاق کی وساطت سے علامہ رضوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ بڑی محبت سے پیش آئے اور کمال شفقت فرماتے ہوئے پورا واقعہ سُنایا بلکہ مزید آپ سے قبلہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے اِیمان اَفروز واقعات سننے کا موقع ملا۔ جب اِجازت لے کر واپس ہوئے تو باؤ محمد اِسحاق نے بڑے خلوص سے ہماری ضیافت فرمائی﴾

-•❖❄﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴾❄❖•-

پیرِ طریقت حضرت علامہ الحاج پیر ابوالنصر منظور احمد شاہ صاحب رقمطراز ہیں......

۱۹۸۳ء کی بات ہے، میں اُن دِنوں اَپنی کتاب مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے میں مصروف تھا۔ دِن کے وقت میرے حجرہ میں دو صوفی آدمی آئے اور درخواست کی کہ فلاں تاریخ کو آپ ہمارے ہاں محفل میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل ہوں۔ ہمارے سب ساتھیوں نے فیصلہ کیا ہے کہ اِس سال آپ کو بلایا جائے۔ ہم ہر سال ایک عظیم اجتماع کیا کرتے ہیں۔ میں اِنکار نہ کر سکا۔ پوچھا کہاں؟ تو بتایا بہاول نگر میں۔ میں نے کہا: آپ آئیں اور لے جائیں

Marfat.com

۔ چنانچہ مقررہ تاریخ پر وہی ساتھی آئے اور لے گئے۔ بہاول نگر سے کچھ دور باہر چلے گئے۔ وہاں پر بہت بڑا اجتماع تھا۔ جب میں وہاں پہنچا تو حسب رواج لوگوں نے استقبال کیا۔ نعرہ بازی کی، میں نے تقریر شروع کی تو ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا ہمیں پتا چلا ہے کہ آپ مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے کتاب لکھ رہے ہیں، آپ ہمیں کوئی مدینہ منورہ کی بات سنائیں۔ میرے لیے مضمون زیادہ آسان ہو گیا کہ مواد ذہن میں موجود تھا۔ اختتام جلسہ یہ لوگ مجھے ایک بہت بڑے کتب خانے میں لے گئے، جہاں کتابیں دیکھ کر میں بہت حیران ہوا، میں نے جس کتاب کو اُٹھایا، وہی ''وفاءُالوفا'' تھی۔ یہ کتاب تاریخ وفضائل مدینہ منورہ پر علامہ نورالدین سمہودی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی۔ میں نے لائبریرین سے پوچھا: ایک ہی کتاب اتنی تعداد میں کیوں ہے؟ اُس نے کہا: ہمیں پتا چلا کہ آپ کو اِس کتاب سے پیار ہے اور آپ اپنی کتاب مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں زیادہ سے زیادہ اِس کے حوالے لکھ رہے ہیں۔ مجھے اِس بات پر حیرت ہوئی۔ اِس کے بعد دسترخوان بچھایا گیا، جس پر سینکڑوں افراد نے پُرتکلف کھانا کھایا۔ فراغت کے بعد میں نے کہا: اَب مجھے واپس پہنچائیں۔ اُس عظیم اِجتماع کے دائیں بائیں مجھے کوئی مکان دکھائی نہ دیا تو تعجب سا ہوا۔ میں نے پوچھا: یہاں پر آبادی معلوم نہیں ہوتی، یہ لوگ کہاں سے آئے ہیں؟ تو اُنہوں نے میرے سوال کو ٹال دیا۔ میں نے کچھ دیر بعد پھر وہی سوال کیا۔ پھر ٹال دیا۔ میں نے پھر فوراً جلدی سے پوچھا تو کہا معاف کرنا، ہم آپ کو بتانا نہیں چاہتے تھے، آپ کے اصرار پر بتا رہے ہیں کہ ہم جن ہیں۔ بس اُن کا یہ کہنا تھا کہ میں گھبرا گیا، کہاں پھنس گیا۔ میں نے کہا: اچھا صاحب مجھے جلدی سے پہنچائیں۔ وہی گاڑی، وہی ڈرائیور، وہی دونوں صوفی، میرے ساتھ گاڑی میں بیٹھنے لگے تو میں نے کہا: آپ ساتھ نہ جائیں، ڈرائیور مجھے چھوڑ آئے گا۔ وہ ہنسے اور کہا: شاہ جی وہ ڈرائیور بھی تو ہمارا ہی ہے۔ عین اُسی لمحہ ہم جامعہ فریدیہ میں تھے۔ مجھے کمرہ میں بٹھا کر السلام علیکم کہہ کر اور تکلیف کی معذرت کہہ کر واپس ہو گئے۔ دیر تک تو واقعہ میں نے چھپایا مگر اَب جلوۂ جاناں میں لکھ دیا۔ ❀ جلوۂ جاناں صلی اللہ علیہ وسلم حصہ اول: ۲۶۳ ❀

Marfat.com

محفل میلاد سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنے والد گرامی حضرت شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ کے معمول کے بارے میں ''فیوض الحرمین'' اور ''تفہیمات الٰہیہ'' کے علاوہ ''الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین'' میں فرماتے ہیں کہ......

سَیِّدِیْ وَالِدِیْ (شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ) قَالَ کُنْتُ اَصْنَعُ فِی اَیَّامِ الْمَوْلِدِ طَعَامًا صِلَةً بِالنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمْ یَفْتَحْ لِیْ فِی سَنَةٍ مِنَ السِّنِیْنَ شَیْئٌ اَصْنَعُ بِهٖ طُعَامًا فَلَمْ اَجِدْ اِلَّا حِمِّصًا مَقْلِیًّا فَقَسَّمْتُهٗ بَیْنَ النَّاسِ فَرَءَیْتُهٗ صلی اللہ علیہ وسلم وَبَیْنَ یَدَیْهِ هٰذَا الْحِمِّصَ۔

مفہوم:۔ میرے والد محترم (شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ) ہر سال میلاد کی خوشیاں بڑھ چڑھ کر دھوم دھام سے منایا کرتے تھے اور جو کچھ اسباب خورد و نوش کی صورت میں میسر ہوتا وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر بے دریغ خرچ کر دیتے تھے' ایک سال معاشی پریشانی اور تنگ دستی کی وجہ سے اُن کے پاس کچھ نہیں تھا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد مبارک کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر سکتے' جب کوئی چیز میسر نہ آئی تو کہیں سے بھنے ہوئے چنے ملے' آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہی چنے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی خوشی میں صدقہ کر دیئے' لیکن دِل گرفتہ تھے کہ اس سال خوشی دھوم دھام سے نہ منا سکے' اسی عالت میں رات سوئے تو خواب میں محبوبِ کبریا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دربار لگا ہوا ہے' ماحول سجا ہوا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت مسرور دکھائی دے رہے ہیں۔ وہی چنے جو صدقہ کئے گئے تھے' آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سامنے رکھے ہوئے ہیں' اُنہیں دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو رہے ہیں۔

﴿ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۹۴۴ / از ڈاکٹر محمد طاہر القادری ﴾

Marfat.com

اِس سے صاف ظاہر ہے کہ شاہ ولی اللہ اور آپ کے والد بزرگوار پابندی کے ساتھ میلاد مبارک۔ کے دِن خوشی کا کھانا اور شیرینی تقسیم کیا کرتے تھے اور یہی حضرت شاہ عبد العزیز اور آپ کے شاگردوں کا طریقہ رہا۔ رحمۃ اللہ علیھم اجمعین۔

﴿اَلقولُ الجلی فی ذکرِ آثارِ الولی: ۶۹﴾

-•❖✻﴿صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ﴾✻❖•-

علامہ اِبن ظفر فرماتے ہیں: میں نے شیخ ابوعبداللہ بن ابومحمد النعمان سے سنا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ ابوموسیٰ الزرہونی کو فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں وہ تمام باتیں عرض کر دیں جو فقہائے کرام میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں ضیافت ودعوت کے متعلق بیان کرتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ''جو ہم سے خوش ہوا' ہم اُس سے خوش ہوں گے''۔

﴿❖ سبل الہدیٰ والرشاد عربی: ۳۶۳/۱ ❖ تذکرۃُ الواعظین: ۳۲۰ ❖﴾

-•❖✻﴿صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ﴾✻❖•-

کتاب ''فتح اللہ فی مولود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' صفحہ ۱۵۹ مطبوعہ مصر میں ہے کہ بعض مشائخ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک کی خوشی میں روپیہ خرچ کیا جاتا ہے' یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کیسا ہے؟ تو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ''مَنْ فَرِحَ بِنَا فَرِحْنَا بِهٖ'' جو شخص ہمارے ذِکر سے فرحت حاصل کرتا ہے' ہم اُس سے خوش ہوتے ہیں۔ ﴿❖ گلدستہءِ مؤدّت: ۸۴ ❖﴾

-•❖✻﴿صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ﴾✻❖•-

''سیرت نبویہ'' اور ''شمائل محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم'' کے مؤلف ''علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ'' نے ذکر کیا ہے اور اُن سے سیدی حمدون ابن الحاج رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی منظوم شرح ''عقودُ الفاتحہ'' میں نقل کیا ہے۔ ایک بزرگ (شیخ طریقت) نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ وہ کہتے ہیں! میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فقہاء کے وہ اَقوال عرض کیے جو وہ میلاد شریف کے موقع پر محبت کے غلبے میں کیے جانے والے اُمور کے بارے میں کہتے ہیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

Marfat.com

نے فرمایا: "مَنْ فَرِحَ بِنَا فَرِحْنَا بِہٖ" جو جو ہماری خوشی میں شامل ہوتا ہے، ہم اُس سے خوش ہوتے ہیں۔ ﴿الیُمْنُ وَالْاَسْعَادَ بِمَوْلِدِ خَیْرِ الْعِبَاد: ۵۰﴾ مترجمہ صالحی نے اپنے سیرت نبوی پر عظیم الشان دیوان "سبل الھدی والرشاد فی ھدی خیر العباد" میں اپنے زمانے کے ایک بزرگ کا یہ واقعہ ذکر کیا ہے کہ! وہ خواب میں نبی کریم ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوئے تو جنابِ اَقدس میں شکایت پیش کی کہ بعض اُپنے آپ کو عالم کہنے والے میلاد شریف کی محفل کو بدعت کہتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا! جو ہماری خوشیاں مناتے ہیں ہم اُن سے خوش ہوتے ہیں۔ ﴿ماہنامہ مصلح الدین "عید میلاد النبی": ۵۰/اپریل ۲۰۰۷ء﴾

﴿صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ﴾

جے توں چاہنا ایں مشکلاں حل ہوون، میلاد النبی ﷺ دی خوشی منا کے ویکھ
سُن کے نام نبی پاک دا، وِرد لباں تے پار سجا کے ویکھ
پھر اوہدی رحمت دا انت ویکھیں میریاں گلاں تے عمل کما کے ویکھ
رب رسول دی مستانیاں خوشی چاہنا ایں کسے یتیم دا بھار اُٹھا کے ویکھ

﴿فیضان انیس: ۱۳۴﴾

Marfat.com

محفل میلاد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری

حافظ جیو صاحب نے تحریر فرمایا کہ ایک بار بارہویں ربیع الاول کی رات بطریق الہام خواب میں یہ معلوم ہوا کہ آج رات شبِ قدر ہے۔ پس میں جاگ پڑا اور اُسی وقت وضو کر کے نماز شروع کی، جتنی مقدار مقدور بھر تھی پڑھی، پھر سو گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مرشد و مولائی مد اللہ ظلہم العالی کی مالقاہ کے صحن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح شریفہ حاضر ہے اور یہ فقیر اور حضرت ولی نعمت دامت برکاتہم کے بعض اصحاب یعنی خواجہ محمد امین وغیرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل (مؤدب) بطورِ حلقہ کھڑے ہیں اور ہر ایک کے سینہ سے نورانی شعاعوں کے خطوط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور شریف کے نور سے متصل ہو گئے ہیں، بلکہ باہم مل گئے۔ اُن کی جانب سے ایمان و اخلاص اور محبت کا ترشح ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے عنایت و شفقت اور آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شعاع جو اُن کی طرف فائض ہے، اِسی مقدار میں ہے جو نور اُن کی طرف فائض ہے وہ بہت بڑا ہے، ایسا ہے کہ اُن کا مکمل طور پر احاطہ کر لیا ہے اور گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کلام کے القاء سے متکلم ہو رہے ہیں کہ میں تم کو دوست رکھتا ہوں اور تم سے راضی و خوش ہوں۔ اگرچہ خطاب عام تھا لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دراصل اس سے مراد خواجہ مذکور ہی ہیں اور دوسرے ان کی طفیلی نہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری توجہ و التفات اور اُن کی عظمت و رعب مجھ میں سرایت کر گئی اور اُس وقت اُن کے بارہ میں ایسی قبولیت مشاہدہ ہوئی کہ کوئی دوسرا اس خصوصیت کا نظر نہ آیا۔ اِس سبب سے بیدار ہونے پر (اس) محبت میں مزید اضافہ ہو گیا۔ اَللّٰھُمَّ ارزقنا زیادۃ محبۃ فی اللہ۔

❖ اَلْقَوْلُ الْجَلِی فی ذکرِ آثارِ الولی: ۲۰۳ ❖

-•❖❄ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ ❄❖•-

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین نقشبندی حفظہ اللہ تعالیٰ (فیصل آباد) اپنی تصنیف

Marfat.com

لطیف ''میلاد شریف کے تاریخی واقعات'' میں رقمطراز ہیں کہ

عبدالحمید صدیقی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور نے اپنی تصنیف ''سیرت النبی ﷺ بعد از وصال'' میں لکھا ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔

مشرقی پنجاب (بھارت) کے ضلع جالندھر کی تحصیل نکودر میں ایک بہت پرانا قصبہ مہد پور ہے' جہاں حضرت حسن رسول نما دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ایک خاندان آباد تھا' اُس گھرانے کے ایک بزرگ حکیم فضل محمد جالندھری تھے' جن کا ۹۵ برس کی عمر میں ۱۹۴۹ء میں اِنتقال ہوا' پیشہ کے اعتبار سے حکیم تھے' وہ بھی شاہی حکیم اور بافراغت زندگی گذارتے تھے۔ حکیم اجمل خاں کے ہم درس تھے' دینی تعلیم دارالعلوم دیوبند میں حاصل کی' اس شہرہ آفاق درسگاہ کے اوّلین تلامذہ میں سے تھے۔ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے ہم سبق تھے اور حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کے شاگرد رشید تھے' لیکن مسلکاً دیوبندی نہ تھے۔ آپ ﷺ کا نام نامی اِسمِ گرامی سنتے ہی رِقت طاری ہو جاتی تھی اور زاروقطار رونے لگ جاتے تھے۔ تقریباً ۶۵ برس کی عمر میں فالج کا حملہ ہوا اور اَطباء زندگی سے مایوس ہو گئے' غشی کی کیفیت طاری تھی اور تیمارداروں کو یقین ہو گیا تھا کہ آپکے چل چلاؤ کا وقت قریب آن پہنچا ہے کہ اچانک رات کے تیسرے پہر بے ہوش وجود میں حرکت پیدا ہوئی اور اسی عالم میں آپ چلائے' یا حضرت ﷺ! یہ میرا پاؤں ہے۔ آپ کے اعزہ ولواحقین جو آپکے گرد جمع تھے' اِس جملہ پر حیرت زدہ تھے کہ حکیم صاحب نے اَپنی مفلوج ٹانگ کو بڑی تیزی سے سمیٹا اور فوراً یوں ہی بھلے چنگے ہو کر اُٹھ بیٹھے جیسے کبھی بیمار ہی نہ تھے اور بتایا کہ ابھی ابھی خواب میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تھے۔ آپ ﷺ نے دست مبارک میرے جسم پر پھیرا اور جب آپ ﷺ کا دست مبارک میرے پاؤں کے قریب پہنچا تو میں نے فرطِ اَدب سے پاؤں سکیڑ لیا' چنانچہ اس مرض سے شفاء مل گئی لیکن پاؤں میں خفیف سا لنگ باقی عمر موجود رہا اور حکیم صاحب اِس واقعہ کے تقریباً تیس سال بعد تک تندرستی کے ساتھ زندہ سلامت رہے

فارسی کے ایک مشہور شاعر مولانا گرامی نے حکیم صاحب کی شان میں فرمایا تھا.........

زمہد تا لحد عشق رسول کریم .... حکیم فضل محمد حکیم ابن حکیم

Marfat.com

اور یہ شعر بھی گرامی صاحب کا ہے جو حکیم فضل محمد صاحب کی جلالت شان کو خراجِ عقیدت و تحسین ہے

- خواہی اگر نجات بیا بر در رسول .... فضل خدا بہ فضل محمد شود حصول

❖ سیرت النبی بعد از وصال: ۲۲۷ / از محمد عبد المجید صدیقی ایڈوکیٹ ہائی کورٹ لاہور ❖

یہ جو صدیقی صاحب ایڈوکیٹ مصنف ''سیرت النبی ﷺ بعد از وصال'' نے لکھا ہے کہ حضرت حکیم فضل محمد صاحب جالندھری پڑھے ہوئے دارُالعلوم دیوبند کے تھے' مگر وہ مسلکاً دیوبندی نہ تھے' بلکہ اُن کا مشرب عشق رسول ﷺ تھا' حبیبِ خدا ﷺ کا نامِ نامی سنتے ہی اُن پر رِقت طاری ہو جایا کرتی تھی' اِس راز سے کہ وہ دیوبند کا مسلک چھوڑ کر سچے عاشق رسول ﷺ بن گئے تھے' اُن کے ایک مرید بابا ابراہیم صاحب جالندھری نے پردہ اُٹھایا ہے۔

جب ہندوستان کی تقسیم ہوئی تو بابا اِبراہیم صاحب جالندھر سے ہجرت کر کے پاکستان کے شہر لائلپور (فیصل آباد) میں آ کر مقیم ہو گئے تھے۔ اُن کی رہائش گاہ جامعہ رضویہ مظہر اِسلام کے قریب تھی۔ بڑی محبت والے تھے' جامعہ رضویہ کے دارُالافتاء میں فقیر کے پاس آ کر بیٹھ جاتے اور بڑی محبت بھری باتیں سنایا کرتے تھے۔ بابا ابراہیم صاحب جالندھری رحمۃ اللہ علیہ بھی فاضل دارُالعلوم دیوبند تھے۔

ایک مرتبہ بابا اِبراہیم فرمانے لگے کہ حکیم فضل محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ دِینی علوم سے فارغ ہونے کے بعد جالندھر میں مطب بنا لیا تھا اور جب سلطان الہند خواجہ غریب نواز کا عرس مبارک قریب آتا' عقیدت مند لوگ حاضری کی تیاری کرتے اور حکیم صاحب سے کہتے' حکیم صاحب اجمیر شریف چلیں تو حکیم صاحب فرماتے' وہاں کیا رکھا ہے' وہاں شرک ہوتا' بدعتیں ہوتی ہیں' اِن پیروں نے دوکانداری بنا رکھی ہے' لیکن ایک سال اَحباب کے کہنے پر تیار ہو ہی گئے اور اَحباب کے ساتھ اجمیر شریف کے سفر پر روانہ ہوئے' گھر سے چلے تو وہی تھے' ریل گاڑی پر سوار ہوئے تو وہی تھے' اجمیر شریف پہنچے تو وہ ہی تھے' آدھی رات ہوئی تو خواجہ غریب نواز کی برکت سے اُن کا کانٹا ہی بدل گیا' اُٹھے تو کچھ اور تھے' واپس آئے کسی

Marfat.com

اللہ والے کے مرید ہوئے' پھر ایک وقت وہ بھی آیا کہ خود پیر بنے' اُن کے ہزاروں تعداد میں مرید ہیں' جن میں سے ایک میں بھی ہوں۔ پھر حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ جن چیزوں کو بدعت کہا کرتے تھے' اُن کو بڑے شوق سے بجالاتے' خاص کر اللہ تعالیٰ کے حبیب پیارے صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد پاک بڑی دھوم دھام سے مناتے' ۱۰، ۱۱، ۱۲ ربیع الاول شریف کو جلسہ ہوتا' دور دور سے نعت خواں اور علماء کرام بلائے جاتے تھے اور جب ربیع الاوّل شریف کی بارہویں رات ہوتی' رات بھر جلسہ ہوتا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کے وقت ہمارے پیر و مرشد حضرت حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ بمع اَحباب مریدین کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھتے تھے' اَزاں بعد دُعاء ہوتی' پھر نمازِ فجر کے بعد گھوڑوں' بگھیوں پر جلوس نکلتا' جو کہ جالندھر شہر کا چکر لگاتا۔

عجیب واقعہ:- بابا ابراہیم صاحب جالندھری نے بتایا کہ حضرت حکیم فضل محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد کی ڈیوڑھی پر گنبد بنے ہوئے تھے۔ حضرت کے مریدوں میں سے ایک بابا شیر محمد صاحب تھے جو کہ بالکل سیدھے سادے اور بھولے بھالے تھے۔ ایک سال جبکہ ۱۲ ربیع الاول شریف کی رات سحری کے وقت کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھ رہے تھے بابا شیر محمد نے ٹکٹکی لگا کر گنبدوں کی طرف دیکھنا شروع کر دیا' پھر جب نمازِ فجر کے بعد جلوس نکلا اور جلوس ختم ہوا' لوگ مسجد میں نماز کے لئے آئے تو بابا شیر محمد صاحب بولے حضرت جی! کیا آپ نے اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تھی؟۔ اِس پر حضرت حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا؛ بابا کیا تو نے زیارت کی تھی؟ تو بابا گویا ہوئے' لو جی! جب ہم کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھ رہے تھے' گنبد کے نیچے تخت تھا' جس پر اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ سن کر حضرت نے فرمایا: بابا اگر تو نے دیدار کر لیا تو گویا سب نے دِیدار کر لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

﴿مسئلہ﴾ یہ ضروری نہیں کہ جہاں بھی میلاد پاک ہو وہاں تاجدارِ مدینہ' رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ضرور جسم عنصری کے ساتھ جلوہ گر ہوں' لیکن اگر کرم کریں اور جلوہ گر ہوں تو کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روک نہیں سکتا۔ اِس کے متعلق کتاب ''حاضر و ناضر رسول صلی اللہ علیہ وسلم'' پڑھ کر

Marfat.com

دیکھیں۔ ﴿رسائل میلادُ الرّسول ﷺ، صفحہ ۳۲۵﴾

-صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّم-

حضرت عبدالرحمٰن بن علی الخیاری رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد تھے' مدینہ منورہ میں قیام پذیر ہوئے' یہاں کے خطیب تھے' بہت بڑے محدث اور امام جلیل الشان تھے۔ مصر میں آپ نے جلیل القدر علماء سے تعلیم لی۔ اُس کے بعد مدینہ منورہ ہجرت کر گئے اور حضور ﷺ کے اذن سے یہاں سکونت پذیر ہوئے' یہ ۱۰۲۹ھ کا واقعہ ہے' مدینہ منورہ رہنے والوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے نفع اُٹھایا اور علومِ دِینیہ حاصل کئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر فن میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضور ﷺ کی زیارت بیداری میں ہوا کرتی تھی۔

ایک مرتبہ یوں ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث پاک کی کوئی کتاب مکمل پڑھا کر دُعا شروع کی' دورانِ دُعا کھڑے ہو گئے اور جس طرح صاحب ایمان دُعا کرتے ہیں۔ دونوں ہاتھوں کو اُٹھائے دُعا کرتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر درس میں شریک طالب علم وغیرہ بھی کھڑے ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کھڑے کھڑے کافی وقت گذر گیا' اس قدر کہ کافی حضرات تھک گئے اور کچھ چلے گئے' جو باقی کھڑے رہے وہ بڑے متعجب تھے۔ آپ متواتر سر جھکائے' ہاتھ اُٹھائے کھڑے رہے۔ یوں نظر آتا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ یہ سب کچھ غیر شعوری طور پر کر رہے ہیں۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دُعا ختم کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں سے کسی خاص شاگرد نے عرض کیا:

اے آقا! اتنی دیر ایسے کھڑا رہنا کیا تھا؟ اِس سے قبل تو کبھی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ایسی بات دیکھنے میں نہیں آئی۔ فرمایا: خدا کی قسم! میں اُسی وقت کھڑا ہوا تھا' جب مجھے سرکارِ دو عالم ﷺ نظر آئے کہ آپ کھڑے ہمارے لیے دُعا فرما رہے تھے' میں بھی آپ ﷺ کی دُعا کے ساتھ شامل ہو گیا اور اُس وقت دُعا ختم کی' جب آپ ﷺ نے ختم فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۰۵۶ھ میں اِنتقال فرمایا اور ''جنت البقیع'' میں دفن ہوئے۔

﴿جامع کراماتِ اولیاء: ۲/۹۹۰﴾

-صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّم-

Marfat.com

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین نقشبندی حفظہ اللہ تعالیٰ (فیصل آباد) اپنی تصنیف لطیف ''میلاد شریف کے تاریخی واقعات'' میں رقمطراز ہیں کہ

جب محلہ محمد پورہ کی جامع مسجد گلزارِ مدینہ کی خطابت پر معین ہوا تو خود ہی میلاد پاک کا اہتمام کرتا تھا' مثلاً بس کا کرایہ پر حاصل کرنا' لاؤڈ سپیکر کا انتظام کرنا۔ نیز دارُالعلوم اَمینیہ رضویہ کے طلبہ بڑے شوق سے جھنڈیاں لگاتے اور اپنے اپنے گھروں کو سجاتے تھے۔ محمد پورہ میں سید عنایت اللہ شاہ صاحب (چکوال کے رہنے والے جو کہ کوہ نور مل میں آفیسر تھے) اُنہوں نے محمد پورہ کی مسجد والی گلی میں مکان کرایہ پر لیا ہوا تھا' وہ بڑے شوق سے قرآنِ پاک کا درس سنا کرتے تھے' میلاد پاک کے جلوس کے دو تین دِن بعد وہ مسجد میں تشریف لائے' درس سنا اور جب نمازی چلے گئے' وہ میرے پاس آ کر بیٹھ گئے اور فرمایا میں نے رات ایک خواب دیکھا ہے' میں وہ آپ کو سنانا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا؛ سنایئے: شاہ صاحب نے فرمایا: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ دارُالعلوم اَمینیہ رضویہ کے طلبہ جھنڈیاں لگا رہے ہیں اور آپ بھی وہاں موجود ہیں۔ میں نے پوچھا؛ مفتی صاحب یہ جھنڈیاں کیوں لگا رہے ہیں۔ آپ نے کہا حبیبِ خدا' رحمۃ للعلمین ﷺ تشریف لانے والے ہیں' ہم حضور ﷺ کے استقبال کے لئے جھنڈیاں لگا رہے ہیں۔ اتنے میں شور برپا ہوا کہ سرکار رحمۃ للعالمین ﷺ تشریف لائے ہیں' اُمت کے والی ﷺ تشریف لائے ہیں۔ ہم آگے کی طرف دوڑنے تھوڑی دُور ہی گئے کہ آگے سے اُمت کے وَالی' شاہِ کونین ﷺ تشریف لے آئے اور آپ نے اور ہم سب نے دست بوسی کی' پھر آنکھ کھل گئی۔ ﴿ رسائل میلاد الرسول: ۳۲۸ ﴾

-••• ﴿صلّی اللّٰہ علی حبیبہٖ محمّدٍ وّاٰلہٖ وسلّم﴾ •••-

مفتی نعیم الدین مراد آبادی ایک بڑے جلسے سے خطاب فرما رہے تھے' آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ ارشاد فرمایا کہ ''جہاں محفل سجی ہو' سرکار ﷺ کی جلوہ گری ہوتی ہے'' تو ایک بد بخت کہنے لگا' اگر ایک بازاری عورت اپنے کوٹھے پر محفل میلاد کروائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ خاموش ہوگئے' گردن جھکا لی' تھوڑی دیر کے بعد ارشاد فرمایا: اگر بازاری عورت میلاد کروائے اور سرکار ﷺ کی وہاں جلوہ گری ہو جائے تو پھر وہ بازاری عورت نہ رہے گی' بلکہ وہ جگہ عاشقوں

Marfat.com

کے لئے باعث تکریم بن جائے گی۔

جیسے ایک بادشاہ نے اپنے دربار میں محفل میلاد النبی ﷺ کا اہتمام کیا۔ایک بڑھیا جو بڑی دیوانی تھی' اپنی بیٹی کو ساتھ لیا' لاٹھی ٹیکتی وہاں پہنچ گئی۔ درباریوں نے روک لیا' فرمایا: اِس محفل میں ہرایک کو آنے کی اجازت نہیں' خاص خاص اَفراد ہی آسکتے ہیں۔

بڑھیا کا دل ٹوٹ گیا۔ بڑے اَرمان لے کر آئی تھی' مگر تھوڑی دیر کے بعد بچی سے کہنے لگی' بیٹی کوئی بات نہیں نبی پاک ﷺ صرف بادشاہوں کے رسول نہیں وہ تو ہم غریبوں کے بھی رسول ہیں' اگر یہ لوگ ہمیں شرکت نہیں کرنے دیتے تو ہم اپنے گھر میں محفل میلاد کا اِنتظام کرلیتے ہیں۔ بڑھیا نے اپنی حیثیت کے مطابق تبرک کا اِہتمام کیا' قریبی رشتہ داروں' پڑوسیوں کو دعوت دی۔ محفل کے اِختتام پر تبرک تقسیم ہوا۔لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ یہ بڑھیا سوگئی' جب صبح بیدار ہوئی' اپنے گھر کا مین دروازہ کھولا تو دیکھ کر حیران رہ گئی کہ ایک ''وقت کا قطب'' اماں جی کی دہلیز پر بوسے دے رہا ہے۔ اماں جی حیران ہوگئیں اور پوچھنے لگیں کہ آپ اِتنے بڑے بزرگ' یہ کیا کر رہے ہیں۔

بزرگ فرمانے لگے' اماں جی رات آپ نے محفل میلاد کروائی تھی۔ اماں جی نے فرمایا ہاں! تو انہوں نے فرمایا کہ پھر سرکارِ دوعالم' نورِ مجسم ﷺ آپ کے گھر تشریف لائے ہوئے تھے۔ اماں جی نے کہا کہ آپ کے پاس اِس کی کیا دلیل ہے۔ اُنہوں نے جھولی سے تبرک نکال کر دکھایا اور فرمایا یہی تبرک تھا' جو رات تقسیم ہوا تھا۔ اماں جی دیکھ کر حیران ہوگئی اور پوچھنے لگیں کہ آپ تک یہ تبرک کیسے پہنچا؟ بزرگ نے جواب دیا کہ رات سرکارِ دوعالم' نورِ مجسم ﷺ نے کرم نوازی فرمائی۔ فلاں بڑھیا نے اَپنے گھر میں محفل میلاد کا اِہتمام کیا تھا' میں نے اُس میں شرکت کی' یہ تبرک تو بھی حاصل کرلے۔ میں نے سوچا' جس گھر میں سرکار ﷺ کی جلوہ گری ہو' میں اُس گھر کے بوسے کیوں نہ لے لوں۔

❖ ہم میلاد کیوں مناتے ہیں؟:۶۴ ❖

❖ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّم ❖

سید امیر حسین شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ۹ ربیع الاول شریف کی رات

Marfat.com

جب منڈی بیری میں جلسہ جاری تھا اور میں ایک کونے میں بیٹھا ہوا تھا۔ اتنے میں مجھ پر کشف طاری ہوا' حجابات میری نظروں سے دور ہو گئے اور میں نے دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بہت بڑے تخت پر تشریف فرما ہیں' اہل بیت اطہار' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم' اور حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں۔ یہ تخت اُڑتا ہوا آیا اور یہاں جلسہ گاہ کے اوپر فضاء میں ٹھہر گیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس میں سنہری پھول ہیں' جن کی چمک سے حاضرین کی آنکھیں خیرہ ہو رہی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ پھول جلسے پر نچھاور فرما رہے ہیں اور بہت ہی خوش ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام ساتھی بھی خوشی کا اظہار فرما رہے ہیں۔

❖ جب ابرِ کرم برسا: ۱/۴۲۱، بحوالہ سید امیر حسین شاہ نمبر ماہنامہ کنز الایمان لاہور: ۱۵ جنوری ۲۰۰۵ ❖

-•❖❄ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّم ❄❖•-

مولوی میاں محمد حنیف بیتاب خادم جامع مسجد حضرت کرمانوالہ شریف اکرم پارک قریشی سٹریٹ چھوٹا ساندہ بندروڈ لاہور رقمطراز ہیں......

اسلام علیکم! میرے عزیز دوستو تے ساتھیو! ایہہ گل ایس طرح ایں کہ میں سگریٹ پیندا تے نسوار کھانداساں' مینوں میریاں دوستاں نے بڑا آکھناں مولوی صاحب! سگریٹ نہ پیا کرو' ایہہ عادت چنگی نئیں۔ پر میری ایہو جئی عادت بن گئی کہ جے کسے سکتاں چھڈن دا آکھنا تے سکتاں چھڈ کے نسوار پین لگ پیناں' کدے نسوار چھڈ کے سکتاں پین لگ پیناں' پر ایناں دونواں بیماریاں نوں چھڈ ناں بڑا مشکل ہو گیا' کھنگ وکھرا تنگ کرنا' گھر والیاں وی بڑا ٹل لا چھڈ یا پر میرے لئی سکتاں نوں چھڈ نا بڑا اوکھا ڈھکن لگ پیا' جے کدی سکتاں چھڈن دا ارادہ کر ای لیندا ساں تاں کسے سکٹ نوں ویکھ کے دل اوسے ویلے پھڑکن لگ پیندا تے بس سکٹ پیتے بغیر نہ رہیا جاندا۔ بس سوہنے رب دا کرم ہویا تے سرکار دی نظر کرم ایسی ہوئی کہ اک دِن میں ستیاں پیاں خواب وچ ویکھیا کہ اک بڑا وڈا سارا باغ اے تے بڑی سوہنی اُوہدی چار دیواری ولی ہوئی اے تے بڑا خوبصورت دروازہ اے تے دروازہ وی ایناں وڈا اے جیویں ٹرکاں دے اُڈے والیاں نیں وڈا دروازہ ٹرکاں لئی رکھا یا ہونداا ے۔

Marfat.com

میں دوروں ویکھ رہیا ساں کہ لوگ دروازے وچوں لنگھ کے باغ وچ داخل ہورہے نیں تے اچن چیتی میرے کولوں اِک بیلی بڑی سپیٹ نال لنگھیا تے میں اونوں آواز مار کے آکھیا اوہ یار میری گل تاں سن۔ اوہنے کھلو کے مینوں آکھیا: دسو جی کی گل اے؟ تے میں فیر اوہنوں پچھیا یار اُوس باغ وچ کی اے، جتھے بندیاں دی ڈھکوڈھک پئی ہندی اے؟ اوہ ایہہ میری گل سن کے تے مینوں کہن لگا' واہ یار! تینوں نئیں پتہ۔ میں آکھیا نئیں یار مینوں تاں کوئی پتہ نئیں۔ اوہنے مینوں آکھیا' اوتھے میاں جی! سرکار ﷺ تشریف لیائے ہوئے نیں تے محفل میلاد جاری اے تے سرکار ﷺ نعت خواناں توں نعتاں سندے پئے نے۔ بس ایہہ گل سن کے میں وی کُھری چاکیتی تے باغ وچ داخل ہوون لئی نس پیا پر مینوں اُوس بیلی نے روک لیا تے آکھن لگا میاں جی تسی کتھے چلے او۔ تے میں اوہنوں آکھیا یار میں وی سرکار ﷺ دی محفل وچ شامل ہون لئی چلیاں ہاں۔ تے فیر اوس آکھیا تہاڈی مہربانی تسی واپس ای مُڑ آؤ تے چنگا اے۔ اوہدی اے گل سن کے میں اوہنوں غصے نال آکھیا: ''پرے یا ہو جا میرا راہ چھڈ''۔ ایہہ کہہ کے میں اوہدے کولوں اگے لنگھن دی کوشش کیتی پر اوہنے مینوں اگوں دی ہو کے میریاں دوہنواں موہڈیاں توں پھڑ کے آکھیا: ''میں جو تہانوں آکھیا اے تسیں نئیں جا سکدے''۔ تے میں اونوں فیر آکھیا آرام تے پیار نال' کیوں میاں! میں کیوں نئیں جا سکدا۔ تے اوہنے مینوں اگوں سختی نال آکھیا: ''بیتاب صاحب تسیں ایس گلوں نئیں جا سکدے کہ تہاڈے مونہہ وچوں سگٹاں پین دی تے نسوار کھان دی بو آوندی اے''۔ بس ایہہ گل سن دیاں نال میری اکھ کھل گئی تے میں اُٹھ کے بہہ گیا تے سوچن لگ پیا تے دِل نوں آکھیا' جامناں بھیڑیا' جے توں سگٹاں ناں پیندا ہوندوں ناں تے اج سرکار ﷺ دی محفل وچ حاضری وی ہوجاندی تے سرکار ﷺ دی زیارت وی ہوجانی سی۔ بس اوسے دِن توں ای نسوار تے سگٹاں توں توبہ کیتی کہ اگوں توں نسوار تے سگٹاں دے نیڑے نئیں جانا۔ میرے دوستو! سرکار ﷺ دے ثناء خواناں اگے میں بیتاب دا ایہہ منت ترلا اے، جیہڑے سگٹاں تے نسوار کھاندے پیندے نیں اوہ سگٹاں تے نسوار دے نیڑے ناں جان، نئیں، تاں میرے وانگوں اوہ وی سرکار ﷺ دی محفل دی حاضری تے سرکار ﷺ دی زیارت

Marfat.com

توں محروم رہ جان گے۔

-•❖❀﴿صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ﴾❀❖•-

رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر کرم کریں، محفل میلاد شریف میں جلوہ فرمائیں اور خوش نصیب حضرات کو دولت دیدار سے نوازیں تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے خداداد علم وقدرت اور فضل وکمال سے کچھ بعید نہیں اور بزرگانِ دین سے ایسے واقعات منقول ہیں۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت علامہ سید دیدار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ میلاد شریف پڑھ رہے تھے اور حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ بھی شریک تھے۔ حاجی صاحب سنتے سنتے ایک دم کھڑے ہو گئے اور سب پر ایک کیفیت طاری ہوگئی، تھوڑی دیر بعد حاجی صاحب سے سامعین نے پوچھا ''حضرت! میلاد شریف سنتے سنتے کھڑے کیوں ہو گئے تھے؟ جبکہ قیام کا ذکر بھی نہیں آیا تھا''۔ آپ نے فرمایا کہ ''آپ نے نہیں دیکھا، مگر میری اِن آنکھوں نے دیکھا کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میرے ذوق وشوق اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً کھڑے ہوکر درود سلام پڑھنے پر مجبور کیا، اِس لئے میں کھڑا ہو گیا''۔ ﴿❖ اَخبارِ رِضوان لاہور: ۷ اپریل ۱۹۵۲ء ❖﴾

﴿❖ تفسیر روح البیان مترجم پارہ ۲۶: ۳۴۹ ❖﴾

-•❖❀﴿صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ﴾❀❖•-

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں جناب خواجہ محمد شریف ایڈووکیٹ جنرل ہائی کورٹ لاہور کے گھر پر تقریب تھی جس میں محفل ذکر بھی منعقد ہوئی تھی۔ دوسرے دن میں یعنی خواجہ محمد شریف گھر آیا تو دیکھا کہ بابا جی ابوانیس صوفی محمد برکت علی لدھیانوی کے ایک عقیدت مند میاں علاؤالدین اور ایک دوسرے مرید جو کہ پکی ٹھٹھی، لاہور میں شادی گھر کے مالک ہیں۔ باہر لان میں نماز ادا کر رہے ہیں، دونوں نماز سے فارغ ہوگئے تو میں نے سلام کیا۔ میاں علاؤالدین صاحب کہنے لگے کہ خواجہ صاحب ہم آپ سے ملاقات نہیں کرنا چاہتے تھے، دراصل مجھے رات خواب میں اس مقام پر حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تھی، اس لئے میں تو یہاں نوافل کی ادائیگی کے لئے آیا تھا۔ خواجہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ حضرت صوفی محمد برکت علی کے ساتھ تعلق اور محافل ذکر کے انعقاد کی بدولت یہ عظیم معاملہ

Marfat.com

پیش آیا، ورنہ کہاں مجھ جیسے خطا کار انسان کا گھر اور کہاں حضورِ اقدس ﷺ کی ذات پر انوار۔ میاں علاؤالدین نے مجھے بتایا کہ خواجہ صاحب رات کو ہم محفل ذکر کے بعد جب آپ کے گھر سے چلے گئے تو نمازِ تہجد کے وقت مجھے حضور سرورِ کونین ﷺ کی زیارت با برکت کا شرف حاصل ہوا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علاؤالدین! ''تینوں پتہ اے کہ اے کہدا گھر اے''؟ میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ایہہ خواجہ شریف دا گھر اے''۔ لان میں جس مقام پر مجھے زیارت ہوئی اسی مقام پر آ کر میں یہ نوافل ادا کر رہا ہوں، پھر میں نے یہ بات گھر والوں کو بتائی تو میری بیوی اور والدہ محترمہ نے بھی اسی مقام پر نوافل ادا کیے۔

﴿سیرت النبی ﷺ بعد از وصال النبی ﷺ: ۲۷ ☆ مون ڈائجسٹ، لاہور خصوصی اشاعت نمبر پانچ۔ صفحہ ۸۴﴾

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

صدیق احمد صاحب فرماتے ہیں کہ ہمارے خواجہ محبوب عالم شاہ نقشبندی، مجددی سیدوی قدس سرہ العزیز (سیدا شریف، پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین) شب معراج بڑی دھوم دھام سے منایا کرتے تھے۔ اِس محفل کا حظ وافر انہیں سے پوچھنا چاہیئے جن آنکھوں نے وہ روح پرور نظارہ دیکھا اور جن خوش نصیب کانوں نے سُنا۔ اہل ذوق کا مجمع ہوتا۔ دُور دُور سے طالبانِ مولیٰ کھچ کھچ کر چلے آتے، مسجد شریف کا احاطہ شمعدانوں سے سجایا جاتا۔ روشنی سے یہ خِطّہ بُقعہ نور بن جاتا۔ منبر شریف رکھا جاتا۔ آپ سبز دستار باندھ کر منبر شریف پر تشریف رکھتے، دُرود شریف، کلمہ طیبہ کے وِرد سے اہل نسبت کی نسبت جوش میں آتی۔ اُس وقت آپ حضور خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ معراج شریف کا واقعہ نہایت محبوبانہ انداز میں بیان فرماتے، جوں جوں رات گزرتی ذِکر معراج شریف شباب پر آتا جاتا، یوں معلوم ہوتا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اور مدینہ والی سرکار کے درمیانی حجاب سب اُٹھ چکے ہیں اور حضور ﷺ یہیں تشریف لے آئے ہیں۔ سراجاً منیراً کے نور کی موسلا دھار بارش برستی معلوم ہوتی، ذوق وشوق کا دریا موجزن ہوتا، ساری رات یونہی گذر جاتی۔ طالبین کے دِلوں میں حسرت ہی رہتی کہ کاش! یہ شب کیوں ختم ہوئی۔

Marfat.com

آپ کے ایک خاص خادم میاں برکت علی صاحب قریشی سکنہ چونڈہ دیوی ضلع امرتسر عرس شریف پر موجود تھے۔ دورانِ وعظ اُن کی زبان سے بے ساختہ نکلا ''وہ'' یہ کہنے بھی نہ پائے تھے کہ آپ نے منع فرمایا: کہا! ''ہوں ہوں'' صبح آپ نے پوچھا بابا رات کیا بات تھی۔ اُنہوں نے عرض کیا: قبلہ مَیں نے دیکھا کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ایک تخت پر رونق افروز ہیں اور اپنے بازو مُبارک آپ کے گلے میں ڈالے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو آپ بیان کر رہے ہیں' یہ بالکل صحیح ہے۔ بے ساختہ میری زبان سے نکلا ''وہ'' پھر آپ نے منع فرمایا۔ آپ فرمانے لگے بابا یہ تو عرصہ دراز سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا معاملہ ہے' مَیں نے تو کبھی ظاہر نہ کیا۔ سالک کو ایسے بے حوصلہ نہ ہونا چاہیئے۔ بہر حال آپ کو اس رات سے ایک خاص والہیت تھی جس کی جانب آپ کی طبع مُبارک خود بخود دکھچی۔ آپ اکثر فرماتے کہ اِس شب میں انہیں ہی کیفیات کا وُرود ہوتا ہے اور وہ کیفیات الذ الاشیاء معلوم ہوتیں۔ مُریدین کو اکثر ارشاد ہوتا کہ اِس محفل کی شمولیت تمام سال کی حاضری کی مانند ہے۔

(شبِ حسین برعرشِ بریں: ۱۶/ ارازخواجہ محبوب عالم رحمۃ اللہ علیہ)

نعمتِ عظمیٰ ملی اے سُنیاں نوں' سُنّی تھاں تھاں تے خوشی منا رہے نے
کتے جھنڈیاں بازاراں وچہ لگ رہیاں تے کتے مسجداں نوں خوب سجا رہے نے
کتے لائٹاں دا نظام سبحان اللہ' مرچاں لا کے مرچاں لا رہے نے
رب نے مستانیاں جہناں نوں نوازیا اے' کملی والے دا میلاد منا رہے نے
ساڈیاں جھنڈیاں تے کئی اعتراض کردے' جبریل امین جھنڈے لا رہے نے
رب نے مستانیاں جہناں نوں نوازیا اے کملی والے دا میلاد منا رہے نے

(فیضان انیس: ۱۲۷)

Marfat.com

محفل میلاد میں اَولیاءَ اللہ کی حاضری

خواجہ شاہ محمد فاروق الملقب خواجہ محبوب رحمانی قادری رحمۃ اللہ علیہ (کراچی) فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ یہ فقیر سہارنپور شریف میں اَپنے پیر و مرشد اعلیٰ حضرت قطب الاقطاب صدرالصدور صوفی شاہ اِنعامُ الرحمٰن قدوسی رحمۃ اللہ علیہ کی منعقد کردہ محفل میلاد میں حاضر ہوا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے میلاد شریف کا اِنتظام مسجد میں کیا اور سب کو حکم دیا کہ مسجد کے صحن میں آ جاؤ، صحن بھر گیا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور! آدمی زیادہ ہیں، اَندر بھی بٹھا دیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ یہیں بیٹھیں، پھر فرمایا: اَندر خیال کر کے دیکھو' کیا نظر آتا ہے؟

میں نے جو نگاہ ڈالی تو تمام کمرہ اولیاءَ اللہ سے بھرا ہوا تھا' جو عالمِ اَرواح سے آئے تھے۔ مجھے آج تک اُن کی شکلیں اور لباس یاد ہیں۔

وہاں دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اَولیاءَ اللہ کے ہاں میلاد شریف میں اَولیاءَ اللہ بھی تشریف لاتے ہیں' اور بعض اَوقات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہایت کرم فرماتے ہوئے تشریف لے آتے ہیں۔ ﴿ملفوظات خواجہ محبوب رحمانی: ۱۶۰﴾

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

Marfat.com

محفل میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا شوق

محدث مکۃ المکرمہ اسلاف کے معمولات ذکر کرتے ہوئے اُس وقت کے عظیم مقتداء و پیشوا ابو اسحٰق ابراہیم بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ......

جب وہ مدینہ منورہ میں تھے تو وہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد مناتے' لوگوں کو کھانا کھلاتے اور کہتے کاش! مجھے اور قدرت ہو تو اِس ماہ کے ہر روز محفل میلاد کا اہتمام کروں۔

﴿ المورد الروی فی المولد النبوی صلی اللہ علیہ وسلم: ۱۹'۳۲ از ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ ﴾

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

قَالَ حَسَنُ الْبَصَرِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَدِدْتُ لَوْ كَانَ لِیْ مِثْلُ جَبَلِ اُحُدٍ ذَهَبًا فَاَنْفَقْتُهٗ عَلٰی قِرَاءَتِهٖ مَوْلِدِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿ النعمۃ الکبریٰ علی العالم: ۸ ﴾

ترجمہ: حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' مجھے یہ بات پسند ہے کاش! میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو' میں اُسے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف پڑھنے پر خرچ کردوں۔

میلاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خرچ کراں میں سونا اُحد پہاڑاں
جیکر پاس میرے ہووے تاں بڑے ہی نال پیاراں

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

الشیخ رشید بن مصطفیٰ الراشد شافعی حلبی فرماتے ہیں کہ اس زمانے میں ایک نیک آدمی نے بیان کیا ہے "میرے شیخ کی عادت تھی کہ ہر سال ربیع الاول شریف میں میلاد شریف کا اہتمام کرتے اور ایک عظیم محفل کا انعقاد کرتے ۱۳۶۱ھ میں سخت قحط سالی پڑ گئی' لوگ سخت پریشان تھے' محفل میلاد پاک منعقد کرنے کا وقت آ گیا' میرے شیخ میلاد شریف کرنے کی تیاریوں میں مصروف ہوئے' بعض لوگوں نے اعتراض کیا اور کہا کاش! شیخ معظم نے یہ پیسہ جو میلاد شریف پر خرچ کرنا ہے' فقراء پر خرچ کردیں "کَانَ اَفْضَلُ" تو یہ عمل افضل ہوگا

Marfat.com

اچھا ہوگا۔ یہ بات میرے شیخ نے سن پائی اور اُن دِنوں میرے شیخ کامل کی عشق رسول ﷺ کی بدولت یہ کیفیت تھی کہ ایک لمحہ بھی آپ ﷺ کی نگاہوں سے اوجھل نہ ہوتے' ہر وقت دِیدار سے مشرف فرماتے۔ میرے شیخ کامل نے فرمایا: میں اِس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرلیتا ہوں۔ اُنہوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! آپ کے میلاد شریف میں خرچ کرنا افضل ہے یا فقراء مساکین پر خرچ کرنا افضل ہے

حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا......

انفاق کل درھم علی قراۃ المولد افضل

من انفاق مائہ درھم علی الفقراء مساکین

ترجمہ: میلاد پاک پر ایک درہم خرچ کرنا فقراء اور مساکین پر سو درہم خرچ کرنے سے افضل ہے۔ (❖ فضائل میلاد مصطفیٰ ﷺ: ۸۳، از حافظ محمد زمان نقشبندی ❖)

(نوٹ:- یہ بات یاد رکھیں جو خرچ میلاد شریف خصوصاً ''تبرک شریف'' پر ہوتا ہے وہ تبرک بھی تو دوسرے لوگوں کے ساتھ ساتھ خصوصی طور پر فقراء اور مساکین ہی کھاتے ہیں۔ عام حالت میں فقراء غرباء کی خدمت اچھا عمل ہے' لیکن جب اُس کی نسبت حضور نبی کریم ﷺ کی طرف ہو جائے گی تو وہ اور بھی بابرکت ہو جائے گا اور اُس کا مقام بھی دوسرے اعمال سے افضل ہوگا' جیسا کہ اکثر اَحادیث مبارکہ سے یہ باتیں ثابت ہیں مثلاً سبزیوں میں کدو شریف کو افضل مقام اِس لئے ہے کہ اُسے نبی کریم ﷺ نے پسند فرمایا یعنی جس جس کی بھی نسبت حضور ﷺ سے ہوگئی وہ مقام پا گیا اُس کا مرتبہ دوسرے سے افضل ہو جاتا ہے)

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

میلاد شریف منانے کا محبت بھرا انداز

شہر موصل میں جو عراق میں واقع ہے' ایک مشہور نیک اور صالح شخص رہتا تھا' اُس کا نام عمر بن محمد تھا۔ اُنہوں نے اِس کارِ خیر کی اِبتداء کی ہے جیسا کہ علامہ ابوشامہ نے لکھا ہے

Marfat.com

اُن کو دیکھ کر اَربل کے بادشاہ سلطان ابوسعید مظفر الدین کوکبری رحمۃ اللہ علیہ ابن زین الدین علی بن تبکتکین نے بہت بڑے پیمانہ پر اِس کارِ خیر کو کرنا شروع کیا' علامہ حافظ شیخ ابوالخطاب عمر بن حسن دحیہ رحمۃ اللہ علیہ نے مولود شریف کے بیان میں ایک کتاب لکھ کر بادشاہ کو پیش کی' اُس کتاب کا نام ''التنویر فی مولد البشیر والنذیر'' ہے ۶۰۴ھ ہجری کو یہ کتاب حافظ ابن دحیہ نے محفل میلاد شریف میں پڑھی' بادشاہ بہت مسرور اور محفوظ ہوا اور اُس نے ایک ہزار اشرفی بطورِ انعام کے علامہ ابن دحیہ رحمۃ اللہ علیہ کو دیئے۔ (ابن خلکان فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کتاب کو سلطان کے ہاں ۶۲۵ھ میں چھ نشستوں میں سنا ہے) یہ بادشاہ بڑا ہی متقی' سخی' دیندار' پارسا' نیک' دانشور' عادل' شجاع اور مردِ مجاہد تھا۔ اِس مبارک تقریب پر ہر سال لاکھوں روپیہ خرچ کرتا تھا' غریبوں کو کھانا کھلاتا تھا' روپیہ تقسیم کرتا تھا' بڑے بڑے آئمہ نے اُس کی تعرف لکھی ہے۔ اَللہ تعالیٰ اُس کی قبر کو نور سے معمور کرے اور آخرت میں اُس کے درجات بلند فرمائے...... آمین۔

جو لوگ مظفر بادشاہ کی محفل میلاد میں شریک رہے اُن کا کہنا ہے کہ اُس محفل میں پانچ ہزار بھنی ہوئی بسریاں ہوتی تھیں' دس ہزار مُرغیاں' ایک لاکھ پنیر کی ٹکیاں' تیس ہزار مٹھائی کی ڈلیاں اور اُن کی محفل میلاد میں بڑے بڑے علماء اور صوفیاء شریک ہوتے اور ملک مظفر اُنہیں خلعتیں پہناتا تھا۔ ہر علاقہ اور ہر قسم کے مہمانوں کے لیے بادشاہ مذکور کا دسترخوان کھلا رہتا تھا' اِس پر ہر سال ایک لاکھ درہم خرچ کرتا تھا۔ وہ ہر قسم کی عبادات میں صدقہ اور خیرات کرتا تھا' حرمین شریفین کی عبادات پر بہت خرچ کرتا تھا اور میلاد شریف کی محفل پر ہر سال تین لاکھ دِینار خرچ کرتا تھا اور مہمان خانہ پر ہر سال ایک لاکھ دِینار خرچ کرتا تھا' حرمین شریفین اور حجاز مقدس میں پانی کے انتظام پر تیس ہزار دینار خرچ کرتا تھا۔ ہر سال بہت سے قیدیوں کو فرنگیوں سے چھڑاتا تھا۔ کہتے ہیں کہ اُس نے فرنگیوں کے ہاتھوں ساٹھ ہزار اسیروں کو رہا کرایا' اُس کی بیوی ربیعہ خاتون بنت ایوب (جو سلطان ناصر صلاح الدین کی ہمشیرہ تھی) کا بیان ہے کہ بادشاہ کی قمیض پانچ درہم کے برابر بھی نہ ہوتی تھی' پس اُس نے اِس بارے میں ملامت کی تو وہ کہنے لگا میرا پانچ دراہم کے کپڑے کو پہننا اور باقی کو

Marfat.com

صدقہ کر دینا' اِس بات سے بہتر ہے کہ میں قیمتی کپڑے پہنوں اور فقراء اور مساکین کو چھوڑ دوں۔ اللہ تعالیٰ بادشاہ مظفر پر رحمت کرے' جو صدقات وہ خفیہ طور پر کرتا تھا اُن کی تعداد اِس کے علاوہ ہے۔ ۶۳۰ھ میں اربل کے قلعہ پر وہ فوت ہو گیا' اُس وقت اُس نے عکہ کے شہر میں جہاں صلیبیوں نے قبضہ کر رکھا تھا' اُس کا محاصرہ کیا ہوا تھا' اُنھوں نے مکہ مکرمہ میں مدفون ہونے کی وصیت کی تھی لیکن پوری نہ ہو سکی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مزار میں اُنہیں دفن کیا گیا۔ ❁ البدایہ والنہایہ مترجم: ۱۳/۲۵۶ ❖ مجموعہ خیر البیان: ۲۵ ❖ شرح صحیح مسلم: ۱۸۸ ❁

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

سلطان ابو حمو موسیٰ شاہِ تلمسان بھی عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان جشن منایا کرتے تھے' جیسا کہ اُن کے زمانہ میں اور اُن سے قبل مغرب' اقصیٰ واندلس کے سلاطین بھی منایا کرتے تھے۔ سلطان ابو حمو موسیٰ کے جشن کی تفصیل حافظ سید ابو عبداللہ التنسی ثم تلمسانی اپنی کتاب (راح الارواح) میں بیان کی ہے..... ملاحظہ فرمائیں۔

ابو حمع سلطان تلمسان صاحب رائے معززین کے مشورہ سے شب میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دار الحکومت تلمسان میں (تلمسان الجزائر کا ایک شہر ہے جو وہاں کی مشہور غلہ منڈی ہے) ایک عام دعوت کا اہتمام فرمایا کرتے تھے' جس میں بلا استثناء ہر خاص و عام کو شرکت کی اجازت ہوتی تھی' اُس محفل میں اعلیٰ قسم کے قالینوں کا فرش اور منقش پھولدار چادریں بچھائی جاتیں' سنہرے کار چوبی غلاموں والے گاؤ تکیے لگائے جاتے تھے' ستونوں کے برابر بڑے بڑے شمعدان روشن کئے جاتے تھے' بڑے بڑے دستر خوان بچھائے جاتے تھے' بڑے بڑے گول اور خوشنما نصب شدہ بخور دانوں میں بخور سلگایا جاتا تھا' جو دیکھنے والوں کو پگھلایا ہوا سونا معلوم ہوتا تھا' پھر تمام حاضرین کو رنگ برنگے لذیذ کھانے پیش کئے جاتے تھے' ایسا معلوم ہوتا تھا کہ موسمِ بہار میں رنگا رنگ پھول کھلے ہوئے ہیں' اُن کی رنگت کو دیکھ کر اُن کے کھانے کی خواہش دوبالا ہو جاتی تھی' آنکھیں اُن کی رنگینی کو دیکھ کر روشن ہوتی تھیں' اور اعلیٰ قسم کی خوشبوئیں بسائی جاتی تھیں' جن کی بھینی بھینی مہک مشامِ جان کو معطر کر رہی ہوتی تھی' تمام لوگوں کو درجہ بدرجہ بٹھایا جاتا تھا' حاضرین پر عظمت نبوت کا جلال و وقار چھایا رہتا تھا۔

Marfat.com

اس کے بعد بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیہ عقیدت پیش کرنے کے لئے مدحیہ قصائد پڑھے جاتے تھے اور ایسے موعظ اور نصائح کا سلسلہ جاری رہتا تھا جو لوگوں کو گناہوں سے برگشتہ کر کے عبادت واطاعت کی طرف راغب کرتے تھے۔ یہ سارے کام اس ترتیب سے ہوتے کہ حاضرین کو قطعاً تھکاوٹ یا اکتاہٹ کا احساس نہ ہوتا۔ اس روح پرور تقریب کے مختلف پروگراموں کو سن کر دلوں کو راحت ہوتی اور نفوس کو مسرت حاصل ہوتی۔

سلطان کے قریب شاہی خزانہ رکھا ہوتا جس کو ایک رنگ برنگی یمنی چادر سے ڈھانپا ہوا ہوتا۔ رات کے گھنٹوں کے برابر اُس میں دروازے ہوتے جب ایک گھنٹہ گزرتا تو اُس دروازے پر اتنی چوٹیں لگتیں جتنے بجے ہوتے۔ دروازہ کھلتا اور خادمہ نکلتی جس کے ہاتھ میں اِنعامات لینے والوں کی فہرست ہوتی' سلطان اُس کے مطابق انعام تقسیم کرتا اور یہ سلسلہ صبح کی اذان تک جاری رہتا۔

{ ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۵۰ از پیر محمد کرم شاہ الازہری ❖ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۲۴۵ از ڈاکٹر طاہر القادری ❖ }

{ ❖ محمد رسول اللہ: ۳۳ از شیخ محمد رضا ❖ }

-•❖ صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم ❖•-

بادشاہ ہمایوں کا میلاد منانا

ہمارے شیخ المشائخ مولانا زین الدین محمود ہمدانی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ ہے کہ سلطان زمان' خاقان دورانِ ہمایوں بادشاہ (اللہ تعالیٰ اس پر رحم وکرم کرے اور اس کو اچھا ٹھکانہ دے) نے ارادہ کیا کہ وہ بھی آپ کے ساتھ شامل ہو جائے اور اس سلسلہ میں اس کو شیخ کی مالی امداد کا موقع مل جائے لیکن شیخ نے اس کا انکار کر دیا اور یہ بات بھی رد کر دی کہ بادشاہ خود اُن کے پاس یہ مدد لے کر حاضر ہو' اللہ تعالیٰ رحمان کے فضل وکرم سے استغناء کا یہ عالم تھا' اب بادشاہ نے اپنے وزیر بیرم خان سے کہا کہ اس جگہ محفل میلاد کا اہتمام لازمی ہے اگرچہ تھوڑے وقت کے لئے ہی ہو' وزیر نے سن رکھا تھا کہ شیخ محفل میلاد کے علاوہ خوشی اور غمی کی کسی محفل میں شریک نہیں ہوتے' صرف محفل میلاد کی تعظیم کرتے ہیں۔ وزیر نے

Marfat.com

بادشاہ کو مشورہ دیا تو بادشاہ نے شاہانہ اسباب کے ساتھ تیاری کا فرمان جاری کیا کہ طرح طرح کے کھانے، مشروبات اور دوسرے لوازمات کا اہتمام کیا جائے اور یہ کہ علمی مجلس میں خوشبو کا بندوبست کیا جائے، بڑے بڑے اکابر اور عوام میں اعلان کر دیا گیا۔ شیخ بھی بعض دوستوں کے ہمراہ حاضر ہوئے، بادشاہ نے دست ادب سے لوٹا پکڑا اور اس کے ساتھ معاون اور وزیر نے طشت پکڑی، اس اُمید سے کہ شیخ کا لطف اور نظر عنایت حاصل ہو، دونوں نے شیخ محترم کے ہاتھ دھلائے، چونکہ دونوں نے اللہ اور اُس کے رسول اللہ ﷺ کے لئے تواضع کی، اس کی برکت سے ان کو عظیم مقام اور شان و شوکت حاصل ہوئی۔

﴿ المورد الروی فی المولد نبوی ﷺ ۱۴، از ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ ﴾

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

سلطان اورنگزیب عالمگیر اور میلاد شریف

سلطان اورنگزیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۰۸۴ھ میں دارالحکومت سے چلنے سے پیشتر ایک اہلکار حافظ رحمت خاں کو لاہور بھیجا کہ وہاں پہنچ کر میلاد شریف حضور ﷺ کا کماحقہٗ انتظام ۱۲ ربیع الاول کو کرے۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ ابھی ابھی شاہی مسجد اختتام کو پہنچی تھی۔ یہ جشن میلاد النبی ﷺ ایک طرح شاہی اہتمام کے ذریعے تعمیر مسجد کا اختتام تھا۔ چنانچہ یہ تقریب لاہور میں بادشاہ کے آنے پر ۱۲ ربیع الاول ۱۰۸۲ھ کو منعقد ہوئی جس کے بعد بادشاہ ۱۲ ربیع الثانی کو حسن ابدال پہنچا اور وہاں سے ۷ ربیع الثانی کو کابل روانہ ہوا جیسا کہ تاریخ میں لکھا ہے اور مآثر عالمگیری کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے۔ ﴿ روزنامہ نوائے وقت لاہور ۸۶۔۰۱۔۲۰ ﴾

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

ریاست ٹونک میں ایمان افروز محفل

''تہذیب نسواں'' کے ایڈیٹر مولوی سید ممتاز علی صاحب فرماتے ہیں کہ میرے بھانجے عزیز الشفیع صاحب نے جواب ضلع بنارس میں تحصیلدار ہیں، دربار ٹونک کی عید مولود

Marfat.com

شیرف کے باب میں مندرجہ ذیل مضمون لکھا:

مدت ہوئی ۱۹۰۴ء میں جب مولوی احمد شفیع صاحب مرحوم دربار ٹونک میں جوڈیشل ممبر تھے تو میرے بھانجے نے ان دنوں وہاں کی مجلس مولود شریف کا حال لکھ کر اپنی ہمشیرہ صاحبہ کے پاس بھیجا تھا جسے ہم تہذیبی بہنوں کے مزید آگاہی کے لئے یہاں دوبارہ درج کرتے ہیں:

آپا جان تسلیم: آج میں ریاست ٹونک کے میلاد شریف کا حال لکھتا ہوں۔ یہاں کا میلاد شریف قابل دید ہوتا ہے۔ حضور نواب صاحب بہادر بڑی دھوم دھام سے میلاد شریف پڑھواتے ہیں۔ سات دن تک مولود شریف کی وجہ سے کچہریاں بند رہتی ہیں۔ باغ میں ایک محل بنا ہوا ہے۔ اُس کے ایک کمرے میں چار ستون چاندی کے کھڑے ہیں۔ اُن پر پھولوں کی چھت پڑی ہوئی تھی۔ اور پھولوں ہی کی دیواریں تھیں۔ ان میں مولود شریف پڑھنے والے بیٹھتے تھے۔ روشنی کا انتظام قابل دید تھا۔ دس ہزار چھوٹی اور چھ سو بڑی لالٹینیں محل کی چھت میں تھیں۔ اگر کی بتیاں سلگانے کے لئے سونے کا ایک عجیب گلدستہ بنا ہوا ہے۔ اس میں سینکڑوں اگر کی بتیاں سلگتی تھیں۔ اور شمعدان سونے اور چاندی کے بنے ہوئے تھے۔ ان کے سوا جھاڑ، فانوس، ہانڈیاں وغیرہ بے شمار جل رہی تھیں۔ جس کی گرمی کے باعث محل اندر سے بہت تپ اُٹھتا تھا۔ محل کے آگے ایک بہت بڑا چبوترہ ایک فٹ اُونچا بنا ہوا ہے۔ جو فرش فروش سے آراستہ تھا۔ اس پر آٹھ نو ہزار آدمی آسانی سے بیٹھ سکتے تھے۔

ہم اور ابا جی محل میں جا کر بیٹھتے تھے۔ پردوں کے پیچھے سینکڑوں بیگمات بیٹھی میلاد شریف سُنا کرتی تھیں۔ عصر کے وقت سے مولود شریف کی محفل شروع ہوتی تھی۔ اور نماز مغرب کے بعد دو گھنٹے کی اجازت کھانا کھانے کی ملتی تھی۔ پھر نو بجے شب سے جلسہ شروع ہو جاتا تھا۔ کبھی دو بجے رات کو اور کبھی چار بجے رات کو ختم ہوتا تھا۔ حضور نواب صاحب نے خود ایک بڑی کتاب مولود شریف کی تصنیف فرمائی ہے۔ سات دن تک وہی کتاب پڑھ کر ختم کی جاتی ہے۔ اس کے بعد شعر اور مناجاتیں محفل میں خوش الحانی کے ساتھ پڑھی جاتی تھیں۔

Marfat.com

مولود شریف سننے کے لئے ہر روز چھ سات ہزار آدمی جمع ہوتے تھے۔ سب کو عطر ملا جاتا تھا۔ اور پھولوں کے ہار گلے میں پہنائے جاتے تھے۔ اور ان پر گلاب پاشی ہوتی تھی۔ ہر روز تین من برف آتی تھی۔ اور خدا جانے کتنے من لڈو حاضرین کو تقسیم ہوتے تھے جو فی آدمی دس دس لڈو ملتے تھے۔ بانٹنے والے کسی کو سات، کسی کو آٹھ لڈو دیتے تھے۔ باقی آپ اُڑا لیتے تھے۔ اس پر کسی نے نواب صاحب کو رپورٹ کردی۔ حضور نواب صاحب نے حکم دیا کہ آدھ آدھ سیر کا ایک لڈو بنایا جائے۔ جو ایک تھیلی میں رکھ کر فی آدمی بانٹا جاتا تھا۔

بعض آدمی مولود شریف سن کر حال کھیلتے۔ نعرے مارتے تھے۔ مجھے بھی حضور ولی عہد صاحب فرمانے لگے کہ عزیز تم بھی ایک نعرہ لگاؤ۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے دن نو بجے سے محفل شروع ہوکر چار بجے صبح کو ختم ہوئی۔ چار بجے صبح کو عین پیدائش کے وقت سو توپوں کی سلامی سر ہوئی۔ قیدی رہا کئے گئے۔ چاندی کی صُراحیوں اور چاندی کے کٹوروں میں پانی دیا گیا۔ برف کے طباق بھی چاندی کے تھے۔ اس کے سوا دودھ... شربت... کھجوریں... لڈو... اور چاندی کے ورقوں والے پان سب کو تقسیم کئے گئے۔

مردانہ محفلیں تو ہو چکی ہیں۔ اب محلوں میں بیگمات محفلیں کریں گی۔ ان میں بیگمات ہی شامل ہوں گی۔ (عزیز الشفیع، تہذیب ۲/ اپریل ۱۹۱۰ء)

﴿ رسائل میلاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم ۳۶۳ ﴾

﴿ صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم ﴾

مصلح اہل سنت، حضرت مولانا قاری محمد مصلح الدین صدیقی قادری رحمۃ اللہ علیہ ﴿م ۱۹۸۳ء حیدر آباد﴾ کی دکن میں سید تقی الدین صاحب سے ملاقات ہوئی، تو وہ بہت خوش ہوئے اور اپنے یہاں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسہ میں شرکت کی دعوت دی۔ اُس جلسہ میلاد میں کئی سالوں سے جناب مناظر احسن گیلانی ''عثمانیہ یونیورسٹی'' کے صدر شعبہ دینیات تقریر کرتے تھے اور سکندر آباد کی مسجد میں خطابت بھی کرتے تھے۔ سید تقی الدین صاحب کے گھر جس طرح میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا تھا، اُس کے بارے میں قاری صاحب نے

Marfat.com

جو تفصیل بیان کی وہ یہ ہے کہ

میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی تقریب میں نے کبھی نہیں دیکھی، فجر کے بعد ہی مرد اور عورتیں چھوٹے، بڑے سبھی تلاوت میں مشغول ہوتے، یہ سلسلہ گیارہ بجے تک رہتا، ظہر کے بعد سب لوگ مل کر سوا لاکھ مرتبہ درود شریف کا ختم پڑھتے، عصر کے بعد مہمانوں کی آمد ہوتی، حکومت دکن کے تمام عمائدین وہاں آتے کہ قاسم رضوی، نواب منظور یار جنگ اور نواب مقصود وغیرہ بھی آتے۔ پھر جلسہ شروع ہوتا، پہلے تلاوتِ قرآنِ مجید پھر حیدر آباد کے کچھ لوگوں کی ایک جماعت قصیدہ بردہ شریف پڑھتی، اُس کے بعد تقریر ہوتی، اس بار قاری صاحب کی تقریر ہوئی۔

﴿❖ تذکرہ مصلح اہلسنت :۱۱۱ از حضرت علامہ مولانا بدر القادری ❖﴾

-•❖❈﴿صلّی اللہ علی حبیبہٖ محمّدٍ وّآلہٖ وسلّم﴾❈❖•-

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ (میلاد شریف کی مقبولیت کا یہ عالم ہے) کہ بعض بوڑھی عورتیں چرخہ چلا کر اور سوت کات کر رقم جمع کرتی ہیں تاکہ محفل میلاد قائم کریں، علماء کرام و بزرگانِ دین کو مدعو کریں اور اس موقع پر اپنی قدرت و توفیق کے مطابق اُن کی ضیافت کریں۔ ﴿❖ المورد الروی فی المولد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ۹ از ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ ❖﴾

-•❖❈﴿صلّی اللہ علی حبیبہٖ محمّدٍ وّآلہٖ وسلّم﴾❈❖•-

حضرت شاہ سلیمان پھلواری رحمۃ اللہ علیہ نے میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محافل شروع کیں تو اُن کے بعد سید ممتاز علی نے خواتین کے مشہور مجلّے "تہذیب نسواں" کے ۲۵ دسمبر ۱۹۰۹ء کے شمارے میں عیدِ میلاد کو باقاعدہ منانے کی تجویز پیش کی۔ سید ممتاز علی نے لکھا..... اگر اہل اسلام جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے دن تمام ملک میں عام عید میلاد منانا شروع کر دیں تو بڑی خوشی اور نیکی کا کام ہوگا۔ بزرگوں کی یادگار کو قائم رکھنا اور ان کو تہواروں کی طرح منانا، دُنیا میں نیک دِلی اور خدا ترسی کی صفت پیدا کرتا ہے۔ میری اہلیہ مرحومہ نے بارہا اس تحریک کا ارادہ کیا، مگر افسوس کسی نہ کسی وجہ سے اس کا موقع نہ آیا، کیا ہی اچھا ہو اگر آئندہ سال سب تہذیبی بہنیں مولود شریف کے دِن عید میلاد منائیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں

Marfat.com

سے اِس رسم نیک کا ثواب عظیم پائیں۔ ۱۱، ۱۲ ربیع الاوّل کی درمیانی رات کو مکانوں پر روشنی کریں اور رات ۳ بجے سے اُٹھ کر صبح تک نوافل پڑھیں اور بعد طلوع آفتاب عید کی طرح نہا دھو کر کپڑے بدلیں، گھروں میں جلسے اور ضیافتیں کریں۔ ہمیں اُمید ہے کہ ہماری اور بہنیں بھی اِس تجویز کی تائید کریں گی اور اَب کے ربیع الاوّل میں تمام ہندوستان میں عید مولود بڑی دھوم دھام سے منائی جائے گی۔ ❁ روزنامہ ''اُمروز'' لاہور ❁ عید میلادُ النبی ﷺ ایڈیشن ۲۲ جولائی ۱۹۶۴ء:۶ / بحوالہ میلادِ مصطفی ﷺ:۲۱ / از راجہ رشید محمود ❁

-•• ❁ ﴿صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ﴾ ❁ ••-

خاص نسبت کے لحاظ سے اِنتظام

❁ ایک سو بارہ من دودھ کی سبیل اور ۶۳ کلو کا کیک، ۳۱۳ گولوں کی سلامی ❁

صوفی نسیم احمد نقشبندی مجددی عزیزی (محلّہ انصاریاں چنیوٹ) اپنی تصنیف لطیف ''تاجدارِ وادیٔ عزیز شریف'' میں رقمطراز ہیں......

حضور ﷺ کی آمد مبارک کی خوشی اور شکرانے میں ''میرے آقا و مولا شیخ کامل و اکمل محبوب المشائخ حضور قبلہ خواجہ صوفی محمد علی رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۱۸ تا ۱۹۸۲)'' نے ایک سو بارہ من دودھ جس میں بادام، پستہ اور تمام مغز شامل کئے ہوتے ہیں، نہایت لذیذ ٹھنڈے اور میٹھے دودھ کی سبیل لگاتے ہیں جس سے ہر خاص و عام دوست جی بھر کر سیراب ہوتا اور اَپنے دِل کی دُنیا میں خوشیاں سمیٹتا ہے، دودھ گویا اللہ کا نور ہے اور اللہ کے نورانی محبوب پاک ﷺ کی آمد پر نور کو تقسیم کرنا، اُس محبت کی عکاسی کرتا ہے کہ محبوب المشائخ کو اَپنے اللہ کے محبوب ﷺ سے کس قدر عشق و محبت ہے۔ لوگ ہر سال اَپنے گھروں میں چراغاں کر کے اور تمام عزیز و اَقارب، دوست، اَحباب کو دعوت دے کر اَپنی اور اَپنے بچوں کی سالگرہ مناتے ہیں، بڑی خوشیاں ہوتی ہیں، بڑی بڑی محفلیں سجائی جاتی ہیں، بڑے جشن منائے جاتے ہیں، لیکن قربان جاؤں محبوب المشائخ کی محبوب و عقیدت اور عشق لازوال کی اداؤں پر کہ آپ، اَپنے محبوب کریم، رؤف الرحیم ﷺ کی آمد مبارک پر ہر سال جشن مناتے ہیں اور آپکی عمر مبارک

Marfat.com

کی نسبت سے ۶۳ رکلو کا خوبصورت نہایت لذیز اور عمدہ کیک تیار کرتے ہیں، اور کیک کو گنبد خضریٰ کے خوبصورت نقشہ میں بنایا جاتا ہے، اور تمام دوستوں کو اُس کا تحفہ دیا جاتا ہے۔ ہر آدمی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد مبارک کی خوشی میں کیک بھی کھاتا ہے اور دودھ بھی پیتا ہے، پھر محفل کی باقاعدہ کاروائی تلاوتِ قرآنِ پاک سے شروع ہوتی ہے، قاری حضرات اپنی اپنی محبت سے صاحب قرآن کی بارگاہ میں قرأت کے تحفے پیش کرتے ہیں، نعت خوان حضرات بھی نہایت خوش الحانی کے ساتھ گلہائے عقیدت پیش حضور کرتے ہیں، علماء حضرات نہایت ذیشان خطابات سے احباب کے دِلوں کو منور کرتے ہیں۔ غرضیکہ ہر آدمی اپنی اپنی محبت و عقیدت کا اِظہار اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ پیش کرتا ہے۔ اصحابِ بدر کی تعداد کی نسبت سے ۳۱۳ گولوں کی سلامی دی جاتی ہے، سب سے آخر میں حضور محبوب المشائخ اس نعت پاک کو سن کر خود بھی لطف اندوز ہوتے ہیں اور تمام سنگی بھی عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں بے اختیار ہو کر رقص کرتے ہیں۔

سدا میلاد مناؤ، کملی والے دا .... رل مل سہرا گاؤ، کملی والے دا

ایہہ میلاد نبی سرور دا .... سارے نبیاں دے افسر دا

تسیں وی میلاد مناؤ، کملی والے دا .... سدا میلاد مناؤ، کملی والے دا

حوراں رل مل جشن مناون .... پاک نبی دے سہرے گاون

تسیں وی جشن مناؤ، کملی والے دا .... تسیں وی میلاد مناؤ، کملی والے دا

رل مل سہرا گاؤ، کملی والے دا .... سدا میلاد مناؤ، کملی والے دا

سدا میلاد مناؤ، کملی والے دا .... رل مل سہرا گاؤ، کملی والے دا

تاجدار وادیٔ عزیز شریف: ۲۹۹

وصلی اللہ علی حبیبہٖ محمد وآلہٖ وسلم

Marfat.com

میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اہلِ برزخ کے لئے عید

پروفیسر باغ حسین کمال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربارِ اقدس میں باریابی کے بھی کئی درجے ہیں۔ اوّل یہ کہ دِن رات اُس کی روح وہیں مقیم رہے... دوم یہ کہ صبح و شام حاضر ہو... سوم یہ کہ ہفتہ میں ایک بار... چہارم یہ کہ میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر باریابی کی اِجازت ملے۔ اہل برزخ کے لئے میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا موقع عید کی کیفیت رکھتا ہے۔ اُس روز اللہ ربُ العزت کی طرف سے اَرض و سمٰوٰت، عرش اور بالاتر مقامات، بلکہ ساری کائنات کو آراستہ و پیراستہ کرنے کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ آرائش وزیبائش دِیدنی ہوتی ہے۔ مگر اہل کشف میں سے بھی چند خوش نصیبوں کو ہی یہ جلوے دکھائے جاتے ہیں۔ ﴿ حالِ سفر: ۸۴ ﴾

فائدہ: یعنی عید میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر تمام اہلِ برزخ کو دربارِ اقدس میں جانے کی اجازت ملتی ہے۔ کتنا خوش کن موقع ہوتا ہے، اللہ کریم ہمیں اِن سے پورا پورا فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آج محبوبِ خدا کی عید ہے.......... عید ہے اہل برزخ کی عید ہے

پروفیسر محمد اکرم مدنی لکھتے ہیں کہ یہ موقع اِتنا عظمت و رفعت اور اِنعام و اِکرام والا ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میلاد منانے والوں اور شرکت کرنے والوں کو خصوصی اِنعامات عطا فرماتے ہیں اور یہ اِنعامات اِتنے عظیم الشّان اور گراں قدر ہوتے ہیں کہ اِس موقع کے علاوہ کسی اور عبادت و ریاضت پر نہیں ملتے۔ ہمارا اَپنا تجربہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ عید میلاد کے موقع پر اَپنے غلاموں کو اَپنے لطف و کرم سے اَیسا نوازتے ہیں کہ اِس کی تفصیل کے لئے اَلفاظ ناپید ہیں۔

ایک بات ذہن نشین کرلیں کہ محافل میلاد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پیاری و محبوب ہوتی ہیں۔ اِس لئے اِن کا اَز حد اَدب و اِحترام کریں۔ یہ محفلیں اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

Marfat.com

رُوبرو پیش کی جاتی ہیں۔ لیکن شرکاء کو معلوم نہیں ہوتا اور وہ کوئی ایسی حرکت کر دیتے ہیں جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگوار گزر جاتی ہے۔ اگر محفل منعقد کرنے والا کوئی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت لاڈلا ہو تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بنفس نفیس تشریف لاتے ہیں اور رونق کو دوبالا فرماتے ہیں، لیکن ہر محفل میلاد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لاتے' کیونکہ یہ اُن کی شان سے بہت وراء ہے۔ الحمدللہ مجھے ایسی بہت سی محافل میں شرکت کرنے کا موقع ملا' جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف فرما تھے۔ ﴿معجزات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۹۳ از پروفیسر محمد اکرم مدنی﴾

آؤ مشتاقانِ محفل ، محفلِ میلاد میں = رحمتیں بے حد ہیں نازل' محفلِ میلاد میں

ذِکرِ حق ' نعت پیمبر' اجتماع مومنین = جمع ہیں یہ سب فضائل' محفلِ میلاد میں

قاری میلاد جب اُٹھ کر لگے پڑھنے سلام = سب اُٹھے محفل کی محفل' محفلِ میلاد میں

کچھ تو اِس محفل میں پایا ہے جو یوں اَدب سے = سر کے بل آتا ہے بیدلؔ' محفلِ میلاد میں

﴿صلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ وسلم﴾

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دی محفل سجا کے ویکھ نیڑے مشکل کوئی رہوے تے پھر آکھیں

خرچ کرتوں عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُتے تیرا مُل نہ پووے تے پھر آکھیں

اوہدے رستے تے چل تے سہی دور منزل جے رہوے تے پھر آکھیں

دُنیا دی گل مستانیاں اک پاسے بھیڑ قبر وچ جے تے پھر آکھیں

﴿فیضان انیس: ۱۳۳﴾

Marfat.com

نعت خوانی کا انعام

حضور نبی کریمؐ سرورِ کائنات ﷺ خود محفل میں بیٹھتے تھے اور اپنی محفل نعت منعقد کرواتے تھے۔ سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کو فرماتے کہ حسان ہم اپنی محفل میں نیچے بیٹھتے ہیں تو نعت سنا' چنانچہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ ' حضور ﷺ کی شان میں نعتیہ اشعار کہتے۔ حدیث صحیح ہے کہ حضور ﷺ دُعا فرماتے کہ یا اللہ! جب تک حسان میری نعت پڑھتا رہے جبرائیل امین کو اس کی مدد کے لیے مقرر فرمادے' ملاحظہ فرمائیں:

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں:

کان رسول اللہ ﷺ بضع لحسان منبرا فی المسجد یقوم علیه قائماً یفاخر عن رسول اللہ ﷺ او قالت ینافع عن رسول اللہ ﷺ ۔

''حضور نبی اکرم ﷺ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد نبوی میں منبر رکھواتے' وہ اس پر کھڑے ہوکر رسول اللہ ﷺ کے متعلق (کفار و مشرکین کے مقابلہ میں) فخریہ شعر پڑھتے یا فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا دفاع کرتے۔''

حدیث شریف میں واردلفظ ''کَانَ'' اس امر کی خبر دیتا ہے کہ یہ واقعہ بار بار ہوا اور یہ آپ ﷺ کا معمول تھا۔ آپ ﷺ ہمیشہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو مسجد نبوی میں منبر پر بلاتے اور وہ حضور ﷺ کی شان میں نعت پڑھتے اور کفار کی ہجو میں لکھا ہوا کلام سناتے۔ اس سے آپ ﷺ کی عظمت وشوکت اور علومرتبت کا پتہ چلتا ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مزید بیان فرماتی ہیں کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی نعت پڑھتے تو آپ ﷺ خوش ہوکر فرماتے:

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یؤیّد حسان بروح القدس ما یفاخر أو ینافح عن رسول اللہ ﷺ ۔ (ترمذی۔ مسند احمد۔ حاکم المستدرک' ابو یعلی)

''بے شک اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعے حسان کی مدد فرماتا ہے جب کہ وہ اللہ

Marfat.com

کے رسول کے متعلق فخریہ اَشعار بیان کرتا ہے یا (اَشعار کی صورت میں) ان کا دفاع کرتا ہے"

اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہوئے سنا:

ان روح القدس لا یزال یو یدك ما نافحت عن اللّٰہ و رسولہ ...... هجاهم حسان فشفى و اشتفى۔

"بے شک روح القدس (جبرئیل امین) تمہاری مدد میں رہتے ہیں، جب تک تم اللہ اور اس کے رسول کا دفاع کرتے ہو...... حسان نے کافروں کی ہجو کی، (مسلمانوں کو) تشفی دی اور خود بھی تشفی پائی"۔ ﴿مسلم شریف ☆ بیہقی شریف﴾

-•❖❄﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ﴾❄❖•-

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف جارہے تھے، قافلہ میں سے ایک شخص نے میرے بھائی عامر ابن اکوع سے جو کہ بلند پایہ شاعر تھے کہا کہ آج آپ ہمیں اپنا کچھ کلام سنائیں۔ وہ اُونٹ سے اُترے اور شعر پڑھنے لگے، جن میں سے دو یہ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ لَوْ لَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا ...... وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَاغْفِرْ فِدًى لَكَ مَا اقْتَفَيْنَا ...... وَثَبِّتَ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا

ترجمہ:- اے ہمارے پروردگار! اگر تو (اپنا محبوب ہمارے درمیان بھیج کر) ہمارے شامل حال نہ ہوتا تو ہم ہرگز ہدایت نہ پاسکتے، نہ ہی ہم (ایمان کی) تصدیق کرتے اور نہ نماز قائم کرسکتے، میں تجھ پر فدا، تو ہماری خطائیں معاف فرما جب تک ہم تقویٰ اختیار کئے ہوئے ہیں، اور جب دُشمن سے ہمارا سامنا ہو تو ہمیں ثابت قدمی عطاء فرما۔

یہ اشعار سن کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مَنْ هٰذَا السَّائِقُ" یہ اونٹنی چلانے والا (اور میری نعت کہنے والا) کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: "عَامِرُ ابْنِ الْاَكْوَعِ" عامر بن اکوع ہیں۔ "فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ

Marfat.com

تعالیٰ اِن پر رحمت (نازل) فرمائے۔

﴿صحیح بخاری شریف ☆ صحیح مسلم شریف ☆ بیہقی شریف ☆ طبرانی شریف﴾

-•❖❊﴿صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ﴾❊❖•-

حضرت سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نعتیہ اشعار پڑھے، جن میں ایک شعر اس طرح تھا:

ان الرسول لنور یستضاء بہ

و صارم من سیوف اللّٰہ مسلول

''بے شک یہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں، جن سے روشنی اخذ کی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی شمشیروں میں سے برہنہ شمشیر ہیں''

یہ شعر سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کو اپنی چادر عنایت فرمائی۔

ابن قانع بغدادی (م ۳۵۱ھ) روایت کرتے ہیں کہ کعب رضی اللہ عنہ نے یہ شعر پڑھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چادر عنایت فرمائی جسے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی اولاد سے مال کے بدلہ خرید لیا، یہی وہ چادر تھی جسے خلفاء عیدوں کے موقع پر پہنتے تھے۔

﴿المستدرک للحاکم جلد سوم ☆ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد دھم ☆ البدایہ والنہایہ﴾

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ نعت سن کر نعت خواں کو نذرانہ کے طور پر کچھ دینا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے۔

-•❖❊﴿صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ﴾❊❖•-

حضرت محمد ابوالمواہب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے مجلس میں یہ نعت پڑھی......

مُحَمَّدٌ بَشَرٌ لَا كَالْبَشَرِ...... بَلْ هُوَ يَاقُوتٌ بَيْنَ الْحَجَرِ

ترجمہ: پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل کوئی بشر نہیں

آپ تو ایسے شان والے ہیں جیسے پتھروں میں یاقوت

Marfat.com

تو مجھے نبی پاک ﷺ کی زیارت ہوئی اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا......

"قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِكُلِّ من قَالَهَا مَعَكَ"

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تجھے اور تیرے ساتھ جتنے یہ "نعت شریف پڑھنے والے تھے" سب کو بخش دیا

اُس کے بعد حضرت ابوالمواہب رحمۃ اللہ علیہ اپنے آخری دم تک ہمیشہ ہر مجلس میں یہ نعت شریف پڑھتے رہے۔ ﴿ طبقات کبریٰ: ۲/۶۹ ﴾

خوشا چشم کو بنگرد مصطفےٰ را...... خوشا دل کہ دارد خیال محمد (ﷺ)

﴿ تفسیر روح البیان مترجم پارہ ۲۶: ۳۴۸ ﴾

اِس سے ہماری محافل نعت کا وہ طریقہ خوب ثابت ہوتا ہے کہ جس میں نعت خوان اپنی خوانی میں سامعین کو بعض اشعار میں اپنے ساتھ کر لیتا ہے، اس سے ہم سب کو اس طرح صلہ نصیب ہونے کی اُمید ہوتی ہے، جیسے شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کو نصیب ہوئی۔

﴿ نعت خوانی عبادت ہے: ۳۰ ﴾

صلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ وسلم

اخیر عمر ۱۰۰ سال تک دانت دُرست رہے

عرب کے مشہور شاعر حضرت نابغہ جعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دو سو (۲۰۰) اشعار پر مشتمل طویل قصیدہ پڑھا۔ جب انہوں نے درج ذیل اشعار پڑھے:

ولا خير في حلم اذا لم يكن له ...... بوادر تحمي صفوه ان يكدرا

ولا خير في جهل اذا لم يكن له ...... حليم اذا ما اورد الامر اصدرا

(اس حلم میں کوئی خیر نہیں جب تک کہ اس کے ساتھ غصہ کی گرمی نہ ہو جو اس کے صاف ہونے کو گدلا ہونے سے بچائے اور اس جہالت میں کوئی خیر نہیں جب تک کہ اس کے ساتھ کوئی حلم والا نہ ہو جو کوئی معاملہ شخص آنے پر (اس سے) روکے۔

Marfat.com

تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر انہیں یہ دعا دی:

لَا یَفْضُضِ اللّٰہُ فَاکَ اَیْ لَا یُسْقِطُ اللّٰہُ اَسْنَانَکَ (بیہقی شریف)

ترجمہ: اللہ تمہارے منہ کی مہر نہ توڑے

یعنی تمہارے دانت نہ گریں اور منہ کی رونق نہ بگڑے۔

اس حدیث کے راوی بیان کرتے ہیں کہ باوجودیکہ حضرت نابغہ جعدی رضی اللہ عنہ کی عمر ۱۰۰ سال کی ہو گئی تھی لیکن اُن کے کل کے کل دانت صحیح و سالم تھے اور اولے کی طرح سفید تھے۔ راویانِ حدیث نے یہاں تک اپنا مشاہدہ بیان کیا ہے کہ "اِذَا سَقَطَ لَہٗ سِنٌّ بَنَتَتْ لَہٗ اُخْـرٰی" (دارقطنی) جب اُن کا کوئی دانت گر جاتا تو بڑھاپے میں بھی اُس کی جگہ نیا دانت نکل آتا۔ یہ سراسر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کی برکت تھی کہ نعت پڑھنے والے کے منہ کی خوبصورتی زندگی کی آخری سانس تک برقرار رہی۔

❖ الوفاء باحوالِ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ☆ اُسد الغابہ ☆ الاصابہ فی تمیز الصحابہ ☆ مواہب اللدنیہ ❖

❖ مقامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۵۸/ از علامہ ارشد القادری ❖

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو چادر اور شفایابی کا تحفہ

صاحب "قصیدہ بردہ" امام شرف الدین بوصیری (۶۰۸-۶۹۶ھ) کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ وہ اپنے زمانے کے متبحر عالم دین، شاعر اور شہرۂ آفاق ادیب تھے۔ اللہ رب العزت نے آپ کو بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا تھا جن کی بناء پر امراء و سلاطین وقت آپ کی بہت قدر کرتے تھے۔ ایک روز جا رہے تھے کہ سرِ راہ ایک نیک بندۂ خدا سے آپ کی ملاقات ہو گئی، انہوں نے آپ سے پوچھا: بوصیری! کیا تمہیں کبھی خواب میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی ہے؟ آپ نے اس کا جواب نفی میں دیا لیکن اس بات نے ان کی کایا پلٹ دی اور دل میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کا جذبہ اس قدر شدت اختیار کر گیا کہ ہر وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال میں مستغرق رہنے لگے۔ اسی دوران میں

Marfat.com

آپ نے چند نعتیہ اشعار بھی کہے۔

پھر اچانک ان پر فالج کا حملہ ہوا جس سے ان کا آدھا جسم بیکار ہو گیا' وہ عرصہ دراز تک اس عارضہ میں مبتلا رہے اور کوئی علاج کارگر نہ ہوا۔ اس مصیبت و پریشانی کے عالم میں امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں خیال گزرا کہ اس سے پہلے تو دُنیاوی حاکموں اور بادشاہوں کی قصیدہ گوئی کرتا رہا ہوں کیوں نہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں ایک قصیدہ لکھ کر اپنی اس مرض لادوا کے لئے شفا طلب کروں؟ چنانچہ اس بیماری کی حالت میں قصیدہ لکھا۔ رات کو سوئے تو مقدر بیدار ہو گیا اور خواب میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت شرف یاب ہوئے۔ عالم خواب میں پورا قصیدہ آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھ کر سنایا۔ امام بوصیری کے اس کلام سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس درجہ خوش ہوئے کہ اپنی چادر مبارک ان پر ڈالی اور اپنا دستِ شفاء پھیرا' جس سے دیرینہ بیماری کے اثرات جاتے رہے اور وہ فوراً تندرست ہو گئے۔ اگلی صبح جب آپ اپنے گھر سے نکلے تو سب سے پہلے جس شخص سے آپ کی ملاقات ہوئی وہ اس زمانے کے مشہور بزرگ حضرت شیخ ابوالرجاء تھے۔ انہوں نے امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو روکا اور درخواست کی کہ وہ قصیدہ جو انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں لکھا ہے اُنہیں بھی سنائیں۔ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ کون سا قصیدہ؟ انہوں نے کہا: وہی قصیدہ جس کا آغاز اس شعر سے ہوتا ہے:

اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٖ
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُّقْلَۃٍ بِدَمٖ

ترجمہ:- کیا تو نے ذی سلم کے پڑوسیوں کو یاد کرنے کی وجہ سے گوشہ چشم سے بہنے والے آنسو کو خون سے ملا دیا ہے؟

آپ کو تعجب ہوا اور پوچھا کہ اس کا تذکرہ تو میں نے ابھی تک کسی سے نہیں کیا' پھر آپ کو کیسے پتہ چلا؟ انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم جب آپ یہ قصیدہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشی کا اظہار فرما رہے تھے تو میں بھی اسی مجلس میں ہمہ تن گوش اسے سن رہا تھا۔ اس کے بعد یہ واقعہ مشہور ہو گیا اور اس قصیدہ کو وہ شہرتِ دوام ملی کہ آج تک

Marfat.com

اس کا تذکرہ زبان زدِ خاص وعام ہے اور اس سے حصولِ برکات کا سلسلہ جاری ہے۔

قصیدہ بردہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ سے خوش ہوکر اپنی چادر مبارک ان کے بیمار جسم پر ڈالی اور اپنا دست شفاء پھیرا جس کی برکت سے وہ فوراً شفایاب ہوگئے۔ لہٰذا اس چادرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے اس قصیدہ کا نام "قصیدہ بردہ" مشہور ہوا۔ (خرپوتی 'عصیدۃ الشھدۃ قصیدۃ لبردۃ)

-•❖❁﴿صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ﴾❁❖•-

نعت شریف کی برکت...... گرامی کی بخشش

میر محبوب علی خاں مرحوم نظام دکن کے اُستاد ملک الشعراء شیخ غلام قادر گرامی کی یہ نعت ایک تاریخی حیثیت رکھتی ہے۔ گرامی نے اپنے انتقال کے وقت اپنے ایک عزیز دوست سید محمد باقر افسر مال کے نام بند لفافے میں ایک خط چھوڑا تھا۔ اتفاق سے اُن دنوں سید محمد باقر دَورے پر باہر گئے ہوئے تھے۔ جب وہ واپس آئے تو اُنہیں گرامی کا یہ خط دیا گیا۔ اس خط میں یہ وصیّت کی گئی تھی کہ منسلکہ نعت میرے ساتھ دفن کی جائے۔ لیکن گرامی کی تدفین ہوچکی تھی اور اِس نعت کو اُن کے ساتھ دفن کرنے کی کوئی صورت نہ رہی تھی۔ چند روز بعد گرامی اپنی بیگم کے خواب میں آئے اور کہا کہ وہ نعت میرے ساتھ تو دفن نہیں کی جا سکی، اب اُسے میری قبر پر کندہ کرادیا جائے۔ چنانچہ ہوشیار پور (مشرقی پنجاب) میں گرامی کے لوحِ مزار پر یہ نعت کندہ کرادی گئی، جس کے بعد گرامی نے اپنے ایک عزیز کو خواب میں بتایا کہ اِس نعت کی بدولت میری مغفرت ہوگئی ہے۔ وہ نعت یہ ہے......

بلا در ہر شکن پیچیدہ زُلفِ نیم تابش را = اجل در یک گریباں ست چشمِ نیم خوابش را

گرامی را بمجلس آں پری وُ زدیدہ دیدامشب = بلا گرداں روم پنہاں نگاہِ انتخابش را

بگیرم دامنِ آں سیّدِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم در محشر = کہ محشر برنتابد تابِ حُسنِ بے حجابش را

شبے درخانہء زیں آں امامِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم آمد = قضا گیرد عنانش را قدر گیرد رکابش را

قضا گیرد، قدر گیرد، ازل گیرد، ابد گیرد = رکابش را عنانش را، عنانش را رکابش را

Marfat.com

سوارِ برق شد ماہے فلک آمد عناں گیرش = برکابش بوسہ بر پا زد ملک بوسہ رکابش را

گرامی در قیامت آں نگاہِ مغفرت خواہد

کہ در آغوش گیرد جرم ہائے بے حسابش را

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمدٍ وّ آلہٖ وسلّم

نعت شریف سنتے سنتے جان دے دی

ثناء خوانِ مصطفیٰ حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چند سال پہلے کراچی میں پیرِ طریقت حضرت جناب محمد فاروق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں مجلس نعت خوانی میں عزیز محترم حافظ طاہر رحمانی المعروف بجلی صاحب نے ایک نعت پڑھی جس کا مطلع تھا!

گھٹاؤ اشک برساؤ مدینہ یاد آیا ہے

سماں ساون کا دکھلاؤ مدینہ یاد آیا ہے

حافظ صاحب یہ نعت پڑھ رہے تھے کہ پیر صاحب کے ایک میمن مرید نے فریاد کرتے ہوئے کہا!

مدینہ یاد آیا ہے...... مدینہ یاد آیا ہے

اس کے ساتھ ہی اُس نے اپنا سر اپنے شیخ کے زانو پر رکھ دیا' حافظ صاحب نے نعت ختم کرلی تو پیر صاحب نے اُس شخص کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اسے اُٹھالو یہ مدینہ منورہ کی خوشگوار فضاؤں میں پہنچ چکا ہے۔

جب دوسرے مریدوں نے اُسے اُٹھانا چاہا تو دیکھا کہ وہ اس دارِ فانی سے جنت الفردوس کی طرف روانہ ہو چکا ہے۔

﴿خطباتِ چشتیہ حصہ اول:۵۲﴾

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمدٍ وّ آلہٖ وسلّم

Marfat.com

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی اک عاشقہ

مزید فرماتے ہیں کہ ایسے ہی جامع مسجد صدیقیہ پیپلز کالونی فیصل آباد کے خطیب اور بانی حضرت مولانا اللہ بخش صاحب مدظلہ العالی کی زوجہ محترمہ بی بی آمنہ رحمۃ اللہ علیہا حج کی درخواست منظور نہ ہونے کی وجہ سے حج پر نہ جاسکیں۔ تو اُنہوں نے ایک یہی مطلع پڑھنا شروع کر دیا۔

گھٹاؤ اشک برساؤ مدینہ یاد آیا ہے
سماں ساون کا دکھلاؤ مدینہ یاد آیا ہے

وہ نیک بخت اور خوش نصیب عالم بیقراری میں یہ نعت پڑھتی جارہی تھی اور اُس کی آنکھوں سے اشکوں کا سیلاب جاری تھا' اچانک اُس نے تڑپ کر کہا! مدینہ یاد آیا ہے... مدینہ یاد آیا ہے اور اس کے ساتھ ہی اُس خوش نصیب کی روح ملکۂ مملکتِ تقدس سیدہ آمنہ علیہا السلام کی غلامی کے لئے جنت الفردوس کو روانہ ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

سامعین کرام! آپ کے ذوق کو دوبالا کرنے کے لئے پوری نعت پیشِ خدمت ہے۔

گھٹاؤ اشک برساؤ مدینہ یاد آیا ہے
سماں ساون کا دکھلاؤ مدینہ یاد آیا ہے
تڑپ کر اے دلِ بے تاب تڑپا دے زمانے کو
جلا دو بجلیو آ کر خوشی کے آشیانے کو
مجھے کچھ اور تڑپاؤ' مدینہ یاد آیا ہے
گھٹاؤ اشک برساؤ مدینہ یاد آیا ہے
نہ چھیڑو واعظو جنت کے لالہ زار کی باتیں
سُناؤ آج بس مجھ کو دیارِ یار کی باتیں
مجھے کُچھ اور تڑپاؤ مدینہ یاد آیا ہے
گھٹاؤ اشک برساؤ مدینہ یاد آیا ہے

Marfat.com

خدا کے واسطے روکو نہ مجھ کو آج رونے دو
مرے اشکوں کو بہنے دو مجھے بیتاب ہونے دو
مجھے اب کچھ نہ سمجھاؤ مدینہ یاد آیا ہے
گھٹاؤ اشک برساؤ مدینہ یاد آیا ہے
تصور میں مرے رہنے بھی دو رنگین فضاؤں کو
محمد کے شہر کو گنبدِ خضرا کی چھاؤں کو
نہ اب صائم کو بہلاؤ مدینہ یاد آیا ہے
سماں سان کا دکھلاؤ مدینہ یاد آیا ہے

خطباتِ چشتیہ حصہ اوّل: ۵۶

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَسَلَّم

سیالکوٹ، پسرور روڈ پر دھیرا سندھا کے قریب گھمن ہاؤس میں حاجی محمد نعیم چوہان کی میزبانی میں منعقد ہونے والی چھٹی سالانہ ''کل پاکستان محفل نعت'' میں عالمی شہرت یافتہ نعت خواں سید محمد فصیح الدین سہروردی بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں نعت شریف کا ہدیہ پیش کر رہے تھے، جب آپ اِس مصرع پر پہنچے کہ......

''آقا تیری نعت سُنتے سُنتے میری جان نکل ہی جائے''

تو ایک عاشق رسول اور محافل نعت کی روح محمد ریاض بٹ کی روح پرواز کر گئی۔ محمد ریاض کو ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں موضع ہندل کے مقامی قبرستان میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

روزنامہ جنگ منگل ذیقعد، ۲۸ ۱۴۲۸ھ/ ۲۷ نومبر ۲۰۰۷ء/ ۱۴ مگھر ۲۰۶۴ ب

ماہنامہ رضائے مصطفےٰ ﷺ گوجرانوالہ، ذوالحجہ ۱۴۲۸ھ/ دسمبر ۲۰۰۷ء

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَسَلَّم

Marfat.com

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں شرکت کی ترغیب

اپنے اپنے گھروں پر چراغاں کے علاوہ بھی مسلمان بھائیوں کے گھروں میں چراغاں کروائیں، دوسروں کو بھی ترغیب دیں، یکم ربیع الاول سے بارہ ربیع الاول تک صرف گھروں کی سطح پر چھوٹی چھوٹی فیملی محفل میلاد کا اِنعقاد کریں (جو کہ حسب استطاعت ہو)

علامہ یوسف بن علی بن زریق شامی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق علامہ ابن ظفر فرماتے ہیں کہ میں نے اُن سے سنا کہ وہ مصر کے شہر حجاز میں اپنے گھر جہاں وہ محفل میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اِنتظام کرتے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیس سال قبل زیارت کی تھی۔ میرا ایک دِینی بھائی شیخ اَبوبکر الحجار تھا، میں نے دِیکھا گویا کہ میں اور یہ ابوبکر دونوں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہیں، چنانچہ ابوبکر نے اپنی دَاڑھی پکڑی اور اسے دو حصوں میں تقسیم کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی کلام کیا، جسے میں نہ سمجھ پایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے جواب دِیتے ہوئے اِرشاد فرمایا: اگر یہ نہ ہوتا تو یہ آگ میں ہوتی اور میری جانب متوجہ ہو کر فرمایا: میں تجھے ضرور سزا دوں گا۔ آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس وجہ سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تا کہ تم میلاد شریف اور سنتوں کو نہ چھوڑو۔ شیخ یوسف بن علی فرماتے ہیں۔ چنانچہ میں بیس سال سے آج تک یہ عمل اَپنا رہا ہوں، علامہ اِبن ظفر کہتے ہیں کہ میں نے اِنہی شیخ یوسف سے سنا ہے کہ مَیں نے اَپنے بھائی ابوبکر حجار سے، اُنہوں نے منصور نشار سے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے (شیخ یوسف کے) متعلق فرمایا کہ اُسے کہو کہ وہ میلاد شریف ترک نہ کرے، تمہیں اِس سے غرض نہیں، کہو وہ اس سے کچھ کھائے یا نہ کھائے۔ ﴿ سبل الھدیٰ والرشاد جلد اوّل صفحہ نمبر ۳۶۳ ﴾

Marfat.com

میلاد منانے کا انقلابی انداز

جب حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا اپنے شوہر حضرت حارث رضی اللہ عنہ سمیت اپنے قبیلے کی اور عورتوں کے ساتھ مکہ مکرمہ تشریف لائیں۔ سواری کے کمزور ہونے کی وجہ سے سب سے بہت پیچھے رہ گئی تھیں۔ واپسی پر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے تو سواریاں ایسے چالاک و طیار ہوگئیں کہ سب سے آگے نکل گئیں۔ دوسری دائیاں حیران تھیں کہ سواری اگر وہی ہے تو اب اتنی تیز کیوں ہے۔ اس میں یہ نکتہ بھی پوشیدہ ہے ترقی و عظمت کا انحصار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت پر ہے۔ جو قوم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو اپنے نفس پر اور فکر و عمل پر سوار کرلے گی اقوامِ جہاں سے آگے نکل جائے گی اور یونہی جو فرد آپ کی تعلیمات و ہدایت کو اپنے نفس پر سوار کرلے گا دوسرے افراد کے مقابلے میں امتیازی حیثیت سے آگے نکل جائے گی۔ بات صرف محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستگی کی ہے۔ ہماری اجتماعی و انفرادی ترقی کا انحصار آپ کی اتباع پر ہے۔ حضور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم امام الکل ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت امام الامم' جو ان کا ہو جائے گا سب اس کے ہو جائیں گے۔ خدائی بھی اور خدا بھی۔ اقبال فرماتے ہیں خداوند کریم کا یہی اعلان ہے۔

کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

دُنیا کی پیشوائی و رہنمائی کا عظیم منصب آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری اُمت کے لئے ہے۔ اس کا ظہور تب ہوگا' جب اُمت اپنے مقام سے آشنا ہوگی اور غلامی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تقاضے پورے کرے گی۔ میلاد کے منکرین اسے کیا سمجھ سکتے ہیں۔ ان کی منفی سوچ کا منشا ہی کچھ اور ہے۔ ہاں میلاد منانے والوں کو اس نکتے پر غور کرنا چاہئے کہ اصل میلاد اور روحِ میلاد یہی ہے

اگر خدانخواستہ کوئی شخص جھنڈیاں لگا کر' جلوس نکال کر اور کچھ نعروں کا اہتمام کر کے یہ سمجھتا ہے کہ میلاد منانے کا حق ادا ہوگیا ہے تو وہ شدید غلط فہمی کا شکار ہے۔ اس قسم کے انداز

Marfat.com

بھی ضروری ہیں کہ ان سے حضور پر نور صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ مگر اس کی روح تو یہ ہے دامنِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے سچی اور مکمل وابستگی اختیار کی جائے اور قوم میں یہ شعور پیدا کیا جائے کہ دُنیا و آخرت کی کامیابی کا دار و مدار نبی آخر الزمان صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبت و اطاعت پر ہے۔ حضور صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبت جانِ ایمان اور آپ کی اطاعت اصل اسلام ہے۔ خیال فرمایئے اللہ کے حبیب پاک صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے دُنیا میں قدم رکھتے ہی گویا اپنے مستقبل کے پروگرام اور برپا ہونے والے انقلاب اور اس کی افادیت کا اعلان کر دیا اور اس کے باوجود میلاد منانے والوں کو عمر بھر آئینِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور اس کی عظمت و برکت کا احساس نہ ہو کتنی تکلیف دہ بات ہے۔

ہاں ہاں! اے میلاد رحمۃ للعالمین منانے والے خوش نصیب مسلمانو! واقعات کی ایک ایک شق پر غور کرو اور جشن میلاد اس طرح مناؤ کہ تمہاری سیرت اُسوۂ حسنہ کی شعاعوں سے مستنیر ہو۔ تمہاری صورت جمال والضحیٰ کے انوار و تجلیات کا پرتو ہو۔ تمہاری زبان ہی نہیں دل بھی اور تمہارا ظاہر ہی نہیں باطن بھی جھوم جھوم کر سرکارِ ابد قرار صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نام نامی پر قربانی ہو رہا ہو۔ سراپا خیر صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ذکر خیر سن کر تمہارا وجود بزم وجود کے لئے پیغام خیر بن گیا ہو۔ تمہاری فکر نور کے سانچے میں ڈھل جائے اور عقل نے عشق کی چادر اوڑھ لی ہو۔ آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے تشریف لاتے ہی مشارق و مغارب چمک اُٹھیں اور شمال و جنوب جگمگا اُٹھیں۔ تو کیسا غضب ہے کہ ہم انہیں کا میلاد منانیوالے خود ظلمت فکر اور ظلمت عمل میں اسیر ہوں، جس مطلع نور صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے دھرتی پہ قدم دھرتے ہی ساری دُنیا کو بقعۂ نور بنا دیا ہو۔ کیا قیامت ہے اُس کے اُمتی عقل علم کا نور تلاش کرنے کے لئے دوسروں کے دروازوں پر دستک دیں حالانکہ اپنے نور کا میلاد منانے کے ناتے سے اب نور کی نشر و اشاعت ہمارے ذمے ہے۔ آج ضرورت ہے اس طرح میلاد منانے کی کہ دُنیا سے ظلم و ستم کا قلع قمع کر دیں۔ آج ضرورت ہے اس طرح میلاد منانے کی کہ انسانوں کو انسانوں کا غلام بنانے والے سارے فلسفے حرفِ غلط کی طرح مٹا دیئے جائیں۔ آج ضرورت ہے اس طرح میلاد منانے کی کہ زمین عدل و مساوات سے بھر جائے۔ آج ضرورت ہے اس طرح میلاد منانے کی کہ کس نباشد در جہاں محتاج کس یعنی دُنیا میں کوئی کسی کا محتاج نہ رہے۔

Marfat.com

ہاں ہاں! اے سچے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سچے غلامو! اُٹھو اور حرص و ہوس کے آتش کدے بجھا دو' اُٹھو اور رنگ و نسل اور زبان کے بت اوندھے منہ گرا دو' اُٹھو اور غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے مجبور و مقہور انسانوں کے لئے آزادی کا پیغام بن جاؤ' اٹھو اور دُنیا بھر کے باطل پرستوں' انصاف دشمنوں' ستم کیشوں اور دہشت گردوں کے خلاف سیف من سیوف اللّٰہ مسلول کی کاٹ بن کر بیکسوں' کسمپرسوں' ستم رسیدوں کے لئے سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے لعل کی نوید امن بن جاؤ۔ آج اسلام کے دشمن اُمت مسلمہ پر اپنا نیو ورلڈ آرڈر مسلط کرنا چاہتے ہیں تو اے میلاد منانے والو! میلاد کی انقلاب آفرینی سے سرشار ہو کر خود جاگو' ملت کو جگاؤ اور پھر پوری دُنیا کو جگا دو کہ بزمِ ہستی کو میلاد دشمن شیطان کے فرزندوں' چیلے چانٹوں اور وارثوں کی مکروہ و مکارانہ سازشوں کی نحوست سے بچالو۔ تم خیر الامم ہو' سرتا سر ورلڈ آرڈر لانا تمہارا کام ہے شر پرستوں کا نہیں۔ لہٰذا میلاد اس طرح مناؤ کہ شیطان جس طرح صبح میلاد روتا تھا اور اپنی تباہی و بربادی پر ماتم کناں تھا۔ اب پھر روئے' چلائے اور تمہارے نیو ورلڈ آرڈر سے ماتم کرنے پر مجبور ہو جائے۔ اگر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سواری سے مشرف ہو کر جانور سارے جانوروں سے آگے نکل سکتے ہیں تو ہم دُنیا بھر کی قوموں سے آگے کیوں نہیں نکل سکتے۔ ہم بھی اس محبوب یکتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سچی نسبت سے سرشار ہو کر یکتا بن سکتے ہیں۔ لہٰذا اے اُمت محبوب خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

اُٹھ کہ اب بزمِ جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

(رسائل میلادِ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: ۱۴۸)

محفل میلاد کی مقبولیت

ابوالانوار مولانا محمد اقبال رضوی صاحب فرماتے ہیں کہ جمعۃ المبارک اور ہفتہ کی درمیانی شب بعد از نمازِ عشاء دھاڑیوال میں ایک جلسہ میلاد پاک' صاحب لولاک منعقد ہوا نمازِ عشاء کے بعد سب نمازی اور اَحباب جلسہ گاہ میں' میلاد پاک کی محفل میں' شمولیت کے

Marfat.com

لیے تشریف لے گئے، لیکن ایک نمازی بابا جمال دین اپنی دُوکان پر سو گیا۔ بابا جمال دین صالح، متقی، متبع سنت آدمی ہیں، اُن کی دُوکان برلب سڑک واقع تھی، دُوکان کے سامنے چارپائی پر لیٹے تھے کہ اُونگھ آ گئی اور خواب میں دیکھتے ہیں کہ ایک بزرگ تشریف لائے، نورانی چہرہ ہے۔ اُنہوں نے فرمایا: اے جمال دین اُٹھ تو سو رہا ہے، اور اُدھر محفل میلاد ہو رہی ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں جا کر شامل ہو جا۔ بابا جمال دین کا یہ بیان ہے کہ میں اُٹھا، بیدار ہو کر سیدھا میلاد پاک کی محفل میں چلا گیا اور تقریر و نعت خوانی سنی اور صلوٰۃ و سلام پڑھا۔ یہ واقعہ بابا جمال دین نے خود دوسرے دِن فجر کے بعد سنایا۔ معلوم ہوا کہ محفل میلاد پاک میں شامل ہونا کارِ ثواب اور حصولِ برکات کا ذریعہ ہے۔

(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ربیع الآخر ۱۴۲۶ھ/مئی ۲۰۰۵ء)

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

اِمام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں سیّدی حضرت احمد بدوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۶۷۵ھ مصر) کے میلاد منعقدہ ۹۴۸ھ میں حاضر نہ ہو سکا، ایک ولی وہاں موجود تھے۔ اُنہوں نے مجھے بتایا کہ سیّدی احمد اِس دِن اَپنی قبر سے پردہ ہٹاتے اور فرماتے عبدالوہاب (یعنی اِمام شعرانی) نے دیر کر دی، نہیں آیا ہے۔

مَیں نے ایک سال پھر میلاد پر نہ جانے کا پروگرام بنایا۔ پھر میں نے حضرت احمد بدوی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا۔ اُن کے ہاتھ میں سبز کھجور کی چھڑی تھی اور ہر طرف سے وہ لوگوں کو بُلا رہے ہیں، لوگ اُن کے پیچھے اور دائیں، بائیں تھے، اِتنی مخلوق اور گروہ تھے کہ اُن کا شمار نہیں ہو سکتا تھا، مصر میں میرے پاس سے گزرے اور فرمایا کیا تم نہیں چلو گے؟۔ میں نے عرض کیا: مجھے درد ہے۔ فرمانے لگے عاشقوں اور محبت والوں کو تو درد نہیں روکا کرتا، پھر آپ نے مجھے اَولیاء کی عظیم جماعت دکھائی، اُن لوگوں میں مردہ اور زندہ شیوخ شامل تھے، وہ کفن پہنے اُن کے ساتھ گھسٹتے جا رہے تھے، تاکہ مولد شریف میں حاضری دیں۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے قیدیوں کی ایک جماعت دکھائی، جو یورپ سے بیڑیوں اور طوقوں میں اَپنے چوتڑوں پر گھسٹتے آ رہے تھے، آپ نے فرمایا: دیکھو یہ لوگ اِس حال میں ہیں، مگر

Marfat.com

میلاد کی محفل سے غیر حاضر نہیں ہیں۔ اَب میں نے حاضری کا پختہ اِرادہ کرلیا اور آپ سے عرض کی، اِن شاء اللہ ہم بھی حاضر ہوں گے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ کے لیے تو عہد ضروری ہے، میرے لیے دو سیاہ درندے بطورِ ضامن مقرر فرما دیئے، جو ہاتھیوں کی طرح بڑے قد کاٹھ کے تھے، اُنہیں آپ نے حکم دیا، اِنہیں لائے بغیر نہ چھوڑنا۔

میں نے حضرت شیخ محمد شناوری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ سارا واقعہ سُنایا۔ وہ بولے سب اَولیاء اَپنے نمائندوں کے ذریعے لوگوں کو بلاتے ہیں اور سیّدی احمد بدوی رحمۃ اللہ علیہ حاضری کے لیے خود لوگوں کو دعوت دیتے ہیں۔ مزید فرمایا کہ میرے مرشد حضرت محمد سروی رحمۃ اللہ علیہ ایک سال حاضری سے قاصر رہے تھے، تو حضرت احمد بدوی رحمۃ اللہ علیہ نے اُنہیں ڈانٹتے ہوئے فرمایا تھا کہ ایسے مقام پر جہاں حضور سیّدِ کل علیہ الصلوٰۃ والسلام، اَنبیائے عظام علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اَولیائے عالی مقام رحمہم اللہ کے ساتھ بنفس نفیس تشریف ارزانی فرماتے ہیں، وہاں تم نہیں آتے؟ یہ سُن کر حضرت محمد سروی مولد کے لیے چل پڑے، دیکھا تو لوگ واپس آ رہے ہیں اور اجتماع ختم ہو چکا ہے۔ آپ بطورِ تبرک اُن کے کپڑوں پر ہاتھ پھیر کر اَپنے منہ پر پھیرنے لگ گئے۔

سیدی محمد شناوری ذِکر فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ کے مولد میں حاضری دینے کا شدت سے انکار کیا تو اُس کا ایمان سلب ہو گیا۔ اُس کے وجود میں ایک بال بھی ایسا نہ رہا جسے دِین اسلام کا ذرا بھی شوق ہو، اُس نے پھر حضرت سے مدد چاہی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا شرط یہ ہے کہ پھر ایسی باتیں نہیں کرو گے۔ اُس نے اقرار کیا تو آپ نے اُسے ایمان کا کپڑا پہنا دیا اور فرمایا کس وجہ سے تو ہماری مخالفت کرتا ہے؟ وہ بولا کیونکہ ایسی محفلوں میں مرد اور عورتیں اکٹھے ہوتے ہیں۔ حضرت احمد نے جواباً فرمایا: یہی کچھ تو دورانِ طواف ہوتا ہے وہاں تو کوئی نہیں روکتا۔ مزید فرمایا: مجھے اَپنے رب کریم کی عزت کی قسم! جو بھی میلاد میں نافرمانی کرتا ہے اُسے توبہ کی توفیق ملتی ہے اور پھر وہ توبہ نبھاتا ہے۔ میں وحشیوں کی صحراؤں میں اور مچھلیوں کی سمندروں میں نگرانی کرتا ہوں، اُنہیں ایک دوسرے سے بچاتا ہوں، کیا اللہ کریم مجھے اَپنے مولد میں حاضر ہونے والوں کی حفاظت سے عاجز فرما دیں گے؟

ہمارے شیخ نے فرمایا: حضرت ابوالغیث بن کتیلہ جو محلہ کبریٰ کے ایک عالم اور نیک

Marfat.com

شخص تھے' مصر میں تھے۔ وہ بولاق آئے تو دیکھا کہ لوگ مولد شریف کے سلسلہ میں اِہتمام کر رہے ہیں اور کشتیوں میں اِہتمام سے سوار ہو رہے ہیں۔ آپ نے اِس بات کی مخالفت فرمائی' کہنے لگے پناہ بخدا! یہ لوگ حضور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے اِتنا اِہتمام نہیں کرتے جتنا احمد بدوی رحمۃ اللہ علیہ کی زِیارت کے لیے کر رہے ہیں۔ ایک آدمی نے اُنہیں کہا سیّدی احمد بدوی رحمۃ اللہ علیہ عظیم ولی ہیں۔ وہ کہنے لگے اِس محفل میں اُن سے اعلیٰ مقام لوگ موجود ہیں۔

ایک آدمی نے اُنہیں مچھلی کھلانے پر اِصرار کیا۔ اُنہوں نے مچھلی کھائی' تو اُن کے حلق میں ایک کانٹا اُتر گیا' وہ بہت سخت تھا' نہ تو وہ غطاس کے تیل سے نکلا اور نہ کسی اور حیلے سے وہ اُترا' اُن کی گردن اِتنی سوج گئی' جتنا کھجور کا مٹکا ہوتا ہے۔ نو ماہ تک وہ کھانے سے لطف اَندوز نہ ہوئے' نہ پی سکے اور نہ سو سکے' مگر اللہ کریم نے بیماری کا سبب اُنہیں بُھلا دیا۔ نو ماہ کے بعد سبب یاد آیا' کہنے لگے مجھے حضرت احمد بدوی رحمۃ اللہ علیہ کے روضے پر لے چلو' لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے روضے پر لے گئے۔ وہاں سُورۃ یٰسٓ کی تلاوت کی' سخت چھینک آئی اور خون سے لتھڑا ہوا کانٹا باہر نکل آیا۔ آپ نے کہا سیّدی احمد رحمۃ اللہ علیہ! میں اللہ کریم کے سامنے توبہ کر رہا ہوں' درد اور سوجن اُسی لمحہ ختم ہو گئی۔ ﴿ جامع کرامات اولیاء: ۲/۲۳۷ ﴾

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّم

Marfat.com

مخالفت میلاد کی سزا

ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم گیتی میں تشریف لائے تو زمین نور سے چمک اُٹھی۔ ابلیس نے کہا آج رات ایسا بچہ پیدا ہوا ہے جو ہمارا سارا کام بگاڑ دے گا۔ اُس کے چیلوں نے کہا تم جا کر اُسے ہواس باختہ اور پاگل بنا دو۔ جب ابلیس اس برے ارادے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کو بھیج دیا' پھر جبرائیل علیہ السلام نے اُس کو ایسی ٹھوکر لگائی جس سے وہ مُلکِ عدن میں جا گرا۔

❖ الخصائص الکبریٰ مترجم: ۱/۱۲۷ از امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ❖ سیرت حلبیہ مترجم: ۱/۲۲۲ از علامہ حلبی رحمۃ اللہ علیہ ❖

مذکورہ بالا روایت سے درج ذیل اُمور ثابت ہوئے......

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مقدسہ کے موقع پر اظہارِ ناخوشی کرنا شیطانی فعل ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت پر ناخوشی عند اللہ انتہائی قبیح فعل ہے۔ اس لئے کہ شیطان ہمہ وقت ارتکاب معاصی میں مبتلاء رہتا ہے۔ لیکن بحکمِ الٰہی جبرائیل علیہ السلام نے اُس کو لات سے ولادتِ مقدسہ پر اظہارِ ناخوشی کرنے پر ہی مارا۔ بعض لوگ ربیع الاوّل شریف میں میلاد شریف کی محفل منعقد کرنے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ مقدسہ کی خوشی میں خیرات و صدقات و اِظہارِ فرحت و سرور کو بدعت کہتے ہیں۔ اُن کا یہ خیال قطعاً باطل و مردود ہے اور اُنہیں ابلیس ملعون کے واقعہ سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔

❖ میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۱۰۴ از .... ❖

-•❖❁ صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمدٍ وَّآلہٖ وسلّم ❁❖•-

مولانا محمد برخوردار (ملتان) ''محشی شرح عقائد'' میں فرماتے ہیں کہ میرے زمانے میں دو واقع عبرت انگیز ہوئے ہیں کہ نواب صدیق حسن خان بہادر نے بعض وجوہ سے

Marfat.com

ایسا رشد پیدا کیا کہ امیر الملک والا جاہی کے خطاب سے سرفراز ہوا۔

اتفاق سے بھوپال میں کسی اہلسنت نے اپنے گھر میں مجلس میلاد منعقد کی' نواب صاحب سخت برہم ہوئے' سخت انزجار (جھڑک) کیا۔ یہاں تک کہ مکان کھودنے کا حکم دیا۔ تھوڑے دن گزرے تھے کہ حکومت ہاتھ سے جاتی رہی' خطاب سلب ہو گیا' عزل کی تاریخ یہ ہے......

چونواب بھوپال معزول شد　گیرید پند ایھا الغافلون

سال تاریخ ہاتف زغیب　چنیں گفت لا یفلح الظالمون

﴿ بیانِ میلا د رز یر تقدیم:٦ /از اجمل حسین قاری ﴾

- ﴿صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ﴾ -

نواب محمد خان بہادر والی ٹونک نے "سراۃ السنیہ السنیہ رد قبیح مجلس المولودیہ" میں مجلس میلاد کی نسبت سخت زبان درازیاں کیں' چند روز ہی کے بعد ولایت ٹونک سے معزول ہو کے بنارس میں بند کیے گئے۔ عمر بھر مصیبت جھیلنی پڑی اور حکومت کی حسرت کو ساتھ لے گئے۔

اُس کو دشمن جانو محبوبِ خدا کا دوستو
جو کرے انکار جاہل محفلِ میلاد کا

﴿ الارشاد الی مَباحثِ المیلاد: ٤٥ ❖ مقیاسِ میلاد: ١٣٧ ﴾

﴿ بیانِ میلاد رز یر تقدیم:٦ /از اجمل حسین قاری ﴾

- ﴿صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ﴾ -

ایہہ خالی رسم و رواج نہیں قرآن اُٹھا کے ویکھ لو
سرکار محمد صلی اللہ علیہ وسلم عربی دے رب خود میلاد منائے نے
کنیاں دکھیاں تے ناشاداں نے لاولداں بے اُولاداں نے
من کے میلاد محمد صلی اللہ علیہ وسلم دا جھولی وچ لال کھڑائے نے

﴿ مختار نبی صلی اللہ علیہ وسلم: ٥٨ ﴾

Marfat.com

افغانستان کے بادشاہ ظاہر شاہ کا زوال

افغانستان میں قندھار شہر کی جامع مسجد میں حضور نبی کریم ﷺ کا خرقہ شریف محفوظ ہے۔ جو قندھار سے ہو کر آئے ہیں انہوں نے زیارت کی ہوگی اب بھی یہ موجود ہے اور لاکھوں آدمی زیارت کرتے رہتے ہیں۔

ہر سال ۱۲ ربیع الاول شریف کو جس پیٹی میں یہ مقدس امانت محفوظ ہے اُس کو مسجد کے پیش امام صاحب نکالتے ہیں۔ بادشاہ اس دن قندھار میں ہوتا ہے۔ پیٹی آگے آگے، پیچھے بادشاہ اور عام پبلک درود شریف پڑھتے شہر میں پھر کے واپس جامع مسجد میں آتے ہیں۔ ہر ایک درود شریف پڑھتا رہتا ہے۔ ۴۰ برس تک حکمران ظاہر شاہ نے بھی ناغہ نہیں کیا۔

جس برس ان کو اقتدار سے علیحدہ ہونا پڑا۔ اس برس گھر والوں کے اعتراض کے باوجود وہ اٹلی روانہ ہو گئے۔ خاص لوگوں نے ان کو سمجھایا کہ ۱۲ ربیع الاول شریف آنے والی ہے، یہ میلاد شریف کی سعادت حاصل کر کے پھر چلے جاؤ، مگر یورپ کے شوق نے اتنا غلبہ حاصل کیا کہ وہ چلے گئے اور کہا کہ ایک مرتبہ نہ گیا تو کیا ہوگا۔ بس پھر ۱۲ ربیع الاول شریف آئی اور بادشاہ غیر حاضر۔ ظاہر شاہ نہ تو درود شریف پڑھ سکے اور نہ ہی خرقہ شریف کی زیارت کر سکے۔ چند دنوں کے بعد ظاہر شاہ ابھی اٹلی میں ہی تھا کہ اُس کے حقیقی چچا سردار داؤد، جن پر اس کے بڑے احسانات تھے اور جن کو اس نے خود وزیر اعظم بنایا تھا، انہوں نے ظاہر شاہ کی پگڑی اُتار دی (تختہ اُلٹ دیا)۔ اب تک ظاہر شاہ اٹلی میں ہے۔ خرقہ شریف قندھار کی جامع مسجد میں۔ رب العزت کی شان ہے۔ درود شریف نہ پڑھا، بادشاہی گئی اور گئی بھی اپنے بااعتماد چچا کی بے وفائی سے۔ نہ فقط یہ عذاب آیا بلکہ آج تک افغانستان کی زمین آگ اور خون میں کھیل رہی ہے۔ یہ خرقہ شریف امیر بخارا نے بادشاہ احمد درانی کو بطور تحفہ بھیجا تھا اور افغان بادشاہ نے عالیشان مسجد تعمیر کرائی جو آج بھی موجود ہے اور خرقہ شریف چاندی اور شیشے کی صندوقچی میں محفوظ ہے۔ (درود و سلام: ۸۷ از محمد جمیل)

Marfat.com

محفل میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ذریعۂ حفاظت محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک کی پاکیزہ محفلیں سجانا اور اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور درود پاک کے نذرانے پیش کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین، تبع تابعین، سلف صالحین، آئمہ دین اور اولیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم کا پسندیدہ ترین عمل رہا ہے۔ گزشتہ پندرہ صدیوں سے حلقہ بگوشانِ اسلام، دُنیا بھر میں، نسل در نسل، اِنتہائی ذوق و شوق کے ساتھ اِس روشن راہ پر چلتے ہوئے اَپنے رب کی رضا کی منزل پانے کی سعی مسعود کرتے چلے آرہے ہیں۔

سلف صالحین رحمۃ اللہ علیہم کی اِقتداء میں وطن عزیز ملک پاکستان میں بھی آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام، سال بھر میں مقصودِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی کی مجالس منعقد کرنے میں سرشار نظر آتے ہیں۔ بالخصوص ربیع الاول شریف شروع ہوتے ہی مساجد، پبلک ہالز اور گراؤنڈز ہی میں نہیں گھر گھر محبوب الٰہی سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک کی محفلیں سجنے لگتی ہیں۔

ایک بات اہل سنت کے لئے بھی لمحہ فکریہ کی حیثیت رکھتی ہے کہ ہم اَپنی محفلوں میں تبلیغ دِین کا فریضہ کس قدر ادا کرتے ہیں؟............

محافل کا حال جلوسوں سے کسی طرح مختلف نہیں۔ چاہئے تو یہ کہ تمام حاضرین باوضو، سر ڈھانپے، دوزانو یا چار زانو مؤدّب بیٹھ کر شریک محفل ہوں اور پوری توجہ اور دِل جمعی کے ساتھ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ بیکس پناہ میں پیش کئے گئے گل ہائے عقیدت سے اَپنی قلوب و اذہان کو منوّر کریں اور خود بھی درود و سلام کی ڈالیاں اَپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کرتے رہیں، لیکن بے توجہی، فضول گفتگو سے اپنے آپ کو بچایا جائے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

Marfat.com

محفلِ میلادِ نبی کریم ﷺ سے اِظہارِ عشق ومحبت کا بہترین ذریعہ ہے

رسولِ اکرم ﷺ کی ذات مبارکہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور عالمین کے لئے رحمت ہے اِس لئے آپ کی آمد پر خوشی منانا فرمانِ اِلٰہی کے عین مطابق ہے۔

عید میلاد النبی ﷺ کا منانا اِس لئے ضروری ہے کہ تا قیامت ہم آنے والی نسلوں کو حضور ﷺ کے عشق سے اُن کے سینوں کو گرم کرتے رہیں' ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ ﷺ کی محبت ذہنوں سے مٹتی چلی جائے۔ قرآنِ مجید میں شعائرِ اللہ کی تعظیم کا حکم آیا ہے اور جب طواف، سعی، صفاو مروی، رمی جمار وغیرہ شعائرِ اللہ کی یاد کو حج میں تازہ رکھنے کا حکم ہے تو اس رسول مقبول ﷺ کی ولادت کو نظر انداز کرنا عاشقوں کے لئے کیسے ممکن ہوسکتا ہے۔ جبکہ اکابرین اسلام رحمۃ اللہ علیہم نے اِس کی تائید فرمائی۔

حضور نبی کریم ﷺ کی سیرت، صورت اور آپ ﷺ کی ذات مبارکہ کا بیان وہی لوگ کرتے ہیں جن کو آپ ﷺ سے عشق اور محبت ہو' جتنا والہانہ ذِکر ہو' حضور اکرم ﷺ سے محبت جس انداز میں' جب بھی' جہاں بھی ہو' مقبول بارگاہِ ایزی اور مرغوب بارگاہِ رسالت ﷺ ہوتی ہے اور چونکہ میلادُ النبی ﷺ میں اس محبت کا سب سے زیادہ اِظہار ہوتا ہے اس لئے اِس کی مقبولیت کا سبب وہ مجالس ہی نہیں بلکہ اِن مجالس میں رونما ہونے والی محبت ہی اصل بات ہے۔

حدیث پاک میں آیا ہے

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جسے مجھ سے محبت نہیں اُس کے لئے ایمان بھی نہیں۔

ایک اور مقام پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے کوئی اُس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اُس کے نزدیک اُس کے والد اُس کی اولاد اور تمام لوگوں سے محبوب نہ ہو جاؤں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

Marfat.com

◄ جس نے بھی مصطفیٰ ﷺ کو دل میں بسا لیا ◄
◄ پائے نہ وہ کچھ بھی اس نے سب کچھ ہی پا لیا ◄
◄ عید میلاد آئے گی سجاؤں گا گھر کو میں ◄
◄ محفل میلاد سے میں نے اپنے کو چمکا لیا ◄
◄ رُوحِ مُرسل بھی آئے گی میرے مسکن میں یارسن ◄
◄ نعتیں حضور ﷺ کی پڑھ کے اُن کو بلا لیا ◄
◄ ہر طرف میلاد ہوں گے جلوسوں کی ٹولیاں ◄
◄ مصطفیٰ یا مصطفیٰ ﷺ کے ورد کو سب نے اپنا لیا ◄
◄ یہ دن تو ایک تحفہ ہے ساری کائنات کے لئے ◄
◄ اس دن تو ذاتِ باری نے سب کچھ لٹا دیا ◄
◄ اسلم تیرے نبیؐ تو نمائندہ ہے یزداں ہیں اس میں جہاں ◄
◄ انسانوں کو تحفہ دینا تھا رب نے محمد ﷺ بنا لیا ◄

-••❋•نذرانہء شاعر:۱۰۱•❋••-

◄ محفل نعت سجانے والو لاکھ مبارکباد تمہیں ◄
◄ فلکوں سے بھی آ کر قدسی دیتے ہیں سب داد تمہیں ◄
◄ آؤ بتاؤں چاہتے ہو گر قرب خدا کا حاصل ہو ◄
◄ منزلِ حق دکھلائے گا یہ آقا کا میلاد تمہیں ◄
◄ گھر گھر پاک میلاد کی محفل روز سجاؤ چاہت سے ◄
◄ بے اولاد یہ سن لو سارے دے گا رب اولاد تمہیں ◄
◄ دیتا ہے توفیق جنہیں رب' خرچ میلاد پہ کرتے ہیں ◄
◄ اُس کے دیئے سے دینے والو رکھے خدا وند شاد تمہیں ◄

-••❋•فیضانِ انیس:۱۰۱•❋••-

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

محمد مصطفیٰ ﷺ باعث تخلیق کائنات

بے شماردرود و سلام اُس فخر موجودات...ذاتِ ستودہٗ صفات... باعثِ تخلیق کائنات... باعثِ خلق کائنات...شاہسوارِ براق...بلند پرواز...بھجوائے لَوۡلَاكَ لَمَا خَلَقۡتُ الۡاَفۡلَاكَ... مقصدِ تخلیقِ کائنات...شمس الضحیٰ... بدرالدجیٰ... حاصلِ کُن... باعثِ کون و مکاں...عاقب وخاتم...امام مرسلاں...حاصلِ لولاک...محرم اسرار...دانائے دنیٰ...حاصلِ تخلیق...مقصودِ جہاں... مقصودِ کائنات... سرورِ موجودات... باعثِ موجودات... سرورِ کائنات...احمد مجتبیٰ...محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کی خاطر اللہ ربُّ العزت نے یہ چودہ طبق کی کائنات بنائی‘ سجائی۔جن کے لیے یہ بزم ہستی سجائی گئی...جن کے لیے عروسِ کائنات کے گیسو آراستہ کیے گئے...جنہیں تختِ ختم نبوت پہ جلوہ گر کیا گیا...جن کے سرِ اقدس پہ تاجِ ختم نبوت سجایا گیا...جنہیں ساقیٔ کوثر کا منصبِ عظیم مرحمت فرمایا گیا۔

اگر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اِس کائنات میں بھیجنا نہ ہوتا تو یقیناً نہ زمین ہوتی نہ آسمان...نہ انسان ہوتے، نہ حیوان...نہ بہار ہوتی، نہ خزاں...نہ آفتاب ہوتا، نہ ماہتاب...نہ دن ہوتا، نہ رات...نہ بادل ہوتے، نہ برسات...نہ آہ ہوتی، نہ فریاد ...نہ اقرار ہوتا، نہ انکار...نہ جذبہ ہوتا، نہ احساس...نہ آگ ہوتی، نہ خاک...نہ گرمی ہوتی، نہ سردی...نہ ہوا ہوتی، نہ پانی...نہ نسیم ہوتی، نہ شمیم...نہ پھول ہوتے، نہ پھل...نہ چرند ہوتے، نہ پرند...نہ صحرا ہوتے، نہ گلشن...نہ دریا ہوتے، نہ سمندر...نہ شجر ہوتے، نہ حجر...نہ رونا ہوتا، نہ ہنسنا...نہ ہوش ہوتی، نہ خرد...نہ جوانی ہوتی، نہ بڑھاپا...نہ دیوانگی ہوتی، نہ شعور...نہ جن ہوتے، نہ ملک...نہ اولیاء ہوتے، نہ انبیاء...نہ رسول ہوتے، نہ مرسل غرضیکہ عالمین کی کوئی شئے بھی نہ ہوتی۔

محمد ﷺ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا
کسی شئے کا نام و نشان ہی نہ ہوتا

صلی اللہ علی حبیبہٖ محمدٍ وّ آلہٖ وسلّم

Marfat.com

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم باعث تخلیق کائنات

قرآنِ کریم کی روشنی میں

اللہ رب العزت اپنی پاک کلام میں اِرشاد فرماتے ہیں:۔

خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا ﴿پ البقرہ 2 آیت 29﴾

ترجمہ: وہ اللہ ہی تو ہے جس نے اِس کرہ ارضی یا دُنیا میں جو کچھ بھی ہے، سب کا سب تم سب اِنسانوں کے لیے تخلیق کیا۔

جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ﴿پ البقرہ:۲۲﴾

ترجمہ: تمہارے لیے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا۔

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ

﴿پ الجاثیہ:۴۵ آیت ۱۳﴾

ترجمہ: اور اُس نے تمہارے لیے جو کچھ آسمانوں مین ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو اپنی طرف سے (نظام کے تحت) مسخر کردیا۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ

﴿پ ابراہیم:۱۴ آیت ۳۳﴾

ترجمہ: اور تمہارے لیے سورج اور چاند کو مسخر کیا جو مسلسل چل رہے ہیں اور تمہارے لیے رات اور دِن کو مسخر کیا۔

یعنی زمین کو بچھونا، آسمان کو چھت اور جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے سب تمہارے لیے بنایا۔ سورج چاند اور رات دِن کو تمہاری خاطر مسخر کر دِیا یعنی تمہارا خدمت گار اور مطیع وفرمانبردار بنادِیا۔

Marfat.com

اس سے اہل فہم وفراست پر روزِ روشن کی طرح واضع ہوگیا کہ اِنسان اَشرف المخلوقات کے لیے کل کائنات بمنزلہ خادم کے ہے۔ اور اِنسانوں میں' اِنسانِ کامل تو صرف حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اَقدس ہے۔ اِس سے یہ بات سمجھنے میں کوئی مشکل ہی نہ رہی کہ زمین وآسمان اور جو کچھ اِن میں ہے وہ سب کچھ اللہ رب العزت نے اِنسانِ کامل، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہی پیدا فرمایا ہے۔

اِس اِنسانِ کامل صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پاک اَللہ تعالیٰ نے اَپنی پاک کلام میں ایک اور مقام پر اِس طرح فرمایا:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۔ ﴿پ الانبیاء ۲۱ آیت ۱۰۷﴾

ترجمہ: اور اے (رسولِ محتشم صلی اللہ علیہ وسلم!) ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے ہی سراپا رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

ثابت ہوا کہ نبی اَکرم صلی اللہ علیہ وسلم رحمت ہیں اور رحمت بھی تمام جہانوں کے لئے' اِس رحمت کے تحقق کیلئے تمام جہانوں کا وجود ضروری ہے، لہٰذا تمام جہان اِس رحمت کے مظہر ہوئے اور یہ کہنے میں کوئی حرج نہیں کہ تمام جہان اِس رحمت کیلئے پیدا کئے گئے ہیں' جو اِن سے متعلق ہے۔

قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں ایک مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ ۔ ﴿پ الذاریات ۵۱ آیت ۵۶﴾

ترجمہ: جنات اور اِنسانوں کو صرف اِسی لیے پیدا کیا کہ وہ میری بندگی اختیار کریں۔

اِس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ مخلوق کے پیدا کرنے میں حکمت الٰہیہ یہ ہے کہ اُس کی عبادت کی جائے اور یہ عبادت جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا ہے، دُنیا ہی میں ہوگی، لہٰذا یہ دُنیا اِس عبادت کا مظہر اور محل ٹھہری، اِس سے پتہ چلا کہ تمام مخلوق اِس لیے پیدا کی گئی کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کی جائے۔ اَب اگر کوئی شخص

Marfat.com

یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق اَپنے اُطاعت شعار اور عبادت گزار بندوں کے لئے پیدا فرمائی ہے، تو اِس میں کیا مضائقہ ہے؟ اور حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم تو ان پیکرِ اطاعت وعبادت مخلصین کے مرشد و امام اور سید و سرور ہیں، اِس لیے یہ کہنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے کہ تمام مخلوق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیدا کی گئی ہے۔

خلاصہ یہ کہ اگر اللہ تعالیٰ کی عبادت مطلوب نہ ہوتی... تو یہ کائنات پیدا ہی نہ کی جاتی۔ یعنی اگر بندگانِ خدا نہ ہوتے... تو اِس کائنات کا وجود ہی نہ ہوتا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ تمام بندوں سے افضل اور سردار ہیں بلکہ عبدِ خاص ہیں، تو اِس سے پتہ چلا کہ اگر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے... تو اِس کائنات کو وجود ہی نہ بخشا جاتا۔ مسئلہ آسان اور درجات مختلف ہیں... مگر اِن کے ادراک کے لئے بصیرت کی ضرورت ہے... چونکہ کائنات... اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے پیدا کی گئی ہے اور عبادت میں کوئی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمسر نہیں ہے... اِس لیے یہ کہنا صحیح ہے کہ کائنات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے پیدا کی گئی ہے اور یہ بات آپ ہی کے بارے میں کہی گئی ہے... کسی دوسرے کے بارے میں نہیں کہی گئی۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

حضرت مولانا ملا معین واعظ الکاشفی رحمۃ اللہ علیہ زیرِ آیت ''فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ'' فرماتے ہیں، بارگاہِ خداوندی سے خطاب آیا ''یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم''

اَنَا وَ اَنْتَ وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ خَلَقْتُهَا لِاَجْلِكَ

یعنی صرف میں اور آپ مقصود ہیں باقی تمام مخلوق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے پیدا کی ہے۔

حکمت از ایجادِ دو عالم چہ بود / تا بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم کند اظہارِ وجود
گر نہ کہ نورش ز قدم تافتے / ز آدم و عالم کہ نشان یافتے
قرص تبا شیر صباح وجود / نور طلوع از افق اُو نمود

Marfat.com

کون و مکاں ہر دو ز خیل ویند　　جان و جہان ہر دو طفیل ویند
ہر دو جہاں فسحت میدان اُوست　　گوئے فلک در خم چوگان

﴿معارج النبوۃ:۱/۲۱۳﴾

ترجمہ: دو عالم کو تخلیق فرمانے کا یہ مقصد تھا' تا کہ محمد علیہ السلام اپنا وجودی اظہار فرماویں۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور اپنا قدم نہ رکھتا تو آدم و عالم، نشاں کہاں پاتا۔ صبح ملیح ٹکیہ کا وجود میں آنا بھی یہی وجہ ہے۔ طلوع کا نور اس کے خفیف سے ظہور سے ہے، زمین وآسمان میں ہر دو جگہ اس کے لشکر ہیں، جان اور جہاں ہر دو جگہ اس کے طفیل سے ہیں۔

-•❖❋﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴾❋❖•-

واقعہ معراج میں ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہٰی پر ساجد الی اللّٰہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا اَنَا وَاَنْتَ وَمَاسَوٰى ذٰلِكَ خَلَقْتُهَا لِاَجْلِكَ۔ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ہم اور تم اور ماسویٰ اس کے جو کچھ ہے وہ سب ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر پیدا کیا ہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا۔ یَارَبِّ اَنَا وَاَنْتَ وَمَا سَوٰى ذٰلِكَ تَرَكْتُ لِاَجْلِكَ۔ الٰہی میں اور تو اور ماسویٰ اس کے جو کچھ ہے سب میں نے تیری ذات کیلئے ترک کیا (چھوڑا)۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُلْهِمِ الصَّوَابِ وَاِلَيْهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَاٰبُ۔

﴿تفسیرِ حسینی ❖ طیب الوردہ:90، شرح قصیدہ بردہ شریف ❖ شرح قصیدہ بردہ از علامہ خرپوتی:61﴾

-•❖❋﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴾❋❖•-

ہے پاک میلاد دی پاک محفل' بدلی رحمت دی ہر سو چھائی ہوئی اے
حکم رب تھیں جماعت فرشتیاں دی' چادر رحمت دی لے کے آئی ہوئی اے
محفل اُس محبوب دی ہو رہی اے' جہدی خاطر کائنات بنائی ہوئی اے
کِنے بخت نے مستانہ مستانیاں دے' جہناں سوہنے دی بزم سجائی ہوئی اے

﴿فیضانِ انیس:۱۱۹﴾

Marfat.com

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم باعث تخلیق کائنات

حدیث پاک کی روشنی میں

عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مِمَّ خُلِقْتَ قَالَ لَمَّا اَوْحٰی اِلَیَّ رَبِّیْ مَا اَوْحٰی قُلْتُ مِمَّا خَلَقْتَنِیْ قَالَ تَعَالٰی وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَوْلَاكَ مَاخَلَقْتُ اَرْضِیْ وَلَا سَمَائِیْ قُلْتُ یَا رَبِّیْ مِمَّا خَلَقْتَنِیْ قَالَ تَعَالٰی وَ عِزَّتِیْ لَوْلَاكَ مَاخَلَقْتُ جَنَّتِیْ وَلَانَارِیْ۔

ترجمہ:...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ نے آپ کی تخلیق کس مقصد کے تحت فرمائی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مجھ پر وحی نازل ہوئی تو میں نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے پروردگار! تو نے میری تخلیق کا کیا مقصد رکھا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! اگر میں تجھے پیدا نہ فرماتا تو نہ میں زمین کو پیدا کرتا اور نہ ہی آسمانوں کو وجود بخشتا۔ میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! تیری ذات نے مجھے کس مقصد کے تحت پیدا فرمایا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہوا (اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! اگر تم نہ ہوتے تو میں اپنی جنت اور دوزخ کو پیدا نہ کرتا۔

﴿نزہۃ المجالس ج دوم باب میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ☆ زرقانی شرح المواہب ☆ سیرت حلبیہ' جلد اول نصف آخر: ۵۴﴾

امام ابن سبع وعلامہ عرفی سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کرتے ہیں ہیں۔

Marfat.com

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ لِنَبِیِّهٖ مِنْ اَجْلِكَ اَسْطَحُ الْبَطْحَاءَ وَاَمُوْجُ الْمَوْجَ وَاَرْفَعُ السَّمَاءَ وَاَجْعَلُ الثَّوَابَ وَالْعِقَابَ

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب حضور نبی کریم ﷺ سے فرمایا اے محبوب ﷺ! میں نے زمین کا فرش تیرے لئے بچھایا' دریاؤں کو آپ کی خاطر موجزن کیا یا آسمانوں کو آپ کی خاطر بلند کیا اور جزا و سزا کو بھی آپ ہی کی خاطر مقرر کیا۔

﴿ذکرہ الزرقانی فی الشرح﴾

ان روایات کا حاصل یہی ہے کہ تمام کائنات نے خلعتِ وجود
حضور سید الکائنات ﷺ کے صدقہ میں پایا...... الحق
وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا' وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہاں کی' جان ہے تو جہان ہے

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

حدیث لولاک

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ روایت نقل فرماتے ہیں کہ

لَوْلَاكَ یَا مُحَمَّدُ لَمَا خَلَقْتُ الْكَائِنَاتِ

ترجمہ: اے محمد ﷺ! اگر آپ نہ ہوتے تو میں کائنات کو پیدا نہ کرتا۔

﴿تفسیر روح البیان: ۹/۵۰۰﴾

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

حضرت امام ربانی مجدد و منور الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ روایت نقل فرماتے ہیں کہ

لَوْلَاهُ لَمَا خَلَقَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ الْخَلْقَ وَلَمَا اَظْهَرَ الرَّبُوْبِیَّةَ

اگر حضورِ اقدس ﷺ تشریف نہ لاتے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ مخلوق کو پیدا ہی نہ فرماتا اور نہ ہی اپنی ربوبیت کو ظاہر فرماتا۔

Marfat.com

﴾مکتوبات شریف: دفتر دوم حصہ ششم مکتوب نمبر 1﴿

حضرت مجدد و منور الف ثانی امام ربانی قدس سرہ العزیز اپنے مکتوبات مبارکہ میں فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم ﷺ سے ارشاد فرمایا کہ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ لَوْلَاكَ لَمَا اَظْهَرْتُ الرَّبُوْبِيَّةَ اے حبیب ﷺ! اگر آپ کو پیدا کرنا منظور نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ اگر آپ ﷺ کا پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں اپنا رب ہونا بھی ظاہر نہ فرماتا۔

﴾مکتوبات: ۱۲۳ ج ۳ ص ۲۲۳﴿

-•❖❄﴾صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴿❄❖•-

حضرت عبدالکریم الجیلی علیہ رحمۃ اللہ نے ایک روایت نقل کی کہ

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَهٗ فِىْ لَيْلَةِ الْمِعْرَاجِ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ

بیشک اللہ تعالیٰ نے حضور سرورِ عالم ﷺ کو شبِ معراج فرمایا کہ اگر آپ نہ ہوتے تو میں افلاک کو پیدا نہ کرتا۔

﴾جواہر البحار: ۴/۲۳﴿

-•❖❄﴾صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴿❄❖•-

حدیثِ قدسی ✻ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

❖ "لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ": ❖

❄ محبوب ﷺ! اگر آپ نہ ہوتے تو میں افلاک کو پیدا نہ کرتا ❄

﴾❖ عین الفقر مترجم: ۲۷ ❖ تفسیر روح البیان ج ۹/۵۰۰ ❖﴿

❖ "لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْكَوْنَيْنِ": ❖

❄ اے نبی! اگر آپ کی شانِ رفیع کا اظہار مقصود نہ ہوتا تو میں اِس کائنات کو پیدا ہی نہ کرتا ❄

﴾معارج النبوۃ: ۳/۲۷ ☆ جامِ طہور: ۱۹۵﴿

Marfat.com

امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ

حدیث قدسی ﴿ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ اپنے مشہور و معروف قصیدہ بردہ شریف کے شعر نمبر 33 میں فرماتے ہیں۔

وَکَیْفَ تَدْعُوْ اِلَی الدُّنْیَا ضَرُوْرَۃُ مَنْ
لَوْلَاہُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْیَا مِنَ الْعَدَمِ

ترجمہ:۔اور کیسے ضروریات دُنیاوی اِس ذات (گرامی قدر) کو اپنی جانب متوجہ کرسکتی ہیں، جبکہ اگر وہ نہ ہوتے تو دُنیا نیستی سے وجود میں ہی نہ آتی۔

حضرت اِمام اَعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

حدیث لولاک کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اِمامُ الائمہ...پیشوائے اہلسنّت و الجماعت...حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ (م۔۱۵۰) اپنے ''قصیدۃ النعمان'' کے شعر نمبر 4 میں فرماتے ہیں۔

اَنْتَ الَّذِیْ لَوْلَاکَ مَا خُلِقَ امْرَءٌ
کَلَّا وَلَا خُلِقَ الْوَرٰی لَوْلَاکَا

ترجمہ:۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اَقدس نہ ہوتی تو کوئی شخص پیدا نہ کیا جاتا، بلکہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو جملہ کائنات ہی پیدا نہ ہوتی۔

اِس کی شرح میں حافظ برکت علی (لاہور) فرماتے ہیں

ذات تساڈری شاناں والی، جے رب کرے نہ پیدا
ہندا نہ کوئی آدم زادہ، دُنیا وچہ ہویدا
ہرگز ہرگز کوئی بنہ ہندا، نہ ایہہ سلسلہ سارا
آپ دی خاطر خالق و مالک، کیتا اڈ پیارا

Marfat.com

أَنْتَ الَّذِیْ مِنْ نُوْرِكَ الْبَدْرُ اكْتَسٰی
وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ بِنُوْرِ بَهَاكَا

ترجمہ: آپ ﷺ وہ ہیں کہ چودھویں رات کے چاند نے چاندنی کا لباس آپ ﷺ کے نور سے پہنا اور سورج بھی آپ ہی کے نورِ حُسن سے روشن ہے۔

روشن نوروں آپ دے حضرت ﷺ' بدر نے روشنی پائی
سورج نوں بھی نور تساڈڑے' بخشی اے روشنائی
عقلوں فکروں باہر یارو' نور نبی ﷺ دیاں شاناں
اندر لامکاں مکانے' چمکیا دوہاں جہاناں

﴿قصیدۃ النعمان مشرح: ۱۷☆ داستانِ غم: ۹۱﴾

نام محمد ﷺ' آدم علیہ السلام کا مہر

اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بعد آپ علیہ السلام کی بائیں پسلی کی پہلی ہڈی سے حضرت حوا علیہا السلام کو تخلیق فرمایا' پھر آپ کی طلب پر اُن سے نکاح فرمایا' جس کے اِہتمام کے لئے رب تعالیٰ نے فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السلام کے لئے جواہرات سے مرصع کرسی بچھانے کا حکم دیا' جس پر آدم علیہ السلام کو بٹھایا گیا' تمام ملائکہ نے آپ کو گھیرے میں لے لیا' اُس وقت حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اَب رسمی طور پر حوا کو طلب کرو' آدم علیہ السلام نے رسمی طور پر اُن سے شادی کے لئے کہا۔ حق تعالیٰ نے اِس طلب کو قبول فرما لیا اور حوا علیہا السلام کو آدم علیہ السلام کی زوجیت میں دے دیا اور اِس عقد کو اپنی حمد وثناء سے مزین فرمایا اور نبی آخر الزمان ﷺ کے نامِ نامی کا ذِکر اس عقد کا مہر قرار دیا گیا۔ رب کریم نے فرمایا کہ اے آدم (علیہ السلام) میرے حبیب' نبی' صفی وخلیل جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذاتِ گرامی وہ ہے جن سے میں نے تخلیق کی اِبتداء فرمائی ہے اور

Marfat.com

اِختتام بھی انہیں کی ذاتِ گرامی پر ہوگا۔ اور یہ نور جو کہ تمہاری دونوں ابروؤں کے درمیان چمک رہا ہے، اُسی ذاتِ اَقدس کا نور ہے اور اُن کا نام نامی زمین و آسمان... نور و ظلمت... جنت و دوزخ سے پہلے ذِکر کر دیا گیا تھا اور وہ اِبتداء ہی سے منصبِ نبوت و رسالت پر فائز تھے۔ اگر محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ ﷺ کی اُمت کی تخلیق مقصود نہ ہوتی تو اے آدم علیہ السلام! نہ آپ کو پیدا کیا جاتا اور نہ جنت و دوزخ کو پیدا کیا جاتا۔ ان کو تمام مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ ﴿معارج النبوۃ: ۱/۴۴۰﴾

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

نامِ محمد ﷺ سببِ توبہءِ آدم علیہ السلام

حاکم، بیہقی، طبرانی، آجری، ابونعیم، ابن عساکر، امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں حضور سیدُ المرسلین ﷺ نے ارشاد فرمایا

لَمَّا اقْتَرَفَ آدَمُ الْخَطِيْئَةَ قَالَ رَبِّ اَسْاَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لِمَا غَفَرْتَ لِيْ قَالَ وَ كَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا قَالَ لِاَنَّكَ لَمَّا خَلَقْتَنِيْ بِيَدِكَ وَ نَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُّوْحِكَ رَفَعْتُ رَاْسِيْ فَرَاَيْتُ عَلٰى قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَكْتُوْبًا "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" فَعَلِمْتُ اِنَّكَ لَمْ تُضِفْ اِلٰى اِسْمِكَ اِلَّا اَحَبَّ الْخَلْقِ اِلَيْكَ قَالَ صَدَقْتَ يَا اٰدَمُ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ (وفی روایۃٍ عندالحاکم) فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى صَدَقْتَ يَا اٰدَمُ اِنَّهٗ لَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَيَّ اِمَّا اِذَا سَاَلْتَنِيْ بِحَقِّهٖ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا غَفَرْتُ لَكَ وَمَا خَلَقْتُكَ۔

﴿معارج النبوۃ: ۴۶۳ ٭ سیرت حلبیہ جلد اول: ۴۹﴾

جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش سرزد ہوئی تو (عرصہ دراز کے بعد دُنیا میں)

Marfat.com

آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے عرض کی' اے میرے رب! صدقہ محمد ﷺ کا' میری مغفرت فرما۔ ربُ العالمین نے فرمایا: تم نے محمد ﷺ کو کیونکر پہچانا' جبکہ ابھی تو اُن کی دُنیا میں تشریف آوری بھی نہیں ہوئی۔ آدم علیہ السلام نے عرض کی، مولا! جب تو نے مجھے اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی رُوح ڈالی تو اُس وقت میں نے سر کو اُوپر اٹھایا تو عرش کے پایوں پر "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه" لکھا ہوا پایا' اس سے میں نے سمجھا کہ جس ہستی کا پیارا نام تو نے اپنے اِسم مبارک کے ساتھ ملا کر لکھا ہے وہ یقیناً تمام مخلوق سے زیادہ پیارا اور محبوب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم علیہ السلام! تو نے سچ کہا' بیشک وہ مجھے تمام جہان سے زیادہ محبوب ہیں۔ اَب جبکہ تو نے اُن کے نام کے وسیلہ سے مجھ سے مانگا ہے' تو میں تیری مغفرت کرتا ہوں اور اے آدمؑ! اگر مجھے اپنے محبوب محمد مصطفےٰ ﷺ کی جلوہ نمائی مقصود نہ ہوتی تو میں تجھے پیدا ہی نہ کرتا اور نہ تیری مغفرت کرتا۔

❖ الخصائص الکبریٰ:۲۳ ❖ مدارج النبوت:۱۴/۲ ❖ تفریح الاذکیا فی احوال الانبیاء:۱۰۰ ❖

❖ الوفا:۲۶ ❖ معارج النبوۃ:۱/۲۶۳ ❖ سیرتِ حلبیہ:۱/۴۹ ❖ جانِ عالم ﷺ ۳۴ ❖

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

رُوِیَ اَنَّهٗ لَمَّا خَرَجَ آدَمُ مِنَ الْجَنَّةِ رَاٰی مَكْتُوْبًا سَاقَ الْعَرْشِ وَعَلٰی كُلِّ مَوْضِعٍ فِی الْجَنَّةِ اِسْمَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْرُوْنًا بِاسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَقَالَ يَا رَبِّ هٰذَا الْمُحَمَّدُ مَنْ هُوَ؟ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی هٰذَا وَلَدُكَ الَّذِیْ لَوْلَاهُ مَاخَلَقْتُكَ فَقَالَ يَا رَبِّ بِحُرْمَةِ هٰذَا الْوَلَدِ اِرْحَمْ هٰذَا الْوَالِدَ فَنُوْدِیَ يَا آدَمُ لَوْتَشَفَّعْتَ اِلَيْنَا بِمُحَمَّدٍ فِی اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَشَفَّعْنَاكَ

جب حضرت آدم علیہ السلام جنت سے نکلے' دیکھا کہ ساقِ عرش پر اور جنت میں ہر جگہ نامِ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ لکھا ہوا ہے' عرض کیا: یارب! محمد کون ہیں؟ اِرشاد

Marfat.com

فرمایا: هٰذَا وَلَدُكَ لَوْلَاهُ مَاخَلَقْتُكَ یہ تمہارے فرزند ہیں' اگر یہ نہ ہوتے تو میں تم کو پیدا نہ کرتا۔ عرض کیا: یا رب! بحرمتِ اِس فرزند کے اِس کے والد پر رحم کر۔ ندا آئی: اے آدم علیہ السلام اگر تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے کل زمین و آسمان والوں کے حق میں سفارش کرتے تو ہم قبول کرتے۔ ❁❖ مواہب اللدنیہ مترجم: ۱۱۰ ❖ جواہر البحار: ۱/۲۰۵ ❖❁

تخلیق عالم محض حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی وجہ سے ہوئی' حدیث شریف میں ہے کہ جب حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے لغزشِ گندم خوری ہوئی' اور جنت سے دُنیا میں آئے' تین سو برس تک روتے رہے اور بظاہر رحمت الٰہی متوجہ حال ہوئی۔ ایک دن عرض کیا' خداوندا! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں اُس کے باپ پر رحم فرما۔ اِرشاد ہوا کہ اے آدم! تم نے کہاں سے جانا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میری بارگاہ میں ایسے مقرب ہیں جن کا وسیلہ پکڑا؟ عرض کی: میں نے جنت میں جب بھی نگاہ اُٹھائی' ہر جگہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ساتھ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه لکھا پایا۔ جانا کہ یہ تیری بارگاہ میں سب سے زیادہ مقرب ہیں' جن کا نامِ نامی تو نے اپنے اِسم گرامی کے ساتھ ملایا ہے۔ ارشاد ہوا'' صَدَقْتَ یَا آدَمُ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَاخَلَقْتُكَ وَلَا خَلَقْتُ اَرْضًا وَلَا سَمَاءً'' اے حضرت آدم علیہ السلام! تم نے سچ کہا اور اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں نہ تم کو پیدا کرتا...... نہ زمین بناتا...... اور نہ آسمان۔

مقصود ذات اوست دگر ہا ہمہ طفیل
مقصود نور اوست دگر جملگی ظلام

ترجمہ:

❁❖ مواہب الدنیہ: ۱۱۱ ❖ مدارج النبوت: ۱۴۰ ❖ مطالع المسرات: ۴۶۵ ❖ تفسیر درمنثور ❖ کتاب الوفا ❖ ❁

Marfat.com

انگوٹھے چومنا حضرت آدم علیہ السلام کی سنت

انجیل برناباس کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے
آنکھ کھولی تو فضاؤں میں ایک چمکتی دمکتی تحریر دیکھی
"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ"

دیکھ کر حیران ہو گئے اور بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا: مجھ سے پہلے بھی اِنسان ہوئے ہیں؟ بارگاہِ عالی سے جواب آیا:

اے میرے بندے آدم! تمہارا آنا مبارک ہو۔ میں تجھ سے کہتا ہوں کہ تو پہلا اِنسان ہے جس کو میں نے پیدا کیا ہے اور جس کا تو نے نام دیکھا وہ تیرا ہی بیٹا ہے' لیکن وہ آج سے سالوں بعد دُنیا میں آئے گا اور میرا پیغمبر ہوگا' اُس کیلئے میں نے تمام چیزیں پیدا کی ہیں' وہ جب آئے گا تو دُنیا کو روشن کر دے گا' یہ وہی ہے جس کی روح تخلیقِ کائنات سے ساٹھ ہزار برس پہلے ایک آسمانی نور کی شکل میں تھی۔

حضرت آدم علیہ السلام نے یہ سن کر رب تعالیٰ کے حضور اِلتجا کی کہ کلمہ طیبہ کے دونوں جز ان کے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں پر آجائیں۔ خدا کی شان سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے پر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَچانک ظاہر ہوا اور اُلٹے ہاتھ کے انگوٹھے پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ آپ نے دیکھتے ہی بیتابانہ اَپنے انگوٹھے چوم لیے اور آنکھوں سے لگائے اور فرمایا: مبارک ہو وہ دِن جس دِن تو اِس دنیا میں تشریف فرما ہو۔ (انجیل برنابس، باب ۳۹، ص ۵۰)

(جانِ جاناں صلی اللہ علیہ وسلم ۳۶)

آدم علیہ السلام کی کنیت

امام قسطلانی اور علامہ یوسف ابن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ روایت فرماتے ہیں کہ آدم علیہ السلام نے عرض کی: اِلٰہی تو نے میری کنیت ابو محمد کس لئے رکھی۔ بارگاہ اِلٰہی سے

Marfat.com

ارشاد ہوا: اے آدم علیہ السلام اپنا سر اُوپر اُٹھا۔ آدم علیہ السلام نے سر اُٹھایا تو پردۂ عرش میں ایک نور چمکتا ہوا نظر آیا۔ عرض کی: الٰہی یہ نور کیسا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

هٰذَا نُوْرُ نَبِيٍّ مِّنْ ذُرِّيَّتِكَ اِسْمُهٗ فِي السَّمَاءِ اَحْمَدُ وَفِي الْاَرْضِ مُحَمَّدٌ لَوْلَاهُ مَا خَلَقْتُكَ وَلَا خَلَقْتُكَ سَمَاءً وَلَا اَرْضًا۔

یہ چمکنے والا نور میرے نبی معظم، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہے جو تمہاری ذریت (اولاد) سے ہونگے، جن کا نام آسمانوں پر احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور زمین پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے، تو میں نہ تجھے پیدا کرتا اور نہ ہی آسمان وزمین کو پیدا کرتا۔

﴿مواہب اللدنیہ: ۱۱۰ ❖ جانِ عالم: ۴۴ ❖ سیرت حلبیہ اردو: ۱۴۶﴾

-•❖❋﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴾❋❖•-

شرح تعرف میں یہ واقعہ لکھا ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام نے پایۂ عرش پر کلمہ

"لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ"

دیکھا تو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا رُتبہ ذہن وقلب میں مرتسم ہو گیا۔ بہشت میں داخل ہوئے تو مشرق ومغرب، در و دیوار، اشجار و ازہار غرضیکہ ہر طرف اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ فرمائیاں ہیں۔ پھر آپ علیہ السلام زمین پر تشریف لائے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد عطا فرمائی۔

ایک دن حضرت آدم علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام سے اسی موضوع پر گفتگو کر رہے تھے کہ میں نے کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جو نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے آراستہ نہ ہو حتیٰ کہ عرش و کرسی... لوح و قلم... مدارج جنان... منازلِ رضوان کو اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مزین پایا۔ حضرت شیث علیہ السلام نے اپنے والد مکرم حضرت آدم علیہ السلام سے پوچھا: آیا آپ بلند مرتبت ہیں یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم؟ حضرت آدم علیہ السلام خاموش رہے۔ دوسری مرتبہ پوچھا: آپ پھر خاموش رہے، مگر تیسری بار دریافت کرنے پر فرمایا: بیٹا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں میری ایک بات ہی یاد رکھ لو جو مجھے اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے:

Marfat.com

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ وَلَا الدُّنْیَا وَلَا الْاٰخِرَۃَ وَلَا السَّمٰوٰتِ وَلَا الْاَرْضَ وَلَا الْعَرْشَ وَلَا الْکُرْسِیَّ وَلَا اللَّوْحَ وَلَا الْقَلَمَ وَلَا الْجَنَّۃَ وَلَا النَّارَ لَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُکَ یَا آدَمُ۔

اے آدم علیہ السلام یہ اَجرام علویہ اور اَجسامِ سفلیہ تو تمہاری خاطر بنائے گئے ہیں مگر تم میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہو۔ ﴿معارج النبوت: ج ۱/ ۲۷﴾

پیدائشِ دُنیا و جنت...... صدقے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں جنت کو دیکھا' اُس کا عرض آسمان اور زمین کے برابر ہے' اُس کے درخت لَا اِلٰہَ اِلَّا للّٰہُ اور اُس کی شاخیں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ اور اُس کے پھل سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ہیں' اُن کے دروازوں پر لکھا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے لئے تیار کی گئی۔ جب صبح ہوئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے خواب بیان کیا۔ وہ پوچھنے لگے' محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں اور اُن کی اُمت کون ہے؟ اِتنی دیر میں آپ کے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لے آئے اور کہنے لگے: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے حبیب اور میرے برگزیدہ خلق ہیں' اگر وہ نہ ہوتے تو میں نہ دُنیا کو پیدا کرتا' نہ جنت کو' نہ دوزخ کو۔ وہ دُنیا میں آخری نبی اور قیامت میں پہلے شفاعت کرنے والے ہوں گے۔ اُن کی اُمت تمام اُمتوں سے زیادہ میرے نزدیک کرامت رکھتی ہے۔ اور جنت مخلوقات پر اُس وقت تک حرام ہے جب تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی اُمت اُس میں داخل نہ ہو جائے۔ ﴿نزہۃ المجالس: ۴۸۱﴾

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

Marfat.com

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم......ظہورِ خدائی کا سبب

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام بہت خوش ہوئے۔ اور دوگانہ شکر بجالائے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آکر یہ کہا کہ آپ علیہ السلام کا یہ لڑکا پیغمبر مرسل ہوگا۔ آپ علیہ السلام یہ سن کر بہت خوش ہوئے۔ پھر پوچھا کہ بھائی جبرائیل! کیا اس کی نسل سے بھی کوئی پیغمبر ہوگا؟ کہا! نہیں۔ یہ سن کر آپ علیہ السلام ملول ہوئے۔ فوراً حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آکر کہا کہ حکمِ الٰہی ہے کہ اس کی نسل سے ہم ایک پیغمبر پیدا کریں گے جن کا نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پیغمبرِ آخرالزمان ہونگے۔ اگر انہیں پیدا نہ کرنا ہوتا تو میں اپنی خدائی ظاہر نہ کرتا۔

؏ افضل الفوائد حصہ دوم راحت المحبین: ۱۷۴، ۱۶۳/ ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ مرتبہ خواجہ امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ ۞

ایک موقعہ پر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمام ملکوت کے روبرو اس بات کا حلف اٹھایا ہے کہ مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں اپنے ملک کو ظاہر نہ کرتا۔

؏ افضل الفوائد حصہ دوم راحت المحبین: ۱۸۹/ ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ: مرتبہ خواجہ امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ ۞

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّم

Marfat.com

محمد مصطفیٰ ﷺ کے سبب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش

قرآنِ مجید میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے

وما کُنتَ بِجَانِبِ الطُّور اِذْنا دَیْنا

❁ پ......سورۃ القصص آیت ۴۶ ❁

ترجمہ:- اور آپ طور کے کنارے پر بھی نہ تھے جب کہ ہم نے (موسیٰ علیہ السلام کو) ندا کی تھی۔

اِس آیۂ مبارکہ کی تفسیر میں حضرت اِبن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تورات کی لکھی ہوئی تختیاں عطا ہوئیں تو آپ بہت خوش ہوئے، بارگاہِ ربُ العزت میں عرض کیا: خدایا! تو نے مجھے ایسی بزرگی کے ساتھ مشرف فرمایا کہ مجھ سے پہلے کسی کو اِس کے ساتھ مکرم نہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ علیہ السلام! چونکہ ہم نے تیرے دِل کو تواضع اور اِنکساری والا پایا تو تجھے اپنے ساتھ کلام اور نعمت رِسالت سے سرفراز فرما دیا اور کہا۔

فَخُذْ مَا اٰتَیْتُکَ وَکُنْ مِّنَ الشَّاکِرِیْنَ وَمُتْ عَلَی التَّوْحِیْدِ وَعَلٰی حُبِّ مُحَمَّدٍ ﷺ

ترجمہ: جو کچھ میں نے تم کو دیا ہے اُسے پکڑ لو اور شکر گزار لوگوں میں شامل ہو جاؤ اور مرتے دم تک میری توحید اور میرے حبیب محمد ﷺ کی محبت پر قائم رہنا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اِلٰہی! محمد ﷺ کون ہیں، جن کی محبت تیری توحید کے ساتھ وابستہ ہے اور جن کا اِسمِ گرامی موت کے وقت بھی ضروری ہے؟

اِرشاد ہوا کہ محمد ﷺ میرے حبیبِ لبیب ہیں کہ جن کا نامِ نامی اِسمِ گرامی تمام مخلوق کی پیدائش سے دو ہزار برس قبل عرش پر لکھا گیا۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے قریب تر ہو جاؤں، جتنی تمہاری باتیں تمہاری زبان سے قریب ہیں، تمہارا خیال دِل سے، تمہاری روح کو تمہارے جسم سے نزدیکی ہے، جتنی تمہاری بینائی کو تمہاری آنکھوں سے قربت ہے، تمہاری سماعت کان سے، تمہاری آنکھوں کی سیاہی تمہاری آنکھوں کی سفیدی سے اور کیا تمہاری تمنا ہے کہ بروزِ محشر تمہیں پیاس نہ ستائے؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام مارے خوشی کے اچھل پڑے اور عرض کی جی ہاں! مجھے ان نعمتوں کی بے حد خواہش ہے، یا اللہ! میری آرزو اور میری تمنا تو یہی ہے کہ میں تیرے قریب تر ہوں۔ باری تعالیٰ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام اگر واقعی ایسا ہی ہے تو پھر میرے حبیب رسولِ آخر الزمان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر لاتعداد درود پاک پڑھا کرو اور کثرتِ درود کی عادت بطورِ ورد اپنے اندر پیدا کرو تاکہ تمہیں میری قربت کی دولت میسر ہو سکے اور بنی اسرائیل کو بھی یہ پیغام پہنچا دو کہ جو کوئی بھی میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر ہوگا اور اُن سے بغض رکھے گا اُس پر دوزخ کے شعلے مسلّط کر دیئے جائیں گے، میرے مشاہدے سے دور ہو جائے گا، اُسے حجابات میں چھپا دیا جائے گا، وہ میرے دیدار کی دولت سے محروم رہ جائے گا اور مردود بنا دیا جائے گا۔ کوئی فرشتہ اس پر رحم نہیں کرے گا، کوئی نبی شفاعت نہیں کرے گا، اُس کے لئے جہنم کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ عذاب کے فرشتے اُسے کھینچتے کھینچتے دوزخ میں لے جائیں گے اور اُسے نارِ جہنم میں ڈال دِیا جائے گا جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ جلتا سڑتا رہے گا اور اُس کی نجات کا کوئی راستہ نہ ہوگا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دوبارہ عرض کیا: یا الٰہی! مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مزید تعارف کرا دے کہ وہ کون ہیں؟ جن کے وسیلہ کے بغیر میں تیری بارگاہ میں قرب حاصل نہیں کر سکتا۔

اِرشادِ باری تعالیٰ ہوا، اے موسیٰ علیہ السلام! سنو......

Marfat.com

لَوْلَا مُحَمَّدٌ وَ اُمَّتُهٗ لَمَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ وَلَا الشَّمْسَ وَلَا لْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلَ وَلَا النَّهَارَ وَلَا مَلَكًا مُقَرَّبًا وَّلَا نَبِيًّا مُّرْسَلًا وَّلَا اِيَّاكَ

ترجمہ: اگر محمد ﷺ اور اُن کی امت نہ ہوتی تو میں نہ جنت کو پیدا کرتا... نہ دوزخ کو... نہ سورج کو پیدا کرتا اور نہ چاند کو... نہ دن کو پیدا کرتا اور نہ رات کو... اور نہ مقرب فرشوں کو تخلیق کرتا اور نہ ہی کسی نبی مرسل کو اور نہ ہی (اے موسیٰ علیہ السلام) تجھ کو پیدا کرتا۔

اگر تم بھی نبوتِ محمدی ﷺ کا اقرار نہ کرتے اور اُن پر دُرود نہ بھیجتے تو تمہیں بھی آتش دوزخ میں جانا ہوتا' اگرچہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہی کیوں نہ ہوتے' میرے محبوب کی نبوت کے اِقرار کے بغیر بخشش کے حقدار نہ ہوتے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے اللہ! میں تیرے محبوب محمد ﷺ کی نبوت پر اِیمان لاتا ہوں اور اُن کی رِسالت وفضیلت کی گواہی دیتا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ آپ ﷺ کی ذات پاک پر بے پناہ دُرود پڑھوں گا' لیکن مجھے یہ دریافت کرنے کی اِجازت ہونی چاہیئے کہ کیا میں آپ کا زیادہ دوست ہوں یا محمد ﷺ؟۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:......

اَنْتَ كَلِيْمِىْ وَمُحَمَّدٌ حَبِيْبِىْ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنَ الْكَلِيْمِ

اے موسیٰ! تم میرے کلیم ہو اور محمد میرے حبیب ہیں، حبیب کلیم سے زیادہ محبوب ہوا کرتا ہے۔

❖ معارج النبوۃ: ۱/۳۰۹ / ۳۵/۲ ❖ مطالع المسرات:...... ❖ قصیدۃ النعمان: ۳۴ ❖

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

Marfat.com

تلاوتِ زبور سے پہلے

حضرت داؤد علیہ السلام کلمہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے

سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا کہ جب میں زبور پڑھتا ہوں تو ایک نور ظاہر ہوتا ہے جس سے میرے دل کو راحت وچین حاصل ہوتا ہے میرا تمام عبادت خانہ منور وروشن ہو جاتا ہے در ومحراب حرکت کرنے لگتے ہیں خداوندا! یہ نور کیسا ہے؟

بارگاہِ الٰہی سے خطاب آیا: یہ نور میرے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے مزید فرمایا کہ

لِاَجْلِهٖ خَلَقْتُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ وَاٰدَمَ وَحَوَّاءَ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ

انہیں کیلئے میں نے دنیا وآخرت... آدم وحوا... جنت ودوزخ کو پیدا کیا

حضرت داؤد علیہ السلام نے بلند آواز سے نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم لیا تو کوہ ودشت بیابان اور صحرا سے ایک گونج آئی کہ صَدَقْتَ یا داؤد علیہ السلام۔ اے داؤد علیہ السلام! آپ نے صحیح کہا۔ اسی مضمون کو کلام الٰہی میں اس طرح بیان کیا وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا يَا جِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرُ۔

اُس دِن کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام جب کبھی زبور کی تلاوت فرمانے لگتے تو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھ لیتے۔

❖ معارج النبوت: ۳۶/۲ ❖ الوفا: ۴۸ ❖

حضرت خواجہ نظام الدین اولیا محبوبِ الٰہی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ آسمان میں فرشتے کس شغل میں ہیں؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا! جس روز سے اللہ تعالیٰ نے تمام ملکوت کو پیدا کیا ہے۔ انہیں حکم ہوا ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک ورد زبان رکھو

Marfat.com

اور اُس کی دوستی دِل میں رکھو۔ اگر اُس سے محبت نہ رکھو گے اور اِس اِسم مبارک کو شفیع نہ پاؤ گے تو تمہیں علیحدہ کیا جائے گا۔ پھر فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ قبول کرنی چاہی تو فرمایا کہ ہماری بارگاہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اِسم مبارک کو شفیع بنا' تا کہ ہم تیری توبہ قبول کریں۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ موجودات میں ہے سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل ہے۔

(افضل الفوائد حصہ راحت المحبین: ۱۹۰/ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیاء/مرتبہ امیر خسرو)

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

Marfat.com

تمام عیسائیوں کو کلمہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے کا حکم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ......

وَاَقَرَّہٗ عَلَیْہِ السُّبْکِیُّ فِیْ شِفَاءِ السِّقَامِ وَالسِّرَاجِ الْبُلْقِیْنِیْ فِیْ فَتَاوَاہُ وَ کَذَا جَزَمَ بِصِحَّتِہِ الْعَلَّامَۃُ ابْنُ حَجَرٍ فِیْ اَفْضَلِ الْقُرٰی اَقُوْلُ قَدْ صَرَّحَ الْمُحَقِّقُ ابْنُ الْھُمَامِ فِیْ بَابِ الْاِحْرَامِ مِنْ فَتْحِ الْقَدِیْرِ اَنَّ الْاِقْدَامَ عَلَی التَّحْسِیْنِ فَرْعُ مَعْرِفَتِہٖ حَالًا وَعَیْنًا قُلْتُ فَکَیْفَ بِالتَّصْحِیْحِ وَ اَنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ مَنْ یَّعْلَمُ حُجَّۃٌ عَلٰی مَنْ لَّا یَعْلَمُ۔

اَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی عِیْسٰی اَنْ اٰمِنْ بِمُحَمَّدٍ وَمُرْ مَنْ اَدْرَکَہٗ مِنْ اُمَّتِکَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا بِہٖ فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ اٰدَمَ وَلَا الْجَنَّۃَ وَلَا النَّارَ وَلَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ عَلَی الْمَاءِ فَاضْطَرَبَ فَکَتَبْتُ عَلَیْہِ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" فَسَکَنَ۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی کہ اے عیسیٰ علیہ السلام تم (میرے حبیبِ لبیب) محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور اپنی اُمت کو حکم دو کہ جو لوگ اُن کا زمانہ پائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں کیونکہ اگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں نہ آدم علیہ السلام کو پیدا کرتا اور نہ ہی جنت و دوزخ بناتا۔ جب میں نے عرش کو پانی پر بنایا تو وہ مضطرب ہوگیا، میرے جاہ وجلال کی وجہ سے کانپنے لگا، پھر میں نے اُس پر کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھ دیا... تو وہ ٹھہر گیا... پرسکون ہوگیا۔

❖ المستدرک: ۶۱۵/۲ ❖ معارج النبوت: ۳۹/۲ ❖ تفسیر روح البیان: ۱۹۴/۷ ❖

❖ الوفا مترجم: ۴۸ ❖ زرقانی: ۲۴۴/۵ ❖ الخصائص الکبریٰ: ۲۵/۱ ❖

Marfat.com

-•❖✻◈صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ◈✻❖•-

انجیل برناباس میں رب تبارک وتعالےٰ کا یہ اِرشاد ہے کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر تمام اَشیاء بنائی ہیں تاکہ اُس کے وسیلے سے تمام اَشیاء میری صفت وثنا کریں۔

انجیل برناباس میں ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آنیوالے رسول کا کیا نام ہوگا؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:......

اُس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا' کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے جس وقت اُن کی روح پیدا کی' یہی نام رکھا تھا اور اُس روح کو ایک آسمانی نور میں رکھ کر فرمایا تھا۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم انتظار کیجئے کیوں کہ میں تیری خاطر جنت' دُنیا اور بکثرت مخلوق پیدا کروں گا' جس پر آپ کو گواہ بناؤں گا' جو تجھ پر سلام بھیجے گا اُس پر سلام بھیجا جائے گا۔

ساری چیزیں اُس کے وسیلے سے پیدا ہوئیں' جو کچھ پیدا ہوا ہے اُس میں سے کوئی چیز بھی اُس کے بغیر پیدا نہیں ہوئی۔ اُس میں زندگی تھی اور وہ زندگی آدمیوں کا نور تھا۔ (انجیل یوحنا)

مندرجہ بالا حقائق وشواہد سے معلوم ہوا کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور' کائنات کے ذرے ذرے میں جاری وساری ہے اور بیشک آپ وجہِ تخلیق کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

❖ جانِ جاناں صلی اللہ علیہ وسلم: ۲۷ ❖

Marfat.com

پیدائش جبرئیل علیہ السلام تاجدارِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر

ایک مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی: یا محمد حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ جل شانہ نے میری تخلیق کے بعد مجھے دس ہزار برس عالم بیخبری میں رکھا' بعدہٗ مجھے پکارا کہ اے جبرئیل (علیہ السلام)! (اُس وقت مجھے اِس بات کا شعور ہوا کہ میرا نام جبرئیل (علیہ السلام) ہے) میں نے جواب میں کہا ''لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ'' اے اللہ! بندہ حاضرِ خدمت ہے۔ اللہ جل شانہ نے حکم صادر فرمایا: ''قَدِّسْنِیْ'' میری بے نیازی کے ذِکر میں مشغول ہو جا۔

میں خالقِ اکبر کی قدوسیت کا ذِکر دس ہزار برس کرتا رہا۔ پھر صدا آئی ''مَجِّدْنِی'' اَب میری بزرگی و برتری کی صفت بیان کرتا رہ' میں دس ہزار برس عظمت اِلٰہی کے گیت گاتا رہا۔ پھر ندا ''اَحْمِدْنِیْ'' میری حمد و ثناء کی تسبیح پڑھ۔ میں نے دس ہزار برس' تحمید اِلٰہی میں زندگی گزاری۔ اُس کے بعد ''ساقِ عرش'' کے پردہ کو گرا کر مجھے اور دس ہزار برس تک تکتے جانے کا فرمان جاری فرمایا۔ اس عرصہ نظارگی میں ''ساقِ عرش'' پر ایک سطر کو مرقوم پایا' اللہ پاک نے مجھے فہم عطا فرمائی کہ یہ سطر ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ'' ہے۔ میں نے عرض کیا: یا خالقِ ذُو المنن! یہ ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ'' کون ہیں؟ جواب آیا اے جبرئیل! اگر میرے ارادہ قدرت میں ''تخلیقِ محمد'' نہ ہوتی تو تم کو خَلْقَت کی خِلعت نصیب نہ ہوتی۔ بلکہ اگر وہ نہ ہوتے تو نہ جنت ہوتی نہ جہنم ... نہ سورج ہوتا نہ چاند ... اور نہ ثواب ہوتا نہ عِتاب۔ اے جبرئیل علیہ السلام! اس محمد صلی اللہ علیہ وسلم باعثِ تخلیق دو عالم پر صدقے جاؤ اور ہدیہ صلوات بھیجو۔ پس میں جبرئیل علیہ السلام نے آپ پر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار برس درود بھیجا''۔

Marfat.com

اب یہ حقیر فقیر ناظرین وقارئین سے اِنصاف کا طالب ہے اور یہ دریافت کرنے کی جرأت کرتا ہے کہ اَپنے محبوب ﷺ کیلئے اللہ تعالیٰ کی اِس عطائے عظمت و وقار کی حد کا اَندازہ کیا کوئی بشر اَپنے خیال وگمان کے اِحاطہ میں لاسکتا ہے؟

❖ تحفۂ درود شریف: ۶۵ / از واعظ سحر البیان شیخ الحدیث حضرت علامہ حبیب البشر خیری، رنگون ❖

حضرت جبرائیل علیہ السلام کی تخلیق نبی اکرم ﷺ کے نور کے ذریعے ہوئی ہے۔ بلکہ تمام فرشتے نبی اکرم ﷺ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ ساری مخلوقات نبی اکرم ﷺ کے وسیلے سے ہی معرفت حاصل کرتی ہے۔

سیدی عبدالعزیز دباغ فرماتے ہیں: وَسَیِّدُنَا جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ انما خُلِقَ لِخِدْمَتِ النَّبی ﷺ (جواہر البحار) حضرت جبرائیل علیہ السلام کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیلئے پیدا کیا گیا ہے اور نہ یہ آپ ﷺ کے ذاتی محافظ فرشتوں میں شامل ہیں

❖ الابریز: ۵۳۳ ❖

تاج المذکرین اور ثمار الفرادیس میں یہ واقعہ حضرت اِبن عباس رضی اللہ عنہما کی زبانی درج ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ یا محمد حبیب اللہ ﷺ! جس دِن اللہ تعالیٰ نے مجھے خلعتِ وجودِ عطا فرمایا تو مجھے اَٹھارہ ہزار سال عرشِ مجید کے نیچے ساکن ہونے کا حکم دیا، پھر مجھ سے پوچھا: مَنْ خَلَقَكَ (جبرائیل تمہیں کس نے پیدا کیا ہے) میں نے کہا۔ اے پروردگار!

اَنْتَ الْخَالِقُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمَعْبُوْدُ فِیْ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا الْعَبْدُ الذَّلِیْلُ الْخَاضِعُ الْمُنْقَادُ

ترجمہ:۔ تو پیدا کرنے والا... اکیلا... قہار... عزت والا... جبار... شب وروز میں معبودِ حق اور میں بندۂ ذلیل... عاجز اور تابعدار۔

بعدازاں پھر مجھے پورے اَٹھارہ ہزار سال کوئی خطاب نہ کیا گیا۔ پھر دریافت

Marfat.com

فرمایا: مَنْ خَلَقَکَ وَمَنْ اَنَا

جبرائیل علیہ السلام تمہیں کس نے پیدا کیا اور میں کون ہوں؟

میں نے کہا۔ اے پروردگار

اَنْتَ خَالِقِیْ وَرَازِقِیْ وَ مُحْیِیْ وَمُمِیْتِیْ
وَبَاعِثِیْ وَاَنَا الْعَبْدُ الضَّعِیْفُ الْمَسَاکِیْنُ

ترجمہ:۔ تو میرا پیدا کرنے والا... اور رزق دینے والا ...اور جلانے والا... اور مارنے والا... اور اٹھانے والا... اور میں بندۂ ضعیف مسکین۔

پھر اٹھارہ ہزار سال مجھے خطاب سے نہ نوازا گیا۔ پھر مجھے خطاب ہوا اور مجھے پوچھا گیا۔ ''میں کون ہوں اور تم کون ہو؟

میں نے عرض کی۔

اَنْتَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِیُٔ وَاَنَا الْعَبْدُ العاندا الْخَاضِعُ الْخَاشِعُ

تو خالق و باری ہے اور میں بندۂ عاجز ہوں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام! تم نے سچ کہا۔

پس میں نے یہ خطاب باصواب سن کر اور اپنے حال پر اکرامِ خداوندی دیکھ کر عرض کی: اے اللہ! مجھے پیدا کرنے سے پہلے تو نے کوئی اور مخلوق بھی پیدا فرمائی ہے؟ حکم ہوا کہ نگاہ اٹھا کر دیکھ۔

میں نے بموجب حکم نظر اُٹھائی تو ایک نور جمال صوری و کمال معنوی سے آراستہ و پیراستہ' تاباں و درخشاں دیکھا' جس کے دیکھنے سے آنکھیں خیرہ ہوتی تھیں' اُس نور کے دائیں بائیں' آگے پیچھے یعنی اِردگرد چار ہالے دیکھے۔

میں نے عرض کی: یہ کس کا نور ہے جس کی ضیاؤں سے میری آنکھیں چندھیائی جارہی ہیں؟ فرمایا: یہ نور اُس ہستی کا ہے جس کی خاطر میں نے تجھے پیدا کیا ہے' تمام

Marfat.com

فرشتوں اور دوسری مخلوقات کو صرف اُسی کی برکت سے پیدا کروں گا اور اُس کے وجود گرامی کو اِن سب سے مشرف ومکرم بنا دیا ہے۔عرش...کرسی...لوح و قلم...بہشت و دوزخ اُسی ہستی کے طفیل عالم وجود میں آئیں گے۔

هُوَ حَبِيْبِيْ وَ صَفِيِّيْ وَ نَبِيِّيْ وَ سَيِّرَتِيْ
وَخُلْقِيْ مُحَمَّدُنِ الْمُصْطَفٰى ﷺ

ترجمہ:۔

میں نے دریافت کیا: یااللہ! یہ چار نور کے ہالے کون ہیں؟ فرمایا: دائیں طرف آپ ﷺ کے وزیر ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔ بائیں طرف آپ ﷺ کے مشیر عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ ہیں۔ آگے آپ ﷺ کے حبیب عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ اور پیچھے آپ ﷺ کے چچا زاد بھائی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔

ثمارُ الفرادِیس میں لکھا ہے کہ پیچھے کی جانب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور سامنے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں۔ میں نے دریافت کیا: اے اللہ! یہ پانچ افراد کتنے برگزیدہ ہیں۔ فرمایا: یہ میرے دوست ہوں گے جو ان کو دوست رکھے گا' میں اُسے دوست رکھوں گا۔ جو اِن سے دُشمنی رکھے گا' میں اُس سے دُشمنی کروں گا' ان کے دوستوں کا دوست اور اِن کے دُشمنوں کا دُشمن' اِن کے دوستوں کو بہشت میں اپنی رضا دوں گا اور ان کے دُشمنوں کو دوزخ کی آگ میں اپنے قہر میں مبتلا کروں گا۔ ❖ معارج النبوۃ:۲/۲۵ ❖

Marfat.com

محبت کی پھلواری......صدقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا

آپ ﷺ موجبِ تخلیق کائنات ہیں...ہر شے کو وجود بخشی کیلئے یہی نور وسیلہ بنا...موجب تخلیق کائنات...باعث کن مکاں...یہ تخلیق ایک مقصد کے ساتھ ایک ہستی کامل کیلئے ذاتِ باری تعالیٰ کے اُرادہ قدرت وحکمت کے تحت وجود میں لائی گئی۔

محبت کی یہ پھلواری مقصودِ کائنات ﷺ کی معرفت کا آغاز بنی۔ اور خود اپنے حبیب ﷺ کو ربُ العزت نے اِس حقیقتِ عظمیٰ سے آگاہی یوں بخشی۔''لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الرُّبُوْبِيَّةَ'' اے حبیب ﷺ! اگر آپ نہ ہوتے تو ہم کچھ پیدا ہی نہ کرتے گویا آپ ﷺ ہی کا نور وجہ تخلیق کائنات کے ساتھ اس احد وصمد کی ہوئیت مطلقہ کی معرفت کا ذریعہ بنا جو مالکِ کون ومکان ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

Marfat.com

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ

اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ نہ ہوتے،

تو خدائی کا راز آشکار نہ ہوتا

نہ حسن نہ پرستار ہوتے...... نہ یوسف نہ کوئی خریدار ہوتا...... نہ مصور نہ شاہکار ہوتا...... نہ معبود نہ عبادت گزار ہوتے...... نہ کوئی سپاہ نہ سالار ہوتا...... نہ خم نہ خمار ہوتا...... نہ مے نہ کوئی مے خوار ہوتا...... نہ حق نہ اِظہار ہوتا...... نہ دِل نہ دِلدار ہوتا...... نہ صورت نہ سنگار ہوتا...... نہ نکہت نہ نکھار ہوتا...... نہ جمال نہ کوئی پرستار ہوتا...... نہ سیاہ کار نہ استغفار ہوتی...... نہ اَبر نہ اَبر بہار ہوتی...... نہ اَشرار نہ کوئی اَبرار ہوتا...... نہ علم نہ کوئی آموزگار ہوتا...... نہ دین نہ دین دار ہوتے...... نہ معبود نہ عبادت گزار ہوتے...... نہ شہر نہ شہر یار ہوتا...... نہ کشتی نہ کھیون ہار ہوتا...... نہ تاج نہ تاجدار ہوتے...... نہ غار نہ یارِ غار ہوتا...... نہ پتھر نہ بازارِ طائف ہوتا...... نہ جنت نہ طلب گار ہوتے...... نہ بیمار نہ کوئی تیمار دار ہوتا...... نہ آزاد نہ کوئی غم خوار ہوتے...... نہ دھار نہ بازار ہوتے...... نہ رخسار نہ گُلِ رخسار ہوتا...... نہ اَسرار نہ محرم اسرار ہوتا...... نہ شمع جلتی نہ پھول کھلتے...... نہ دن نکلتا نہ رات ہوتی...... جو یہ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا...... وجود کون و مکاں نہ ہوتا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

جے نہ ہوندا حضور صلی اللہ علیہ وسلم دا نور ظاہر، نہ ایہہ جان ہوندی نہ جہان ہوندا
لامکاں نہ لوح نہ عرش کرسی، نہ زمان ہوندا نہ مکان ہوندا
نہ کوئی علم نہ عمل کوئی عالم، نہ زبان ہوندی نہ قرآن ہوندا
کیویں ہوندا دیوانیہ رب ظاہر، جے نہ دو جگ دا سلطان ہوندا

﴿عرفانِ حق: ۱۱۴ از صوفی عبدالرحیم چشتی دیوانہ﴾

Marfat.com

سرورِ کائنات ﷺ سببِ پیدائشِ مخلوقات

تاجدارِ لولاک ﷺ کی بارگاہ میں شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

سرورِ عالم ﷺ ابتداء میں مخلوقات کی پیدائش کا سبب اور آخر میں لوگوں کیلئے واسطۂ ہدایت وراہ نمائی ہیں...اور حقیقت یہ ہے کہ باطن میں روحوں کے مربی اور ظاہر میں اَجسام کی بلندی و فراخی پوری کرنیوالے...ارکانِ مذاہب و ممالک غیر کو توڑنے والے...متفرق اَقوام وقبائل کے اَحکام منسوخ کرنیوالے...وجود کی انگوٹھی کے نگینہ اور معرفت وشہود کے نگینۂ منقش کاری...اعتکاف کرنیوالوں کے مقصود...افلاک کے مرکز...سالکوں کے مقصدِ مطلوب...زمین والوں کیلئے کھتہ اور تہہ خانہ...مکارم اخلاق کے پیشوا...دُنیاوی ماہروں اور کاملوں کی تکمیل کرنے والے...وجود وعدم کی منزلوں کے نگہبان...حدوث و قِدم کے سمندروں کی برزخ...ممکن و واجب کے جامع...طالب ومطلوب میں رابطہ...اللہ کی حکومت میں سب سے زیادہ عزیز...مملکت الٰہی کے شہنشاہ...حقیقتِ فرد کے ظاہر کرنے والے...صورتِ رحمانیت کے مظہر...عالمِ لاہوت کی پوشیدگیوں کے سربستہ راز...خزانۂ جبروت سے واقف...اَرواح ملکوت کیلئے پرواز کی قوت...اجسام ناسوت کو بلندی وفراخی دینے والے...ولایت کے بانی' نبوت کے خاتم' مکمل مظہر...رحمت عالم...عقل وشعور اوّل...اَزل کے ترجمان' نوروں کے نور...بھیدوں کے بھید...ہادیٔ راہ...خالص نور...حبیب اعلیٰ...پاکیزگیوں کے پاکیزہ...تمام رسولوں کے سردار...رحمۃ للعالمین...حضور سرورِ کونین ﷺ ہیں۔ آپ پر دُرود وسلام ہو۔ ۰ ❖ اخبار الاخیار ۲۰ ❖ ۰

-•❖❋ صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم ❋❖•-

Marfat.com

مخزنِ کائنات ﷺ

تاجدارِ لولاک ﷺ کی بارگاہ میں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں

ہمارا مسلک ہے کہ حضور ﷺ مبداء کائنات ہیں، حضور ﷺ مخزنِ کائنات ہیں۔ حضور ﷺ منشاء کائنات ہیں اور حضور ﷺ مقصودِ کائنات ہیں۔

ایک حدیث میں آیا ہے: لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا یعنی اے پیارے حبیب ﷺ تو نہ ہوتا تو میں دُنیا کو نہ بناتا۔ ایک حدیث میں آیا لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ یعنی میرے نبی ﷺ اگر تجھے پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو بھی پیدا نہ کرتا اور تفسیر حسینی میں ایک حدیث نقل کی گئی۔ لَوْلَاكَ لَمَا اَظْهَرْتُ الرَّبُوْبِيَّةَ" پیارے اگر تو نہ ہوتا تو میں اپنے رب ہونے کو ظاہر نہ کرتا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ احادیث ضعیف ہیں یہ نہیں کہتے کہ ہمارا عقیدہ ضعیف ہے

﴿مقصودِ کائنات: ۷ /از سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی قدس سرہ العزیز ملتان﴾

-•❖❃﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴾❃❖•-

آپ ﷺ کے طفیل جنت اور ریشمی پوشاک

علامہ ابن جوزی (م ۵۹۷ھ/۱۲۰۰ء) سرکارِ دوعالم ﷺ کی آمد آمد پر ملت اسلامیہ کو مبارکباد دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو یہ ساری دُنیا ہی نہ پیدا کی جاتی... یہ فخر کی بات ہے... یہ میں انکار کی بات نہیں کر رہا... ایسی ہدایت کرنے والے نبی کی اُمت! تمہیں مبارک ہو! بروز قیامت آپ ﷺ ہی کے طفیل جنت اور ریشمی پوشاک ہے۔ ﴿بیان المیلا دالنبی ﷺ: ۸﴾

Marfat.com

وجودِ کائنات...صدقہ ءسرورِ کائنات ﷺ

تاجدارِ لولاک ﷺ کی بارگاہ میں میرے شیخِ طریقت پیرو مرشد سراج العارفین شہبازِ طریقت، امام السالکین، حضرت علامہ ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ اپنی عقیدت کا اِظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مسلمان بھائیو:۔ کیا جانتے ہو کہ یہ آفتاب و ماہتاب کی شعائیں...پھولوں کی خوشبوئیں...جنت کے حور و غلمان...سارے عالم کی رونقیں...آسمان کے ستارے...زمین کے سبزے...بلبلوں کے نغمے...چڑیوں کے چہچہے...جن و انس کا وجود کیوں اور کس کی خاطر ہے؟ یہ سب کچھ اس حبیب خدا ﷺ کیلئے ہے جو حوضِ کوثر کا ساقی...جنت کا قاسم...سلطنتِ خداوندی کا مالک...یتیموں کا والی...غلاموں کا مولیٰ...اپنے رب کا پیارا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے سارا کارخانہ اُن کیلئے اور اُن کے واسطے پیدا فرمایا۔

حضور سرورِ عالم ﷺ ہی باعثِ تخلیقِ کائنات ہیں اور آپ ﷺ ہی کے صدقہ سے اور آپ ﷺ ہی کی خاطر کائنات کو وجود بخشا گیا۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے نور پاک کو پیدا نہ فرماتا تو کائنات کی تمام روشنیاں بے نور ہوتیں اور کائنات کی تمام رونقیں معدوم ہوتیں۔

ہے انہی کے دم قدم سے باغِ عالم میں بہار
وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہ ہوں تو عالم نہیں

محمد ﷺ کی جلوہ نمائی نہ ہوتی
تو دارین میں روشنائی نہ ہوتی

حضورِ اکرم ﷺ محبوبِ کردگار ہیں اور اپنے حبیب کی خاطر ہی اُس خالق و مالک نے اِس جہانِ فانی کو اور اُس دارِ بقا کو وجود بخشا ہے۔

Marfat.com

محمد ﷺ گر نہ بودے کس نہ بودے

نہ بودے ہیچ عالم در وجودے

حقیقت تو یہ ہے کہ آدم کی توبہ اور نوح کی نجات حضور ﷺ کے صدقے مقبول و معتبر ہوئی۔

اگر نامِ محمد ﷺ را نیاوردے شفیع آدم علیہ السلام

نہ آدم علیہ السلام یافتے توبہ نہ نوح علیہ السلام از غرق نجینا

- ابراہیم علیہ السلام کی دُعا آپ کی جلوہ گری کا پیغام ہے............۔
- عیسٰی علیہ السلام کی بشارت آپ کے ہی ظہورِ قدسی کا نام ہے......۔
- توریت وانجیل وزبور میں آپ کے ہی تذکرے ہوتے رہے۔
- تمام آسمانی صحیفوں میں آپ پر ہی تبصرے ہوتے رہے......۔
- ہر دور میں آپ کے قصے نبیوں کے وردِ زبان رہے............۔
- ہر زمانے میں آپ کے قصیدے اُمتوں کے حرزِ جان رہے۔
- کسی نے آپ کو فارقلیط کہہ کر پکارا............................۔
- کوئی آپ کو منحمنا پکارتا رہا..............................۔
- آسمانوں میں آپ کا نام احمد ﷺ مشہور ہوا..................۔
- زمینوں میں نامِ محمد ﷺ کے چرچے ہوئے..................۔

غرض یہ کہ آپ ہی مقصودِ کائنات اور محبوبِ ممکنات ہیں۔ آپ ہی باعثِ تکوینِ عالم اور سببِ تخلیقِ آدم علیہ السلام ہیں۔ آپ ہی نورِ اوّل اور روحِ اوّل ہیں آپ ہی قلمِ اوّل اور لوحِ اوّل ہیں۔ ﷺ...... ﷺ...... ﷺ

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ کا جھومر آپ ہی کے رُوئے انور پر سجتا ہے۔

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِىْ کا تاج آپ ہی کے سرِ اقدس پر پھبتا ہے۔

Marfat.com

اور سچ تو یہ ہے کہ

کتابِ فطرت کے سرِ ورق پر' جو نامِ احمد رقم نہ ہوتا
تو نقشِ ہستی اُبھر نہ سکتا' وجود لوح و قلم نہ ہوتا
یہ محفلِ کن فکاں نہ ہوتی' جو وہ امامِ اُمم نہ ہوتا
زمین نہ ہوتی، فلک نہ ہوتا' عرب نہ ہوتا، عجم نہ ہوتا

حدیثِ قدسی لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ اس مفہوم کی مؤید ومصدق ہے بعض حضرات اِس حدیث کوموضوع ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔لیکن محققین علماء اہلسنت نے صراحت فرمائی ہے کہ یہ حدیث لفظاً موضوع ہوسکتی ہے' لیکن معنی کے اعتبار سے ہرگز موضوع نہیں' اپنے معنی ومفہوم کے لحاظ سے یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے' کیونکہ اِس حدیث کا مفہوم اِس کے علاوہ بھی کئی اَحادیث سے ثابت ہے جیسا کہ موضوعات کبیر میں حضرت ملاعلی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: لٰکِنَّ مَعْنَاہُ صَحِیْحٌ یعنی حدیث لولاک معنی کے لحاظ سے بالکل صحیح ہے۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ ایک دِن جبرائیل امین علیہ السلام حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اورعرض کی یارسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔

یَا مُحَمَّدُ لَوْ لَاکَ مَاخَلَقْتُ الْجَنَّۃَ وَلَوْ لَاکَ مَا خَلَقْتُ النَّار

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ نہ ہوتے تو میں یہ جنت پیدا کرتا نہ دوزخ پیدا کرتا۔

(دیکھیں! موضوعات کبیر صفحہ ۱۵۹)

اسی طرح حضرت امام ربانی مجدد ومنور الف ثانی قدس سرہ السبحانی نے مکتوبات شریفہ میں حدیث قدسی نقل فرمائی ہے۔

لَوْلَاکَ لَمَا اَظْھَرْتُ الرَّبُوْبِیَّۃَ

Marfat.com

یعنی اے محبوب اگر آپ نہ ہوتے تو میں اپنی ربوبیت کا اظہار نہ کرتا۔ نیز آپ نے یہ حدیثِ قدسی بھی تحریر فرمائی ہے۔

كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں چھپا ہوا خزانہ تھا' پس میں نے پسند کیا کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے مخلوق کو پیدا کر دیا۔ (ملاحظہ فرمائیں! مکتوبات امام ربانی دفتر سوم مکتوب ۱۲۲)

ان احادیث مبارکہ سے با آسانی یہ مفہوم اخذ ہوتا ہے کہ ذاتِ رسالت ﷺ ہی تخلیق کائنات کی علت غائی ہے۔

گویا حدیث قدسی کا مفہوم یوں ہوا ہے

میں سراپا مخزنِ راز تھا' میں رہا تھا مدتوں راز میں
ترا شوق دید کشاں کشاں' مجھے کھینچ لایا مجاز میں

مولانا ظفر علی خاں کا یہ شعر بھی اس مفہوم پر دلالت کرتا ہے۔

گر ارض و سماء کی محفل میں' لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں' یہ نور نہ ہو سیاروں میں

حضرت امام احمد رضا فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا۔

جس طرح مرتبہ وجود میں صرف ایک ذات حق ہے
باقی اُسی کے پرتو وجود سے موجود
یونہی مرتبہ ایجاد میں صرف ذاتِ مصطفیٰ ﷺ ہے
باقی سب پر اُسی کے عکس کا فیض وجود

مرتبہ کون میں نورِ احدی آفتاب ہے اور تمام عالم اس کے آئینے
مرتبہ تکوین میں نورِ احمدی آفتاب ہے اور سارے جہاں اس کے آئینے

﴿صلوٰۃ الصفا: ۲۰ ☆ البیان شریف: ۱/۱۱۸ تا ۱۲۰﴾

Marfat.com

شہنشاہِ لولاک ﷺ کی بارگاہ میں میرے شیخِ طریقت پیرومرشد سراج العارفین شہبازِ طریقت، امام السالکین، حضرت علامہ ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ ایک اور مقام پر اپنی عقیدت کا یوں اظہار فرماتے......

نورِ ازل نے جب عدم کے گیسوا کئے تو شبِ دیجور سے صبح نور عیاں ہوئی، جیسا کہ "کُنْتُ کَنْزًا مَّخْفِیًّا......الخ" کے عنوان سے یہی حقیقت مستورہ عریاں ہوئی۔ حقیقتِ محمدیہ ﷺ اُسی نورِ ازل کی پہلی تجلی ہے جو سببِ تکوین کائنات اور باعثِ تخلیقِ ممکنات قرار پائی۔

"لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ" کا یہی راز ہے کہ مخلوقات اُسی شہنشاہِ لولاک کے قدومِ پاک کی خیرات ہے۔

"وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ" (پ سورۃ انبیاء آیت نمبر ۱۰۷)

اسی امر کی غماز ہے کہ حسنِ کائنات اسی جانِ کائنات کے جمال کی زکوۃ ہے اور یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ شمس وقمر کی تابشوں کا ہر چمکارہ اور عرش وکرسی کی نازشوں کا ہر نظارہ اسی شاہدِ رعنا کے حسنِ تبسم کی سوغات ہے۔

نقاشِ ازل کا وہ نقشِ اول ﷺ

وسیم وقسیم، مصطفیٰ کریم علی علیه التحیة والتسلیم کہ جس کی تحسین وتزئین تشکیل وتعمیر، تعلیم وتادیب اور حسنِ تخلیق میں مصورِ حقیقی نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

وہ شہکارِ قدرت ﷺ

جس کو خالقِ ہستی نے صورت وسیرت... حسن وجمال... فضل وکمال اور جود ونوال کی جن عظمتوں اور بلندیوں پر فائز فرمایا عالمِ ممکنات میں اُس کی مثال ناممکن ہے۔

امامِ ربانی حضرت سیدنا شیخ مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز نے فرمایا:

"در عالم امکان مثالِ او متصور نیست"

Marfat.com

وہ محبوبِ مطلق جس کی ہر ادا محبوبِ خدا... ہر نگاہ مرکزِ ہُدیٰ... ہر عشوہ جانِ وفا... ہر جلوہ جہانِ سخا... ہر تیور کانِ حیا... ہر دم دلرُبا... ہر قدم دِلکشا... ہر سخن جانفزا بلکہ سارا بدن معجزہ نما

تجھے بنا کے جو نزدیک و دور سے دیکھا
خدا نے خود کو نہایت غرور سے دیکھا

وہ روحِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

جو اُٹھے تو فلک کو عروج ملے... بیٹھے تو دھرتی کو سکون ملے... پسینہ آئے تو گلشن مہکنے لگیں... مسکرائے تو ستارے چمکنے لگیں... لب ہلائے تو عنادل چہکنے لگیں... بات سنائے تو پھول جھڑنے لگیں... جس کے چہرے سے صبح کو سویرا ملے... جس کی زُلفوں سے شب کو اَندھیرا ملے... جس کے تبسم سے جنت مچلنے لگے... جس کے غصے سے جہنم اُبلنے لگے... جو اشارہ کرے تو آفتاب فق ہو جائے... جو اُنگلی اُٹھائے تو ماہتاب شق ہو جائے... جو سر اُٹھا کے بولے تو قرآن بنتا جائے... جو سر جھکا کے بولے تو حدیث بنتی جائے۔

- جو چادر اوڑھ کر لیٹے تو خدا پکارے... یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّر
- جو کمبل اوڑھ کر نکلے تو کہا جائے... یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّل
- جس کے دانتوں کے چمکارے...... یٰسین وطٰہٰ
- جس کے چہرے کے نظارے...... والضحیٰ
- جس کی آنکھوں کے خمار...... مَازَاغَ الْبَصَر
- جس کی زلفوں کا نکھار...... لَیْلَۃُ الْقَدْر
- رُخ جیسے آئینے میں مصور جڑا ہوا
- ماتھے کی ہر لکیر پہ قرآن لکھا ہوا
- آواز جیسے نغمۂ فطرت چھڑا ہوا
- آغوش جیسے ہو درِ کعبہ کھلا ہوا

Marfat.com

وہ کمالِ حسن حضور ﷺ! کہ

دُنیا میں حسنِ یوسف علیہ السلام کے چرچے ہیں، لیکن حسنِ مصطفیٰ ﷺ کی جلوہ سامانیاں چودہ طبق کو محیط ہیں، حسنِ یوسف علیہ السلام میں صباحت غالب تھی اور حسنِ مصطفیٰ ﷺ میں ملاحت کا غلبہ تھا، حسنِ یوسف علیہ السلام پہ نظریں جمتی نہ تھیں اور حسنِ مصطفیٰ ﷺ سے نظریں ہٹتی نہ تھیں۔

◀ وہ حسین تھے، تو یہ احسن ہیں ▶

◀ وہ شریف تھے، تو یہ اشرف ہیں ▶

◀ وہ کریم تھے، تو یہ اکرم ہیں ▶

◀ وہ کامل تھے، تو یہ اکمل ہیں ▶

◀ وہ جمیل تھے، تو یہ اجمل ہیں ▶

○ مقالات ابوالبیان: ۲۰۰ ☆ ماہنامہ دعوت تنظیم الاسلام اپریل 2006ء 31 ○

Marfat.com

تخلیقِ دُنیا..... باعثِ پہچانِ مصطفیٰ ﷺ

تاجدارِ لولاک ﷺ کی بارگاہ میں اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے والدِ محترم مولانا شاہ نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

پیدائشِ زمین و آسمان اور خلقتِ زمان و مکان صرف حضور نبی کریم ﷺ کی شہرت کے لئے ہے۔ اگر خالق کو آپ کی شان ظاہر کرنا منظور نہ ہوتا تو عرش و کرسی... لوح و قلم... زمین و آسمان... اَرواح و فرشتے... جن و انس... اور بہشت و دوزخ کچھ نہ بناتا۔

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا

اَزل میں اس جناب کو خطاب ہوا:

اَنْتَ الْمُخْتَارُ الْمُنْتَخَبُ وَعِنْدَكَ مُسْتَوْدَعُ نُوْرِیْ وَكُنُوْزُ هُدَ
هد اٰیَتِیْ مِنْ اَجْلِكَ اَسْطَحُ الْبَطْحَاءَ وَاَرْفَعُ السَّمَآءَ
وَاَجْعَلُ الثَّوَابَ وَالْعِقَابَ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ۔

ترجمہ:۔ تو برگزیدہ اور منتخب ہے۔ اور تیرے پاس ہی میرے نور کی امانت اور میری ہدایت کی کنجیاں۔ تیرے واسطے بچھاتا ہوں زمین اور بلند کرتا ہوں آسمان اور بناتا ہوں ثواب اور عذاب اور بہشت اور دوزخ۔

اور ارشاد ہوتا ہے اے محمد ﷺ! میں نے کوئی شخص تم سے زیادہ بزرگ پیدا نہیں کیا۔ دُنیا کو صرف اس لئے بنایا گیا کہ تمہارا مرتبہ پہچانیں اگر تمہیں پیدا نہ کرتا دُنیا کو نہ بناتا۔

یہ مضمون آیۃ کریمہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ سے منافی نہیں وہاں مثنیٰ منہ عمل ہے۔ اور یہاں حصر بنظرِ علم یعنی فائدہ تخلیق منجملہ اعمال عبادت اور منجملہ علوم تصدیق آنحضرت ہے اور اشتمال اس تصدیق کا توحید کو ظاہر ہے۔

سرور القلوب: ۵۵

Marfat.com

حضور ﷺ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا

تاجدارِ لولاک ﷺ کی بارگاہ میں حضرت صاحبزادہ سید محمد عباس علی گیلانی (حجرہ شاہ مقیم) نے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:۔

تحقیق حق تعالیٰ وحدہٗ کریم نے ارشاد فرمایا حدیث قدسی ہے۔

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ سَمَاءً وَلَا اَرْضًا وَلَا جِنًّا وَلَا مَلَكًا

اے حبیب ﷺ کریم اگر تم نہ ہوتے تو نہ آسمان بناتا نہ زمیں بناتا اور نہ جن ہوتے نہ فرشتے۔

اے محبوب! اگر تم نہ ہوتے ''لما خلقت الکائنات'' میں کائنات کو پیدا نہ کرتا۔

فَلَوْلَا مَا خَلَقْتُكَ وَلَا خَلَقْتُ عَرْشًا وَلَا كُرْسِيًّا وَلَا لَوْحًا

وَلَا قَلَمًا وَلَا اَرْضًا وَلَا جَنَّةَ وَلَا نَارًا وَلَا دُنْيَا وَلَا اُخْرٰی

فرمایا! اُس ذات وحدہٗ لاشریک نے، اگر میرے حبیب ﷺ نہ ہوتے تو اے آدم میں تمہیں پیدا نہ کرتا... نہ عرش کو پیدا کرتا... نہ کرسی کو پیدا کرتا... نہ لوح کو پیدا کرتا ...نہ قلم کو پیدا کرتا... نہ آسمان کو پیدا کرتا... نہ زمین کو پیدا کرتا... نہ جنت کو پیدا کرتا... نہ دوزخ کو پیدا کرتا... نہ دُنیا کو پیدا کرتا... اور نہ آخرت کو پیدا کرتا۔

مَا خَلَقْتُ الطُّوْلَ وَلَا الْعَرْضَ وَلَا وضع ثواب ولا عقاب

وَلَا خَلَقْتُ جَنَّةَ وَلَا نَارًا وَلَا شَمْسًا وَلَا قَمَرًا

اے حبیب ﷺ اگر میرا مقصود آپ نہ ہوتے تو میں نہ آسمان کو پیدا کرتا... نہ زمین کو پیدا کرتا... نہ لمبائی کو پیدا کرتا... نہ چوڑائی کو پیدا کرتا... نہ ثواب کو پیدا کرتا... نہ عذاب کو پیدا کرتا... نہ سورج کو پیدا کرتا... نہ چاند کو پیدا کرتا۔

Marfat.com

قَالَ عَلِیٌّ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اَنْتَ الْمُخْتَارُ الْمُنْتَخَبُ وَعِنْدَکَ مُسْتَوْدَعُ نُوْرِیْ وَکُنُوْزِ ھِدَایَتِیْ مِنْ اَجْلِکَ اَسْطَحُ الْبَطْحَا وَاَمْرَحُ الْمَاءَ وَاَرْفَعُ اسماء وَاَجْعَلُ الثَّوَابَ وَالْعِقَابَ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ ۔ مطالع اسرارت ۔

حضرت مولائے کائنات امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا؛ کہ اللہ وحدہٗ کریم نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا! تو مختار ہے' برگزیدہ ہے اور تیرے ہاں میرا نور امانت ہے اور تیرے ہاں میری ہدایت کے خزانے امانت رکھے گئے ہیں' تیری وجہ سے پتھریلی پستی والی زمین پھیلاتا ہوں اور پانی برساتا ہوں اور آسمانوں کو بلند کرتا ہوں اور تیری وجہ سے ہی ثواب وعذاب اور جنت ودوزخ کو مقرر کیا۔

کاش کہ اِس حدیثِ قدسی کی اجازت ہوتی عارفین کواس کی شرح بیان کرنے کی ،تو لاتعداد دفتر بند ہوجاتے لیکن یہ قول بھی وضاحت کیا نہ جاتا۔ وللہ الحمد،

اے عزیز! جان اِس راز کو کیونکہ تخلیق کائنات بھی اُن عظیم رازوں میں سے ایک راز ہے کیونکہ اس راز کے کھولنے سے بہت بڑا اپسارا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ فقراء نے اس پر بہت قلیل کلام کیا ہے' لہٰذا بندہ نے اکابر کی طرز پر عمل کرنے کا چارہ کیا ہے۔

اس کائنات کے وجہ کائنات ...جانِ کائنات ...جانِ جہانِ کائنات ...فخرِ کائنات... سببِ کائنات... مسببِ کائنات... باعثِ کائنات... اصلِ کائنات... اصلِ جہانِ کائنات ...صورتِ کائنات کے آئینہء کائنات... کاملِ کائنات... مکملِ کائنات... اکملِ کائنات... مظہرِ کائنات... اظہرِ کائنات... اطہرِ کائنات... منبعِ کائنات... مصدرِ کائنات... صدرِ کائنات ...سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہے۔

ایسے جان میرے محبوب کو کہ کائنات میرے محبوب کے فیضان کا نام ہے' پس یہ

Marfat.com

تم پر فیصلہ ہے کہ تم اِس خزانہ سے کتنا حاصل کرتے ہو پس یہ جان لے کہ کوئی ایسا عاشق نہیں ہوتا جو اپنا معشوق کسی کو دے دے' لیکن ربّ قدس نے اَپنے محبوب کو اَپنا معشوق بنایا اور خود وہ ذات عاشق ہوئی' لیکن فضلِ عظیم ہے اہل عالم پر کہ اُس ذات نے اِس عالمِ جہان کو اَپنا محبوب عطا فرمایا۔

اللہ جل مجدہ الکریم نے اپنے پاک لاریب کلام میں بیان فرمایا:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ
اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ
وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

❖ پ۔۔۔، سورۃ آل عمران، آیت ۱۶۴ ❖

ترجمہ: تحقیق اِحسان فرمایا اہل ایمان پر اُن میں اُن ہی میں سے ایک رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھیجا جو اُن پر اُس کی آیتیں پڑھتا ہے اور اُنکو پاک کرتا ہے اور اُن کو کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

اُے عزیز! جان لے تو کہ حد تو اُس کی ہوتی ہے جس کا احاطہ کرلیا جائے' لیکن حقیقت یہ ہے کہ اللہ وحدہٗ کریم کی ابتداء وانتہاء کسی کے علم میں نہیں ہے' کیونکہ اُس کے فضلِ عظیم سے علوم عطا کئے جاتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کون بیان کرسکتا ہے کہ اللہ وحدہٗ کریم نے اپنے محبوب کے نور کو اپنے نور سے تخلیق فرمایا' جبکہ ہر ایک شے اپنے محبوب کے نور سے پیدا کی ہے۔ یہ امر مخفی نہیں ہے اہل حکمت پر کیونکہ جب حدود قیود کا تعین کیا جائے گا تو پھر ہی حدود و قیود متصور ہوسکتی ہیں اور حدود و قیود کا جب نشان تک نہ ہو تو اُس کا علم کیسے ہوگا۔

اے عزیز! میری اِس نصیحت کو لازم جان کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اطہر کا مسئلہ آئے تو جاہل لوگوں سے ضد نہ کر کیونکہ جس کے دل پر پردہ ہو وہ عظمت رسول

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں جانتا۔ جبکہ یہ حقیقت تو کسی سے مخفی نہیں کہ جس کو اللہ تعالیٰ بڑا کر دے اُس کو چھوٹا کرنا کسی کا کام نہیں ہے۔

اور یہ تو اہل دُنیا کی بات ہے کہ جس کی مثال آپ کی نظر میں ہے کہ جب ایک بادشاہ منتخب کرتا ہے اَپنے کسی وزیر کو تو ایک چوکیدار کو کیا کام کہ وہ اُس کی وزارت کو ختم کر دے، یہ کام محال ہے، عقل فہم اِس بات کو تسلیم نہیں کرتی۔

کیونکہ اگر تو احمقوں اور منافقوں سے عظمتِ رسالت میں اُلجھ جائے گا تو، تو اُن کو عقل مند نہیں کر سکتا، تو اگر تو کسی حیوان کو قرآن اور لوح وقلم کی بات بتا دے گا تو کیا وہ تیری بات تسلیم کر لے گا؟ پس میری نصیحت کو لازم جان کہ تو ایک خنزیر سے بھی بُری چیز کیساتھ عظمتِ رسالت پر جھگڑتا ہے، جبکہ اُس کا رِسالت سے کیا تعلق ہے؟ اے عزیز! یہ نہ ہو کہ تیرے ہی اعمال ضائع کر دیئے جائیں۔ ''اللھم انی اعوذبک''

٥ درثمین فی تذکرۃ المرشدین: ۳۶ تا ۴۰/ از سید محمد عباس علی گیلانی / چشتی کتب خانہ: ارشد مارکیٹ، فیصل آباد ٥

-•❖✻ صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمدٍ وآلہٖ وسلم ✻❖•-

صوفی نسیم احمد نقشبندی مجددی عزیزی (محلّہ انصاریاں چنیوٹ) اپنی تصنیف لطیف ''تاجدارِ وادیٔ عزیز شریف'' میں رقمطراز ہیں کہ......

اپریل ۱۹۶۹ء کو میرے شیخِ طریقت حضرت خواجہ صوفی محمد علی رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۱۸ تا ۱۹۸۲) نے سالانہ ''محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' کے موقع پر اِرشاد فرمایا کہ بکرا عید کا دن ہو، شب برأت ہو یا کہ شب معراج سب انتہائی برکتوں، رحمتوں کے دِن اور رات ہیں، ہر رات اور دن کی بڑی فضیلت ہے، بلکہ شب قدر کو تو قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے ہزار مہینوں سے بھی اَرفع واعلیٰ بتایا ہے، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے کہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ۔ یہ شب قدر کی رات تو ہزار مہینوں سے بھی اَفضل ہے مگر ان تمام راتوں کو جو بھی فضیلت ملی ہے، وہ آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کی نظر کرم سے

Marfat.com

ملی ہے (کیونکہ آپ باعث تخلیقِ کائنات ہیں)' اگر حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ تشریف نہ لاتے تو حدیث پاک کے مطابق نہ یہ زمین ہوتی' نہ آسماں ہوتا... نہ جنت ہوتی' نہ دوزخ ہوتی... نہ سورج ہوتا' نہ چاند ہوتا... نہ رات ہوتی نہ دن ہوتا... نہ عرش ہوتا' نہ کرسی ہوتی... نہ لوح ہوتا نہ قلم ہوتی... نہ روانی ہوتی' نہ سمندروں کی طغیانی ہوتی... نہ آگ میں تپش ہوتی غرضیکہ نہ شب برأت ہوتی' نہ شب معراج ہوتی' نہ شب قدر ہوتی' اگر حضور پاک صاحب لولاک ﷺ کی نہ ذات ہوتی۔

حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ.....

لَوْلَا مُحَمَّدٌ وَّ اُمَّتُہٗ لَمَا خَلَقْتُ الْجَنَّۃَ وَلَا النَّارَ وَ لَا الشَّمْسَ وَلَا الْقَمَرَ وَلَا الَّیْلَ وَلَا النَّھَارَ وَ لَا مَلَکً مُّقَرَّبًا وَّلَا نَبِیًّا مُّرْسَلًا وَّلَا اِیَّاکَ

ترجمہ: اگر محمد پاک ﷺ اور آپ کی اُمت نہ ہوتی تو جنت پیدا کرتا نہ دوزخ ہوتا' نہ سورج ہوتا' نہ چاند پیدا کرتا' نہ رات بناتا' نہ دن پیدا ہوتا' نہ مقرب فرشتے ہوتے' نہ انبیاء و مرسل پیغمبر ہوتے اور اے موسیٰ علیہ السلام تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت نے خوب ارشاد فرمایا ہے کہ

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں یہ جہاں کی جان ہے تو جہان ہے

دوسری جگہ پھر ارشاد گرامی ہے کہ

کتاب فطرت کے سرورق پر جو نام احمد رقم نہ ہوتا
نقشِ ہستی اُبھر نہ سکتا وجودِ لوح و قلم نہ ہوتا
محفل کون و مکاں نہ ہوتی جو وہ شاہِ امم نہ ہوتا
زمیں نہ ہوتی فلک نہ ہوتا عرب نہ ہوتا عجم نہ ہوتا

غرضیکہ کتنی بڑی شان ہے میرے آقا کریم ﷺ کی جن کے قدم پاک کی برکت

Marfat.com

سے یہ ساری کائنات وجود میں آئی۔ آپ ہی کی جلوہ گری کے صدقہ سے سب نبیوں کو نبوت ملی' رسولوں کو رسالت کا منصب ملا' گویا کہ آدم علیہ السلام صفی اللہ بنے' حضرت نوح علیہ السلام نجی اللہ بنے' حضرت داؤد علیہ السلام خلیفۃ اللہ بنے' حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ بنے' حضرت اسماعیل علیہ السلام ذبیح اللہ بنے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ بنے' حضرت یوسف علیہ السلام حسن کا پیکر بنے' غرضیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کو منصب نبوت ملا' بلکہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہِ ناز سے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو منصب صداقت ملا' حضرت عمر فاروق اعظم کو منصب عدالت ملا' حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو منصب سخاوت ملا' جناب علی المرتضی شیر خدا رضی اللہ عنہ کو منصب شجاعت ملا اور جناب حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو اعلیٰ ترین مقامِ شہادت ملا' صرف یہی نہیں بلکہ صحابہ کو صحابیت ملی' ولیوں کو ولائت ملی' امام کو امامت ملی' قاری کو قرأت ملی' انسان کو انسانیت ملی اور ساری کائنات کو آپ کے دَم قدم سے عزت وشہرت ملی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے۔

اعلیٰ حضرت نے کمال ارشاد فرمایا ہے کہ

زمین و زماں تمہارے لئے ...... مکین و مکاں تمہارے لئے
دہن میں زباں تمہارے لئے ...... جسم میں ہے جاں تمہارے
چنین و چناں تمہارے لئے ...... بنے دو جہاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے ...... اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

دوسرے مقام پر کیا خوب فرمایا ہے کہ

یہ شمس و قمر' یہ شام و سحر' یہ برگ و شجر' یہ باغ و ثمر
یہ تیغ و سپر' یہ تاج و قمر' یہ حکم رواں تمہارے لئے
اَصالتِ کل ' اِمامتِ کل ' سیادتِ کل ' امارتِ کل

Marfat.com

حکو مت کل ' ولائتِ کل ' خدا کے یہاں تمہارے لئے

درسری حدیث پاک میں ہے کہ "لَوْ لَاکَ لَمَاَ خَلَقْتُ الدُّ نیاَ" اگر آپ مقصودِ کائنات نہ ہوتے تو میں دُنیا کو پیدا ہی نہ کرتا۔ ﴿تاجدارِ وادی عزیز شریف: ۲۸۹﴾

اصلِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

تاجدارِلولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت علامہ حبیب البشر خیری (رنگوں) نے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا؛۔

الامــــی

قولہ تعالی الذین یتبعون الرسول النبی الامی ﴿پ9 سورہ اعراف آیت﴾

اِس مبارک لفظ "اُمی" کو سمجھنے سے پہلے ہمیں تھوڑی دیر کیلئے لغت عربی کی طرف نظر کرنا ضروری ہوگا۔

❖ -ام الدماغ...... چمڑے کی وہ باریک تھیلی ہے جس میں انسان کا دماغ محفوظ رہتا ہے۔

❖ -ام الراس......

❖ -ام القری ...... بستیوں کی ماں یعنی مکہ معظمہ شریف

❖ -الم قری...... مہمانداری کی ماں یعنی آگ۔ کیونکہ آگ کے بغیر مہمانوں کی خاطر تواضع نہیں ہوسکتی

❖ -الام...... اصل الشئی ہر چیز کا اصل۔ ہر شئی کا جوہر

❖ -الامیتہ ...... ماں کی صفت ماں کی مامتا

❖ -عربی میں "مامتا" کو اُمَیّۃ اور اُمُوْمَتہ کہا جاتا ہے۔

چونکہ محمد مصطفیٰ' احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اصلِ موجودات و جوہرِ کائنات ہیں اس لئے اللہ جل شانہ نے اپنے محبوب کا تعارف جب بندوں سے کرانے کا اِرادہ فرمایا تو اِس لفظ

Marfat.com

''اُمی'' سے پہچان دلوایا کہ بندے سمجھ جائیں' اگر'' محمد'' ﷺ نہ ہوتے تو ساری خدا کی خدائی عالمِ وجود میں نہ آتی۔ کیونکہ بغیر جڑ کے درخت کا وجود مفقود ہے۔ اِس طرح بغیر'' محمد'' ﷺ کے یا اظہارِ نورِ محمدی ﷺ کے ظہورِ الٰہی خود خدا کو منظور نہیں ہے۔ لہٰذا حضرت محمد ﷺ نے بارہا زور دے کر فرمایا کہ اے میرے راستے پر چلنے والو! تم جب مجھ پر درود بھیجو تو نبی الامی کا لفظ ضرور استعمال کیا کرو' کیونکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کا اصل اور جڑ بھی میں ہی ہوں۔ کوئی نبی اصل مخلوقات و جوہر موجودات نہیں بنائے گئے ہیں' بلکہ تمام اَنبیاء... ملائکہ... اَولیاء... سورج... چاند اور ستارے... ہر مومن کی روح کو میرے نور سے پیدا کیا گیا ہے۔ میں خدا کی قدرت... طاقت... اور لطافت بلکہ ہر شے کا سرچشمہ ہوں۔

﴿تحفۂ درود شریف: 146 / از واعظ سحر البیان شیخ الحدیث حضرت علامہ حبیب البشر خیری، رنگون﴾

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

عالمِ موجودات میں باعثِ تخلیقِ عالم... اصل الاصول ذات... جنابِ سرکارِ دو عالم ﷺ کی ہے...... اٹھارہ ہزار عالم بنی نوعِ اِنسان کی تخلیق کا مقصد' نبی کریم... مدنی تاجدار... محمد مصطفیٰ ﷺ کے منصب و مرتبہ اور شان کا اِظہار تھا۔ عباداتِ لطیفہ اور اشاراتِ شریفہ اِس بات کی ترجمانی کر رہی ہیں کہ اَصل اَشیاء... نورِ محمدی علیہ التحیۃ والثناء کا پرتو ہیں۔ اگر خالقِ کائنات جلّ جلالہ، سرورِ کائنات... فخرِ موجودات... حضور نبی کریم ﷺ کے وجود باوجود کی حرمت و حشمت کو اَوجِ اِستقبال پر نہ پہنچاتا تو حلقہ بگوشوں کے طریقوں اور تعلق والوں کی عقیدت مندی اگر اُس کے سایہ عاطفت میں پروان نہ چڑھتی تو بزرگی کا قلادہ عرشِ مجید کے گلے میں کون ڈالتا... اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ...... اور اگر کاتبِ تقدیر غلامانِ مصطفوی ﷺ کی فہرست مرتب نہ کرتا تو... وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ کی عبارت اُس پر کون لکھتا...... اگر افلاک کے سیارے مراکز زمین پر عقیدتمندانِ مصطفوی ﷺ کی تربیت نہ کرتے تو عوارف کے زوارف

Marfat.com

سے عالم کی نعمتیں پاک ہوتیں اور مدحت و وسعت کی چادر کرسی پر نہ پڑتی... وَسِعَ کُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ......اور اگر نہ فلک کی نظروں کے تیز تر برق رفتار گھوڑے آسمان کے سبزہ زار میں سبقت اور اقدام نہ تلاش کرتے تو ہرگز وہ ستاروں سے مزین نہ ہوتے... وَزَیَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِیْنَ ......اور اگر جلالت کا خیمہ اور سلطنت کا شامیانہ اِس غبار آلود فرش پر نہ تانا جاتا تو نقوش کے فرمان فرش کے نشور پر کیسے کھینچے جاتے... وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ......ورنہ چراغ ہدایت وَبِالنَّجْمِ هُمْ یَهْتَدُوْنَ وہ اُن کی اُمت کی ہدایت کے ستارے کہ جیسے اَنوارِ ہدایت شعار اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ کی طرح ہیں، ہرگز ہرگز نور اور خلعت ظہور نہ پہن لیتے اور زینت کا کام اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ الْکَوَاکِبِ نہ چمکتے......اور شب زرنگاری کی چادر آسمان جو لعل و گہر سے بھرا ہوا ہے، اپنے اَجرام و اَجسام میں نہ دیکھتے اور باموں و بوقلموں کا فرش موالید کے فرش کو نقوش کے رشحاتِ قلم سے مزین نہ کرتا۔

﴿معارج النبوۃ: ۳۶۰﴾

-•❖❄﴿صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ﴾❄❖•-

حضرت عمر بن فارض رحمۃ اللہ علیہ (۶۳۳ء) نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اَقدس میں قصیدۃ تائیۃ الکبریٰ پیش کیا ہے' اُس میں فرماتے ہیں:-

موجودات کے ہر وجود کی اَصل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ساری کائنات کیلئے روحِ اعظم کی صورت میں ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی رابطہ ایجاد ہیں' مکاشفہ والوں کو شہود کی نعمت عظمیٰ آپ ہی کے سبب ملتی ہے' کیوں کہ شہود روح کی صفت اور فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحِ مقدس تمام روحوں کی اصل ہے۔ (مدارج نعت)

Marfat.com

مقصودِ کائنات ﷺ

تاجدارِ لولاک ﷺ کی بارگاہ میں ''روزنامہ نوائے وقت'' کے مشہور کالم نگار میاں عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

کائنات کا خلاصہ انسان ہے...اور اِنسانیت کا خلاصہ حضرات انبیاء ورسل علیہم السلام ہیں... اورنبیوں اور رسولوں کے سرتاج ہمارے حضور پُرنور ﷺ ہیں...حق تعالیٰ کا حسن گنجینۂ مخفی تھا...اُس نے چاہا کہ پہچانا جائے...کائنات اُس کی صفات کا اِظہار تھا...بہت خوب اِظہار مگر شعور و حساس سے خالی... پھر حضرت آدم علیہ السلام تشریف لائے ...روئے زمین پر حق تعالیٰ کے نائب...فرشتوں نے انھیں سجدہ کیا... کیونکہ حسن کا پہچاننے والا آ پہنچا تھا... بازارِ ہستی میں رونق آ گئی... ہنگامہ حق و باطل بپا ہوا...ویرانہ کائنات آباد ہوا...پھر حضرت نوح علیہ السلام آئے... حضرت ابراہیم علیہ السلام آئے... حضرت موسیٰ علیہ السلام آئے...یہ سب قافلۂ عشق کے ممتاز راہی تھے...مگر سالارِ قافلہ کے منتظر...اُس کی آمد کی خبر دینے والے...اُس کے لیے راستہ صاف کرنے والے...اُس کی راہ میں آنکھیں بچھانے والے...اُس کی عظمت کے گیت گانے کے لیے...پھر وہ آیا جو مقصودِ کائنات ﷺ تھا...جس کا تصورِ تخلیقِ کائنات سے پہلے خلاقِ کائنات کے ذہن میں تھا...جو اُس وقت بھی موجود تھا...جب حضرت آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے... ہاں وہ آیا...اپنی تمام تر زیبائیوں اور رعنائیوں کے ساتھ آیا...نیابت بھی اُس پر ختم ہوئی...رِسالت بھی اُس پر ختم ہوئی...معرفت بھی اُس پر ختم ہوئی... کیونکہ اُس نے نیابت و رسالت اور معرفت سب کا حق ادا کر دیا۔ ❖ نورِ بصیرت: ۱۵/۲/ از میاں عبدالرشید ❖

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

Marfat.com

شجرِ کائنات کا پھل ﷺ

شیخ نجم الدین رازی قدس سرہٗ نے اپنی کتاب ''مرصاد العباد'' میں فرمایا ہے کہ ذات پاک جناب سرورِ کائنات ﷺ خلاصۂ موجودات اور شجرِ کائنات کا پھل ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کے بارے میں خالقِ کائنات کا ارشاد ہے

''لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْکَوْنَیْنِ'' (معارج النبوۃ: ۲۷۳)

اگر آپ کی شان کا اظہار مقصود نہ ہوتا تو اے حبیب ﷺ میں کائنات عالم کو پیدا نہ کرتا۔ جب یہ امر متحقق ہوگیا۔ کہ مبداء موجودات ذاتِ پاک سرورِ عالم ﷺ ہے اور اِس کو مثال کے عالم میں اِس طرح سمجھا جائے۔ [illegible] ایک شجر کی طرح ہے۔ اور حضور ﷺ اُس درخت کا پھل ہیں اور درخت درحقیقت اُس کے پھل کے بیج سے عالمِ وجود میں آتا ہے اور وہی دراصل درخت کی اصل ہوتا ہے۔ لہٰذا سرورِ کائنات ﷺ کائنات کی اَصل یعنی اُس کا بیج اور جڑ ہیں۔ لہٰذا جب مشیتِ ایزدی اس بات پر آمادہ ہوئی کہ کائنات کتم عدم سے عالم وجود میں لائے تو اُس نے اپنے نورِ پاک کے پرتو یعنی نورِ محمدی ﷺ کو ظاہر فرمایا۔

''اَنَا مِنَ اللّٰہِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنِّیْ'' میرا وجود نورِ الٰہی کا پرتو اور تمام مسلمان میرے نور کا مظہر ہیں، جب نورِ نبی علیہ السلام عالم ظہور میں آیا تو خالقِ کائنات نے اُس پر نظر رحمت ڈالی' جس کے نتیجہ میں اُس پر حیاء غالب آئی اور اُس سے حیاء کے قطرے ٹپکے۔ جس سے اَرواحِ اَنبیاء علیہم السلام کو خالقِ عالم میں تحقق فرمایا اور اَنبیاء کی اَرواح کے پرتو سے اَولیاء کی اَرواح پیدا ہوئیں۔ اُن کی اَرواح سے عام مسلمانوں کی ارواح کی تخلیق ہوئی۔ مومنین کی اَرواح سے گناہگاروں کو پیدا کیا گیا اور گناہگاروں کی ارواح سے منافقین و کفار کی تخلیق ہوئی۔

اِس طرح اَصناف اَرواحِ اِنسانی سے اَرواحِ ملکی کو پیدا فرمایا اور اَرواحِ ملکی سے

Marfat.com

اَرواحِ اَجنہ کی تخلیق ہوئی اور اَرواح اَجنہ سے اَرواحِ شیاطین کو پیدا کیا گیا اور اَرواحِ شیاطین سے مردود اِبلیس اور اُس کی ذُریت کی اَرواح اُن کی حسب حیثیت تخلیق کی گئیں اور اُس کے بعد اَرواحِ اِنسانی کے مادہ سے حیوانات کی اَرواح کی تخلیق کی گئیں۔ اُس کے بعد ملکوتیوں کے چند گروہ اور تمام موجودات' نباتات' زمینی دفینے مرکبات ومفردات کے عناصر کو پیدا فرمایا۔ اِس طرح تمام مکنونات علوی وسفلی' ملکی وملکوتی نورِ سید المرسلین ﷺ کا پرتو ہیں۔ ﴿معارج النبوۃ:۳۵۱☆احسانِ عظیم:۱۳﴾

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

پھلوں کی پیدائش......صدقہ حضور ﷺ کا

غوث زمان شیخ احمد عبداللہ المصری کو اپنے ایک مرید کے ساتھ شدید محبت تھی' ایک دن آپ اُس کے سامنے سرکارِ دو عالم ﷺ کے فضائل وکمالات کا ذکر کر رہے تھے، اسی دوران آپ نے اُسے بتایا کہ اگر آپ ﷺ کا نور مبارک نہ ہوتا تو زمین کے اسرار میں سے کوئی ایک راز بھی ظاہر نہ ہوتا' اگر آپ کا نور مبارک نہ ہوتا تو کوئی چشمہ نہ پھوٹتا اور نہ ہی کسی دریا کا وجود ہوتا۔ میرے عزیز!

آپ ﷺ کا نور مبارک مارچ کے مہینے میں تین مرتبہ تمام بیجوں پر مہکتا ہے' جس کے نتیجے میں پھل پیدا ہوتا ہے۔ اگر آپ ﷺ کا نور مبارک نہ ہوتا تو کوئی پھل پیدا نہ ہوتا۔ میرے بیٹے! درجے کے اِعتبار سے سب سے کم تر اِیمان اُس شخص کا ہے جس کے نزدیک اُس کا اپنا اِیمان پہاڑ کے برابر بلکہ اُس سے بھی زیادہ وزنی ہوتا ہے۔ لہٰذا بعض اوقات اِنسان اُس کی شدت سے گھبرا کر اِیمان ترک کرنے کا سوچ لیتا ہے' اُس وقت آپ ﷺ کا نور' اِیمان کے وزن کو برداشت کرنے میں اِنسان کا مددگار ثابت ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے اِنسان کو اِیمان خوشنما اور پاکیزہ محسوس ہونے لگتا ہے۔

﴿الابریز شریف:۵۰﴾

Marfat.com

اب کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا نور مبارک مذکورہ بالا تمام اَشیاء میں موجود ہے یعنی آپ ﷺ کا اِسم مبارک لوح محفوظ میں تحریر ہے۔ آپ ﷺ کے نور کے اَسرار قلم سے خارج ہوتے ہیں' آپ ﷺ کی روح مبارک برزخ کے سب سے بلند ترین مقام پر فائز ہے' جنت میں جو مقام آپ ﷺ کو حاصل ہے اُس کے اوپر (بلکہ اُس کے برابر بھی) کوئی مقام کسی ایک کو بھی نصیب نہیں ہوسکتا' لہٰذا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ ﷺ کا نور مبارک مذکورہ بالا تمام اَشیاء کے اَنوار کے ہمراہ موجود رہتا ہے اور اُس کی موجودگی کی برکت کی وجہ سے اُن تمام اَشیاء میں ایک عجیب طرح کی شان دار رونق آجاتی ہے۔ سیدی عبدالسلام بن مشیش نے اپنے دُرود میں اِسی بات کی طرف اِن الفاظ میں اِشارہ کیا ہے۔

عالم الملکوت کے باغات آپ ﷺ کے جمال کی چمک کی وجہ سے سرسبز و شاداب ہیں۔ اُس کے بعد سیدی عبدالسلام بن مشیش نے نبی اکرم ﷺ کی اور بھی بہت سی خوبیوں کا ذکر کیا ہے۔

کہ ساری مخلوق آپ ﷺ سے مدد حاصل کرتی ہے اور درحقیقت آپ ﷺ پر ہی تکیہ کرتی ہے کیونکہ اگر آپ ﷺ کا واسطہ درمیان میں موجود نہ ہوتا تو کوئی بھی چیز وجود میں نہ آتی' آپ ﷺ کو واسط اِس لئے قرار دیا گیا ہے' کیونکہ آپ ﷺ کی وجہ سے تمام مخلوق وجود میں آئی ہے اور اِس جملے کے ذریعے اِس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو زبان زدِ خاص و عام ہے کہ آپ ﷺ کا وجود مسعود نہ ہوتا تو جنت... دوزخ... آسمان... زمین... زمان... مکان... دن... رات بلکہ کچھ بھی پیدا نہ کیا جاتا۔

(الابریز شریف: ۵۲۴)

Marfat.com

سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے پیدا ہوا

اس لئے کوئی شئے محجوب نہیں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارکہ کے سامنے کائنات کا کوئی بھی گوشہ محجوب نہیں ہے اُسے عرش... اُس کی بلندی... اُس کا نچلا حصہ... دُنیا... آخرت... جنت... دوزخ سب کی اطلاع حاصل ہے' کیونکہ یہ سب کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہی پیدا کیا گیا ہے' لٰہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ صلاحیت تمام جہانوں پر محیط ہے۔ کس جہان کو کہاں سے... کب اور کیوں پیدا کیا گیا ہے؟ ہر آسمان کا مخصوص وجود کہاں ہے؟ کون سا فرشتہ کون سے آسمان سے تعلق رکھتا ہے... فرشتوں کو کب... کہاں... اور کیوں پیدا کیا گیا؟ یہ اِس وقت کہاں موجود ہیں؟ ان کے مراتب کے درمیان کیا اِختلاف ہے' اُن کا سب سے بلند ترین درجہ کون سا ہے؟ 70 حجابات اور ہر حجاب میں موجود ہر فرشتے سے متعلق جملہ معلومات... آسمان میں موجود جملہ اجرامِ فلکی... سورج... چاند... ستارے اِن کے علاوہ لوح... قلم... برزخ... اَرواح... اِن کے بارے میں جملہ معلومات... سات زمینیں... اِن میں موجود جملہ مخلوقات خواہ وہ خشکی پر بستی ہوں... یا سمندروں میں رہتی ہوں... اِن سے متعلق جملہ معلومات... جنت کے درجات... جنتیوں کی تعداد... اِن میں سے ہر ایک کا مخصوص مقام' غرضیکہ کائنات کے ہر حصے سے متعلق ہر چیز کا علم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے۔ ﴿الابریز شریف:۱۱۶﴾

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

چودہ طبق کی کائنات...... حسن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خیرات

اے درویش اگر اُس ذاتِ اَقدس کا نورِ آنکھوں کا سرور نہ ہوتا، نہ زحل چمکدار

Marfat.com

تاج سر پر رکھتا...... نہ قبائے مدول اوڑھتا... نہ کاتب تقدیر منشور قضا کو مشتری کے نام لکھتا اور مجلّات کے طلوع اور نہ افلاک کے گھوڑوں کو اُس کے اَحکام کا مطیع و فرمانبردار کرتے...... نہ تغلیب کا خنجر مریخ کے ہاتھ آتا اور زنگاری نیزہ اُس کے شانہ پر معلق ہوتا اور خورشید فلک پیما حصولِ مملکت کے لئے سفید گھوڑے مشرق کے اصطبل سے محلات کی طرف لاتا...... نہ یہ روشن و منور قندیل جو مثل آفتاب روشن و منور تھی' فلک شش روزہ کی محراب پر لعل و بدخشاں کی طرح تاباں و منور کی طرح منور و روشن ہوتی... نہ زہرہ فلک سوم پر عیش و طرب میں ہوتا...... نہ بزمِ فلک کے ملمع ساز سرود و ساز کی دھنوں پر مست و سرشار ہوتے...... نہ عطارد کا منشی و محرر دریائے تیرہ کے نوک قلم سے صفحہ شب پر مشکیں روشنائی سے لکھتا...... نہ کافوری آئینہ سنہری آمیزش سے اپنی صفائی اور سفیدی کو صفحۂ روزگار پر ظاہر کرتا...... نہ چمکنے والا چاند گنگا جمنی صحنِ چمن پر منقش اور جواہر نگار طبق کو شکل میں یا قیصر و کسریٰ کے جواہر نگار محلات کی صورت میں یا آئینہ صاف و مصفیٰ کی صورت زمین پر ضوفشانی کرتا۔ نہ بادف کی شکل میں مطربان خوش اَندام کے ہاتھوں میں باخد معشوق کی صورت میں اُس کے دلفریب قد و قامت کے ساتھ اس گنبد نیلگوں میں اپنے جمال جہاں آرا کی نمائش کرتا۔ ایسی حالت میں نہ تو پانی میں رقت رہتی...... نہ ہوا میں لطافت...... نہ آگ میں حرارت...... نہ خاک میں کثافت ہوتی...... اور نہ زمین میں زر و جواہر ملتے' اس طرح ظرف و مظروف ایک دوسرے سے متقارب و ملاقی نہ ہوتے...... اور نہ فرشتے اس عالمِ دُنیا میں متعین ہوتے... نہ تو برگ و باد کو تراوٹ...... نہ بنفشہ کو نیلوفری...... نہ سبزہ زار کو آنکھوں کی ٹھنڈک...... نہ نرگس کو شان...... اور نہ سوسن کو زبان نصیب ہوتی۔

غرضیکہ یہ تمام خصوصیات اور انعامات صدقہ ہیں سرورِ کائنات... فخرِ موجودات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باوجود کا اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق نہ ہوتی تو اس عالمِ کون و

Marfat.com

مکان میں کچھ بھی نہ ہوتا۔

ای گشتہ از برائے تو کون و مکاں پدید ...... از عرش تا بفرش زنورِ تو آفرید

فانی است پیش نورِ تو انوارِ انبیاء ...... در نورِ آفتاب بود ذرہ ناپدید

ذرّات کون پرتو نورِ ظہور تست ...... واندر ظہور خویش زنورِ تو مستفید

❖ معارج النبوۃ: ۱/۳۶۱ ❖

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

شمع جمالِ محمدی ﷺ سے کُل عالم روشن

اللہ تعالیٰ نے شمع جمالِ محمدی ﷺ سے کُل عالم کو روشن کیا... اگر آفرینش اس محبوبِ عالم ﷺ کی منظور نہ ہوتی... تو یہ تمام عالم ظہور میں نہ آتا۔ اِس واسطے پہلے اِس جناب کے قامت یکتا پر لَوْ لَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ کا خلعتِ زیبا پہنایا... بعد اس کے کل موجودات کو عالمِ ظہور میں لایا۔ سُبحان اللہ

باعثِ فخرِ صادقاں... بزمِ آخر کی شمع فروزاں... باعثِ چنیں و چناں... باعثِ تکمیل اِنساں... باعثِ رحمتِ فرشیاں... باعثِ رحمتِ عرشیاں... باعثِ تزئین... بہارِ گلشن... بزمِ دو عالم آپ سے روشن... باعثِ تسکینِ قلبِ مخزون... بہار افزائے گلستانِ رعنائی... حضور نبی کریم، محمد مصطفیٰ ﷺ جمالِ کائنات... حسن کائنات... زینت کائنات ہیں۔

- آپ ﷺ کے چہرے سے سورج کو ضیاء ملتی ہے
- آپ ﷺ کے رُخساروں کی دمک سے چاند کو چاندنی ملتی ہے
- آپ ﷺ کی آنکھوں کی چمک سے ستارے جگمگانا سیکھتے ہیں
- آپ ﷺ کے دانتوں کی تنویر سے جواہرات چمکنے کا ہنر جانتے ہیں
- آپ ﷺ کے لبوں کی نزاکت سے غنچے چٹکنا سیکھتے ہیں

Marfat.com

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتھے کے نور سے اِنسانیت کو راستے ملتے ہیں---
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدِ زیبا سے سرو اپنے قد کی رعنائی کرتا ہے-----
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سانسوں کی مہک سے مشک وعنبر خوشبو پاتے ہیں--
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زلفوں کی لہک سے کائنات بننا سنورنا سیکھتی ہے--
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی حیاء سے کلیاں شرمانا سیکھتی ہیں-----
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسکراہٹ سے قوسِ قزح رنگ بکھیرنا جانتی ہے---
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے مست خرام ندیاں چلنے سے آشنا ہوتی ہیں-
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو سے بلبل نغمے سیکھتی ہے-----------
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی سیاہی سے کالی گھٹاؤں کو حسن ملتا ہے---
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی سفیدی سے دِن کو اُجالا ملتا ہے------
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پلکوں کی دلآویز حرکت سے نجوم جھلملانا سیکھتے ہیں-
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابروخمدار کو دیکھ کر ہلال (چاند) اپنی صورت تراشتا ہے-
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلال سے بجلیاں کڑکنا اور جمال سے بادِنسیم چلنا جانتی ہے-
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو کے لفظوں سے ہدایت کے چراغ جلتے ہیں اور-
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نشان سے اِنسانیت کو منزل کا سراغ ملتا ہے-

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اِنسانی حقوق کی صدا بلند کی' اِنسانیت کو بین الاقوامی منشور عطا کیا، اور ایک انٹرنیشنل پلیٹ فارم مہیا کیا۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رنگ ونسل کی تمیز کو ختم کر دیا۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عربی' عجمی' گورے' کالے کو ایک صف میں لا کھڑا کیا۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وڈیروں کے طلسم کو توڑا۔

Marfat.com

- آپ ﷺ نے ظالموں کے خلاف شمشیرِ جہاد بلند کی۔
- آپ ﷺ نے یتیموں کو سینے سے لگایا اور اُن کی سرپرستی فرمائی۔
- آپ ﷺ نے غلاموں کی ہتھکڑیاں اور بیڑیاں کھولیں۔
- آپ ﷺ نے بے نواؤں کو قوت اظہار بخشی۔
- آپ ﷺ نے کمزوروں کو طاقتوروں کے مقابل لا کھڑا کیا۔
- آپ ﷺ نے عورت کو قعرِ مذلت سے نکال کر اُس کے سر پر عزت و عصمت کی چادر رکھی۔
- آپ ﷺ نے محنت کش کو اللہ کا دوست قرار دے کر معاشرے میں اُس کا وقار بلند کر دیا۔
- آپ ﷺ نے ہر مرد و زن پر علم حاصل کرنا فرض قرار دے کر جہالت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں علم کی شمعیں روشن کیں۔
- آپ ﷺ نے قرآن و حدیث کی تعلیمات سے لوگوں کے دِلوں کو جگمگایا۔
- آپ ﷺ کی درسگاہِ نبوت سے ایسے لوگ نکلے، جنہوں نے چاردانگِ عالم میں علم کے چراغ روشن کر دیئے۔
- آپ ﷺ نے جہالت کے صحراؤں میں بھٹکتی ہوئی مخلوق کا تعلق خالقِ کائنات سے جوڑ دیا۔
- آپ ﷺ نے بتوں کی خدائی کا ٹاٹ لپیٹ دیا اور اِنسانوں کو صرف ایک خدا کے سامنے جھکنا سکھایا۔

❖ تحفظ ناموس رسالت ﷺ: ۹ ❖

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

مقصود وُجودُ العالمین ﷺ

میں اُس سیدِ گرامی کا نام لے رہا ہوں جو اٹھارہ ہزار عالم کے وجود کے مقصود ہیں۔

اگر حضرت آدم علیہ السلام سید الانس تھے...... تو وہ...... آپ ﷺ ہی کے تابع تھے۔

اگر حضرت ادریس علیہ السلام کثرت سے پڑھانے والے تھے...... تو وہ...... آپ ﷺ

Marfat.com

ہی کے لاو نعم کی تدریس کے فیض یافتہ تھے۔

اگر حضرت نوح علیہ السلام (شکر کرنے والے) تھے اور اُن کی کشتی تباہ کن موجوں کے بھنور میں

پھنسی ......تو وہ......آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے فیض سے ساحلِ نجات پر پہنچی تھی۔

اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام سخی تھے...تو وہ...آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے دسترخوانِ کرم وسخا کے مہمان تھے۔

اگر حضرت یوسف علیہ السلام عزیز مصر تھے..تو..آپ صلی اللہ علیہ وسلم تخت بخت اور قصرِ مصر میں جلوہ افروز تھے۔

اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ تھے......تو وہ......آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے طورِ سینا کے ندیم حریم تھے۔

اگر حضرت داؤد علیہ السلام خوش آواز تھے......تو وہ......آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے نغمہ دل ربا کے

پردوں اور سُروں سے بہرہ ور تھے۔

اگر حضرت سلیمان علیہ السلام شہنشاہِ زمانہ تھے..تو وہ..آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے تخت اور علم سے مستفیض تھے۔

اگر حضرت یونس علیہ السلام نجات یافتہ حُوت تھے..تو وہ..آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے بحرِ احسان ونعم کے غریق تھے۔

سکندر......آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے وصال میں وادیٔ انوار وظلمت کے سرگردان تھے۔

حضرت لقمان علیہ السلام......آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے علوم واَحکام کے دسترخوان کے لقمہ بردار تھے۔

حضرت یحیٰ علیہ السلام......آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ذوقِ وصال اور شوقِ جمال سے پُرغم اور پرنم

آنکھوں میں مبتلا تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام......آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی آمد کی بشارت اور خوشخبری سناتے رہے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام......آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے حریم حرم کے راز داں اور پیغام رساں ہیں۔

حضرت میکائیل علیہ السلام......آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے مناجات وحاجات میں ہمدم ہیں۔

حضرت اِسرافیل علیہ السلام......آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے دبیرستان میں لوح در کنار ہیں اور اسی

مکتب میں قلم سے حروف لکھتے ہیں۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام......آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے سوز کے رفیق شفیق ہیں۔

Marfat.com

- فرشتے...... آپ ﷺ ہی کے عزیز و مکرم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
- آسمان...... آپ ﷺ ہی کے محل کے نیلگوں سراپردہ ہیں۔۔۔
- لوح محفوظ.... آپ ﷺ ہی کے قلم کی نگارشات کے صحیفہ کا ایک صفحہ ہے۔
- قلم...... آپ ﷺ کے منشور کا طغرانویس ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔
- کرسی...... آپ ﷺ کے عالی ہمم ضمیر منیر کا تکیہ ہ۔۔۔۔۔۔۔
- عرش مجید...... آپ ﷺ کے مہمان خانہ جود و کرم کا دسترخوان ہے۔
- بہشت...... آپ ﷺ کی تحریر کا ایک حرف ہے۔۔۔۔۔۔۔
- رضوان...... آپ ﷺ کی اُمت میں تقسیم شدہ خزانوں کا ایک سکہ ہے۔
- دوزخ...... آپ ﷺ کے دشمنوں کا زندان خانہ ہے۔۔۔
- بوستانِ اِرم...... آپ ﷺ کے دوستوں کی سیرگاہ تھا۔۔۔۔
- مالک...... آپ ﷺ کے جہنم کا دربان ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
- دِل...... آپ ﷺ کا جامِ جم ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
- پھول...... آپ ﷺ کے تبسم کا ایک کرشمہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔
- سمندر...... آپ ﷺ کے کرم و سخا کا قطرۂ شبنم ہے۔۔۔۔۔۔
- یہ جنگلات...... آپ ﷺ کی برکات کے خزانوں کا ایک ذرہ ہیں۔

یہ زمان وزمین یہ مکان و مکین...... آپ ﷺ کے غلام' خادم اور خدمت گذار ہیں۔
یہ معین آپ ہی کے کوچہ محبت کا گدائے بے نوا ہیں۔ ﴿معارج النبوۃ:۱/۱۸۱﴾

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

Marfat.com

کیا تم جانتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟

محمد صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جہان کے بادشاہ ہیں... ہر فقیر بے نوا کی پناہ ہیں

اٹھارہ ہزار عالم کا خلاصہ ہیں... اولادِ آدم کا اِنسانِ کامل ہیں، بلکہ سعادتِ آدم ہیں۔

- حضرت شیث علیہ السلام کی سیادت ...... سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا وسیلہ تھی۔
- حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی ...... نجاتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نمونہ تھی۔
- حضرت اِبراہیم علیہ السلام کا سکوت ...... خُلقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک قطرہ تھا۔
- حضرت سلمان علیہ السلام کا تخت ...... سلطنتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک رکن تھا۔
- حضرت اِسماعیل علیہ السلام کا صدق ...... صداقتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک لمحہ تھا۔
- حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن ...... جمالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کرشمہ تھا۔
- حضرت اَیوب علیہ السلام کا صبر ...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بے پناہ صبر کا ایک ذرہ تھا۔
- حضرت داؤد علیہ السلام کا نغمہ ...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کا ایک مصرع تھا۔
- سکندر کا تخت ...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شوکت کا ایک ادنیٰ سا دبدبہ تھا۔
- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مکالمات ...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت کا ایک حصہ تھے۔
- حضرت ہارون علیہ السلام کی وزارت ...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رتبہ کا ایک انعام تھ۔
- لقمان کی حکمت ...... حکمتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاتر کی ایک سطر تھی۔
- حضرت یحییٰ علیہ السلام کی عصمت ...... عفتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک لمحہ تھی۔
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رفعت ...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی منزلِ ارفع کا ایک پایہ تھی۔
- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے خاک نشین تھے۔
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خرمنِ ایمان کے خوشہ چین تھے۔
- حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ ...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوانِ احسان کے ریزہ چین تھے۔

Marfat.com

- حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دریائے رحمت سے چھینٹے جمع کرنے والے تھے۔
- حضرت فاطمہ زہرا بتول رضی اللہ عنہا...... بوستانِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کلی تھی۔
- حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہم...... گلستانِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک گلدستہ تھے۔
- ہر ایک مہاجر و انصار رضی اللہ عنہم... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ملازمین کے زمرے میں سے تھے۔
- صلحاء و ابرار کا ہر ایک فرد...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متابعین میں سے تھا۔
- جبرائیل امین علیہ السلام ...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد۔
- اسرافیل علیہ السلام ...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے میخانے کے جرعہ کوش۔
- میکائیل علیہ السلام ...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کے رزق تقسیم کرنے والے۔
- اور عزرائیل علیہ السلام ...... خیل محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلاد ہیں۔
- قرآن ...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منشور ہے۔
- کلمہ شہادت ...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیغ ہے۔
- طہارت ...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزگی ہے۔
- نماز ...... مقامِ نیاز میں ادا کی جائے تو حضور غمزہ ہے۔
- سحری کو ادا کی جائے تو بہتر ہے۔
- گریہ و زاری سے ادا کی جائے تو صفیر ہے۔
- روزہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈھال ہے۔
- معراج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر ہے۔
- ملاء اعلیٰ کے ملائکہ آپ کا لشکر ہیں۔

اللہ کی ذات والا صفات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ گاہ اور ملجا و ماویٰ ہے۔

﴿معارج النبوۃ: ۱/۱۸۹﴾

Marfat.com

محمد نورِ مجسم ﷺ کا مولود مسعود مؤخر، صرف ظاہری ہے اور مقدم حقیقی ہے

ان کی تخلیق و نمود ازل سے ہے اور اِن کا وجود تا ابد ہے

محمد ﷺ اور صرف محمد ﷺ صاحبِ تاج و معراج ہیں

چلمن اُٹھتی ہے (تو) قَابَ قَوۡسَیۡنِ اور جب گرتی ہے تو اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُکُمۡ ہیں

محمد ﷺ وَالضُّحٰی رُو ہیں...... محمد ﷺ وَاللَّیۡل مُو ہیں

محمد ﷺ سراپا قرآن ہیں اور قرآن محمد ﷺ ہے

محمد ﷺ جمالِ خدا ہیں... محمد ﷺ خدا کے محبوب ہیں

محمد ﷺ مزمل ہیں... محمد ﷺ مدثر ہیں

محمد ﷺ کی چادر سب کو بلا لحاظ ڈھانپتی ہے

محمد ﷺ 'لاچار اور ناہنجار'' انسان کی امان ہیں

محمد ﷺ 'بیمار انسانوں'' کے درمیان ہیں

خستہ جگر اور ماندہ مسافر کے رہبر منزل اور پناہ ہیں

خدا خود محمد ﷺ پر فریفتہ ہیں

اِسی لیے محمد ﷺ صاحب لولاک ہیں

اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

کائنات کی تمام سوغاتیں آپ ﷺ کی خاطر

ہر دل سے اُمنڈتے جذبۂ سازِ ازل کے نغمے

ﷺ......اور درود و سلام کی سوغاتیں، بس ایک ہی ہستی کی نذر...... ﷺ

''وہ''......جس کا نام لب پر آتے ہی روح مسکراتی اور زندگی بہاروں میں ڈوب

Marfat.com

ڈوب جاتی ہے......ﷺ

''وہ''......جس کا وجود، خدا کے حسن کا شاہکار اور فطرت کی سب رعنائیوں کا حاصل ہے......ﷺ

''وہ''......جس کا نور تخلیق کائنات کا سرچشمہ ہے اور جس کا فیض کونین میں ہر سو پھیلا ہے......ﷺ

''وہ''......جس کی خاطر اللہ تعالیٰ نے سب کچھ بنایا اور جس کا پیار دلِ فطرت میں انڈیلا ہے......ﷺ

''وہ''......جس کے نور سے مطلعِ صبح ازل روشن اور جس کے جلووں سے چہرۂ شامِ ابد تاباں ہے......ﷺ

''وہ''......جس کے آنے سے بہار اُتری زمیں پر، اُفق سے تا اُفق قوسِ قزح کا رنگ بکھرا......ﷺ

''وہ''......جس کو پیار سے رب نے پکارا جس طرح چاہا، وہ مزمل، وہ مدثر، وہ یسٰین، وہ طٰہٰ......ﷺ

''وہ''......جو بہرِ مومناں بن کر رؤف آیا' رحیم آیا...خطا پوش وعطا پاش...خلیق آیا، کریم آیا......ﷺ

''وہ''......جس کا نام اللہ تعالیٰ نے عرشِ اعظم پر سجا رکھا ہے...اور جس کا ذِکر کائنات میں ہر وقت' ہر سو ہو رہا ہے...بحر و بر میں' شجر و حجر میں...اَرض و سما میں' شمس و قمر میں...ہر ذرّے میں' ہر قطرے میں...ہر ساعت میں' ہر لمحے میں...جب بھی' جہاں بھی رب کا ذکر ہے ساتھ ہی اُس کے حبیب ﷺ کا ذِکر ہے

مصطفیٰ ﷺ کا نام ہے نامِ خدا کے ساتھ ساتھ
مصطفیٰ ﷺ کی یاد ہے شامل خدا کی یاد میں

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

Marfat.com

کل عالمین......نورِ محمد ﷺ کا صدقہ

آپ ﷺ کا وجود دُرِ ثمین ہے...... آپ ﷺ کا ظہور رحمۃ للعالمین ہے...... آپ ﷺ کا کرم عمیم ہے...... آپ ﷺ کا خلق وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٌ ہے۔ یہ تمام فرشتے' یہ تمام آسمان آپ ﷺ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ عالمِ وجود کی ہر چیز اور جہانِ شہود کا ہر ذرہ آپ ﷺ کی نظرِ عنایت کا مرہونِ اِحسان ہے' آپ ﷺ کی نگاہِ حمایت کا محتاج ہے۔ تمام روشنیاں آپ ﷺ کے نورِ کامل کی کرنیں ہیں...... کروبیاں' روحانیاں اور نوریاں' آپ ﷺ ہی کے نور سے اِستفاضہ کرتے ہیں...... حور و قصور' آپ ﷺ کے نور سے حسن و جمال پاتے ہیں...... رضوان و ولدان، غلمانِ جناں، آپ ﷺ کے نور کے محتاج ہیں...... ارواحِ قدسی اور انسی' آپ ﷺ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں...... اَنبیاء' مرسلین' اَصفیاء کاملین آپ ﷺ کے نور کے دریوزہ گر ہیں۔

- ثباتِ آدم علیہ السلام' نجاتِ نوح علیہ السلام' آپ ﷺ کے نور سے ہے----
- وفائے خلیل علیہ السلام اور صفائے اسمٰعیل علیہ السلام' آپ ﷺ کے نور سے ہے--
- دعوتِ یعقوب علیہ السلام اور صحتِ ایوب علیہ السلام' آپ ﷺ کے نور کا صدقہ ہے۔
- نجاتِ یوسف علیہ السلام اور اجابت یونس علیہ السلام' آپ ﷺ کے نور سے ہے--
- طورِ موسیٰ علیہ السلام اور انجیل عیسیٰ علیہ السلام' آپ ﷺ کے نور سے ہیں----
- علیہ شعیا علیہ السلام اور حیاتِ یحییٰ علیہ السلام' آپ ﷺ کے نور کا پرتو ہے----

شیخین کا ایمان' سیرین کا عرفان' آپ ﷺ کے نور کا صدقہ ہے۔ عرفا کی وجاہت' علماء کی فقاہت آپ ﷺ کے نور کا ٹکڑا ہے۔ آسمان کا نیلا خیمہ' صحنِ زمین کا سکون آپ ﷺ ہی کے نور کا عکس ہے۔ ﴿معارج النبوۃ:۱/۱۷۳﴾

صلی اللّٰہ علی حبیبہٖ محمد وّاٰلہٖ وسلم

Marfat.com

- حیات کو دستور ملا .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- زمین کو نور ملا .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- نماز کو سرور ملا .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- جبیں کو سجدہ ملا .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- سجدے کو تقدس ملا .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- بے قراروں کو قرار ملا .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- مے خواروں کو خمار ملا .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- ولیوں کو الہام ملا .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- رِندوں کو جام ملا .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- بے صبروں کو صبر ملا .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- صابروں کو اجر ملا .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- سخیوں کو سخاوت ملی .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- شہیدوں کو شہادت ملی .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- قاضیوں کو عدالت ملی .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- مظلموں کو حمایت ملی .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- کمزوروں کو طاقت ملی .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- غلاموں کو حکومت ملی .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- ولیوں کو ولایت ملی .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- نبیوں کو نبوت ملی .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔
- رسولوں کو رسالت ملی .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

- آدم علیہ السلام کو عظمت ملی .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ۔
- شیث علیہ السلام کو معرفت ملی .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ۔
- نوح علیہ السلام کو شجاعت ملی .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ۔
- صالح علیہ السلام کو فصاحت ملی .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ۔
- خلیل علیہ السلام کو دُعا ملی .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ۔
- یعقوب علیہ السلام کو محبت ملی .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ۔
- ادریس علیہ السلام کو اخوت ملی .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ۔
- اسحاق علیہ السلام کو رضا ملی .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ۔
- لوط علیہ السلام کو حکمت ملی .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ۔
- سلیمان علیہ السلام کو سطوت ملی .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ۔
- موسیٰ علیہ السلام کو جلال ملا .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ۔
- یوسف علیہ السلام کو جمال ملا .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ۔
- عیسیٰ علیہ السلام کو فقر ملا .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ۔
- ایوب علیہ السلام کو صبر ملا .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ۔
- ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو صداقت ملی ...... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ۔
- عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو عدالت ملی .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ۔
- عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کو سخاوت ملی .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ۔
- مولا علی رضی اللہ عنہ کو شجاعت ملی .... تو ...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

Marfat.com

مقصدِ تخلیقِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ رب العزت نے کل عالمین کی تمام مخلوقات میں سے حضرتِ اِنسان کو افضل تخلیق فرمایا' بلکہ اشرف المخلوقات کا لقب عطا فرمایا' پھر اِنسان کی مختلف قسمیں بنائیں' اُن قسموں میں سے اِنسان کی مشہور و معروف تین قسمیں ہیں.........کافر' مومن اور نبی۔

اِنسان کی اِن تینوں قسموں کی مختصر تعریف کچھ اِس طرح ہے

کافر......وہ اِنسان ہے کہ جس کام کیلئے بنایا گیا تھا اُس کام میں وہ صرف نہیں ہوا۔ کیونکہ تخلیقِ اِنسانی کا مقصد عبادتِ خداوندی ہے یعنی وہ اپنے خالق کی عبادت کیلئے بنایا گیا تھا' یہ کام کافر نے کیا نہیں غیروں کے آگے جھکتا اور سجدے کرتا رہا' اپنے خالق کے آگے نہیں جھکا اور اختتام تک اِسی حالت پر قائم رہا۔ لہٰذا اِس کا بننا نہ بننے کے برابر ہو گیا' وہ بگڑ گیا۔ خراب ہو کر ضائع ہو گیا۔

جیسے کوئی بھی خوراک ہو (مثلاً سالن' فروٹ، سبزیات وغیرہ) جب گل سڑ کر خراب ہو جائے تو وہ کھانے کے قابل نہیں رہتی' بلکہ پھینک دینے کے قابل ہوتی ہے' لہٰذا پھینک دی جاتی ہے۔ اِسی طرح کافر قطعی بہترین موجودات میں سے تھا۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ﴿سورۃ التین: ۴﴾ (بیشک ہم نے اِنسان کو اچھی صورت پر بنایا) اُس کا قورم بہت اچھا تھا۔ چونکہ وہ گل سڑ کر ضائع ہو گیا (بگڑ گیا) یعنی اپنی مقصدِ تخلیق پر پورا نہ اُترا، اِس لئے وہ بیکار ہو گیا۔ اُولٰئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ وہ ہر جز سے گھٹ گیا۔ تمام کائنات سے بدتر ہو گیا۔ اُولٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّهْ۔ وہ بدترین خلائق ہو گیا۔ جس طرح خوراک گل سڑ جانے کے بعد بیکار ہو جاتی ہے' کھانے کے قابل نہیں رہتی' بدتر ہو جاتی ہے' پھینک دینے کے قابل ہوتی ہے اِسی طرح وہ اِنسان جو مقصدِ حیات پر پورا نہ اُترا' اپنے رب کے آگے نہ جھکا' جو کام اُس کو کرنا چاہیئے تھا وہ نہ کیا' جس کام میں اُس کو آنا تھا اُس کام میں وہ نہیں آسکا اِس لئے کافر دائرہ اِنسانیت سے خارج ہو گیا۔

اب رہ گئیں دو قسمیں :- ایک مومن' دوسرے نبی۔

Marfat.com

اِنسان اِیمان کی وجہ سے مومن بنتا ہے اور ایمان کا اپنا مستقل وجود نہیں ہے کیونکہ مومن کا جو ایمان ہے یہ درحقیقت نبوت کے تابع ہے' اگر نبوت نہ ہو ایمان نہیں رہتا۔ اس کی مثال روشنی اور سایہ جیسی ہے کہ سایہ روشنی کے تابع ہوتا ہے۔ اگر روشنی نہ ہو تو سایہ نہیں ہوتا۔ اِسی طرح اگر نبوت نہ ہوتی تو نہ ایمان ہوتا نہ مومن ہوتے۔ اس سے پتہ چلا کہ مستقل انسان جو ہیں وہ نبی ہیں۔ اَنبیاء تمام موجودات سے افضل ہیں۔ اَب بات سمجھو کہ اللہ رب العزت نے نبوت بنائی۔ نبوت کسے کہتے ہیں؟ خطاب ربانی کو' یاد رکھو اللہ تعالیٰ جس بشر سے خطاب کرے۔ اُس خطاب ہی کا نام نبوت ہے اور وہ جو بشر ہے' وہ نبی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا۔ یٰاٰ دَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ (البقرہ ۳۵) اے آدم علیہ السلام رہو سہو جنت میں۔ اب اُس نے نبی بنایا۔ نبوتِ آدم متحقق ہوئی۔ متحقق ہونے کے بعد اُس کو ختم کر دیا۔ پھر دوسری نبوت بنائی' اگر نبوتِ آدم مقصود ہوتی جو متحقق کی تھی تو دیگر نبوتوں کے اِیجاد کی ضرورت باقی نہ رہتی۔ اگر یہی مقصود ہوتی تو آگے کاریگری جاری نہ رہتی۔ لیکن اسے ختم کر دیا۔ اُس کے بعد کہا یَا نُوْحُ اِهْبِطْ۔ اب نوح علیہ السلام نبی ہو گئے۔ اگر نوح علیہ السلام کی نبوت مقصود ہوتی یہی رہتی' آگے کوئی اور نہ بنتی' پھر کہا یٰاَبْرٰهِیْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا۔ ابراہیم علیہ السلام کی نبوت ہوئی' اُسے بھی ختم کیا۔ پھر کہا یَا یَعْقُوْبُ یَا یُوْسُفُ یا فلاں یا فلاں پھر کہا یٰمُوْسٰی اِنِّیْ اَنَا۔ اگر اُن کی نبوت مقصود ہوتی تو آگے نبی نہ بنتے۔ پھر کہا یَا یَحْیٰی یَا ذَكَرِیَّا' یَا دَاوٗدُ 'یَا عِیْسٰی۔ غرض یہ کہ سب نبوتوں کو بناتا رہا اور ختم کرتا چلا گیا۔ تو اِس سے یہ معلوم ہو گیا کہ اِن نبوتوں میں سے کوئی سی بھی نبوت مقصدِ تخلیق کائنات نہیں ہے۔ کیونکہ اگر مقصد حاصل ہو جائے تو اُس کے بعد کام ختم ہو جانا چاہیے۔ پھر آگے سب کے بعد محمد رسول ﷺ کی نبوت کو بنایا اور کہا

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ط وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا○

﴿پ ۲۲' الاحزاب: ۴۰﴾

Marfat.com

محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ لیکن وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں (سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے) ہیں اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ پر نبوت کا کام مکمل ہو گیا۔ اب آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں تو معلوم ہوا کہ یہی نبی مقصود ہیں۔ یہی مقصودِ کائنات ہیں۔ انہی کا پیدا کرنا تھا۔ تمام عالم کو انہی کیلئے پیدا کیا ہے۔ یہی وجہ ہے سب نبیوں کو قرآنِ پاک میں نام لے کر پکارا۔ جیسے یا آدم علیہ السلام۔ یا نوح علیہ السلام۔ یا ابراہیم علیہ السلام۔ یا داؤد علیہ السلام۔ یا موسیٰ علیہ السلام۔ یا عیسیٰ علیہ السلام۔ جبکہ آپ یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ کو نام لے کر نہیں، بلکہ انتہائی پیارے پیارے القاب سے پکارا... یٰاَیُّهَا الرَّسُوْلُ... یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ...... یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ...... یٰسٓ ...... یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ ۔ اتنے معزز نبی ہیں۔ یہی مقصدِ کائنات ہیں اور یہی عالمین کی تخلیق کا مقصود ہیں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

نیکیاں محفوظ رکھنے کا نسخہ

اپنی نیکیاں محفوظ رکھنے کا بہترین نسخہ یہ ہے کہ آپ سنت الٰہی پر عمل کرتے ہوئے سب نیکیاں حضور پاک ﷺ پر نثار کر دیں۔ تمام صحابہ کرام اجمعین سرکارِ دو عالم ﷺ کے سچے عاشق تھے، وہ ہر وقت اپنی جانیں سرکار دو عالم ﷺ کے حکم کے مطابق راہِ مولا میں قربان کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ جہاد کرنا اُن کا محبوب مشغلہ تھا۔ اسی طرح تابعین اور تبع تابعین کے زمانے کے لوگ پرہیزگار اور عاشق رسول ﷺ تھے۔

میں جو بات کہنا چاہتا ہوں وہ موجودہ وقت کے لوگوں کے لئے ہے کیونکہ انگریزوں اور یہودیوں کی سازشوں کی وجہ سے لوگوں کے دِلوں میں سرکارِ دو عالم ﷺ کے عشق و محبت اور احترام کو کم کرنے کے لئے انتہائی کوشش کی گئی اور ایسے مولوی اور علماء تیار ہوئے جنہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ سرکار ہماری طرح ہیں، حضور پاک ﷺ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں، حضور ﷺ ہمارے بڑے بھائی جیسے ہیں، سرکار ﷺ کو علم غیب حاصل نہیں تھا،

Marfat.com

حضور ﷺ حیات النبی نہیں ہیں، مر کر مٹی میں مل گئے اِس قسم کی اور کئی باتیں اُنہوں نے عوام میں پھیلانی شروع کیں، جس کا سدِ باب امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی محنت سے کیا۔

اِس لیے عشق کے تقاضے کو اُجاگر کرنے کے لئے اور دِل میں سچی محبت پیدا کرنے کے لئے، اپنی سب نیکیاں سرورِ کائنات...فخرِ موجودات...رحمۃ اللعالمین...سید الانبیاء ﷺ پر نچھاور کر دے۔ یہ وقت کا تقاضا ہے، کیونکہ لوگ دن بدن دین اِسلام سے دور ہوتے جا رہے ہیں، ان کے دِلوں میں جذبہ عشقِ رسول اُجاگر کرنے کی بہت اَشد ضرورت ہے۔

جب جذبہ عشق رسول ﷺ پیدا ہو جائے اور تصورِ رسول ﷺ میں آدمی رہنا شروع کر دے تو شریعت کے احکام پر چلنا پھر دشوار نہیں رہتا بلکہ سنت رسول ﷺ کی پیروی پر عمل پیرا ہو جاتا ہے پھر اُٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا سب سرکار ﷺ کی پیروی میں ہوتا ہے۔

جیسا کہ حضور پرنور ﷺ نے شبِ معراج فرمایا کہ مولا! میں نے تیری خاطر سب کچھ چھوڑا، صرف تجھے اپنایا۔ میں صرف تجھ کو چاہتا ہوں۔ تو اس سنتِ رسول ﷺ پر عمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ۔ صرف اللہ تعالیٰ کو چاہو، اللہ پاک کا ذکر کثرت سے کرو، اللہ تعالیٰ سے شدید محبت رکھو۔

اور اللہ تعالیٰ کی یاد ہی اَوڑھنا، بچھونا ہو اور دِل کی توجہ کو بارگاہِ الٰہی میں دائمی حاضر رکھیں، یہی مرتبہ اِحسان ہے۔ میں بھی اِسی کوشش میں مصروف ہوں اور تمام بھائیوں کو بھی یہی کہتا ہوں کہ یادِ الٰہی اپنا شیوہ بنالیں، یہ بہت بڑی نعمت ہے، جس کو اللہ تعالیٰ اپنا ذکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میں اپنی بات ختم کرنے سے پہلے پھر ایک دفعہ دُہراتا ہوں کہ سنت الٰہی پر عمل کرتے ہوئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی خاطر دونوں جہاں پیدا فرمائے اور پھر فرمایا اے میرے حبیب یہ سب کچھ میں نے تیری خاطر پیدا کیا ہے اور تجھ پر نثار کر دیئے، تجھے مالک اور مختار بنایا ہے۔ اِس سنت الٰہی پر عمل کرتے ہوئے تیرے پاس کیا ہے؟ نیکیاں ہی تو ہیں، ان کو حضور ﷺ پر نثار کر دے۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ مولا میں نے سب کچھ چھوڑا تیری خاطر، میں صرف تجھ کو چاہتا ہوں، تیری محبت ہی میرا سرمایہ حیات ہے، تو اس سنت رسول ﷺ پر عمل

Marfat.com

کرتے ہوئے سب کچھ چھوڑ کر اپنے مولا کو چاہو۔ اللہ تعالیٰ کی یاد میں کوئی چیز رکاوٹ کا باعث نہ بنے۔ باقی سب چیزوں کی ثانوی حیثیت ہو اور تیرا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی محبت اور یاد ہو۔ اِن دونوں باتوں پر عمل پیرا ہوں' ان شاء اللہ تعالیٰ کامیاب ہو جاؤ گے اور کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

ویسے جو بھی مسلمان نیک عمل کرتا ہے' اُس کا ثواب اُس کے نامہ اعمال میں درج ہو جاتا ہے اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ثواب ملتا ہے' کیونکہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت ہی اُسے نیک کام کرنے کی توفیق ہوئی' نماز پڑھتا ہے' روزہ رکھتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق ہی کرتا ہے' اسی طرح ہر مسلمان جو اپنے مسلمان بھائی کو نیک کام کرنے کی ہدایت کرتا ہے اور وہ مسلمان اُس پر عمل کرتا ہے تو اُس نیکی کا ثواب اُس آدمی کے نامہ اعمال میں بھی درج ہوتا ہے جس نے اُسے نیک کام کرنے کی ترغیب دی۔

اِسی طرح ایک شخص دوسرے شخص کو بُرائی کرنے کی ترغیب دیتا ہے اور وہ آدمی اُس کے کہنے پر برائی کرتا ہے تو برائی اُس آدمی کے نامۂ اعمال میں درج ہوگی اور جس شخص نے برائی کی ترغیب دی اُس کے نامۂ اعمال میں بھی درج ہوگی' کیونکہ اُس نے اُس شخص کو برا کام کرنے کے لئے کہا' اِسی طرح حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر اُمتی جو نیک کام کرتا ہے اُس کا ثواب اُسے بھی ملتا ہے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ملتا ہے' لیکن محبت کا تقاضا یہ ہے کہ اُمتی اپنی نیکی بھی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں پیش کر دے۔ ایسا کرنے سے جب اُسے اعلیٰ مقام یا جو کوئی بھی درجہ ملے گا تو شیطان کی رخنہ اَندازی سے بچ جائے گا۔ اِنسان جب بہت زیادہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے یا اُسے کوئی درجہ مل جائے تو شیطان اُس کو ورغلانے کی کوشش کرتا ہے' لیکن جب مسلمان اپنے پاس کچھ رکھے گا ہی نہیں تو وہ خود پسندی' عجب' تکبر' ریا' اِسی طرح دوسرے باطنی امراض سے ان شاء اللہ تعالیٰ بچ جائے گا اور سب سے بڑی بات اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے' وہ جس پر بخشش کرنا چاہے اور اپنا فضل و کرم کرتا ہے' وہی کامیاب ہے اور کام کی کامیابی کے راستے اُس کے لئے کھل جاتے ہیں۔

(فیضانِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم: ۲۰۳)

Marfat.com

سائنس کی ترقی فیضانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے

دُنیا والو! یہ سائنس میرے آقا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا فیضان ہے، اس سائنس کی سب تحقیقات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دُعا "اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ حَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ" کا ثمر ہیں، جبھی تو سارے سائنسی نظریات اِسلام کی حقانیت اُجاگر کر رہے ہیں اور جملہ سائنسی اِیجادات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام دُنیا بھر میں پھیلانے اور رہتی دُنیا تک عام کرنے کے وسائل و ذرائع ہیں اور کیوں نہ ہو کہ یہ دُنیا ساری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے جی رہی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ کھا رہی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے پل رہی ہے، تو اب اِسے رفتہ رفتہ ہر طرف سے پلٹ کے بارگاہِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں آنا ہو گا اور سر اپنا دہلیز مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکانا ہو گا۔ یہی وہ سائبانِ رحمت ہے جس نے عرب کے ریگزاروں میں بھٹکی ہوئی اِنسانیت کو نئی آسودگی کی دولت بخشی تھی اور یہی وہ آغوشِ کرم ہے جو دُنیا کو آج اِس کرب و اِضطراب کے تپتے ہوئے صحرا سے نجات دلا سکتی ہے، جس میں وہ تشنہ لب سرگردان ہے اور سسک سسک کر دم توڑ رہی ہے۔ آدم علیہ السلام کی ساری اولاد کو اب یہ بات جان لینی چاہیئے کہ نجات سرمدی کا ہر جادہ کوئے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکلتا ہے، امن و آشتی کا ہر سورج گنبدِ خضرا کے اُفق سے دمکتا ہے اور رحمت و محبت کی ہر برکھا آسمانِ طیبہ سے برستی ہے۔

نجاتِ اُخروی و فوزِ دُنیوی کے لئے
وہ ایک نور کا جادہ ہیں ہر کسی کے لئے

(جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۳۶ / از ۔۔۔)

Marfat.com

فخرِ موجودات...اَرفع الدَّرَجات...اکمل البرکات...سرورِ وسعتِ کائنات
نازشِ جملہ موجودات...مصدرِ حسنِ کمالات...تخلیقِ کونین کی غایت...صاحبِ تاجِ شفاعت
خواجہء کون ومکاں...باعثِ چنیں وچناں...روحِ روانِ دو جہاں...مقصودِ وجودِ قدسیاں
بہارِ تازۂ باغِ ابراہیمی......تخلیقِ کائنات کے بیج
وجہ تخلیقِ اَرض وسماء......جلوۂ حق نما......سیدالانبیاء......روحِ اَرض وسماء
چشمِ اَمواجِ بقاء......خاتم الانبیاء

صلی اللہ علیہ وسلم اَحْمَدِ مُجْتَبٰے صلی اللہ علیہ وسلم مُحَمَّدِ مُصْطَفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

جن کے آگے جھکے دلبروں کے رؤس......جن کے غم میں ڈھلے اَنبیاءؑ کے نفوس
جن کی خاطر سجے جنتوں کے عروس
جن سے روشن کائنات کی بزم......حق ہیں حق آگاہ ہیں
حقیقت میں سارا جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اپنے سوہنے محبوب دے دم بدلے' پیدا کیتا اے سارا جہان رب نے
دے کے دُنیا نوں سوہنا محبوب اپنا' کیڈا کیتا عظیم اِحسان رب نے
کملی والے دے جوڑیاں ہیٹھ رکھیا' شب اَسریٰ عرش ذیشان رب نے
شان حضور صلی اللہ علیہ وسلم دی حافظ دکھاون خاطر' قائم کرنا ایں حشر میدان رب نے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

طالب شفاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ریاست علی مجددی

Marfat.com

فہرس المراجع والمصادر

❖ قرآن پاک ❖ بخاری شریف ❖ مسلم شریف ❖ ترمذی شریف ❖ مشکوٰۃ شریف ❖

❖ کنز العمال ❖ طبرانی شریف ❖ صحیح ابن خزیمہ ❖ جامع صغیر ❖ ابوداؤد شریف ❖

❖ بیہقی شریف ❖ المستدرک ❖ تفسیر روح البیان ❖ شرح صحیح مسلم شریف ❖

﴿۱۵﴾ تفسیر دُرِ منثور/ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ/ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔

﴿۱۶﴾ سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد صلی اللہ علیہ وسلم/ امام محمد بن یوسف صالحی شامی۔

﴿ ﴾ مدارج النبوت/ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ/ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔

﴿۱۷﴾ اَخبار الاخیار/ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ/ دارالاشاعت اردو بازار کراچی۔

﴿۱۸﴾ جانِ جاناں صلی اللہ علیہ وسلم/ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ کراچی۔

﴿۱۹﴾ معارج النبوۃ/ مولانا مُلا مُعین واعظ الکاشفی الہروی رحمۃ اللہ علیہ/ مکتبہ نبویہ لاہور۔

﴿۲۰﴾ نزہۃ المجالس/ علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ/ ایچ، ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی۔

﴿۲۱﴾ سیرت حلبیہ/ علامہ علی ابن برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ/ دارالاشاعت اردو بازار کراچی۔

﴿۲۲﴾ مطالع المسرات/ امام علامہ محمد مہدی فاسی رحمۃ اللہ علیہ/ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور۔

﴿۲۳﴾ مواہب الدنیہ/ علامہ احمد بن محمد القسطلانی رحمۃ اللہ علیہ/ محمد علی اسلامی کارخانہ کتب اردو بازار کراچی۔

﴿۲۴﴾ کتاب الوفا/ امام عبدالرحمٰن ابنِ جوزی رحمۃ اللہ علیہ/ فرید بک سٹال، لاہور۔

﴿۲۵﴾ مکتوباتِ امام ربانی/ حضرت مجدد و منور الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ/ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔

﴿۲۶﴾ البیان/ علامہ ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ/ تنظیم الاسلام پبلی کیشنز گوجرانوالہ۔

﴿۲۷﴾ اسلام میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت (علامہ ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ) ایضاً

﴿۲۸﴾ مقالاتِ ابوالبیان/ علامہ ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ/ تنظیم الاسلام پبلی کیشنز گوجرانوالہ۔

﴿۲۹﴾ ماہنامہ دعوتِ تنظیم الاسلام/ پیر ابوالبیان محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ/ تنظیم الاسلام پبلی کیشنز گوجرانوالہ۔

﴿۳۰﴾ اَلابریز/ سید عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ/ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور۔

﴿۳۱﴾ جواہر البحار/ علامہ محمد یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ/ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔

﴿۳۲﴾ تحفۂ درود شریف/ واعظ سحر البیان شیخ الحدیث حضرت علامہ حبیب البشر خیری رنگون'
کیپٹن عبدُ السَّتار احمد پا گرکر، مینجنگ ڈائرکٹر دار القرآن پبلشرز، بمبئی۔

Marfat.com

۳۳ الامن وَالاعلی/اعلحضرت شاہ احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ۔

۳۴ سرور القلوب/مولانا شاہ نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ/شبیر برادرز اردو بازار لاہور۔

۳۵ عین الفقر/حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ/شبیر برادرز لاہور۔

۳۶ حدائقِ بخشش/کلامِ اعلحضرت شاہ احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ۔

۳۷ افضل الفوائد (ملفوظات محبوبِ الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ)/از خواجہ امیر خسرو
مکتبہ جامِ نور ۴۱/۴۲۲، کوچہ چیلان دریا گنج نئی دہلی انڈیا۔

۳۸ مولد العروس (علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ) قادری کتب خانہ سیالکوٹ۔

۳۹ مجموعہ خیر البیان (مولانا شاہ ابوالحسن زید فاروقی رحمۃ اللہ علیہ) ابوالخیر اکادمی دہلی۔

۴۰ انیس اہل سنت فیصل آباد (میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نمبر) ربیع الاول ۱۴۰۳ھ۔

۴۱ حسن المقصد فی عمل المولد (امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) قادریہ پبلشرز کراچی۔

۴۲ محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ (مفتی محمد خان قادری) بزم عروج اسلام کراچی

۴۳ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (ابوالکلام محمد احسن القادری) فرید بک ڈپو دہلی۔

۴۴ نعت خوانی عبادت ہے (علامہ محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ) مکتبہ اویسیہ بہاولپور۔

۴۵ الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم (شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) مطبوعہ فیصل آباد

۴۶ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم (صاحبِ میلاد کی کرم نوازیاں) مولانا محب اللہ نوری (انجمن حزب الرحمٰن بصیر پور)

۴۷ بیان المیلاد النبوی صلی اللہ علیہ وسلم (محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ) جماعت اہل سنت پاکستان حیدر آباد۔

۴۸ تذکرہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم (میاں عبدالرحمٰن نسیم) آستانہ عالیہ قادریہ جلالپور پیروالا ملتان

۴۹ نعمت کبریٰ (علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ) قادری کتب خانہ سیالکوٹ۔

۵۰ میلادِ گوہر (منشی گوہر علی خان گوہر رام پوری رحمۃ اللہ علیہ) فرید بک ڈپو دہلی۔

۵۱ مولود شہید (غلام امام شہید رحمۃ اللہ علیہ) ملک دین محمد اینڈ سنز لاہور۔

۵۲ میلادِ اکبر (خواجہ محمد اکبر وارثی رحمۃ اللہ علیہ) فرید بک ڈپو دہلی۔

۵۳ میلادِ سعید (سیٹھ آدم جی عبداللہ پبلشرز بمبئی والے لاہور)۔

۵۴ مظہر النور بہار خلد (ملک دین محمد اینڈ سنز لاہور)۔

۵۵ مولد دلپذیر (ملک دین محمد اینڈ سنز لاہور)۔

۵۶ فضائل میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (حافظ محمد زمان نقشبندی) دار العلوم جلالیہ نقشبندیہ منگلا کالونی جہلم۔

Marfat.com

﴿۵۷﴾ اَلمورد الروی فی المولد النبوی ﷺ (ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ) مکتبہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ۔

﴿۵۸﴾ عید میلاد النبی ﷺ نمبر (ضیائے حرم، بھیرہ شریف)۔

﴿۵۹﴾ میلاد النبی ﷺ (راجہ رشید محمود) مکتبہ ایوانِ نعت لاہور۔

﴿۶۰﴾ ملفوظات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ (مرتبہ: مولانا مصطفیٰ رضا خاں) محمد علی کارخانہ اسلامی کتب کراچی۔

﴿۶۱﴾ نشر الطیب فی ذکر النبی فی الحبیب (مولوی اشرف علی تھانوی) تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی

﴿۶۲﴾ تذکرۃُ الواعظین (محمد جعفر قریشی حنفی) ایچ ایم سعید کمپنی کراچی۔

﴿۶۳﴾ ذِکرِ جمال شاہ (سائیں نذیر حسین فریدی) مکتبہ چشتیہ فریدیہ اوکاڑہ چھاؤنی۔

﴿۶۴﴾ حالِ سفراز فرش تا عرش (پروفیسر باغ حسین کمال رحمۃ اللہ علیہ) دارُالفیضان، پنوال، چکوال

﴿۶۵﴾ اَلارشاد اِلیٰ مباحث المیلاد (علامہ محمد عالم آسی امرتسری رحمۃ اللہ علیہ) مسلم کتابوی لاہور۔

﴿۶۶﴾ ذخائر محمدیہ ﷺ (ڈاکٹر محمد علوی مالکی مکہ مکرمہ) عالمی دعوۃ اسلامیہ لاہور۔

﴿۶۷﴾ اَخبارُ الاخیار (شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) شبیر برادرز لاہور۔

﴿۶۸﴾ ذکر خیر الانام ﷺ (حافظ سید غلام حسین مصطفیٰ رضا) مکتبہ سراج منیر طاہر سنز لاہور

﴿۶۹﴾ بیانِ میلاد (فکر رضا اکیڈمی دربار مارکیٹ لاہور)۔

﴿۷۰﴾ میلادِ مصطفیٰ ﷺ (مختار جاوید منہاس) بابا بک ڈپو کلال والا نزد شرقپور شریف

﴿۷۱﴾ میلادِ رسول کریم ﷺ کی رحمتیں (ظفر ہاشمی) کراچی۔

﴿۷۲﴾ ملفوظات خواجہ محبوب رحمانی (کراچی)۔

﴿۷۳﴾ عظمت اسلام (سید محمد یونس شاہ) کاظمی برادران غوثیہ کالونی راولپنڈی۔

﴿۷۴﴾ میلاد النبی ﷺ کا حسین تصور (شیخ مسعود صادق) الغزالی میڈیا فاؤنڈیشن گلگت کالونی ملتان۔

﴿۷۵﴾ سیرت شاہ غلام محی الدین فقیر عالم برکاتی رحمۃ اللہ علیہ (شاہ اولاد رسول میاں برکاتی رحمۃ اللہ علیہ) برکاتی پبلشرز کراچی

﴿۷۶﴾ اَثباتُ المیلاد (محمد شہزاد ملک مجددی) سُنی لٹریری سوسائٹی، لاہور۔

﴿۷۷﴾ تذکرہ مصلح اہلسنت (علامہ مولانا بدر القادری) انجمن انوارُ القادریہ کراچی۔

﴿۷۸﴾ خطباتِ چشتیہ حصہ اوّل: ۵۶/از علامہ محمد صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ / چشتی کتب خانہ فیصل آباد

﴿۷۹﴾ درود وسلام: ۱۸۷/از محمد جمیل/المدینہ پرنٹنگ ایجنسی انارکلی بازار کھاریاں۔

﴿۸۰﴾ بست وکشاد: ۱۸۴/از پروفیسر احمد رفیق اختر/اقدار ملت پبلی کیشنز، اسلام آباد۔

Marfat.com

فقہی مسائل پر مشتمل لاجواب کتاب (سوالاً جواباً)

عطائے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

مصنف: مولانا علامہ الحاج محمد یار شاہ نقشبندی

﴿1364 صفحات پر مشتمل دو جلدوں میں﴾

﴿نہایت عمدہ و دیدہ زیب طباعت کے ساتھ﴾

اہم خصوصیات

فقہ حنفی کی مستند کتب کا نچوڑ

ہر رکن سے متعلق فرائض، واجبات، مستحبات کا ترتیب وار بیان

ہر باب اور موضوع سے متعلق احادیث کا تذکرہ

درس نظامی کے طلباء اور عام افراد کے لئے یکساں مفید

آسان، عام فہم، معلومات افزا

فقہ کے تمام ابواب اور موضوعات پر محیط

قرآن کریم کی آیات اور احادیث مبارکہ کا سلیس و رواں ترجمہ

قارئین کی سہولت کے لئے سوال و جواب کی شکل میں ترتیب

مبتدی کے لئے مشعل راہ اور منتہی کے لئے بہترین معاون

محبوب خدا کی محبوب امت کے لئے شاندار تحفہ

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

11- گنج بخش روڈ، لاہور

فون 042-37313885--37070663

Email:nooriarizvia@hotmail.com

Marfat.com

Marfat.com

تصوّف و طریقت پر اپنی طرز کی پہلی منفرد تصنیف

اَسرارُ الحقیقت فی تبیانُ الطّریقت

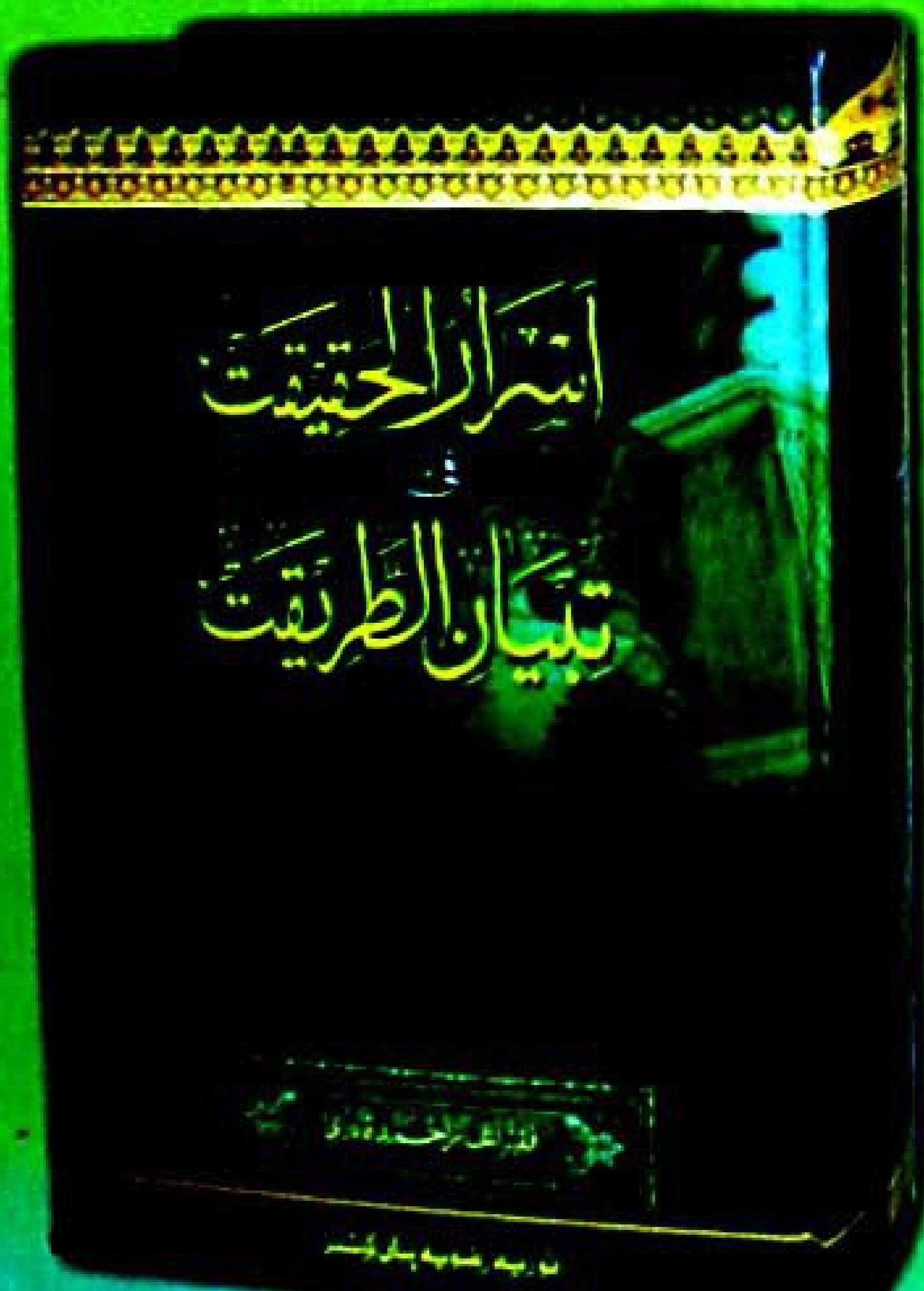

مصنّف فقیر اعجاز احمد قادری

- نفس وروح کے لطائف و اسرار پر ایک طویل اور سیر حاصل بیان
- طریقت وولایت کے مقامات و منازل کا مفصل تذکرہ
- باطنی و روحانی کیفیات، واردات، احوال اور مشاہدات
- ہر موضوع اور بحث میں قرآن وحدیث کے ان گنت دلائل
- عشق ومحبت الٰہیہ کی سرشاری وخماری سے بھرپور
- طریقت وتصوف کے ہر سوال کا جواب، اچھوتا اور دلربا اسلوب تحریر

اہم عنوانات و موضوعات

- ارواح کی فطرت اوران کی صفات
- ذکر قلبی کی حقیقت اور باطنی لطائف
- ملکوتیات اوراسکی اقسام
- قالب انسان کی پیدائش
- روح اور انسانی قلب
- معرفت کی اقسام
- حضور اقدس ﷺ پر ختم نبوت
- تزکیۂ نفس اوراس کی معرفت
- تجلّی روح کی حقیقت
- مرشد کامل کی ضرورت
- شیخیت کا مقام۔صفات۔شرائط
- شیخ کامل کے خصائص
- انوار کے مشاہدات اوراس کے درجات
- مکاشفات اوران کی اقسام
- تجلّی روحانی اور ربانی کا فرق
- خواب کی حقیقت
- صحبت اوراسکے آداب واحکام
- حقیقت نفس
- نفس امّارہ
- علمائے کرام اوراہل ذکر حضرات

اوراس کے علاوہ دیگر بے شمار روحانی موضوعات

طریقت وتصوّف کے اہل ذوق کے لیے انمول اور

بے مثال تحفہ

نُوریّہ رضویّہ پبلی کیشنز
11 داتا گنج بخش روڈ، لاہور
042-37313885, 37070663
E-mail: nooriarizvia@hotmail.com

Marfat.com